

وفاق المدارس العربیہ کے درجہ ثانویہ عامہ کے

دس سالہ حل شدہ پرچہ جات کا مجموعہ

المستفی بہ

الجواب للعامة

للبنین

لحل اسئلة العامة

مؤلف

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد حسین شاہ صاحب مدظلہ

استاذ الحدیث والتفسیر جامعہ خیر المدارس ملتان

مکتبہ زکریا

بالمقابل جامعہ خیر المدارس ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان

فون 061-4543544

موبائل 0300-6357913

يا قیوم

یا حی

ما سئل علی اهل الذکر ان کنتم لا تعلمون
پس سوال کرو تم اہل علم سے اگر تم نہیں جانتے

وفاق المدارس العربیہ کے درجہ ثانویہ عام کے

دس سالہ اہل شدیدیہ چھ جات کا مجموعہ

المسمیٰ بہ

الجواب للعامة

للبنین

لحل اسئلة العامة

تالیف

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد حسین شاہ برحقہ اللہ علیہ

استاذ الحدیث و التفسیر جامعہ خیر المدارس ملتان

مکتبہ نوریہ
بازار خیر المدارس ملتان

PH: 061-4543544

جملہ حقوق بحق مولف و ناشر محفوظ ہیں

الجواب للعامہ

للبنین

لحل اسئلة العامہ

استاذ العلماء حضرت مولانا محمد حسین شاہ کراچی صاحب

مولانا محمد ریاض رحمانی صاحب

مولانا محمد طاسین رحیمی صاحب

ربیع الثانی ۱۴۲۸ھ بمطابق اپریل ۲۰۰۸ء

حمد للہ (الرحیم کمپوزنگ سنٹر فی بی ہسپتال روڈ ملتان)

اقبال قریشی

مکتبہ زکریا

PH: 061-4543544

Mob

03006357913

مولوی ابو طلحہ محمد طاسین رحیمی

مکتبہ زکریا

انتساب

بندہ ناچیز اپنی اس تالیف کو اپنے والدین مرحومین اور اپنے اساتذہ کرام دامت برکاتہم العالیہ خصوصاً حضرت اقدس مولانا انیس الرحمن لدھیانوی نور اللہ مرقدہ خلیفہ مجاز حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری نور اللہ مرقدہ کی طرف منسوب کرتا ہے۔ جن کے فیضِ علم اور بے پایاں شفقت کے نتیجے میں بندہ اس قابل ہوا کہ شائقینِ علوم نبویہ کی خدمت میں یہ حقیر سا ہدیہ پیش کر سکے۔

دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرما کر ان حضرات کی ترقی درجات کا

ذریعہ بناوے۔ آمین

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱	انتساب	۳
۲	پیش لفظ	۱۶
۳	اظہار تشکر	۱۷
۴	تقریظات اکابر علیہ السلام	۱۸
۵	الورقة الاولى (تفسیر و تجوید)	۲۳
۶	۱۴۲۵ھ	۲۵
۷	لِكُلِّ امْرِئٍ مِنْهُمْ آيَاتٌ كِتَابِيَّةٌ (عبس)	۲۵
۸	فَمَلَقْنَاهُ سِحْرًا مُخْتَلِفًا - ضمیر مجرد کا مربع (انشقاق)	۲۶
۹	سورة عاديات کی تفسیر	۲۷
۱۰	سورة هُمزة کا ترجمہ و تفسیر	۲۸
۱۱	راء کو پروا اور باریک کرنے کی صورتیں	۳۰
۱۲	ادغام کی اقسام	۳۰
۱۳	۱۴۲۴ھ	۳۱
۱۴	سورة عبس کا شان نزول	۳۱
۱۵	سورة فجر کی تفسیر	۳۲
۱۶	قوم شود کا واقتہ (شمس)	۳۳
۱۷	آیات سورة الاعلیٰ	۳۵
۱۸	کلّ خارج کی تعداد اور حرف مجہورہ	۳۶
۱۹	۱۴۲۴ھ ضمنی	۳۸
۲۰	إِنَّ يَوْمَ الْفُضْلِ كَانَ مِيقَاتًا کی تفسیر	۳۸
۲۱	سورة غاشیہ کی تفسیر	۴۰
۲۲	دکّا دکّا اور صفا صفا کا نصب	۴۱
۲۳	ادغام اظہار اختفاء کا بیان	۴۲

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۴۲	۱۴۲۳ھ	۲۴
۴۲	سورۃ تطفیف کا شان نزول	۲۵
۴۴	اصحاب اخذ و کا واقعہ (بروج)	۲۶
۴۶	سورۃ قدر کی تفسیر	۲۷
۴۸	سورۃ کوثر کی تفسیر	۲۸
۴۹	میم ساکن کے احوال	۲۹
۵۰	اجتماع ساکنین کی اقسام	۳۰
۵۰	۱۴۲۲ھ	۳۱
۵۰	ناذعات ناشطات سابحات سابقات کی تفسیر	۳۲
۵۲	روح کی مراد (قدر)	۳۳
۵۳	صباً شقاً قضیاً کی تحقیق (عبس)	۳۴
۵۵	حروف شدیدہ اور رخوہ کا بیان	۳۵
۵۶	۱۴۲۱ھ	۳۶
۵۸	لنسفعاً کیا معنی ہے ناصیۃ کی ترکیب (علق)	۳۷
۶۰	۱۴۲۰ھ	۳۸
۶۱	خُتْسَ کُنْسَ کی لغوی صرفی تحقیق (تکویر)	۳۹
۶۳	مد کا لغوی اور اصطلاحی مفہوم اور مد کی اقسام	۴۰
۶۳	۱۴۱۹ھ	۴۱
۶۴	”روح“ و ”صوابا“ کی مراد (نبأ)	۴۲
۶۶	سورۃ تکوین کی تفسیر	۴۳
۶۹	۱۴۱۸ھ	۴۴
۶۹	آیۃ الکبریٰ کی مراد (نازعات)	۴۵
۷۲	اہل ابرار کے دفتر کہاں ہیں (تطفیف)	۴۶
۷۳	۱۴۱۷ھ	۴۷
۷۳	سورۃ اخلاص کا شان نزول وغیرہ	۴۸
۷۳	سورۃ الضحیٰ کا شان نزول	۴۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۵۰	الورقة الثانية (حديث وادب عربي)	۷۷
۵۱	۱۴۲۵ھ	۷۹
۵۲	لا تدخل الجنة من لایاً من الخ (حديث وغيره)	۷۹
۵۳	اس حدیث کی ترکیب	۸۰
۵۴	طاب سغی بالآمل الخ (اشعار)	۸۲
۵۵	بذلك أجازي بعض نعيمها کی ترکیب	۸۴
۵۶	حسن اخلاق (عربی مضمون)	۸۶
۵۷	۱۴۲۴ھ	۸۶
۵۸	اتبع السيئة الحسنة تمحها کی ترکیب	۸۷
۵۹	اشرفت الشمس الخ (اشعار)	۸۹
۶۰	المسجد (عربی مضمون)	۹۱
۶۱	الاستاذ (عربی مضمون)	۹۱
۶۲	الكتاب (عربی مضمون)	۹۲
۶۳	المدرسة (عربی مضمون)	۹۲
۶۴	۱۴۲۴ھ ضمني	۹۲
۶۵	قفلة كفزوة (حديث وغيره)	۹۲
۶۶	البريد (عربی مضمون)	۹۶
۶۷	القرية (عربی مضمون)	۹۶
۶۸	۱۴۲۳ھ	۹۷
۶۹	تمحها برأة ضيعته يحوطة کی تحقیق	۹۸
۷۰	يوشك تداعى الهابة کی تحقیق	۱۰۱
۷۱	الفطور ابتلت العروق وغيره کی تحقیق	۱۰۲
۷۲	۱۴۲۲ھ	۱۰۳
۷۳	مملوكين يكذبونني يخونونني وغيره کی تحقیق	۱۰۳
۷۴	الهلال الهلال کی ترکیب	۱۰۷
۷۵	شراً كبيراً وخطراً عظيماً کے نصب کی بجز	۱۰۹
۷۶	مكة المكرمة (عربی مضمون)	۱۱۰

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۷۷	الرسول الخاتم المطار (عربی مضمون)	۱۱۱
۷۸	القطار (عربی مضمون)	۱۱۲
۷۹	۱۴۲۱ھ	۱۱۳
۸۰	گرھٹ ان یتلم علیہ الناس کی ترکیب	۱۱۴
۸۱	۱۴۲۰ھ	۱۱۷
۸۲	البخل عیب فاضح الخ (اشعار)	۱۲۲
۸۳	شاعر کا نام	۱۲۳
۸۴	۱۴۱۹ھ	۱۲۴
۸۵	لیس المؤمن بالطعان الخ حدیث کی ترکیب	۱۲۴
۸۶	ان الفراش الناعم الخ (اشعار)	۱۲۷
۸۷	۱۴۱۸ھ	۱۲۹
۸۸	احب البلاد الى الله الخ (ترکیب)	۱۲۹
۸۹	المزرعة (عربی مضمون)	۱۳۴
۹۰	النهر (عربی مضمون)	۱۳۴
۹۱	۱۴۱۷ھ	۱۳۵
۹۲	درسگاہ (عربی جملے)	۱۳۰
۹۳	دارالاقامہ (عربی جملے)	۱۳۰
۹۴	مطبخ (عربی جملے)	۱۳۱
۹۵	الورقة الخالصة (فتہ)	۱۳۳
۹۶	۱۴۲۵ھ	۱۳۵
۹۷	تیم کا لغوی و اصطلاحی معنی اور طریقہ	۱۳۵
۹۸	شرائط جمعہ	۱۳۶
۹۹	حج کی اقسام اور ان میں فرق	۱۳۸
۱۰۰	نبع مزینہ کی تعریف	۱۳۹
۱۰۱	ربہن کی لغوی و اصطلاحی تعریف	۱۵۰
۱۰۲	شفعہ کا لغوی و اصطلاحی معنی	۱۵۲
۱۰۳	اقسام شفیع، حق داران شفیعہ کی ترتیب	۱۵۲

نمبر شمار	منوان	صفحہ
۱۰۳	۵۱۴۲۱	۱۵۳
۱۰۵	جمع بین اصولو تین کا حکم	۱۵۳
۱۰۶	شہید کی تعریف بمع حکم	۱۵۵
۱۰۷	احوال زکوٰۃ زکوٰۃ اکر نے والے	۱۵۵
۱۰۸	ایچہ کی اقسام اور ان کے احکام	۱۵۸
۱۰۹	کنایات طلاق اور اس کی اقسام بمع احکام	۱۵۹
۱۱۰	۵۱۴۲۴ ضمنی	۱۶۱
۱۱۱	پانی کی اقسام اور ان سے طہارت کا حکم	۱۶۱
۱۱۲	احصار کا لغوی اصطلاحی معنی بمع حکم	۱۶۲
۱۱۳	بیج کی اقسام اور احکام	۱۶۳
۱۱۴	مراہی اور تولیہ کی تعریف و حکم	۱۶۴
۱۱۵	۵۱۴۲۳	۱۶۵
۱۱۶	سونے چاندی وغیرہ کی زکوٰۃ اور ان کے اقوال	۱۶۶
۱۱۷	خیار شرط کی تعریف و مدت کا بیان	۱۶۸
۱۱۸	بیہ کی تعریف محوزۃ مقسومۃ کا مطلب	۱۷۰
۱۱۹	بیمین کی اقسام اور احکام	۱۷۱
۱۲۰	قتل کی اقسام اور احکام	۱۷۲
۱۲۱	۵۱۴۲۲	۱۷۳
۱۲۲	عروض اور اثمان میں زکوٰۃ اور اقوال ان کے	۱۷۳
۱۲۳	بیج ملا مسہ منابذہ وغیرہ بیوس فاسدہ	۱۷۳
۱۲۴	بیج سلم کی تعریف و شرائط	۱۷۵
۱۲۵	حوالہ کی تعریف اور اصطلاحی الفاظ	۱۷۶
۱۲۶	شرکت کی اقسام اور ان کی تعریف	۱۷۷
۱۲۷	۵۱۴۲۱	۱۷۸
۱۲۸	مکروہات صلوٰۃ	۱۷۸
۱۲۹	اعتکاف کے لغوی اصطلاحی معنی اور قسم	۱۸۰
۱۳۰	ربہن کی تعریف محوٰرا مخرعما عمیرا کا مطلب	۱۸۲

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۳۱	۱۴۲۰ھ	۱۸۴
۱۳۲	قیام شہر رمضان کی مراد (تراویح)	۱۸۴
۱۳۳	زکوٰۃ کے مصارف کا بیان	۱۸۵
۱۳۴	صوم واجب و نفل کی اقسام	۱۸۶
۱۳۵	موات عادی مملوک فی الاسلام	۱۸۶
۱۳۶	اشریہ محرّمہ (خمر عصیر نفیع الزیعب وغیرہ)	۱۸۹
۱۳۷	ذبیّاء حننتم من قتل فقیر کا معنی	۱۸۹
۱۳۸	علیّ نذرّ اور نذر اللہ فهو یمین کا مطلب	۱۹۰
۱۳۹	۱۴۱۹ھ	۱۹۱
۱۴۰	موزوں پر سح کا طریقہ مع مدت	۱۹۱
۱۴۱	فتح اجارہ کے لیے اعذار	۱۹۲
۱۴۲	عدت کی تعریف اور اس کے اقسام و احکام	۱۹۳
۱۴۳	قسم کے بعض مسائل	۱۹۴
۱۴۴	ذمی کے احکام	۱۹۵
۱۴۵	۱۴۱۸ھ	۱۹۶
۱۴۶	پانی کی طہارت و نجاست	۱۹۶
۱۴۷	احق بالامامت کی ترتیب	۱۹۸
۱۴۸	عورتوں کی جماعت کا حکم	۱۹۸
۱۴۹	ہبہ کے بعض احکام	۲۰۰
۱۵۰	۱۴۱۷ھ	۲۰۱
۱۵۱	نماز کے اوقات مکروہہ	۲۰۲
۱۵۲	تکبیرات تشریق کے احکام	۲۰۳
۱۵۳	خیار رویت، خیار شرط، خیار عیب	۲۰۴
۱۵۴	اقالہ کا حکم	۲۰۵
۱۵۵	الورقة الرابعة (صرف)	۲۰۷
۱۵۶	۱۴۲۵ھ	۲۰۹
۱۵۷	ثلاثی و رباعی مجزوء مزید فیہ کا بیان	۲۰۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۵۸	اسم فاعل و صفت مشبہ کی تعریف و فرق	۲۱۰
۱۵۹	صفت مشبہ کے اوزان	۲۱۱
۱۶۰	اَدْعَى اَذْكَرَ اَرْجَزَ کی تحقیق صرفی	۲۱۱
۱۶۱	مَقُول کی اصل و تعلیل	۲۱۲
۱۶۲	باب افعال کی خاصیات	۲۱۳
۱۶۳	باب تفعّل کی خاصیات	۲۱۳
۱۶۴	۱۴۲۴ھ	۲۱۵
۱۶۵	جامد مصدر مشتق اور ہفت اقسام کا بیان	۲۱۵
۱۶۶	اسم آلہ کی تعریف اور گردان	۲۱۶
۱۶۷	الرَّمَى مصدر سے صرف صغیر	۲۱۷
۱۶۸	باب تفعیل کی خاصیات	۲۱۸
۱۶۹	باب نصر کی خاصیت	۲۱۹
۱۷۰	۱۴۲۴ھ ضمیمہ	۲۱۹
۱۷۱	امر حاضر کا قاعدہ	۲۱۹
۱۷۲	اسم تفضیل اور اسم مبالغہ کی تعریف اور فرق	۲۲۰
۱۷۳	رَأْسُ اَمِنْ فَيَرُ اَوَادِمُ کی اصل و تعلیل	۲۲۱
۱۷۴	باب سَمِعَ فَتَحَ كَرَمَ کی خاصیات	۲۲۲
۱۷۵	۱۴۲۳ھ	۲۲۲
۱۷۶	اسم ظرف کی تعریف قاعدہ و گردان	۲۲۲
۱۷۷	وَيُنْعَاذُ خَطَايَا و غیرہ صیغوں کی اصل و تعلیل	۲۲۳
۱۷۸	۱۴۲۲ھ	۲۲۶
۱۷۹	اسم فاعل اور صفت مشبہ میں معنوی فرق	۲۲۶
۱۸۰	اسماء مشتقہ کے نام اور تعریفات	۲۲۶
۱۸۱	باب افتعال استفعال کی خاصیات	۲۳۰
۱۸۲	باب مفاعله کی خاصیات	۲۳۰
۱۸۳	۱۴۲۱ھ	۲۳۱
۱۸۴	بین بین قریب و بعید کی تعریف و مثال	۲۳۱

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۱۸۵	خطیۃ اذہر کی اصل و تعلیل و قواعد	۲۳۲
۱۸۶	جینکی طوبی کی اصل و تعلیل	۲۳۲
۱۸۷	تقویٰ کی اصل و تعلیل	۲۳۳
۱۸۸	۱۴۲۰ھ	۲۳۵
۱۸۹	ایمۃ لاتحف خذ کی اصل و تعلیل	۲۳۵
۱۹۰	الدعاء والدعوة کی صرف مغیر	۲۳۶
۱۹۱	۱۴۱۹ھ	۲۳۸
۱۹۲	قیل بیع انقیند اختیر کی اصل و تعلیل	۲۳۸
۱۹۳	سیند مرمی کی اصل و تعلیل	۲۳۹
۱۹۴	دنیا غلینا میں جاری شدہ قواعد	۲۴۰
۱۹۵	باب تفعیل کی کل خاصیات کے نام	۲۴۰
۱۹۶	۱۴۱۸ھ	۲۴۱
۱۹۷	بع کی اصل و تعلیل	۲۴۲
۱۹۸	الدعاء مصدر سے اسم فاعل اسم مفعول کی گردان	۲۴۳
۱۹۹	۱۴۱۷ھ	۲۴۴
۲۰۰	الوعد مصدر سے امر حاضر کی گردان	۲۴۴
۲۰۱	عذ کی اصل و تعلیل	۲۴۵
۲۰۲	اسم ظرف کا قاعدہ	۲۴۵
۲۰۳	این المقر کی بحث	۲۴۵
۲۰۴	قل کی اصل و تعلیل	۲۴۶
۲۰۵	اظلم اضرب اصبر کی اصل و تعلیل	۲۴۷
۲۰۶	الورقة الخامسة (نحو)	۲۴۹
۲۰۷	۱۴۲۵ھ	۲۵۱
۲۰۸	ترکیب کے غیر منصرف کی سمیت کی شرائط	۲۵۱
۲۰۹	مفعول معد کے نصب یا رفع کی بحث	۲۵۳
۲۱۰	انا ابن التارک البکری بشر (شعر)	۲۵۴
۲۱۱	مثل کی مراد	۲۵۶

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۱۲	تشبیہ کی تشبیہ کی طرف اضافت کا قاعدہ	۲۵۶
۲۱۳	مفعول بہ کی تعریف و مثال	۲۵۷
۲۱۴	امر کی تعریف، مثال، امر حاضر کا قاعدہ	۲۵۸
۲۱۵	۱۴۲۴ھ	۲۵۹
۲۱۶	وصف کا بیان اور غیر منصرف کی تعریف	۲۵۹
۲۱۷	مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف اور شرائط	۲۶۰
۲۱۸	ما اضمر عاملہ علی شریطة التفسیر	۲۶۱
۲۱۹	معطوف معطوف علیہ کا ضابطہ	۲۶۲
۲۲۰	”قد کان من مطر“ کی تاویل	۲۶۳
۲۲۱	۱۴۲۴ھ ضمنی	۲۶۵
۲۲۲	معرب مبنی اعراب محل اعراب عامل کی تعریف	۲۶۵
۲۲۳	جمع مذکر مؤنث سالم، سائے سے مکمرہ کی تعریف و مثال	۲۶۵
۲۲۴	فعل کے ذکر یا مؤنث ہونے کی صورتیں	۲۶۶
۲۲۵	مبتدا کی قسم اول و ثانی کی تعریف اور دونوں میں فرق	۲۶۷
۲۲۶	ما کا عمل کن صورتوں میں باطل ہو جاتا ہے	۲۶۸
۲۲۷	ضمیر مرفوع متصل پر عطف کیلئے قیود	۲۶۹
۲۲۸	۱۴۲۳ھ	۲۷۰
۲۲۹	تانیث کی اقسام اور غیر منصرف ہونے کی شرائط	۲۷۰
۲۳۰	تحدیر کا بیان	۲۷۱
۲۳۱	اضافت لفظی اور معنوی کا بیان	۲۷۲
۲۳۲	صفت مشبہ کی تعریف، عمل، شرائط، صورتیں	۲۷۳
۲۳۳	إِنَّ مکسورہ کے اسم پر عطف کی صورتیں	۲۷۵
۲۳۴	حروف تشبیہ	۲۷۵
۲۳۵	۱۴۲۲ھ	۲۷۶
۲۳۶	لا حول ولا قوۃ کے وجوہ کی تفصیل	۲۷۶
۲۳۷	منادئی کی تعریف اقسام منادئی مرغم کا بیان	۲۷۸
۲۳۸	مشتقی کے اعراب کی اقسام	۲۷۹

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۲۸۱	حروف مصدر	۲۳۹
۲۸۱	يَسْتَرْ المرء ماذهب الليليالى (شعر)	۲۴۰
۲۸۲	۱۴۲۱ھ	۲۴۱
۲۸۲	اسباب منع صرف میں عدل کا بیان	۲۴۲
۲۸۲	اسم فاعل کی تعریف، عمل، شرائط	۲۴۳
۲۸۴	انا ابن التارك البكرى بشر (شعر کی ترکیب)	۲۴۴
۲۸۵	لَمْ اور لَمَّا کے درمیان فرق	۲۴۵
۲۸۶	حروف ایجاب کی تفصیل اور موقع استعمال	۲۴۶
۲۸۷	۱۴۲۰ھ	۲۴۷
۲۸۷	اسباب منع صرف میں سے جمع کا بیان	۲۴۸
۲۸۹	مفعول مع کی تعریف، مثال	۲۴۹
۲۹۰	سَيُنُونَ أَرْضُونَ يَبُونَ قُلُونَ فِشَادُ كَامَطَب	۲۵۰
۲۹۲	اما والذي ابكى واضحك والذي (شعر)	۲۵۱
۲۹۳	۱۴۱۹ھ	۲۵۲
۲۹۴	نعت کی اقسام اور فوائد	۲۵۳
۲۹۷	حروف تخصیص کی تعریف، تعداد، امثلہ	۲۵۴
۲۹۷	۱۴۱۸ھ	۲۵۵
۳۰۰	حروف ناصب للمعارع	۲۵۶
۳۰۲	۱۴۱۷ھ	۲۵۷
۳۰۲	افعال مدح و ذم	۲۵۸
۳۰۳	مفعول کی اقسام مع تعریفات	۲۵۹
۳	الورقة السادسة (منطق)	۲۶۰
۳۰۷	۱۴۲۵ھ	۲۶۱
۳۰۷	منطق کی تعریف، موضوع، غرض و غایت	۲۶۲
۳۰۷	کلی ذاتی کلی عرضی کی تعریف	۲۶۳
۳۰۷	جست، قضیہ، حملیہ، شرطیہ، موجبہ، سالبہ کی تعریف	۲۶۴
۳۰۹	مفرد کی تعریف، کلی، جزئی کی تعریف	۲۶۵

نمبر شمار	عنوان	صفحہ
۲۶۶	اولیات، فطریات، حدیثیات وغیرہ اقسام تقضایا	۳۱۰
۲۶۷	قیاس برہانی کی تعریف	۳۱۰
۲۶۸	دلالت کی اقسام ثلاثہ	۳۱۱
۲۶۹	فصل کی تعریف، فصل کی اقسام	۳۱۲
۲۷۰	۱۴۲۴ھ	۳۱۳
۲۷۱	مفرد مرکب کی تعریف اور اقسام	۳۱۳
۲۷۲	جنس قریب و بعید کی تعریف و مثال	۳۱۳
۲۷۳	اشکال اربعہ کا بیان	۳۱۵
۲۷۴	قیاس استثنائی کی تعریف	۳۱۶
۲۷۵	عکس مستوی کی تعریف، قضیوں کا عکس	۳۱۷
۲۷۶	استقراء، تمثیل کی تعریف و مثال	۳۱۷
۲۷۷	۱۴۲۴ھ ضمیمہ	۳۱۸
۲۷۸	شرطیہ متصل، منفصلہ، لزومیہ، اتفاقیہ کی تعریف و مثال	۳۱۸
۲۷۹	مقدم تالی وغیرہ کی تعریفات	۳۱۹
۲۸۰	عرض لازم، عرض منہاق کی تعریف و مثال	۳۲۰
۲۸۱	تناقض کا بیان	۳۲۱
۲۸۲	جزئی حقیقی، جزئی اضافی کی تعریف اور نسبت	۳۲۲
۲۸۳	جنس عالی سافل، جنس متوسط کی تعریف و مثال	۳۲۲
۲۸۴	۱۴۲۳ھ	۳۲۳
۲۸۵	والثانی یرتد الی الاول بعکس الکبریٰ الخ عبارت کی تشریح	۳۲۵
۲۸۶	مشترک، منقول شرعی، منقول عربی وغیرہ کی تعریف	۳۲۷
۲۸۷	۱۴۲۲ھ	۳۲۸
۲۸۸	علم کے پانچ معانی کی تعریف اور فرق	۳۲۸
۲۸۹	نسبت بین الکلیتین	۳۲۹
۲۹۰	برہان کی قسمیں، قیاس خطابی شعری وغیرہ	۳۳۱
۲۹۱	۱۴۲۱ھ	۳۳۲
۲۹۲	وخصوصہ قضیوں کے درمیان تناقض	۳۳۳

صفحہ	عنوان	نمبر شمار
۳۳۵	جزی حقیق، کلی متواظی، کلی مشکک کا بیان	۲۹۳
۳۳۶	قیاس استثنائی، اقتزائی کی تعریف و مثال	۲۹۴
۳۳۶	۵۱۴۲۰	۲۹۵
۳۳۸	کلمہ اور فعل میں فرق	۲۹۶
۳۳۹	موجہات مرکبہ اور ربطہ کا بیان	۲۹۷
۳۴۱	۵۱۴۱۹	۲۹۸
۳۴۲	کلیات خمسہ کا بیان	۲۹۹
۳۴۳	۵۱۴۱۸	۳۰۰
۳۴۵	تصدیق کی تعریف میں حکماء اور متکلمین کا اختلاف	۳۰۱
۳۴۷	برہان لقی اور برہان انسی	۳۰۲
۳۴۷	۵۱۴۱۷	۳۰۳
۳۵۰	قضیہ معدولہ کا بیان	۳۰۴

پیش لفظ

بندہ نے اپنے علمی سفر کا آغاز فیصل آباد سے پیر طریقت حضرت اقدس مولانا انیس الرحمن صاحب نوالہ مرقدہ کے ہاں کیا۔ حفظ قرآن اور قدوری شریف تک ابتدائی کتب ان سے پڑھیں۔ اور اس کے بعد کنز الدقائق سے لیکر بشمول دورہ حدیث تکمیل و تخصّص تک عظیم دینی درس گاہ جامعہ خیر المدارس سے فیض حاصل کیا۔ پھر سات سال فیصل آباد میں تدریسی خدمت سرانجام دینے کے بعد تقریباً ۲۵ سال سے اپنی مادر علمی جامعہ خیر المدارس ملتان میں اپنے تدریسی سفر کو جاری رکھے ہوئے ہے اس تدریسی سفر میں بحمد اللہ اساتذہ کی نگرانی میں ان کی شفقت اور دعاؤں کے ساتھ صرف و نحو سے لیکر دورہ حدیث شریف کے اسباق تک پڑھانے کا موقع ملا اس تدریسی زندگی کے تجربات کی روشنی میں بندہ اس نتیجہ تک پہنچا کہ طلباء میں آجکل علمی ذوق کی بہت کمی واقع ہو چکی ہے۔ اور استاذ کی بات کو صحیح طور پر سمجھا نہیں جاتا اور اگر سمجھ لیا جائے تو امتحان کے وقت یا دوسرے مواقع پر بیان کرنے یا لکھنے پر قادر نہیں ہوتے۔ اسی ضرورت کے پیش نظر یہ کتاب ”الجواب للعالمہ“ لکھی گئی ہے جس میں وفاق المدارس العربیہ کے درجہ ثانویہ عامہ کے دس سالہ سابقہ پرچہ جات کو مختصر الفاظ کے ساتھ آسان انداز میں حل کیا گیا ہے۔ اس کتاب سے فائدہ اٹھانے کے بعد نہ صرف یہ کہ کتب کے سمجھنے میں مدد ملے گی بلکہ یہ کتاب امتحانات میں خصوصاً وفاق المدارس العربیہ کے امتحانات میں اعلیٰ نمبرات سے کامیابی کیلئے معین و مددگار ہوگی۔ اللہ تعالیٰ اس کو مقبولیت عامہ عطا فرماوے۔ اور احقر کی نجات کا ذریعہ بناوے۔ آمین

العبد محمد یلین عفا عنہ الکریم

مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

اظہار تشکر

بندہ حقیر پر تقصیر ان حضرات اکابر کا بے حد ممنون اور شکر گزار ہے کہ جنہوں نے اپنی انتہائی تعلیمی مصروفیات و مشغولیات سے قیمتی وقت نکال کر اپنی آراء گرامی سے سرفراز فرمایا اور اس سلسلہ میں ہماری راہنمائی فرمائی۔ اور بڑی ناسپاسی ہوگی اگر اس موقع پر حضرت مولانا نعیم احمد صاحب مدظلہ مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان کا ذکر خیر اور شکریہ نہ ادا کیا جائے کہ جن کی تالیفات اور تحریرات سے اس مجموعہ کی تیاری میں مدد لی گئی۔ نیز عزیز مولوی محمد یامین رحمانی سلمہ اللہ انتہائی شکریہ کے مستحق ہیں جنہوں نے اس کی ترتیب اور کتب کی ورق گردانی میں بڑی جانفشانی سے حصہ لیا۔ اور عزیز مولوی محمد طاسین صاحب رحیمی زید علمہ و عملہ بھی قابل صد مبارک و تحسین ہیں۔ جنہوں نے نظر ثانی اور طباعت کے مراحل کو باحسن وجہ سرانجام دیا۔ اور عزیزان محمد صفدر محمد رضوان، محمد قاسم، محمد کامران سلمہم الرحمن بھی شکریہ کے لائق ہیں جنہوں نے مسودے کی تصحیح میں تعاون کیا۔ اللہ تعالیٰ ان تمام حضرات کو اپنی شایان شان جزائے خیر عطا فرماوے۔ اور علم نافع نصیب فرماوے اور بندہ کو ہر قسم کی ریاکاری سے محفوظ فرما کر دین کی خدمت کی مزید توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔



ناظرین طلباء و علماء سے گزارش ہے کہ بار بار نظر کر کے کتاب کو اغلاط سے پاک کرنے کی بھرپور کوشش کی گئی ہے۔ پھر بھی الانسان مرکب من الخطأ والنسيان مستلم ہے۔ اگر کوئی غلطی نظر سے گزرے تو ازراہ اصلاح اطلاع فرمادیں تاکہ آئندہ اس غلطی کو درست کیا جاسکے۔ ادارہ آپ کا ممنون ہوگا۔

تقریظات اکابر علماء کرام

تقریظ

جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا محمد یسین صابر صاحب مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ عمر بن الخطاب ملتان

باسمہ تعالیٰ

وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے پچھلے دس سال کے سوالیہ پرچہ جات متعلقہ درجہ
ثانیہ عامہ کے جوابات اور انکا حل مصنفہ برادر محترم حضرت مولانا محمد یسین صاحب مدرس
جامعہ خیر المدارس ملتان دیکھا۔ بڑی خوشی ہوئی۔ موصوف نے اختصار اور جامعیت دونوں
کا لحاظ کیا ہے۔ موصوف جامعہ کے پرانے استاذ ہیں۔ ان درجات کی کتابیں پڑھانے کا تو
موصوف کو کافی موقع ملا ہے اور خاصہ تجربہ ہے۔ اس درجہ کے طلبہ سے درخواست کروں گا کہ
اس جواب اور حل سے ضرور استفادہ کریں۔ حق تعالیٰ برادر موصوف کی اس محنت کو قبول
فرمادیں۔ آمین۔

محمد یسین صابر

۲۸ محرم ۱۴۲۶ھ

تقریظ

شہنشاہ تدریس حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب جامی مدظلہ العالی
شیخ الحدیث جامعہ دارالعلوم رحیمیہ ملتان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

استاذ محترم و مخدوم مکرم حضرت مولانا محمد یسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ
جامعہ خیر المدارس ملتان کے کہنہ مشوق و قابل فخر مدرس ہیں۔ حق تعالیٰ شانہ نے حضرت والا کو
افہام و تفہیم کا بے مثال ملکہ عطا فرمایا ہے۔

استاذ محترم نے طلبہ کی سہولت و رہنمائی کیلئے وفاق المدارس کے درجہ عامہ بنین و بنات
کے دس سالہ پرچوں کو حل فرمایا ہے۔ اور تفسیر و تجوید کے درقات پر نظر ثانی کیلئے بندہ کو حکم فرمایا۔

حضرت الاستاذ نے بحمدہ تعالیٰ انتہائی جامع اور دلکش انداز میں تحریر فرمایا ہے۔ بلاشبہ اہل علم اور طلبہ کرام کیلئے یہ قابل قدر تحفہ اور امتحانات کی تیاری کیلئے بہترین رہنما اور معاون ہے۔ حضرت والا کی ذرہ نوازی ہے کہ بندہ سے کچھ تاثرات تحریر کرنے کا حکم فرمایا ہے وگرنہ حضرت کی یہ تصنیف تعریف و توصیف کے رسمی کلمات سے بے نیاز ہے۔ دعاء ہے کہ حق تعالیٰ شانہ حضرت استاذ محترم زید مجدہم کی عمر و صحت میں برکت فرمائے اور آپ کی اس علمی کاوش کو قبول فرما کر طلبہ و اہل علم کیلئے نافع بنائے۔ آمین۔

حررہ عبد الرحمن جاتی
مقیم دارالعلوم رحیمہ ملتان
۱۳۲۶ھ - ۱۲۶

تقریظ

جامع المعقول والمنقول کشمیری وقت حضرت مولانا شبیر الحق صاحب
کشمیری مدظلہ العالی استاذ حدیث جامعہ خیر المدارس ملتان
بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله وحده والصلوة على من لانبى بعده اما بعد
فاضل محترم حضرت مولانا محمد یٰسین شاہ صاحب دامت برکاتہم العالیہ نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے دس سالہ سوالیہ پرچہ جات منطق کے حل سے متعلق مجموعہ ہذا مطالعہ کے لیے عنایت فرمایا بعض مقامات کو دیکھنے سے معلوم ہوا کہ حضرت مددوح موصوف نے اپنے ساہا سال کے تعلیمی تجربہ کی روشنی میں مذکورہ امتحانی سوالات و جوابات سے متعلق تمام ضروری امور کو احسن انداز سے بیان فرمادیا ہے پس یہ مجموعہ بنین و بنات کے طلبہ و طالبات کے لیے بہترین علمی تحفہ ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزاء عنی وعن جمیع المستفیدین ویرحم اللہ عباد اقال امینا •

کتبہ العبد الضعیف

شبیر الحق کشمیری عفا اللہ عنہ

مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

تقریظ

پیر طریقت حضرت مولانا محمد عابد صاحب مدظلہ العالی

استاذ حدیث و تفسیر جامعہ خیر المدارس ملتان

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله وكفى وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد! علم دین اللہ پاک کا انعام ہے جو خوش بخت کو دیا جاتا ہے۔ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام میں دور اول ہی سے علم دین سیکھنے سکھانے کا اہتمام رہا ہے اس کا نتیجہ ہے کہ آج دین صحیح شکل میں کامل طور پر موجود ہے اور یہ بات واضح ہے کہ صحیح معنوں میں علم دین اسی وقت نصیب ہوگا جبکہ اس کو باقاعدہ اہتمام اور انتظام کے ساتھ حاصل کیا جاوے۔ ہمارے دینی مدارس و جامعات اسی کی ایک منظم شکل ہیں اور اسی نظم کی ایک کڑی امتحانات کا سلسلہ بھی ہے۔ چنانچہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار صحابہ کرامؓ سے پوچھا کہ بتاؤ وہ کونسا درخت ہے کہ جس کے پتے نہیں جھڑتے اور وہ نافعیت میں مسلمان کی طرح ہے۔

حضرت امام بخاریؒ نے اس حدیث پر یہ ترجمہ الباب قائم فرمایا ہے۔ بساب طرَح الامام المسئلۃ علی اصحابہ لیختیر ما عندهم من العلم۔ استاذ اپنے شاگردوں کا علم آزمانے کیلئے کوئی سوال کرے اس کا بیان ہے۔ حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ فرماتے ہیں امام بخاریؒ اس سے یہ ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ استاذ کو چاہیے کہ وہ شاگردوں کا امتحان لیتا رہے۔

چنانچہ وفاق المدارس العربیہ کے تحت طلباء اور طالبات کے امتحانات کا بھی باضابطہ ایک نظام ہے جس میں امتحان دینے والے طلباء و طالبات کی سہولت بلکہ تعلیمی تربیت کے پیش نظر ہمارے جامعہ کے استاذ محترم برادر مکرم حضرت مولانا محمد الیمین شاہ صاحب مدظلہ نے بڑی جانفشانی سے مرحلہ العامۃ (ہنن بنات) کے گزشتہ دس سالوں کے سوالیہ پرچہ جات اور ان کے حل شدہ جوابات مرتب کر کے شائع کیے ہیں۔ انشاء اللہ اس سے طلباء و طالبات کو جہاں معلومات حاصل ہوگی وہاں ترتیب اور تعبیر علم کے ذوق میں بھی ترقی ہوگی۔

امید ہے کہ اہل مدارس اس مفید علمی تحفہ کی قدر کریں گے۔

دعا ہے کہ اللہ پاک اس کو قبول فرماویں اور نافع بنادیں۔ آمین

کیے از خدام حضرت بہلولی محمد عابد غنی عنہ

مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

تقریظ

صاحب القلم وقادرا کلام حضرت مولانا ابوسعید اللہ بخش صاحب ظفر

زید مجدہ استاذ جامعہ خیر المدارس ملتان

نحمدہ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم

امابعد

اختبار و امتحان کے دو پہلو ہیں۔ یا تو صلاحیت و استعداد معلوم کرنے کیلئے یا مخفی صلاحیتوں کو عوام و خواص کے سامنے اجاگر و عیاں کرنے کیلئے امتحان لیا جاتا ہے۔ اگرچہ ہر ایک پہلو اپنے اندر عظیم شان رکھتا ہے لیکن اول قسم دنیوی نقطہ نگاہ سے زیادہ اہم اسوجہ سے ہے کہ اس کے لیے تیاری کی جاتی ہے۔ اور ہر ایک امیدوار امتحان کی امیگوں کو پورا کرنے کیلئے ہمہ قسمی ذرائع اختیار کرتا ہے اور اس کی کامیابی کیلئے ان تمام طریقوں کو اپناتا ہے جو امتحان میں اعلیٰ ترین کامیابی کے حصول کا ذریعہ ہوتے ہیں۔ اور اس بارے میں تمام طلباء کو اساتذہ کرام اپنے ذوق اور تجربات اور پیش آمدہ امور کے حل میں جمع طریقوں سے روشناس کراتے ہیں۔

اسی طرح بعض صاحب قلم بھی اس میدان میں اتر کر طلباء کرام کی خدمت کو اپنی اخروی نجات کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ گزشتہ سالوں کے سوالات کو (اچھوتے انداز اور سوال کے ہر پہلو کو سامنے رکھتے ہوئے) حل کرتے ہیں۔ جس سے طلباء کو بے حد نفع اور عظیم رہنمائی حاصل ہوتی ہے بالخصوص ابتدائی درجات کے طلباء کے حق میں نہایت ہی مفید ثابت ہوتے ہیں۔ اس سلسلے کے رکن رکین اور اس محفل کے چراغ حضرت مولانا محمد یسین صاحب مدظلہ فاضل و استاذ جامعہ خیر المدارس ملتان ہیں جنہوں نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے

درجہ ثانویہ عامہ للبنین کے گذشتہ دس سالہ پرچے اپنے خصوصی انداز میں الجواب کے عنوان سے حل کر کے پیش کیے ہیں۔ احقر نے ان کو چیدہ چیدہ جگہوں سے دیکھا۔ بہت ہی عمدہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے۔ امید ہے کہ اگر طلباء انکو محض طرز اور انداز معلوم کرنے کیلئے ان سے رہنمائی لے لیں اور پوری کتاب کو اس انداز سے حل کر لیں انشاء اللہ تعالیٰ ضرور بالضرور امتحان میں جہاں اعلیٰ معیار کی کامیابی حاصل ہوگی وہاں اصل کتاب کے حل میں بے پناہ معاونت ہوگی۔

دعاء ہے اللہ تعالیٰ تمام دینی مدارس کے طلباء کو اس سے نفع مند ہونے کی توفیق بخشے اور بالخصوص مرتب موصوف کے حق میں اس کو صدقہ جاریہ بناتے ہوئے اخروی ترقیات سے نوازے اللہم ارحم علی من قال آمین۔

فقط افتخار ابوسعید اللہ بخش ظفر

مدرس جامعہ خیر المدارس ملتان

۲۳ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ

تقریظ

ماہر علوم نقلیہ و عقلیہ حضرت مولانا شمشاد احمد صاحب زید مجدد

استاذ الحدیث جامعہ خیر المدارس ملتان

الحمد لولہ والصلوٰۃ علی نبیہ

امابعد! آج کل علمی انحطاط ہے اور اس کا سبب علمی ذوق کا فقدان ہے اسی لیے طلباء امتحانات میں کمزور ثابت ہوتے ہیں۔ اور سوال کو سمجھ نہیں پاتے اور اگر سوال سمجھ آجائے تو جواب کی تعبیر پر قادر نہیں ہوتے۔ زیر نظر کتاب الجواب للعامة ہمارے جامعہ کے استاذ محترم حضرت مولانا محمد یسین صاحب شاکر مدظلہ نے ان دونوں باتوں کو مد نظر رکھتے ہوئے تحریر فرمائی ہے۔

اللہ تعالیٰ ان کی سعی کو مشکور فرماوے اور طلباء کو اس سے بھرپور استفادہ کرنے کی توفیق عطا

فرماوے۔ آمین

شمشاد احمد عفا اللہ عنہ

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



پارہ عم
فوائد مکيه

الورقة الاولى في التفسير والتجويد

السؤال الاول ﴿ ۱۴۲۵ ﴾

﴿الشق الاول﴾..... (لکل امرئ منهم يومئذ شأن يغنيه) وجوه
یومئذ مسفرة ۵ ضاحكة مستبشرة ۵ وجوه یومئذ علیها غبرة ۵ ترهقها
قترة ۵ اولئك هم الکفرة الفجرة)

آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ و تفسیر تحریر کریں؛ خط کشیدہ الفاظ کے صیغے اور باب ذکر کریں؛
پہلی آیت کی نحوی ترکیب لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی
تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے و ابواب (۴) پہلی آیت کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:- ہر شخص کی اس دن ایسی حالت ہوگی جو اسے اوروں
سے بے پرواہ کر دے گی بہت سے چہرے اس دن روشن ہتے ہوئے خوش و خرم ہوں گے اور بہت سے
چہروں پر اس دن خاک پڑی ہوگی چڑھی ہوئی ہوگی ان پر سیاحی یہی لوگ کافرید کار ہوں گے۔

(۲) آیات کی تفسیر:- گذشتہ آیات میں وقوع قیامت نفع صور (صور پھونکنا) کا ذکر تھا
ان آیات کا تعلق اسی مضمون سے ہے مطلب یہ کہ قرآن ایک یادداشت اور نصیحت ہے جب صور
کی ہیبت ناک آواز آئیگی تو اس وقت نصیحت (دعوت ایمان) قبول کرنے والوں کا حال نصیحت
قبول نہ کرنے والوں سے مختلف ہوگا نصیحت قبول کرنیوالوں کے چہرے ہتے مسکراتے خوش و خرم
ہوں گے اور نصیحت قبول نہ کرنیوالوں کے چہرے غبار آلود و ساء و ذلیل ہوں گے پھر آخری آیت
میں انکی تعین بھی کر دی کہ یہ کافر و فاجر لوگ ہوں گے۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے و ابواب:- یغنیہ صیغہ واحد مذکر غائب بحث
مضارع معروف از مصدر الاغناء (افعال) بمعنی بے پرواہ کرنا مسفرة صیغہ واحد مؤنث بحث
اسم فاعل از مصدر الاسفار (افعال) بمعنی روشن و چمکدار ہونا ضاحكة مسفرة کی طرح از مصدر
الضحک (سمع) بمعنی ہنسا مستبشرة مسفرة کی طرح از مصدر الاستبشار (استفعال) بمعنی خوش

ہوتا۔ ترہقہا صیغہ واحد مؤنث غائب بحث مضارع معروف از مصدر الرهق (فتح) چھا جانا
الكفرة الکافر کی جمع صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از مصدر الکفر (نصر) انکار کرنا الفجرة الفاجر کی
جمع صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از مصدر فجر فجر (نصر) گناہ کرنا۔ جھوٹ بولنا۔ زنا کرنا۔

(۴) پہلی آیت کی ترکیب:- لکل امرئ اور منهم دونوں کا کن کے متعلق ہو کر
خبر مقدم، یومئذ مفعول فیہ مقدم شأن موصوف یغنیہ فعل اس میں ہضمیر فاعل ”ہ“ ضمیر
مفعول بہ، فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صفت موصوف
صفت ملکر مبتدا مؤخر مبتدا خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ (اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت

و اذا الارض مدت والقت مافيها وتخلت واذنت لربها وحقت يا ايها
الانسان انك كادح الى ربك كدحا فمלקيه ۝)

آیات مذکورہ کا ترجمہ تفسیر تحریر کریں، خط کشیدہ کلمات کی لغوی و صرفی تحقیق ذکر کریں، انک
کادح الی ربک کدحا کا مطلب واضح کریں نیز فمלקیہ میں ضمیر مجرور کا مرجع متعین کریں
(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی
تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی و صرفی تحقیق (۴) جملہ مذکورہ کا مطلب (۵) ضمیر مجرور کا مرجع۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:- جب آسمان پھٹ جائے گا اور سُن لیا جائے گا اپنے رب
کے حکم کو اور حق یہی ہے (زیبا یہی ہے) اور جب زمین کھینچ دی جائیگی اور ڈال دے گی وہ ان
چیزوں کو جو اس میں ہیں اور خالی ہو جائے گی اور سُن لے گی اپنے رب کے حکم کو اور حق یہی ہے
اے انسان بے شک تو اپنے رب کی طرف چلا جا رہا ہے پس تو جا ملے گا اس کو۔

(۲) آیات کی تفسیر:- ان آیات میں قیامت کی سختی اور ہولناکی کو ذکر کر کے بتلایا کہ
اے انسان تو نے بھی ایک دن مر کر اپنے رب سے ملاقات کرنی ہے اس وجہ سے اپنے ارد گرد کے
حالات میں غور و فکر کر اور راہِ راست پر آجا۔ نیز اگلی آیات میں ایمان باللہ و ایمان بالقرآن کی تلقین
کی گئی ہے۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی صرفی لغوی تحقیق:۔ انشقت مجرد میں الشق مصدر ہے

بمعنی پھاڑنا متعدد یہاں پر انشقاق مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے واحد مؤنث غائب بمعنی پھٹنا لازمی اذنت۔ اذنا مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے واحد مؤنث غائب بمعنی کان لگانا سننا۔ حقت۔ حقا مصدر سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے واحد مؤنث غائب بمعنی کسی چیز کا ثابت ہونا۔ واجب و لازم ہونا۔ مدت مذام مصدر سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے بمعنی کھینچنا اللقت القاء مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے بمعنی کسی چیز کو ڈالنا یا ہرنگالنا۔ تخلت تخلی مصدر سے ماضی کا صیغہ ہے بمعنی تنہائی میں رہنا خالی ہونا۔ فارغ ہونا۔ کادح کدھا مصدر سے اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی محنت کرنا۔ کمائی کرنا مشقت اٹھانا۔ کوشش کرنا۔

(۴) جملہ مذکورہ کا مطلب:۔ ترجمہ۔ اے انسان بے شک تو اپنے رب کی طرف چلا جا رہا ہے مطلب یہ کہ اے انسان تیری حرکات و سکنات اور سانس وہ قدم ہیں جن سے تو چل رہا ہے اور دن رات تیری سواری کے دو پہیے ہیں جن پر تو سفر کر رہا ہے اور بچپن جوانی بڑھاپا سفر کی تین منزلیں ہیں جن کو طے کرتے ہوئے تو بے اختیار بارگاہِ خداوندی کے قریب تر ہوتا جا رہا ہے۔

(۵) ضمیر مجرور کا مرجع: ضمیر کا مرجع ’کادح الی ربک‘ میں لفظ رب ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾..... (والغدیت ضبحاً ۵ فالاموریات قدحا ۵ فالامغیرات

صبحا ۵ فافئرن به نقعا ۵ فوسطن به جمعا ۵ ان الانسان لربه لکنود ۵ وانه علی ذلک لشهید ۵ وانه لحب الخیر لشدید ۵)

آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ کرنے کے تفسیر ذکر کریں خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح کریں اور یہ بتائیں کہ ”انه لحب الخیر لشدید“ میں الخیر سے کیا مراد ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات

کی تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح (۴) الخیر کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔ قسم ہے ان گھوڑوں کی جو دوڑتے ہیں ہانپتے

ہوئے پھر ان گھوڑوں کی جو چنگاریاں اڑاتے ہیں ٹاپ مار کر پھر ان کی جو حملہ کرتے ہیں صبح کے وقت پھر اڑاتے ہیں اس کے ذریعہ سے غبار پھر جاگھتے ہیں اس کے ذریعہ مجمع میں بے شک انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے اور بے شک وہ اسپر البتہ باخبر ہے اور بے شک وہ مال کی محبت میں البتہ سخت ہے۔

(۲) آیات کی تفسیر :- ان آیات میں اللہ تعالیٰ مجاہدین کے گھوڑوں کی چند قسمیں کھا کر ناشکرے انسان کا گلہ کر رہے ہیں کہ اے انسان تیرے اوپر تیرے رب کے بے شمار احسانات ہیں پھر بھی تو اس کا نافرمان ہے تجھے ایک حیوان (گھوڑے) سے سبق حاصل کرنا چاہیے کہ اس کا عارضی مالک جو اسے تھوڑا سا صبح شام چارہ اور گھاس ڈالتا ہے وہ حیوان اپنے اس مالک کے حکم سے کسی چیز کی پرواہ کیے بغیر جب وہ اسے حکم کرتا ہے تو میدان کارزار میں گھس جاتا ہے تیرے تلواریزہ کی پرواہ نہیں کرتا جان پر کھیل کر بھی مالک کی حفاظت و اطاعت کرتا ہے مگر تو اپنے محسن کا ناشکرا و نافرمان ہے اور اس ناشکری کا خود بھی اقرار کرتا ہے مگر مال کی محبت اس قدر دل و دماغ پر سوار ہے کہ کسی چیز کا احساس ہی پیدا نہیں ہوتا۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تشریح :- العادیات العادیۃ کی جمع از مصدر عَدَوًا عَدَوًا عَدَوًا (نصر) بمعنی دوڑنا، ضَبَحًا مصدر (فتح) بمعنی ہانپنا الموریات الموریۃ کی جمع از مصدر الایراء (افعال) آگ روشن کرنا قَدَحًا مصدر (فتح) بمعنی پتھریلی زمین پر ٹاپ مارنا اثرن ماضی سے جمع مؤنث غائب از مصدر الاثارة (افعال) بمعنی اڑانا، اٹھانا، ابھارنا، نَقَعًا جامد بمعنی غبار، الکنود الکنود مصدر (نصر) سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی ناشکری کرتا۔

(۴) النیر کی مراد :- اس سے مراد مال ہے، اس لیے کہ اہل عرب مال کو خیر سے تعبیر کرتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ (ویل لكل همزة لمزة ۵ الذي جمع مالا وعدده ۵ يحسب ان ماله اخلده ۵ كلا لينبذن في الحطمة ۵ وما ادرك ما الحطمة ۵ نار الله الموقدة ۵ التي تطلع على الافئدة ۵ انها عليهم مؤصدة ۵

فی عمد ممددة (O)

سورة مبارکہ کا با محاورہ ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کریں؛ خط کشیدہ الفاظ کے معانی اور صیغے ذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی

تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کے معانی و صیغے۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:- ہلاکت ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والے کیلئے جس نے جمع کیا مال کو اور گن گن کر رکھا، گمان کرتا ہے وہ یہ کہ اس کا مال ہمیشہ ساتھ دیگا اس کا ہرگز نہیں البتہ پھینکا جائے گا وہ طعمہ میں اور کیا معلوم آپ کو کیا ہے طعمہ اللہ کی آگ ہے سلگائی ہوئی جو جھانکتی ہے دلوں پر بے شک وہ ان پر بند کر دی جائے گی، لمبے لمبے ستونوں میں۔

(۲) آیات کی تفسیر:- اس سورة میں اجمالی طور پر تین بدترین گناہوں پر وعید کا ذکر ہے

(۱) ہمز (۲) لہز (۳) جمع مال۔

ہمز اور لہز سے کیا مراد ہے اس میں متعدد اقوال ہیں جمہور مفسرین نے یہ معنی اختیار کیا ہے کہ ہمز بمعنی غیبت کرنا یعنی پیٹھ پیچھے کسی کا عیب بیان کرنا اور لہز بمعنی کسی کو آٹھ منے سا منے طعنہ دینا اور اس کی برائی بیان کرنا یہ دونوں گناہ ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں غیبت کے بارے میں ارشاد باری ہے ایحب احدکم ان یاکل لحم اخیه میتا الخ اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے الغیبة اشد من الزنا اور آٹھ منے سا منے طعنہ دینا بھی اپنی جگہ سخت گناہ ہے اس لیے کہ اس میں اس کی توہین و تذلیل بھی ہے اور ایذا و سبائی بھی جبکہ ”ہمز“ میں صرف توہین و تذلیل ہوتی ہے اور تیسرا گناہ جمع مال سے مراد وہ مال ہے جو ناجائز طریقہ پر حاصل کیا جائے یا بھرمراودہ مال ہے جس کے حقوق واجبہ ادا نہ کیے جائیں یہ تیسرا گناہ خود بھی گناہ ہے اور اول دونوں گناہوں کا سبب اور جڑ بھی ہے اس وجہ سے اگلی آیات میں اس کی سزا کا ذکر ہے کہ اس کا مال گمان کے برخلاف ہمیشہ اس کا ساتھ نہ دے گا بلکہ اصل مشکل کے وقت میں جب اسے دیکتی ہوئی آگ جو دلوں پر مطلع ہونے والی ہے جب اسے اس میں پھینکا جا رہا ہوگا اس وقت وہ اکیلا ہوگا

(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے و معانی:- ہمزۃ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت طعنہ

دینے والا۔ لَمْزَةً مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی پس پشت برائی کر نیوالا عَدَدَہ صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از مصدر تعدید (تفعیل) شکر کرنا لَيَسْنِبْنَ صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع مجہول بانون تاکید ثقیلہ از مصدر بند (نصر ضرب) بمعنی پھینکنا۔ الحطمة جہنم کے طبقہ کا نام ہے۔ ظم مصدر (ضرب) سے مشتق بمعنی روندنا و توڑنا۔ الموقدة صیغہ واحد مذکر اسم مفعول از مصدر ایتاد (افعال) روشن کرنا۔ افقده فواد کی جمع بمعنی دل مؤصدة موقدة کی طرح بمعنی بند کرنا عمد عمد کی جمع بمعنی ستون ممددة موقدة کی طرح از مصدر تعدید (تفعیل) بمعنی پھیلا نا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ راء کو پُر اور باریک پڑھنے کی کتنی صورتیں ہیں تمام صورتوں کو مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) راء کو پُر و باریک پڑھنے کی صورتیں (۲) انکی امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱-۲) راء کو پُر اور باریک پڑھنے کی صورتیں۔ انکی امثلہ:- جس راء پر زبر یا پیش ہو وہ راء پُر ہوگی جیسے رَعْدٌ - رُزِقُوا - اور جس راء کے نیچے زیر ہوگی وہ راء باریک ہوگی جیسے رِزْقًا - اور اگر راء ساکن ہو تو اس سے پہلے حرف کو دیکھو اگر اس پر زبر یا پیش ہو تو وہ راء بھی پُر ہوگی جیسے بَرَقٌ - يَزِرُقُونَ - اور اگر ماقبل والے حرف پر زیر ہو تو وہ راء باریک ہوگی جیسے شُرْعَةٌ - اور اگر راء بھی ساکن ہو اور اس کا ماقبل بھی ساکن ہو تو پھر اسی طرح اس کے بھی ماقبل کو دیکھا جائے گا اور یہ حالت وقف میں ہوتا ہے جیسے قَدْرٌ - عُسْرٌ - ذِكْرٌ - اور اگر راء ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو یا کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو یا راء ساکن کے بعد حروف استعلاء میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں آجائے تو وہ راء کسرہ کے باوجود بھی پُر پڑھی جائے گی جیسے رَبِّ ارْجِعُونِ - اَمْ ارْتَابُوا - قِرْطَاسٌ۔

﴿الشق الثانی﴾ مثلین، متقاربین، متجانسین میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال ذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا لب لباب دو امور ہیں (۱) تعاریف (۲) امثلہ

﴿جواب﴾ (۱-۲) تعاریف وامثلہ:- ادغام کی تین اقسام ہیں (۱) اگر ایک حرف کا اپنے مثل حرف میں ادغام ہو یعنی حرف مکرر میں ادغام ہو تو اسے مثلین کہتے ہیں جیسے اِذْ ذَہَبَ (۲) اگر ایسے دو حرفوں میں ادغام ہو جو ہم مثل تو نہ ہوں مگر مخرج ایک ہو تو اسے متجانسین کہتے ہیں جیسے قَالَتْ طَافَتْ (۳) اور اگر ادغام والے حرف نہ ہم مثل ہوں اور نہ ہم مخرج ہوں تو اسے متقارنین کہتے ہیں جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُمْ۔

الورقة الاولى في التفسير والتجويد

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾..... (عبس وتولى ۵ ان جاءه الاغنى ۵ وما يدريك لعله يزكى ۵ او يذكر فتنفعه الذكرى ۵ اما من استغنى ۵ فانت له تصدى ۵ وما عليك الا يزكى ۵ واما من جاءك يسغى ۵ وهو يخشى ۵ فانت عنه تلهى ۵)
(۱) آیات مبارکہ کا شان نزول اور ترجمہ تحریر کریں (۲) پہلی تین آیتوں کی ترکیب لکھیں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا شان نزول۔
(۲) آیات کا ترجمہ (۳) پہلی تین آیات کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا شان نزول:- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد حرام میں تشریف فرما تھے اور آپ کے پاس سرداران قریش موجود تھے۔ آپ ﷺ ان کو اسلام کی خوبیاں اور شرک و بت پرستی کی خرابیاں بتا کر توحید کی دعوت دے رہے تھے کہ ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن ام مکتوم ﷺ آپ کے پاس آئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ علمنی ما علمک اللہ۔ آپ کو انکا آنا ناگوار گزرا۔ آپ نے ان کو کچھ جواب نہ دیا اور وہ نابینا صحابی بار بار یہی درخواست کرتے رہے۔ جس کی وجہ سے آپ کے چہرے پر ناگواری کے آثار ظاہر ہو گئے اور آپ ﷺ نے اس صحابی ﷺ سے منہ موڑ لیا اور سرداران قریش کی طرف متوجہ رہے اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

(۲) آیات کا ترجمہ:- خُشْرُوْهُوْے اور منہ پھیر لیا۔ اس بات سے کہ آیا ان کے پاس

ایک نابینا اور کیا معلوم آپ کو شاید کہ وہ ترکیہ کرتا یا وہ یاد کرتا..... پس نفع دیتا اس کو یاد کرنا بہر حال جو پرواہ نہیں کرتا پس آپ اس کے پیچھے پڑتے ہیں۔ حالانکہ یہ آپ پر ذمہ داری نہیں ہے کہ وہ نہ سنوے۔ اور بہر حال جو آیا آپ کے پاس دوڑتے ہوئے اور ڈرتے ہوئے پس آپ اس سے بے پروائی برتتے ہیں۔

(۳) پہلی تین آیات کی ترکیب :- عیسٰی فعل اسمیں ہضمیر مستتر اس کا فاعل۔ فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ تَوَلّٰی فعل اس میں ہضمیر مستتر اس کا فاعل اَنْ تاصبہ مصدر یہ جَاءَ فعل ۵ ضمیر مفعول بہ الاعنی فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مفعول لہ ہوا تَوَلّٰی کا۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول لہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول واؤ عاطفہ مَا استفہامیہ مبتدایدری فعل اس میں ہضمیر اس کا فاعل لَنْ ضمیر مفعول بہ اول لَعَلَّ حرف ازحروف مشبہ بالفعل ۵ ضمیر اس کا اسم یزکی فعل اس میں ہضمیر فاعل فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر لعل کی خبر۔ لعل اپنے اسم و خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مفعول ثانی۔ فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتداء خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی۔ معطوف علیہ اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ (والفجر ۵ ولیال عشر ۵ والشفع والوتر ۵ والیل اذا یسر ۵ هل فی ذلک قسم لذی حجر ۵ الم ترکیف فعل ربک بعاد ۵ ارم ذات العماد ۵ التی لم یخلق مثلها فی البلاد ۵)

(۱) آیات مبارکہ کا ترجمہ و تفسیر تحریر کریں (۲) الفجر لیلال عشر الشفع الوتر الیل کی مراد واضح کریں (۳) نیز بتائیں کہ ارم ذات العماد ترکیب میں کیا واقعہ ہو رہا ہے۔ (خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الفاظ قسمیہ کی مراد (۴) ارم ذات العماد کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ :- قسم ہے فجر کی اور دس راتوں کی اور جنت کی اور

طاق کی اور رات کی جب وہ ڈھل جائے۔ بے شک ان چیزوں کی قسم عقلمندوں کیلئے کافی ہے۔ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ کیا معاملہ کیا آپ کے رب نے قوم عاد سے یعنی اس قوم ارم سے جو ستونوں والے تھے کہ نہیں پیدا کیے گئے انکی مثل شہروں میں۔

(۲) آیات کی تفسیر: اللہ تعالیٰ متعدد چیزوں کی قسم کھا کر قیامت کے متعلق شکوک و شبہات کا ازالہ فرما رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حکمت کاملہ کا تقاضا یہ ہے کہ جزا و سزا کا ایک دن مقرر ہے جس کا انتظار کیا جائے۔ کیونکہ یہ زندگی عمل کیلئے ہے پھل اُس دن ملے گا۔ نیز اس عالم میں جزا و سزا کا تحمل نہیں نیز فوراً گرفت کرنا علم باری کے خلاف ہے نیز توبہ کی مہلت دینا رحمت کا تقاضا اور مہربانی کی دلیل ہے۔ لہذا ان قسموں والی اشیاء کے اندر خوب غور و خوض کیا جائے تو قدرت اور رحمت کی روشنیاں نظر آئیں گی اور جزا و سزا والے دن کا انتظار معلوم ہوگا۔

(۳) الفاظ قسمیہ کی مراد:۔ الفجر سے مراد رائج قول کے مطابق روزانہ کی صبح ہے لیال عشر سے مراد ذوالحجہ کی ابتدائی دس راتیں ہیں۔ شفع سے مراد یوم الآخر (دسویں ذوالحجہ) کا دن اور وتر سے مراد یوم عرفہ (نویں ذی الحجہ) ہے اور یلیل سے مراد مطلق رات ہے اور بھی اقوال ہیں مگر یہاں پر اقوال رائج کو ذکر کیا گیا ہے۔

(۴) ارم ذات العمداد کی ترکیب:۔ ارم موصوف ذات مضاف العمداد مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر صفت۔ موصوف صفت ملکر عطف بیان ہوا عابد کا۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾..... (کذبت ثمود بطغوها ۵ اذ انبعث اشقها ۵ فقال لهم رسول الله ناقة الله وسقياها ۵ فكذبوه فعقروها ۵ فدمدم عليهم ربهم بذنبهم فسواها ۵ ولا يخاف عقنها ۵)

(۱) آیات مبارکہ کا ترجمہ اور واقعہ کی مختصر تشریح بیان کریں (۲) بطغوها ۵ فكذبوه ۵ فعقروها ۵ فدمدم عليهم ربهم بذنبهم فسواها ۵ میں مذکور ضمار کے مراجع متعین کریں (۳) رسول اللہ سے کون سے رسوا مراد ہیں۔ اشقی سے کون مراد ہے؟ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) واقعہ کی تشریح (۳) الفاظ مذکورہ میں ضما کے مراجع (۴) رسول اللہ سے کون مراد ہے (۵) اشقی سے کون مراد ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:- جھٹلایا قومِ ثمود نے اپنی سرکشی کیوجہ سے جبکہ اٹھا ان کا سب سے بڑا بد بخت۔ پس کہا ان سے اللہ کے رسول نے کہ بچو اللہ کی اونٹنی سے اور اس کی پانی کی باری سے۔ پس جھٹلایا انہوں نے اس کو اور کوچیں کاٹ دیں اس کی پس ہلاکت نازل کی ان پر ان کے رب نے ان کے گناہوں کیوجہ سے پھر برابر کر دیا اسے (عذاب کو عام کر دیا) اور نہیں خوف کیا اس نے اس کے انجام سے۔

(۲) واقعہ کی تشریح:- کہ جس وقت حضرت صالح علیہ السلام نے قومِ ثمود کو توحید و رسالت کی تبلیغ کی تو قوم نے جواب دیا مس انت الالبشر مثلنا فأت بآية ان كنت من الصادقين۔ کہ اگر تو سچا نبی ہے تو فلان معین پتھر سے دس ماہ کی گاجھن اونٹنی برآمد کر جو باہر نکل کر فوراً بچہ دے۔ چنانچہ صالح علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی اور اونٹنی برآمد ہوئی اور اس نے باہر نکلتے ہی بچہ دیا اور یہ اونٹنی تمام جانوروں کا پانی پی جاتی تھی اس لیے باری مقرر ہوئی کہ ایک دن صرف اونٹنی پانی پیا کرے گی اور دوسرے دن بقیہ تمام جانور پیا کریں گے کافروں کو یہ تقسیم ناگوار گزری اس لیے انہوں نے اونٹنی کو مار ڈالنے کا ارادہ کیا تا کہ یہ پانی کی وقت ختم ہو جائے چنانچہ قوم کی ایک فاحشہ عورت جس کے ملک میں کافی جانور تھے اس نے اپنے آشنا بد کردار کو اونٹنی کے قتل پر آمادہ کر لیا۔ اور اس عاشق نے اپنے ساتھ چند ساتھیوں کو ملا کر اونٹنی کے قتل کا عزم کر لیا جب یہ بات صالح علیہ السلام کو معلوم ہوئی تو آپ نے ان کو منع کیا کہ یہ اللہ کی اونٹنی ہے اسے قتل مت کرو ورنہ تم پر سخت عذاب آجائے گا۔ مگر انہوں نے نہ مانی اور اونٹنی کو قتل کر دیا۔ چنانچہ صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تم تین دن تک زندہ رہو گے اس کے بعد تم پر عذاب آئے گا کہ پہلے دن تمہارے چہرے زرد ہو جائیں گے دوسرے دن سرخ اور تیسرے دن سیاہ اور اس کے بعد تم ہلاک ہو جاؤ گے چنانچہ اسی طرح عذاب نازل ہوا اور وہ ہلاک ہو گئے۔

(۳) الفاظ مذکورہ میں ضمائر کے مراجع :- بطغویٰ ہا کی ضمیر کا مرجع قوم ثمود ہے۔ فکذبوہ کی ضمیر کا مرجع صالح علیہ السلام ہیں۔ فعقر وہا کی ضمیر کا مرجع اونٹنی ہے (ناتہ) عقبہا کی ضمیر کا مرجع قوم ثمود کی ہلاکت ہے۔

(۴) رسول اللہ سے کون مراد ہے :- رسول اللہ سے مراد حضرت صالح علیہ السلام ہیں۔

(۵) اشقی سے کون مراد ہے :- قدارت نامی شخص جو فاحشہ عورت کا عاشق تھا۔

﴿الشق الثانی﴾ (سبح اسم ربك الاعلیٰ ۵ الذی خلق فسوی ۵ والذی قدر فہدیٰ ۵ والذی اخرج المرعی ۵ فجعله غثاء احویٰ ۵ سنقرک فلا تنسیٰ ۵ الا ماشاء اللہ) انہ یعلم الجہر وما یخفی ۵ ونیسرک للیسریٰ ۵
(۱) آیات مبارکہ کا ترجمہ اور مختصر تفسیر تحریر کریں (۲) الا ماشاء اللہ میں استثناء کا مفہوم واضح کریں (۳) ونیسرک للیسریٰ میں یسریٰ سے کیا مراد ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الا ماشاء اللہ کا مفہوم (۴) ونیسرک للیسریٰ میں یسریٰ کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ :- اپنے عالی شان رب کی تسبیح بیان کیجیے۔ جس نے پیدا کیا اور ٹھیک بنایا۔ اور جس نے مقدر فرمایا اور راہ دکھائی اور جس نے چارہ نکالا (اُگایا) پھر کر دیا اسے سیاہ کوڑا پس عنقریب ہم آپ کو پڑھائیں گے پھر آپ نہ بھولیں گے مگر جو چاہے گا اللہ تعالیٰ بے شک وہ جانتا ہے ظاہر و پوشیدہ کو۔ اور سہولت دیں گے ہم آپ کو آسان چیز کی۔

(۲) آیات کی تفسیر :- سب سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ اپنے نام کی تسبیح و تقدیس کا حکم دے رہے ہیں۔ اس کے بعد اپنی قدرت و حکمت کے چند واقعات بیان کرنے کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت و رسالت کے متعلق چند ہدایات دے رہے ہیں۔ اور خوشخبری سنا کر فریضہ نبوت کو آسان فرما رہے ہیں کہ جو کچھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہو آپ اس کے بارے میں اندیشہ نہ کریں اگر کوئی حصہ بھول جائیں تو پریشان نہ ہوں۔ یاد کرانا اور پھر صحیح پڑھا دینا اور کوئی حصہ بھلا دینا یہ تمام ہماری ذمہ داریاں ہیں آپ فکر و اندیشہ میں نہ پڑیں۔

(۳) **الْاِمَا شَاءَ اللّٰه** کا مفہوم :- اس استثناء کا مفہوم یہ ہے کہ آپ کو صحیح پڑھانا اور یاد کرانا ہماری ذمہ داری ہے اگر ہم کسی حکمت و مصلحت کے نتیجہ میں کوئی ٹھوکرا ناچاہیں گے تو خود ہی آپ کے ذہن سے نکال دیں گے اس وجہ سے آپ اس بارے میں فکر نہ کریں۔

(۴) **وَنِيَسْرُكَ لِلْيَسْرَى** میں یسریٰ کی مراد :- اس آیت میں یسریٰ سے مراد حفظ وحی کا آسان طریقہ یا شریعتِ مطہرہ یا تمام امورِ حسنہ ہیں۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ (کل مخارج کتنے ہیں؟ انہیں سے صرف پانچ کا ذکر کریں اور بتائیں کہ حروفِ مجبورہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں؟)

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) کل مخارج کتنے ہیں (۲) پانچ مخارج کا ذکر (۳) حروفِ مجبورہ کتنے ہیں (۴) حروفِ مجبورہ کونسے ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱) کل مخارج کتنے ہیں :- کل مخارج چودہ ہیں جنکی تفصیل یہ ہے (۱) اقصى حلق۔ اس سے الف، ہمزہ، ہا، تین حروف ادا ہوتے ہیں (۲) وسط حلق۔ اس سے ع، ح، دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۳) ادنی حلق۔ اس سے غ، خ، دو حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۴) اقصى لسان اور اوپر کا تالو اس سے ق ادا ہوتا ہے۔ (۵) قاف کے مخرج سے ذرا منہ کی طرف ہٹ کر اس سے ک ادا ہوتا ہے۔ (۶) وسط لسان اس سے ج، ش، ی تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۷) حافہ لسان اور ڈاڑھوں کی جڑ اس سے ض ادا ہوتا ہے۔ (۸) طرف لسان اور دانتوں کی جڑ اس سے ل، ن، ر تین حروف ادا ہوتے ہیں (۹) نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑ اس سے ط، ذ، تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۱۰) نوک زبان اور ثنایا علیا کا کنارہ اس سے ظ، ث، تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۱۱) نوک زبان اور ثنایا سفلی کا کنارہ مع اتصال ثنایا علیا کے اس سے ص، ز، س تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۱۲) نیچے کا ہونٹ اور ثنایا علیا کا کنارہ اس سے ف ادا ہوتا ہے۔ (۱۳) دونوں ہونٹ اس سے ب، م، و تین حروف ادا ہوتے ہیں۔ (۱۴) غیشوم یعنی ناک کا بانہ اس سے غمہ ادا ہوتا ہے۔ بعض حضرات نے تھوڑا سا فرق کر کے سولہ اور سترہ بھی لکھے ہیں مگر

خلاصہ یہی چودہ مخارج ہی نکلتے ہیں۔

(۲) پانچ مخارج کا ذکر:- اس جزئی کا ذکر اوپر والی جزئی کے ضمن میں ہو گیا۔

(۳) حروف مجبورہ کتنے ہیں:- حروف مجبورہ کی تعداد انیس ہے۔

(۴) حروف مجبورہ کونسے ہیں:- فحشہ شخص سکت والے دس حروف کے

علاوہ بقیہ انیس حروف مجبورہ ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾..... مندرجہ ذیل اصطلاحات کی تعریف کر کے ہر ایک کے

حروف بتائیں۔ جہر۔ ہنس۔ شدت۔ رخوت۔ استعلاء۔ استفال۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) مندرجہ ذیل چھ اصطلاحات کی

تعریف (۲) ہر اصطلاح کے حروف۔

﴿جواب﴾ (۱) مندرجہ ذیل چھ اصطلاحات کی تعریف:- (۱) ہنس۔ اس

صفت کی ادائیگی میں آواز مخرج میں ایسے ضعف سے ٹھہرے کہ سانس جاری رہے اور آواز میں پستی ہو۔ یہ صفت دس حروف میں پائی جاتی ہے جنکا مجموعہ فحشہ شخص سکت ہے۔

(۲) جہر۔ اس صفت کی ادائیگی میں آواز مخرج میں ایسی قوت سے ٹھہرے کہ سانس بند ہو جائے اور

آواز میں بلندی ہو یہ صفت مذکورہ دس حروف کے علاوہ بقیہ انیس حروف میں پائی جاتی

ہے۔ (۳) شدت۔ اس صفت کی ادائیگی میں آواز مخرج میں ایسی قوت سے ٹھہرے کہ آواز بند

ہو جائے۔ اور آواز میں سختی ہو۔ یہ صفت آٹھ حروف میں پائی جاتی ہے جن کا مجموعہ اجسک قطبت

ہے۔ (۴) رخوت۔ اس صفت کی ادائیگی میں آواز مخرج میں ایسے ضعف سے ٹھہرے کہ آواز جاری

رہے اور آواز میں نرمی ہو یہ صفت سولہ حروف میں پائی جاتی ہے جو اجسک قطبت اور لن

عمر والے حروف کے علاوہ ہیں (۵) استعلاء۔ اس صفت کی ادائیگی میں ہمیشہ زبان کی جڑ اوپر

کے تالو کی طرف اٹھتی ہے جس سے یہ حروف موٹے ہو جاتے ہیں۔ یہ صفت سات حروف میں پائی

جاتی ہے جن کا مجموعہ خجس ضغط قظ ہے۔ (۶) استفال۔ اس صفت کی ادائیگی میں ہمیشہ

زبان کی جڑ اوپر کے تالو کی طرف نہیں اٹھتی جس سے یہ حروف باریک رہتے ہیں۔ یہ مذکورہ سات

حروف کے علاوہ بقیہ بائیں حروف میں پائی جاتی ہے۔

(۲) ہر اصطلاح کے حروف: اس جزئی کا جواب گذشتہ جزئی کے ضمن میں ہو گیا ہے۔

الورقة الاولى فى التفسير والتجويد

السؤال الاول ﴿ضمنی ۱۴۲۶ھ﴾

﴿الشق الاول﴾ (ان یوم الفصل کان میقاتاً یوم ینفخ فی

الصور فتاتون افواجاہ وفتحت السماء فكانت ابوابا ۵ وسیرت الجبال

فكانت سرابا ۵ ان جہنم كانت مرصدا ۵ للطاغین مآبا ۵ لبثین فیہا احقابا ۵)

(۱) آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ کریں۔ (۲) مختصر تفسیر تحریر کریں۔ (۳) خط کشیدہ کلمات کی

اغوی تحقیق کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی

تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی اغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:۔ بیشک فیصلہ کا دن ایک وقت معین ہے۔ جس دن

پھونکا جائے گا صور میں پس آؤ گے تم فوج در فوج۔ اور کھولا جائے گا آسمان پس ہو جائے گا وہ

دروازے ہی دروازے۔ اور چلا دیئے جائیں گے پہاڑ پس ہو جائیں گے وہ سراب (ریت) بے

شک جہنم ہے گھات سرکشوں کیلئے ٹھکانہ ہے۔ رہیں گے وہ اس میں مدتوں تک۔

(۲) آیات کی تفسیر:۔ گذشتہ آیات میں جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ دنیا کی کوئی بھی چیز

بے فائدہ نہیں ہے ہر چیز کسی کے فائدہ کیلئے ہے تو جو لوگ ان اشیاء سے فائدہ اٹھا رہے ہیں ان کا

حساب و کتاب بھی ہونا چاہیے۔ تو اس موقع پر یہ سوال پیدا ہوا کہ وہ دن کب آئے گا کہ جب ہر کسی

سے سوال و جواب ہوگا تو ان آیات میں اس کا جواب دیا کہ فیصلہ کا ایک دن مقرر ہے آگے اس

دن کی ہولناکی کا ذکر ہے کہ جب صور پھونکا جائے گا تمام مردے زندہ ہو کر لشکروں کی صورت میں

بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوں گے۔ اور آسمان کھول دیئے جائیں گے۔ اور پہاڑ روٹی کی طرح

اڑتے پھریں گے۔ آگے ان لوگوں کے ٹھکانہ کا ذکر ہے جنہوں نے ان نعمتوں سے فائدہ حاصل

کرنے کے باوجود سرکشی کی ہوگی۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:- میقاتا۔ باب ضرب سے ظرف کا صیغہ ہے بمعنی وقت مقرر۔ افواجا۔ یہ فوج کی جمع ہے بمعنی جماعت اور گروہ۔ الجبال۔ جبل کی جمع ہے بمعنی پہاڑ۔ احقابا۔ قہب کی جمع ہے بمعنی زمانہ۔

﴿الشق الثانی﴾ (قتل الانسان ما کفره) من ای شیئی خلقه ۵
من نطفة خلقه فقد ره ۵ ثم السبیل یسره ۵ ثم اماته فاقبره ۵ ثم اذا شاء
انشره ۵ کلاً لَمَا یقض ما امره ۵)

(۱) آیات مبارکہ کا محاورہ ترجمہ کریں (۲) مختصر تفسیر کریں (۳) ما الکفرہ کونسا صیغہ ہے (۴) ثم السبیل یسرہ میں السبیل سے کیا مراد ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) ما الکفرہ کونسا صیغہ ہے (۴) السبیل کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:- قتل کر دیا جائے انسان کہ کس قدر ناشکرا ہے کس چیز سے پیدا کیا اس نے اس کو۔ نطفہ سے (بوند قطرہ سے) پیدا کیا اس کو پھر اندازہ لگایا اس کا۔ پھر اس کا راستہ آسان کیا۔ پھر اس کو موت دی اور قبر میں رکھوایا اس کو۔ پھر جب چاہے گا اس کو دوبارہ زندہ کرے گا۔ ہرگز نہیں پورا نہیں کیا اس نے اس کو جس کا اللہ نے اس کو حکم دیا تھا۔

(۲) آیات کی تفسیر:- سابقہ آیات میں قرآن کے عالیشان اور واجب الایمان ہونے کو بیان کیا۔ اس کے بعد ان آیات میں منکرین قرآن پر لعنت اور اس کی ناشکری کا ذکر ہے اس کے بعد پھر ان خصوصی انعامات الہیہ کا ذکر ہے جو ولادت کے وقت سے لیکر قیامت تک اس پر بارش کی طرح برہتے ہیں۔

(۳) ما الکفرہ کونسا صیغہ ہے:- کفران مصدر باب نصر سے فعل تعجب کا صیغہ ہے۔
(۴) السبیل کی مراد:- السبیل سے مراد انسان کے حکم مادر سے دنیا میں آنے کا راستہ مراد ہے کہ اتنا بڑا انسان چھوٹے سے راستہ سے کیسے اس دنیا میں آجاتا ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ضمنی ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ (هل اُتِكَ حديث الغاشية ۵ وجوه يومئذ

خاشعة ۵ عاملة ناصبة ۵ تصلی نارا حامية ۵ تسقى من عين انية ۵ ليس لهم طعام الا من ضريع ۵ لا یسمن ولا یغنى من جوع ۵)

(۱) آیات کریمہ کا ترجمہ کریں (۲) تفسیر تحریر کریں (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی

تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ: کیا آئی ہے آپ کے پاس چھا جانے والے

حادثہ کی خبر۔ کتنے چہرے اس دن ذلیل۔ مصیبت جھیلنے والے تھکے ہوئے ہوں گے۔ داخل ہوں گے وہ دہکتی ہوئی آگ میں۔ پانی پلائے جائیں گے وہ کھولتے ہوئے چشمہ کا۔ نہیں ہوگا ان کیلئے کھانا مگر خاردار جھاڑیاں (کانٹے) جو نہ موٹا کریں گے انکو اور نہ دفع کریں گے بھوک کو۔

(۲) آیات کی تفسیر: ان آیات میں قیامت کے حادثہ اور اس کے حالات کو بیان

فرما رہے ہیں کہ روز قیامت کفار و مؤمنین کے الگ الگ حالات ہوں گے اور امتیازی شان ہوگی تو پہلے کفار کے حالات کو بیان فرما رہے ہیں کہ بہت سے چہرے اس دن ذلیل مصیبت زدہ اور تھکے ہوئے ہوں گے پریشان ہوں گے۔ کیونکہ وہ جہنم میں داخل ہوں گے اور کھولتے ہوئے چشمہ کا گرم پانی انکی پیاس کیلئے ہوگا اور خاردار جھاڑیاں انکے کھانے کیلئے ہوں گی جنکے نہ پینے کا کوئی فائدہ اور نہ کھانے کا کوئی فائدہ ہوگا۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:۔ الغاشية - غشاء مصدر باب سمع سے اسم

فاعل کا واحد مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی چھپانا۔ ڈھانپنا۔ چھا جانا۔ خاشعة - انفع مصدر سے اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی ذلیل و رسوا ہونا۔ ناصبة - یہ بھی باب سمع سے اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی عاجز۔ مصیبت زدہ۔ حامية - یہ بھی باب سمع سے اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی دہکتا۔ کھولنا۔ جلنا۔ انية - یہ باب ضرب سے اسم فاعل واحد مؤنث کا صیغہ ہے بمعنی

قرب ہونا۔ پکنا۔ انتہائی گرم ہونا۔ ضریع۔ یہ اسم ہے بمعنی خاردار جھاڑیاں اور کانٹے۔

﴿الشق الثانی﴾ (کلا اذا بکت الارض دکا دکا ۵ وجاء ربک والملك صفا صفا ۵ وجیی یومئذ بجهنم یومئذ یتذکر الانسان وانی له الذکر ۵ یتذکر ۵ فیومئذ لا یعذب عذابه احد ۵ ولا یوثق وثاقه احد ۵)

(۱) آیات مذکورہ کا ترجمہ کریں (۲) تفسیر ذکر کریں (۳) دکا دکا اور صفا صفا کیوں

منسوب ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی

تفسیر (۳) دکا دکا اور صفا صفا کے منسوب ہونے کی وجہ۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:- ہرگز نہیں جب زمین ریزہ ریزہ کر دی جائے گی ریزہ ریزہ کرنا اور آئے گا آپکارب اور فرشتے صف در صف۔ اور لایا جائے گا اس دن جہنم کو۔ اس دن سمجھے گا انسان اور کہاں ہوگا اس دن سمجھنا (بے فائدہ ہوگا) وہ کہے گا اے کاش کہ آگے بھیجتا میں کچھ اپنی زندگی کیلئے۔ پس اس دن نہیں عذاب دیگا کوئی اس جیسا عذاب دینا۔ اور نہ کوئی جکڑے گا اس جیسا جکڑنا۔

(۲) آیات کی تفسیر:- شروع سورت میں جس مضمون کو پانچ قسمیں کھا کر بیان کیا تھا دوبارہ اسی کی طرف اشارہ ہے کہ جب پہلی مرتبہ صور پھونکا جائے گا اس سے سارا نظام دنیا ختم ہو جائے گا ہر چیز فنا ہو جائے گی اس کے بعد جب دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو تمام مردے قبروں سے زندہ ہو کر نکلیں گے۔ تمام اولین و آخرین عدالت خداوندی میں حاضر ہوں گے۔ ملائکہ کا نزول ہوگا۔ باری تعالیٰ تخت پر جلوہ افروز ہوں گے حساب و کتاب ہوگا اور ہر شخص اپنے اپنے استحقاق کے مطابق جنت یا جہنم کا پھل پالے گا۔ اس دن انسان کو سمجھ آئے گی اور پھر انسان تمنا کرے گا کہ اے کاش کہ میں نے دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کیلئے کچھ کیا ہوتا مگر اس تمنا اور سمجھ کا اس دن کوئی فائدہ نہ ہوگا اس دن باری تعالیٰ کے عذاب جیسا کہ کسی کا عذاب ہوگا اور نہ کسی کی اس جیسی پکڑ ہوگی۔

(۳) دُکَا دُکَا اور صَفَا صَفَا کے منصوب ہونے کی وجہ:- دُکَا اول مفعول مطلق ہے اور ثانی اس کی تاکید ہونے کی وجہ سے اور صَفَا اول حال اور ثانی اس کی تاکید ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ضمنی ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾..... ادغام اخفاء اور اظہار میں سے ہر ایک کی تعریف مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) تعاریف (۲) امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۲۱) تعاریف وامثلہ:- اظہار کہتے ہیں حرف کو اس کے مخرج اور جملہ صفات لازمہ کے ساتھ ادا کرتے ہوئے خوب ظاہر کر کے پڑھنا جیسے يَنْعُقُ میں نون ادا ہوا ہے۔ ادغام کہتے ہیں پہلے ساکن حرف کو دوسرے متحرک حرف میں ملا کر مشدّد کر کے پڑھنا جیسے اَللّٰهُمَّ میں میم ادا ہوا۔ اخفاء کہتے ہیں کہ حرف کا نہ بالکل اظہار ذات ہو۔ نہ بالکل ادغام ہو بلکہ دونوں کی درمیانی حالت ہو یعنی حرف کچھ ظاہر ہو اور کچھ مخفی ہو جیسے تَنْفَقُونَ میں نون اول کو ادا کیا گیا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... مثلین، متقاربین اور متجانسین کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو چیزیں حل طلب ہیں۔ (۱) تعاریف (۲) امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۲۱) تعاریف وامثلہ:- کما مرّ فی الشق الثانی من

السؤال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

الورقة الاولى في التفسير والتجويد

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾..... (ويل للمطففين ۵ الذين اذا اکتالوا على الناس

یستوفون ۵ واذا کالوهم اووزنوهم یخسرون ۵ الایطن اولئک انهم

مبعوثون ۵ لیوم عظیم ۵ یوم یقوم الناس لرب العالمین ۵

(۱) آیات مبارکہ کا شان نزول اور ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی

تحقیق ذکر کریں۔ (۳) پہلی دو آیتوں کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا شان نزول

(۲) آیات کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق (۴) پہلی دو آیتوں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا شان نزول :- امام نسائیؒ نے حضرت ابن عباسؓ سے

نقل کیا ہے کہ جب حضور ﷺ ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے تو وہاں کے تاجروں کو دیکھا کہ وہ ناپ تول میں کمی اور چوری کے عادی ہیں تو اس پر انکے بارے میں یہ آیات نازل ہوئیں۔

(۲) آیات کا ترجمہ :- ہلاکت ہے ناپ تول میں کمی کر نیوالوں کیلئے۔ وہ لوگ کہ جب

لیتے ہیں وہ لوگوں سے تو پورا پورا وصول کرتے ہیں اور جب ان کو ناپ کر یا وزن کر کے دیتے ہیں تو کمی کرتے ہیں۔ کیا ان کو اس بات کا یقین نہیں ہے کہ وہ اٹھائے جائیں گے سخت دن میں جس دن تمام لوگ رب العالمین کے سامنے کھڑے ہوں گے۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق :- ویسل - بمعنی ہلاکت - ازہ اقسام

اسم از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام لفیف مقرون - للمطففین - بمعنی ناپ تول میں کمی

کر نیوالے - صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از باب تفعیل ازہ اقسام اسم از شش اقسام ثلاثی

مزید فیہ از ہفت اقسام مضاعف - اکتالوا - بمعنی کیل کیا انہوں نے صیغہ جمع مذکر غائب بحث

اثبات فعل ماضی معروف از باب افتعال ازہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام

اجوف - یستوفون - بمعنی پورا پورا وصول کرتے ہیں - صیغہ جمع مذکر غائب بحث اثبات فعل

مضارع معروف از باب استفعال ازہ اقسام فعل - از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام

لفیف مفروق - وزنوہم - بمعنی وزن کیا انہوں نے صیغہ جمع مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی

معروف ازہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام مثال واوی۔

(۴) پہلی دوا آیتوں کی ترکیب :- ویل مبتدایہ جارہ مطفیفین اسم فاعل بمع

فاعل شبہ جملہ ہو کر موصوف الذین اسم موصول اذا حرف شرط۔ اکتالوا فعل فاعل علی الناس جار مجرور ملکر متعلق ہو فعل کے۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط یستوفون فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا۔ شرط و جزا ملکر صلہ موصول صلہ ملکر صفت۔ موصوف صفت ملکر مجرور جار مجرور ملکر ثابت کے متعلق ہو کر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتدایہ اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ (و السماء ذات البروج ۵ والینوم الموعود ۵

وشاهد ومشهود ۵ قتل اصحاب الاخذود ۵ النار ذات الوقود ۵ اذہم علیہا قعود ۵ وہم علی ما یفعلون بالمؤمنین شہود ۵ ومانقموا منهم الا ان یؤمنوا باللہ العزیز الحمید ۵)

(۱) آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ کریں (۲) یوم موعود۔ شاہد۔ مشہود سے کیا مراد ہیں؟ واضح کریں۔ (۳) اصحاب اخذود کا واقعہ مختصر اذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ۔ (۲) یوم موعود۔ شاہد۔ مشہود کی مراد۔ (۳) اصحاب اخذود کا مختصر واقعہ۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:- قسم ہے برجوں والے آسمان کی۔ اور وعدہ کیے ہوئے دن کی اور حاضر ہونے والے کی اور اس کی جس کے پاس حاضر ہوں قتل کر دیئے گئے (ملعون ہو گئے) خندقوں والے یعنی بہت سے ایندھن کی آگ والے۔ جس وقت وہ اس پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اور وہ اس چیز کو جو وہ مؤمنین کے ساتھ کر رہے تھے دیکھ رہے تھے۔ اور نہیں انتقام لیا انہوں نے ان سے مگر اس لیے کہ وہ ایمان لائے زبردست کمالات والے اللہ پر۔

(۲) یوم موعود۔ شاہد۔ مشہود کی مراد:- حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع روایت ہے کہ یوم موعود سے مراد قیامت کا دن۔ شاہد سے مراد جمعہ کا دن۔ مشہود سے مراد عرفہ کا دن ہے۔ اس میں اور بھی متعدد اقوال ہیں مگر راجح قول یہی ہے۔

(۳) اصحاب اخذ و دکا مختصر واقعہ :- ایک بادشاہ تھا جس کے ہاں ایک کاہن اور ساحر تھا۔ بادشاہ اپنا ہر کام اس ساحر سے کروالیتا گویا اس کی سلطنت اس کے جادو کے بل بوتے قائم تھی۔ اخیر عمر میں اس ساحر نے بادشاہ سے کہا کہ میری عمر ختم ہونے والی ہے آپ مجھے کوئی ذہین لڑکا دیں جس کو میں اپنا علم سکھا سکوں۔ بادشاہ نے ایک لڑکا اس کے حوالہ کر دیا۔ وہ بچہ صبح شام اس ساحر کے پاس حاضر ہونے لگا اسی دوران راستہ میں اس کی کسی راہب سے ملاقات ہوئی وہ بچہ اس راہب سے بڑا متاثر ہوا۔ راہب نے اس بچہ کو توحید کی تعلیم دی وہ بچہ ایمان لے آیا۔ پھر بچہ روزانہ اس ساحر کے پاس آتے جاتے اس راہب کے پاس آنے جانے لگا۔ ایک دن یہ بچہ بادشاہ کی طرف جا رہا تھا کہ کیا دیکھتا ہے کہ کسی مہلک جانور نے راستہ روک رکھا ہے لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں۔ اس بچہ نے سوچا کہ آج میں امتحان لیتا ہوں کہ ساحر حق پر ہے یا راہب چنانچہ اس نے پتھر اٹھایا اور کہا کہ اے خدا اگر اس راہب کا مذہب حق ہے تو اس پتھر سے اس جانور کو ہلاک فرما۔ چنانچہ پتھر سے وہ جانور ہلاک ہو گیا اور لوگوں میں شہرت ہو گئی کہ بچہ کو جادوگری میں کمال حاصل ہو گیا ہے۔ پھر آہستہ آہستہ وہ بچہ ولایت عظمیٰ کے مرتبہ پر فائز ہو گیا لا اعلان مریض اس کی دعا سے شفا یاب ہونے لگے۔ شہرت کی وجہ سے بادشاہ کا ناپینا مصاحب بھی آیا اور تحفے و نذرانے پیش کر کے درخواست کی کہ مجھ پر بھی کچھ نظر کرم کریں۔ میری آنکھیں بھی درست کر دیں بچہ نے کہا کہ شفاء میرے ہاتھ میں نہیں ہے میرا رب شفاء دیتا ہے اگر تو میرے رب پر ایمان لائے تو میں اس سے دعا کرتا ہوں امید ہے کہ آنکھیں درست ہو جائیں گی۔ چنانچہ اسی طرح ہوا کہ وہ ایمان لے آیا بچہ نے دعا کی اس کی آنکھیں درست ہو گئیں۔ جب وہ آدمی صبح بادشاہ کے دربار میں پہنچا تو بادشاہ نے تعجب سے پوچھا کہ پہلے تو کسی بھی معالج سے ٹھیک نہیں ہوا اب کیسے ٹھیک ہو گیا؟ اس نے کہا کہ میرے پروردگار نے اپنی قدرت سے مجھے بینائی دی ہے۔ بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا تیرا پروردگار کون ہے اس نے کہا کہ جس نے یہ ساری کائنات پیدا کی ہے۔ بادشاہ اس کے جواب سے غضبناک ہوا اور اسے مارا پیٹا اور پوچھا کہ بتا تجھے یہ عقیدہ کس نے سکھایا ہے اس نے بچہ کا نام لیا۔ اور پھر بچہ کو بلا کر سختی سے پوچھا گیا تو اس نے راہب کا نام لیا۔ بادشاہ نے اس راہب کو ہلاک کر

دین چھوڑنے کا کہا اس نے انکار کیا تو بادشاہ نے اسے آرے سے چیر دیا پھر مصاحب سے بھی اسی طرح کہا اس نے انکار کر دیا بادشاہ نے اس کو بھی چیر دیا۔ اور بچہ سے کہا کہ تو بھی اپنے دین سے باز آ جا ورنہ تیرا بھی یہی انجام ہوگا بچہ نے انکار کر دیا۔ الغرض بادشاہ نے مختلف حیلے بہانے کیے مگر تمام تدابیر ناکام ہو گئیں وہ اس کو قتل نہ کر سکے پھر بچہ نے خود ہی اپنے قتل کی تدبیر بتلائی کہ بڑے میدان میں لوگوں کو جمع کرو پھر مجھے سولی پر چڑھا دو اور پھر بسم اللہ رب هذا الغلام کہہ کر مجھے تیرا رو میں مرجاؤں گا چنانچہ اسی طرح کیا گیا تیرا اس بچہ کی کنپٹی پر لگا اور وہ جاں بحق ہو گیا جب لوگوں نے یہ دیکھا تو تمام لوگوں نے باوازی بلند کہا آمنا برب هذا الغلام۔ بادشاہ کو اور غصہ آ گیا کہ پہلے تین تھے اب بے شمار لوگ اس بچہ کے رب پر ایمان لا چکے ہیں چنانچہ اس نے حکم دیا کہ خندقیں کھود کر ان میں آگ لگائی جائے اور تمام لوگوں سے ایک ایک کر کے پوچھا جائے جو جو انہیں سے ہمارے مذہب سے پھر گیا ہو اس کو اس آگ میں ڈال دیا جائے چنانچہ خندقیں کھود کر تمام اعیان سلطنت انکے کناروں پر نظارہ کیلئے بیٹھ گئے اور پھر تمام اہل ایمان کو آگ میں ڈالنا شروع کر دیا گیا۔ اسی دوران آگ بھڑکی اور بادشاہ اور اس کے کارندے وغیرہ جو کناروں پر بیٹھے نظارہ کر رہے تھے ان تمام کو آگ نے جلا کر راکھ کر دیا۔ (یہ واقعہ انتہائی مختصر کر کے بیان کیا گیا ہے تفصیل کیلئے قرآن کریم کی کسی تفسیر کا مطالعہ فرمائیں)

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ (انا انزلناه فى ليلة القدر ۵ وما ادرک ما ليلة

القدر ۵ ليلة القدر خير من الف شهر ۵ تنزل الملائكة والروح فيها باذن ربهم من كل امر ۵ سلم هي حتى مطلع الفجر ۵)

(۱) سورہ مبارکہ کا شان نزول ترجمہ اور تفسیر تحریر کریں۔ (۲) روح کا مصداق متعین کریں۔ (۳) آخری آیت کی ترکیب لکھیں نیز ہی ضمیر کا مرجع متعین کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) سورہ کا شان نزول (۲) سورہ کا ترجمہ (۳) سورہ کی تفسیر (۴) روح کا مصداق (۵) آخری آیت کی ترکیب (۶) ہی ضمیر کا مرجع۔

﴿جواب﴾ (۱) سورۃ کا شان نزول:- ایک مرتبہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام ؓ کے سامنے بنی اسرائیل کے ایک عابد و مجاہد کا تذکرہ کیا جس نے ہزار ماہ تک دن کو جہاد اور رات کو عبادت کی تھی۔ تو صحابہ کرام ؓ کو بہت صدمہ ہوا کہ ہم بہترین امت ہونے کے باوجود بنی اسرائیل کے مجاہدوں اور عابدوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے اس لیے کہ ہماری تو عمریں ہی زیادہ سے زیادہ ساٹھ ستر سال تک ہیں تو اس پر یہ سورۃ نازل ہوئی کہ تمہاری ایک رات کی عبادت ہی ہزار ماہ کی عبادت سے افضل ہے۔ اور بھی شان نزول بیان کیے گئے ہیں مگر ان سب کا مفہوم تقریباً یہی نکلتا ہے۔

(۲) سورۃ کا ترجمہ:- بے شک ہم نے نازل کیا قرآن کریم کو لیلۃ القدر میں۔ اور کیا معلوم آپ کو کیا ہے لیلۃ القدر۔ لیلۃ القدر بہتر ہے ہزار مہینوں سے۔ نازل ہوتے ہیں (اترتے ہیں) اسمیں فرشتے اور روح اپنے رب کے حکم سے ہر امر کو لیکر۔ یہ رات سلامتی والی ہے۔ یہاں تک کہ فجر طلوع ہو جائے۔

(۳) سورۃ کی تفسیر:- پہلی آیت میں قرآن کریم کی عظمت کا اظہار مختلف انداز سے کیا۔ ایک اس طرح کہ اس کو ہم نے نازل کیا ہے کسی اور کی من گھڑت کلام نہیں دوسرا اس طرح کہ اس کو لیلۃ القدر میں نازل کیا گیا ہے پھر اگلی آیت میں لیلۃ القدر کی عظمت بیان کرنے کیلئے پہلے سوال کیا کہ لیلۃ القدر کیا ہے؟ اگلی آیت میں اس کی عظمت خود ہی بیان کر دی کہ وہ ایک رات ہزار ماہ سے افضل ہے اگلی دونوں آیات میں عظمت کی وجہ بیان کی گئی ہے کہ اس رات میں فرشتے اللہ تعالیٰ کے احکامات لیکر نیچے اترتے ہیں اور پھر پوری زمین پر پھیل جاتے ہیں اور یہ رات سراپا سلامتی ہے کہ غروب آفتاب سے لیکر طلوع فجر تک باعث سلامتی اور خیر ہی خیر ہے۔

(۴) روح کا مصداق:- اسمیں متعدد اقوال ہیں مگر رائج قول کے مطابق جبرائیل

الصلیٰ علیہ وسلم ہیں۔

(۵) آخری آیت کی ترکیب:- سلام مصدر ہی ضمیر مبتداء مؤخر حتی جارح

مطلع مضاف الفجر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا مصدر

کے مصدر اپنے متعلق سے ملکر خبر مقدم ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۲) ہی ضمیر کا مرجع :- ہی ضمیر کا مرجع لیلۃ القدر ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ (انا اعطینک الکوثر ۵ فصل لربک وانحر ۵ ان

شانئک هو الابر ۵)

(۱) سورۃ مبارکہ کا شان نزول اور سلیس ترجمہ لکھیں (۲) کوثر کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال تحریر کریں (۳) ان شانئک هو الابر کا مصداق متعین کریں اور پوری سورۃ کی ترکیب لکھیں۔ (خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) سورۃ کا شان نزول (۲) سورۃ کا ترجمہ (۳) کوثر کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال (۴) ان شانئک هو الابر کا مصداق (۵) سورۃ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) سورۃ کا شان نزول :- جب حضور ﷺ کے بیٹے قاسم و ابراہیم کا انتقال ہوا تو اہل عرب نے آپ کو ابر ہونے کا طعنہ دیا کہ اس کا دین تو آگے نہیں پھیل سکتا کیونکہ یہ بیٹوں کا کام ہے کہ اپنے باپ کے دین کی تبلیغ و اشاعت کریں اور اس کا کوئی بیٹا نہیں ہے۔ اس پر یہ سورت نازل ہوئی۔

(۲) سورۃ کا ترجمہ :- بے شک ہم نے عطا کی آپ کو کوثر۔ پس آپ نماز پڑھیں اپنے رب کیلئے اور قربانی کریں۔ بے شک آپ کا دشمن ہی ابر ہے (م کٹا۔ بے نام و نشان) (۳) کوثر کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال :- اس میں متعدد اقوال ہیں۔ امام رازی نے پندرہ اقوال ذکر کیے ہیں مگر ان سب میں سے مشہور یہ تین اقوال ہیں۔

(۱) وہ تمام خیر کثیر جو آپ کو دنیا میں عطا ہوئی۔ (۲) جنت کی وہ نہر جو آپ کو شب معراج میں دکھائی گئی۔ (۳) حوض کوثر جو اہل صراط سے قبل میدانِ حشر میں عطا ہوگا۔

(۴) ان شانئک هو الابر کا مصداق :- اس آیت کا مصداق وہ تمام کفار ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کو ابر ہونے کا طعنہ دیا تھا۔ جن میں سے عاص بن وائل نمایاں تھا۔

(۵) سورۃ کی ترکیب :- اِنَّ حُرُوفَ مِثْبَ بِالْفَعْلِ نَا ضَمِيرِ اس کا اسم اعطینا

فعل فاعل كَ ضمیر مفعول بہ اول الكوثر مفعول بہ ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر ان کی خبر ان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ف تفریعیہ وصل فعل امر امیں انت ضمیر متستر فاعل لام جارہ رب مضاف كَ ضمیر مضاف الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف علیہ واو عاطفہ انسحر فعل امر انت ضمیر متستر فاعل۔ فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر معطوف معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔ ان حرف مشبہ بالفعل شأنك مضاف مضاف الیہ ملکر ان کا اسم ہو ضمیر فصل الابتداء کی خبر۔ ان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ میم ساکن کے کل کتنے احوال ہیں؟ مثالوں کے ساتھ تحریر کریں نیز ہمیں کی تعریف کر کے یہ بتائیں کہ حروف مہوسہ کون کون سے ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) میم ساکن کے کتنے احوال ہیں (۲) میم ساکن کے احوال کی امثلہ (۳) ہمیں کی تعریف (۴) حروف مہوسہ کون کون سے ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱) میم ساکن کے کتنے احوال ہیں۔ میم ساکن کے تین احوال ہیں (۱) ادغام جبکہ میم ساکن کے بعد دوسری میم ہو جیسے اَمَّ مَنْ خَلَقَ (۲) اخفاء جبکہ میم ساکن کے بعد ب ہو جیسے وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ۔ (۳) اظہار۔ مذکورہ صورتوں کے علاوہ کوئی اور صورت ہو جیسے كَيْدُهُمْ فِي تَضَلُّلٍ۔ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔

(۲) میم ساکن کے احوال کی امثلہ۔ اس جزئی کا جواب مذکورہ جزئی کے ضمن

میں ہو گیا۔

(۳) ہمیں کی تعریف۔ کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ

(۴) حروف مہوسہ کون کون سے ہیں۔ کما مر فی الشق الثانی من

﴿الشق الثانی﴾ اجتماع ساکنین کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہر ایک کی تعریف اور حکم مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اجتماع ساکنین کی اقسام (۲) اقسام کی تعریف (۳) اقسام کا حکم (۴) اقسام کی امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اجتماع ساکنین کی اقسام:- اجتماع ساکنین کی دو اقسام ہیں (۱) علی حدہ (۲) علی غیر حدہ۔

(۲) اقسام کی تعریف علی حدہ:- یہ ہے کہ اول ساکن مدہ ہو اور دونوں ساکن ایک ہی کلمہ میں ہوں اور یہ جائز ہے جیسے ضالاً۔ ذابۃ۔

علی غیر حدہ:- یہ ہے کہ اول ساکن مدہ نہ ہو یا پھر اول ساکن مدہ ہو مگر دونوں ایک کلمہ میں نہ ہوں۔ اگر اول ساکن مدہ ہو ایک کلمہ نہ ہو تو اس کو حذف کر دیں گے جیسے اقیمو الصلوۃ اور لاتعدلوا اعدلوا میں واؤ حذف ہو گیا۔ اور اگر اول ساکن مدہ ہی نہ ہو تو اس کو کسرہ دے دیں گے جیسے ان ارتبتم میں نون ساکن تھا اس کو کسرہ دے دیا۔ یہ قسم صرف وقف میں جائز ہے۔ ویسے جائز نہیں ہے۔

(۲-۳-۴) اقسام کی تعریف۔ حکم۔ امثلہ:- ان تینوں جزئیات کا ذکر مذکورہ جزئی کے ضمن میں ہو گیا۔

الورقة الاولى في التفسير والتجويد

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ (والنازعات غرقاً ۵ والناشطات نشطاً ۵ والسابحات سبحاً ۵ فالسابقات سبقاً ۵ فالمدبرات امراً ۵ يوم ترجف الراجفة ۵ تتبعها الرادفة ۵ قلوب يومئذ واجفة ۵ ابصارها خاشعة ۵ يقولون انا لمرءودون في الحافرة ۵)

(۱) آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ کریں (۲) نازعات۔ ناشطات۔ سابحات۔

سابقاۃً۔ میں سے ہر ایک کا لغوی اور مرادی معنی لکھیں (۳) قلوب یومئذ واجفۃ و ابصارہا خاشعۃ کی ترکیب نحوی لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) الفاظ مذکورہ کا لغوی و مرادی معنی (۳) آیات مذکورہ کی ترکیب۔

جواب ﴿ (۱) آیات کا ترجمہ: قسم ہے ان فرشتوں کی جو سختی سے جان نکالنے والے ہیں۔ اور ان فرشتوں کی جو بند کھولنے والے ہیں۔ اور ان فرشتوں کی جو تیرنے والے ہیں۔ پھر ان فرشتوں کی جو سبقت کرنے والے ہیں پھر ان فرشتوں کی جو ہر معاملہ کا انتظام کرتے ہیں۔ ضرور قائم ہوگی قیامت جس دن کہ ہلانے والی ہلا دے گی۔ پیچھے آئے گی اس کے پیچھے آئیوں۔ کتنے قلوب اس دن دھڑکتے ہوں گے انکی نگاہیں جھکی ہوئی ہوں گی۔ کہتے ہیں منکر لوگ کہ کیا ہم لوٹائے جائیں گے پہلی حالت پر۔

(۲) الفاظ مذکورہ کا لغوی و مرادی معنی: نازعات۔ نزع مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی کھینچنا۔ مراد کا فرکی روح نکالنا ہے کہ وہ اس کے جسم سے زبردستی کھینچی جاتی ہے وہ خود مرنے کیلئے تیار نہیں ہوتا۔ ناشطات۔ نشط مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی گرہ کھولنا۔ مراد مؤمن کی روح نکالنا ہے کہ وہ خود ہی مرنے کیلئے تیار ہوتا ہے اسوجہ سے آسانی سے روح نکال لی جاتی ہے جیسے کسی پوری وغیرہ کی گرہ کھولی جائے تو اندر سے خود بخود ہی چیز باہر آ جاتی ہے۔ سابحات۔ سباحہ مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی تیرنا۔ مراد یہ ہے کہ وہ فرشتے روح کو نکال کر ایسے سکون سے اس کو لیکر اوپر کی طرف جاتے ہیں جیسے آدمی سکون سے پانی میں تیر رہا ہو۔ سابقاۃً۔ سبقت مصدر سے جمع مؤنث اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی آگے نکلتا سبقت کرنا۔ مراد یہ ہے کہ فرشتے روح کو نکال کر تیزی سے اس کی منزل اور ٹھکانہ پر پہنچا دیتے ہیں تاخیر نہیں کرتے۔

(۳) آیات مذکورہ کی ترکیب: قلوب مبتدایومئذ بہ ترکیب مشہور ظرف ہوا وابطۃ کا واجفۃ اسم فاعل صیغہ مستتر فاعل اسم فاعل اپنے فاعل و ظرف سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر۔

مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ ابصارھا مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدا خاشعۃ شہ جملہ بہ کر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ (انا انزلناہ فی لیلة القدر) وما ادرك ماليلة

القدر ○ لیلة القدر خیر من الف شهر ○ تنزل الملائكة والروح فیہا باذن ربہم من کل امر ○ سلم ہی حتی مطلع الفجر ○

(۱) سورۃ کا شان نزول، سلیس ترجمہ اور تفسیر لکھیں (۲) روح سے کیا مراد ہے مفسرین کے اقوال لکھیں (۳) پہلی تین آیتوں کی ترکیب نحوی لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) سورۃ کا شان نزول

(۲) سورۃ کا ترجمہ (۳) سورۃ کی تفسیر (۴) روح کی مراد (۵) پہلی تین آیات کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱-۲-۳-۴) سورۃ کا شان نزول - ترجمہ - تفسیر - روح کی

مراد: ﴿كما مر فی الشق الاول من السؤال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

(۵) پہلی تین آیات کی ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل نَا ضمیر اس کا اسم

انزلنا فعل با فاعل ضمیر مفعول بہ فی جارہ لیلة مضاف القدر مضاف الیہ۔ مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و متعلق سے ملکر جملہ

فعلیہ خبریہ ہو کر اِنَّ کی خبر۔ ان اپنے اسم خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔ وَاَقْ عاطفہ مَّا

استفہامیہ مبتدا اِدْرٰی فعل اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل ك ضمیر مفعول بہ اول مَا استفہامیہ

مبتدا۔ لیلة القدر مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مفعول بہ ثانی

فعل اپنے فاعل و دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ

ہوا۔ لیلة القدر مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدا خیر اسم تفضیل ضمیر مستتر فاعل من جارہ

الف ممیز شہر ممیز تمیز ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا اسم تفضیل کے۔ اسم تفضیل اپنے

فاعل و متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

السؤال الثاني: ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ (فلينظر الانسان الى طعامه ۵ انا صلبنا الماء صبا ۵ ثم شققنا الارض شقا ۵ فانبتنا فيها حبا ۵ وعنبنا وفضبا ۵ وريتونا ونخلا ۵ وحدائق غلبا ۵ وفاكهة ۵ وابا ۵ متاعا لك ولانعامك ۵)
(۱) سلیس ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور نحوی تحقیق کریں۔ (۳) آیات کی ترکیب نحوی لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و نحوی تحقیق (۳) آیات کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ: پس چاہیے کہ دیکھے انسان اپنے کھانے کی طرف۔ کہ برسیا یا ہم نے اوپر سے پانی برسانا۔ پھر پھاڑا ہم نے زمین کو پھر پھر نا پھر اگایا ہم نے اکمیں غلہ اور انگور اور ترکاری اور زیتون اور کھجور اور گھنے باغات اور میوہ اور چارہ۔ نفع ہے تمہارے لیے اور تمہارے چوپاؤں کیلئے۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و نحوی تحقیق: صبا باب نصر کا مصدر ہے بمعنی اٹھنا۔ اوپر سے نیچے کو بہانا۔ اور یہ مفعول مطلق ہے۔ شقا باب نصر کا مصدر ہے بمعنی پھاڑنا اور مفعول مطلق ہے۔ قضا اسم ہے بمعنی ترکاری کھیرہ وغیرہ اور مفعول بہ ہے ابا اسم ہے بمعنی چارہ اور مفعول بہ ہے۔

(۳) آیات کی ترکیب: فا تعقیبہ لينظر فعل امر الانسان فاعل الى جارہ طعامہ مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہو فعل امر کے فعل امر اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔ ان حرف مشبہ بالفعل نا ضمیر اس کا اسم صلبنا فعل با فاعل الماء مفعول بہ صبا مفعول مطلق فعل اپنے فاعل و مفعول بہ و مفعول مطلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ ثم عاطفہ شققنا فعل و فاعل الارض مفعول بہ شقا مفعول مطلق فعل اپنے فاعل و دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول فا عاطفہ انبتنا فعل

بافاعل فيهما جار ومجرور ملكر متعلق بوافعال کے حبا معطوف عليه عنباً سے ابا تک تمام معطوفات۔ معطوف عليه اپنے تمام معطوفات سے ملکر مفعول بہ ہوا ابتنا کا متاعاً مصدر لکم جار مجرور ملكر معطوف عليه وافي عاطف لام جارہ انعامکم مضاف ومضاف اليه ملكر مجرور جار مجرور ملكر معطوف۔ معطوف معطوف عليه ملكر مصدر کے متعلق ہوا مصدر اپنے متعلق سے ملکر مفعول بہ ہوا ابتنا کا۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق و دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی ہوا معطوف عليه اپنے دونوں معطوفوں سے ملکر خبر ہوئی ان کی ان اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ ہوا۔

﴿الشق الثاني﴾ (كذبت ثمود بطغوها ۵ اذ انبعت اشقيها ۵

فقال لهم رسول الله ناقة الله وسقياها ۵ فكذبوه ففقروها ۵)

(۱) سلیس ترجمہ کریں اور واقعہ کی تشریح کریں (۲) بطغوها۔ فکذبوه ففقروها میں خماز کا مرجع متعین کریں نیز رسول اللہ سے کون سے رسول مراد ہیں۔ (۳) اشقی سے ان مراد ہے نیز خط کشیدہ آیات کی ترکیب نحوی کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں۔ (۱) آیات کا ترجمہ (۲) واقعہ کی تشریح (۳) خماز کے مرجع (۴) رسول اللہ کی مراد (۵) اشقی کی مراد (۶) خط کشیدہ آیات کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱-۲-۳-۴-۵) آیات کا ترجمہ۔ واقعہ کی تشریح۔ خماز کے مرجع۔ رسول اللہ کی مراد۔ اشقی کی مراد۔۔۔ کما مر فی الشق الاول من السؤال

الثاني ۱۴۲۴ھ۔

(۶) خط کشیدہ آیات کی ترکیب۔ کذبت فعل ثمود مضاف اليه ہوا مضاف محذوف قوم کا۔ مضاف ومضاف اليه ملكر فاعل ہوا۔ باسببہ جار طغوها مضاف ومضاف اليه ملكر مجرور جار مجرور ملكر متعلق بوافعال کے۔ فعل اپنے فاعل ومتعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ ف تفریعیہ کذبو فعل بافاعل ہا ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی ہوا۔ فاعطاف عترو فعل بافاعل ہا ضمیر مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل ومفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ہوا۔ معطوف عليه اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوف ہوا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ انطبار۔ ادغام۔ قلب۔ اخفاء۔ ہر ایک کی تعریف کرنے کے بعد بتائیں کہ حروف مجبورہ کون کون سے ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) مذکورہ الفاظ کی تعریف (۲) حروف مجبورہ کون کون سے ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ الفاظ کی تعریف:- کما مرفی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

(۲) حروف مجبورہ کون کون سے ہیں:- کما مرفی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ شدت اور رخوت کے کیا معنی ہیں۔ حروف شدیدہ اور رخوہ کون کون سے ہیں۔ حروف قلقلہ کتنے اور کون کون سے ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) شدت اور رخوت کا معنی (۲) حروف شدیدہ اور رخوہ کون کون سے ہیں۔ (۳) حروف قلقلہ کتنے ہیں۔ (۴) حروف قلقلہ کون کون سے ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱-۲)۔ شدت و رخوت کا معنی حروف شدیدہ و رخوہ کون کون سے ہیں:- کما مرفی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

(۳) حروف قلقلہ کتنے ہیں:- حروف قلقلہ پانچ ہیں جنکا مجموعہ قطب جد ہے۔

(۴) حروف قلقلہ کون کون سے ہیں:- حروف قلقلہ یہ ہیں۔ ق۔ ط۔ ب۔ ج۔

د۔ کما مرفی آنفاً۔

الورقة الاولى فى التفسير والتجويد

السؤال الاول ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ (عبس وتولى ان جاءه الاعمى و ما يدريك لعله يزكى او يذكر فتنفعه الذكرى اما من استغنى فانته له تصدى و ما عليك الا يزكى و اما من جاءك يسيى و هو يخشى فانته عنه تلهى)
(۱) آیات مبارکہ کا شان نزول اور سلیس ترجمہ تحریر کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق ذکر کریں۔ (۳) عبس اور تولى کا فاعل متعین کریں۔ اگر فاعل ضمیر ہے تو اس کا مرجع متعین کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا شان نزول (۲) آیات کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق (۴) عبس اور تولى کا فاعل (۵) اگر فاعل ضمیر ہے تو اس کا مرجع۔

﴿جواب﴾ (۱-۲) آیات کا شان نزول۔ آیات کا ترجمہ۔ کما مر فی

الشق الاول من السؤال الاول ۱۴۲۴ھ۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق۔ عبس صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از باب ضرب از سہ اقسام فعل ارزش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح بمعنی تیوری چڑھانا۔ تولى صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از باب تفعیل از سہ اقسام فعل ارزش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام لفیف مفروق۔ بمعنی منہ موٹنا۔ اعراض کرنا۔ متوجہ نہ ہونا۔ یسدریک صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از باب افعال از سہ اقسام فعل ارزش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام ناقص یائی از مصدر اور بمعنی جاننا۔ یزکی صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از باب افعال۔ از سہ اقسام فعل ارزش اقسام ثلاثی مزید فیہ ہفت اقسام ناقص یائی بمعنی تزکیہ کرنا۔ یدکر صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از باب افعال از سہ اقسام فعل ارزش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام صحیح بمعنی یاد کرنا۔ فتنفعہ۔

صیغہ واحد مؤنث غائب بحث مضارع معروف از باب فتح از سر اقسام فعل ارزش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح بمعنی نفع پہنچانا۔ تصدی صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از باب تفعیل از سر اقسام فعل۔ ارزش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام ناقص یائی بمعنی در پے ہونا پیچھے پڑنا۔ تالہی صیغہ واحد مذکر حاضر بحث مضارع معروف از باب تفعیل از سر اقسام فعل ارزش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام ناقص یائی بمعنی بے پروائی کرنا۔

(۵-۴) عبس اور تولی کا فاعل۔ اگر فاعل ضمیر ہے تو اس کا مرجع۔ عبس اور تولی کا فاعل انہیں جو ضمیر مستتر ہے اور اس کا مرجع حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

﴿الشق الثاني﴾..... (اذا السماء انشقت واذنت لربها وحقت و اذا الارض مدت والقت مافيها وتخلت واذنت لربها وحقت يا ايها الانسان انك كادح الى ربك كدحا فمלקيه)

(۱) آیات کا سلیس ترجمہ کر کے مختصر تفسیر ذکر کریں (۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کریں (۳) فمלקیہ کونسا صیغہ ہے اور اسمیں ضمیر مجرور کا مرجع متعین کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق (۴) فمלקیہ کونسا صیغہ ہے۔ (۵) اسمیں ضمیر مجرور کا مرجع۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق۔ ان تین امور کا جواب کما مر فی الشق الثاني من السؤال الاول

-۵۱۴۲۵

(۴) فمלקیہ کونسا صیغہ ہے۔ صیغہ واحد مذکر بحث اسم فاعل از مصدر ملاقات (مفاعله) بمعنی ملنا ملاقات کرنا۔

(۵) ضمیر مجرور کا مرجع۔ فمלקیہ کی ضمیر مجرور کا مرجع ربك میں لفظ رب ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾..... (والفجره وليال عشره والشفع والوتر)

والیل اذا یسر ۝ هل فی ذلك قسم لذی حجر ۝ الم ترکیف فعل ربك بعد ۝
ارم ذات العمامہ ۝ التی لم یخلق مثلها فی البلاد ۝

(۱) آیات مبارکہ کا سلیس ترجمہ و تفسیر تحریر کریں (۲) لیال عشر الشفع' الوتر کی مراد واضح کریں۔ (۳) نیز یہ بتائیں کہ ارم ذات العمامہ ترکیب میں کیا واقعہ ہو رہا ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) لیال عشر۔ الشفع۔ الوتر کی مراد۔ (۴) ارم ذات العمامہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ ﴿کما مر فی الشق الثانی من السؤال الاول ۵۱۴۲۴﴾

﴿الشق الثانی﴾ (کلا ان الانسان لیطغى ۝ ان رآه استغنى۔ ان الی ربك الرجعى ۝ ارأیت الذی ینهى ۝ عبدا اذا صلی ۝ ارأیت ان کان علی الهدی ۝ او امر بالتقوی ۝ ارأیت ان کذب وتولی ۝ الم یعلم بان الله یرى ۝ کلا لئن لم ینتھ لنسفعا بالناصیة ۝ ناصیة کاذبة خاطئة ۝)

(۱) آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ و تفسیر ذکر کریں۔ (۲) ان الانسان میں انسان اور عبدا اذا صلی میں عبدا کا مصداق متعین کریں۔ (۳) لنسفعا کوناسیفعا ہے۔ (۴) ناصیة ترکیب میں کیا واقعہ ہو رہا ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تفسیر (۳) الانسان اور عبدا کا مصداق (۴) لنسفعا کوناسیفعا ہے (۵) ناصیة کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ ﴿(۱) آیات کا ترجمہ: یقیناً بلاشبہ انسان حد سے نر زرجاتا ہے۔ اس لیے کہ وہ دیکھتا ہے اپنے آپ کو مستغنی۔ بے شک تیرے رب کی طرف لوٹنا ہے۔ کیا دیکھا آپ نے اس شخص کو جو روکتا ہے بندہ کو جب وہ نماز پڑھتا ہے۔ بتلائیے کہ اگر وہ ہدایت پر ہو یا حکم کرے تقوی کا بتلائیے کہ اگر وہ جھٹلائے اور منہ پھیرے۔ کیا وہ نہیں جانتا اس بات کو کہ اللہ دیکھ رہا ہے خبردار اگر وہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر ضرور گھسیٹیں گے ایسی پیشانی جو جھوٹی اور گنہگار ہے۔

(۲) آیات کی تفسیر: یہ آیات اگرچہ ابوجہل کے بارے میں نازل ہوئیں مگر مضمون

عام ہے کہ اس میں انسانوں کی ایک خصلت سیدہ اور گمراہی کا ذکر ہے وہ یہ کہ انسان جب تک کسی کا محتاج ہوتا ہے اس وقت تک سیدھا چلتا ہے۔ اور جب اس کو یہ گمان ہو جائے کہ میں کسی کا محتاج نہیں میں سب سے بے نیاز ہوں تو اس وقت اس میں سرکشی ظلم و جور کے رجحانات پیدا ہو جاتے ہیں جیسا کہ عموماً اہل دولت اور ارباب سلطنت میں ہوتا ہے ابو جہل کا بھی یہی حال تھا کہ وہ مکہ کے خوشحال دولت مند گھرانہ سے تھا اس وجہ سے اس نے سرکشی کرتے ہوئے حضور ﷺ کے بارے میں یہ گستاخانہ الفاظ کہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے اس کے بارے میں خصوصاً اور دیگر سرکشوں کے بارے میں عموماً انجام بد کا ذکر فرمایا کہ ہم ان کو پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر گھسیٹیں گے الخ۔

(۳) الانسان اور عبدا کا مصداق:- الانسان کا مصداق ابو جہل اور عبدا کا مصداق حضور ﷺ ہیں۔

(۴) لنسفعا کونسا صیغہ ہے:- صیغہ جمع متکلم بحث لام تاکید بانون خفیہ از باب فتح از۔ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح از مصدر سَفَعًا بمعنی طمانچہ مارنا۔ زور سے کھینچنا۔ وقف کیوجہ سے نون خفیہ کو کتابت میں الف سے بدل دیا گیا۔

(۵) ناصیۃ کی ترکیب:- ناصیۃ ترکیب میں الناصیہ سے بدل ہے۔

السؤال الثالث ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾..... مندرجہ ذیل حروف کے مخارج و وضاحت کے ساتھ تحریر کریں
ق۔ ک۔ ج۔ ش۔ ی۔ ض۔ ف۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے (مندرجہ ذیل حروف کے مخارج)

﴿جواب﴾ مندرجہ ذیل حروف کے مخارج۔ کما مر فی الشق الاول من

السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثاني﴾..... راء کوہڑ اور باریک پڑھنے کی جتنی سورتیں ہیں تمام صورتوں کو مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) راء کوہڑ اور باریک پڑھنے کی

صورتیں (۲) انکی امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۲-۱) راء کو پُر و باریک پڑھنے کی صورتیں، امثلہ:- کما مر فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

الورقة الاولى فى التفسير والتجويد

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾..... (انا اعطيتك الكوثر ۵ فصل لربك وانحر ۵ ان شانئك هو الابتر ۵)

(۱) سورة مبارکہ کا شان نزول اور سلیس ترجمہ لکھیں۔ (۲) کوثر کی تفسیر میں مفسرین کے اقوال تحریر کریں (۳) ان شانئك هو الابتر کا مصداق کون ہے اور آیت کی نحوی ترکیب کیا ہے۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) سورة کا شان نزول (۲) سورة کا ترجمہ (۳) کوثر کی تفسیر میں اقوال مفسرین (۴) ان شانئك هو الابتر کا مصداق (۵) آخری آیت کی نحوی ترکیب۔

﴿جواب﴾ کما مر فی الشق الثانى من السؤال الثانى ۱۴۲۳ھ۔

﴿الشق الثانى﴾..... (والیل اذا یغشی ۵ والنهار اذا تجلی ۵ وما خلق الذکر والانثی ۵ ان سعیکم لشتی ۵)

سلیس ترجمہ اور واضح مطلب لکھیں۔ خلق کا فاعل ضمیر ہے یا اسم ظاہر۔ اگر اسم ظاہر ہے تو کونسا اسم ہے۔ اگر ضمیر ہے تو اس کا مرجع کون ہے سمجھ کر لکھیں۔ قسم اور جواب قسم کو متعین کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کا مطلب (۳) خلق کا فاعل (۴) اگر فاعل اسم ظاہر ہے تو کونسا؟ اگر ضمیر ہے تو اس کا مرجع (۵) قسم اور جواب قسم کی تعیین۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:- قسم ہے رات کی جب وہ چھا جائے اور دن کی جب وہ روشن ہوا اور اس ذات کی جس نے مذکر و مؤنث کو پیدا کیا بے شک تمہاری کوششیں البتہ

مختلف ہیں۔

(۲) آیات کا مطلب :- اللہ تعالیٰ ان آیات میں تین قسمیں کھا کر کوششوں کے مختلف ہونے کو بیان فرما رہے ہیں۔ جیسا کہ اگلی آیات میں صراحت کے ساتھ سیدنا صدیق اکبر ؓ اور امیہ بن خلف کے واقعہ کو ذکر کیا کہ دونوں شخص مالدار ہیں مگر دونوں کی سعی اور کوشش میں فرق ہے ایک کی کوشش نیک کاموں میں صرف ہو رہی ہے اور دوسرے کی زندگی برے کاموں میں ضائع ہو رہی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ ہر انسان فطری طور پر کسی نہ کسی سعی و عمل کا خوگر ہے۔ لہذا اے انسان تو نیکی کا طالب بن بدی کی سعی کو ترک کر۔

(۳) خلق کا فاعل :- خلق کا فاعل اسمیں ضمیر مستتر ہے۔ جو کہ اللہ تعالیٰ کی طرف راجع ہے جو معبودی الذہن ہے۔

(۴) اگر فاعل اسم ظاہر ہے تو کونسا؟ اور اگر ضمیر ہے تو اس کا مرجع :-
مرجوابہ آنفا۔
(۵) قسم اور جواب قسم کی تعیین :- پہلی تین آیات قسم ہیں اور چوتھی آیت ان سے عینکم لشتی جواب قسم ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۶۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ (فلا أقسم بالخنس ۵ الجوار الكنس ۵ واللیل اذا عسعس ۵ والصبح اذا تنفس ۵ انه لقول رسول کریم ۵ ذی قوۃ عند ذی العرش مکین ۵ مطاع ثم امین ۵)
آیات کا ترجمہ لکھیں۔ رسول کریم سے کون مراد ہے۔ اس کی جملہ صفات کی وضاحت کریں۔ الخنس الكنس عسعس کی صرنی و لغوی تحقیق کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) آیات کا ترجمہ (۲) رسول کریم کی مراد (۳) اسکی جملہ صفات کی وضاحت (۴) الفاظ مذکورہ کی لغوی و صرنی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ :- قسم کھاتا ہوں میں پیچھے بننے والے سیدھے چلنے

والے چھپ جائیو اے ستاروں کی اور رات کی جب وہ چھا جائے اور صبح کی جب وہ روشن ہو یقیناً یہ قرآن ایسے معزز طاقتور فرشتہ کا لایا ہوا کلام ہے جو عرش والے کے نزدیک صاحب مرتبہ ہے وہاں کا سردار امانت دار ہے۔

(۲) رسول کریم کی راد۔ اس سے مراد حضرت جبرائیل ہیں۔

(۳) اس کی صفات کی وضاحت۔ پہلی صفت بیان کی کہ وہ رسول یعنی ترجمان ہے جو کچھ اسے کہا جائے وہی مرسل الیہ تک پہنچاتا ہے۔ کلام خداوندی کے مضمون کو اپنے الفاظ میں ادا کر نیوا انہیں ہے۔ دوسری صفت بیان کی کہ کریم ہے یعنی ایسا بزرگ ہے جس کی عدالت و پرہیزگاری انتہاء کو پہنچی ہوئی ہے۔ تیسری صفت بیان کی کہ قوۃ والا ہے یعنی اس کا مقابہ کرنا یا اس کے کام میں دخل اندازی کرنا کسی جن و انس کے بس کی بات نہیں۔ چوتھی صفت بیان کی کہ عرش والے کے پاس معزز و صاحب مرتبہ ہے۔ یعنی وہ اللہ تعالیٰ کے مقربین میں سے ہے۔ پانچویں صفت بیان کی کہ سردار ملائکہ بھی ہے بے شمار فرشتے اسکے ماتحت اور زیر فرمان ہیں۔ چھٹی صفت بیان کی کہ امین بھی ہے یعنی وحی میں کمی بیشی یا کوئی آمیزش نہیں کرتا۔

(۴) الفاظ مذکورہ کی لغوی و صرفی تحقیق:- الخنس صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از باب نصر و ضرب از سہ اقسام اسم از شش اقسام ثنائی مجرد۔ از ہفت اقسام صحیح از مصدر خنسا خُنُوسًا۔ خَنَاسًا بمعنی پیچھے ہٹنا۔ رکنا۔ چھینا۔ الکنس۔ صیغہ جمع مذکر بحث اسم فاعل از باب ضرب از سہ اقسام اسم۔ از شش اقسام ثنائی مجرد۔ از ہفت اقسام صحیح از مصدر کَنَاسًا بمعنی ہرن کا پناہ گاہ میں چھینا۔ عسّس صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف۔ از باب فعللہ از سہ اقسام فعل از شش اقسام رباعی مجرد از ہفت اقسام مضاعف از مصدر عسّس بمعنی رات کے اندھیرے کا چھا جانا۔

﴿الشق الثانی﴾..... (ماودعك ربك وما قلی و وضعنا عنك وزرك الذي انقض ظهرك و لنسفعاً بالناصية و سندع الزبانية و ويل لكل همزة لمزة و انها عليهم مؤصدة و في عمد ممددة و)

آیات مبارکہ کا ترجمہ کیجیے۔ آیت نمبر ۴ اور ۵ کا شان نزول لکھیں۔ آیت نمبر ۷ کی نحوی ترکیب لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیت نمبر ۴ اور ۵ کا شان نزول (۳) آیت نمبر ۷ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ: نہیں چھوڑا آپ کو آپ کے رب نے اور نہ وہ بیزار ہوا ہے۔ اور اتار دیا ہم نے آپ سے وہ بوجھ جس نے آپ کی کمر توڑ رکھی تھی۔ البتہ کھینچیں گے ہم اس کو پیشانی کے بالوں سے غفریب بلائیں گے ہم بھی جہنم کے کارندے۔ بربادی ہے (ہلاکت ہے) ہر عیب جوئی کرنے والے طعنہ دینے والے کیلئے۔ بے شک وہ آگ ان پر بند کر دیا جائے گی لمبے لمبے ستونوں میں۔

(۲) آیت نمبر ایک کا شان نزول: کچھ عرصہ کیلئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی آنا بند ہو گئی جبرائیل امین علیہ السلام کوئی پیغام لیکر نہ آئے۔ اس موقع پر مشرکین نے طعنہ دینا شروع کر دیا کہ آپ کا رب آپ سے ناراض ہو گیا ہے اس نے تم کو چھوڑ دیا ہے۔ آپ ﷺ کو اس کا بہت صدمہ ہوا۔ اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی۔

آیت نمبر ۴ اور ۵ کا شان نزول: روایت میں ہے کہ ابو جہل نے لوگوں سے دریافت کیا کہ کیا محمد ﷺ تمہارے سامنے زمین پر چہرہ اور پیشانی رگڑتا ہے؟ لوگوں نے کہاں۔ ہاں۔ تو اس نے کہا کہ اگر آئندہ میں نے اس کو ایسا کرتے دیکھا تو لات وعزی کی قسم میں اس کی گردن روند ڈالوں گا اس موقع پر یہ آیات نازل ہوئیں۔

(۳) آیت نمبر ۷ کی ترکیب: اِنَّ حرف مشبہ بالفعل ھا ضمیر اس کا اسم۔ علیہم جار مجرور ملکر متعلق اول مقدم ہوا مؤصدة اسم مفعول کا۔ مؤصدة اسم مفعول ہی ضمیر مستتر اس کا نائب فاعل فی جارہ عمد ممددة موصوف صفت ملکر مجرور۔ جار مجرور ملکر متعلق ثانی ہوا مؤصدة کا اسم مفعول اپنے نائب فاعل و دونوں متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر اِنَّ کی خبر اِنَّ اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾..... مد کا لغوی واصطلاحی مفہوم کیا ہے۔ حروف مدہ کون سے ہیں۔
مد کی جملہ اقسام بیان کیجیے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مد کا لغوی واصطلاحی مفہوم
(۲) حروف مدہ کون سے ہیں (۳) مد کی جملہ اقسام۔

﴿جواب﴾ (۱) مد کا لغوی واصطلاحی مفہوم:- مد کا لغوی معنی کھینچنا ہے اور اصطلاح
میں حروف مدہ کے کھینچنے کو مد کہا جاتا ہے۔

(۲) حروف مدہ کون سے ہیں:- الف ماقبل مفتوح۔ یا ساکن ماقبل مکسور۔ واؤ ساکن
ماقبل مضموم۔

(۳) مد کی جملہ اقسام:- مد کی چار اقسام ہیں (۱) متصل۔ کہ حروف مدہ کے بعد ہمزہ
اسی کلمہ میں ہو جیسے سَوَاءٌ۔ سَوَاءٌ۔ سَيِّئَةٌ۔ (۲) منفصل۔ کہ حروف مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے
کلمہ کے شروع میں ہو جیسے اِنَّا اَعْطَيْنَا۔ قَالُوا اٰمَنَّا۔ الَّذِيْ اَطْعَمَهُمْ۔ (۳) لازم۔ کہ
ایک ہی کلمہ میں حرف مدہ کے بعد ساکن حرف ہو اور سکون اصلی ہو جیسے السُّنَنُ۔ یا پھر مدہ کے بعد
مشدد حرف ہو جیسے ضَالِّينَ۔ (۴) عارض۔ کہ مدہ کے بعد ساکن حرف ہو مگر سکون اصلی نہ ہو بلکہ
وقف کی وجہ سے ہو جیسے الْعَالَمِينَ۔ الرَّجِيمَ۔

﴿الشق الثاني﴾..... میم ساکن کے کل کتنے احوال ہیں۔ مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) میم ساکن کے احوال (۲) امثله
﴿جواب﴾ ﴿کما مرّ فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۳ھ۔

الورقة الاولى فی التفسیر والتجوید

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾..... (یوم يقوم الروح والملئكة صفا لا يتكلمون

الآمن اذن له الرحمن وقال صواباً ۝ ذلك اليوم الحق فمن شاء اتخذ الى ربه مآباً ۝ انا انذرناكم عذاباً قريباً يوم ينظر المرء ما قدمت يداه ويقول الكافر يليتني كنت تراباً ۝

آیات مذکورہ کا سلیس ترجمہ و تشریح کے بعد یوم۔ روح۔ صواباً کی مراد واضح کیجیے اور خط کشیدہ حصے کی ترکیب کیجیے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی تشریح (۳) یوم، روح، صواباً کی مراد (۴) خط کشیدہ حصے کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ:- جس دن کھڑے ہونگے روح اور فرشتے صف باندھے۔ نہیں بول سکے گا مگر وہی جس کو رحمن اجازت دے گا اور وہ درست بات ہی کہے گا۔ وہ دن برحق ہے۔ پس جو شخص چاہے بنا لے اپنے رب کے پاس ٹھکانہ بے شک ہم نے تمہیں قریب آنیوالے عذاب سے ڈرا دیا ہے۔ جس دن کہ دیکھ لیگا آدمی ان اعمال کو جو اس کے ہاتھوں نے آگے بھیجے تھے۔ اور کافر کہے گا اے کاش کہ میں خاک ہو جاتا۔

(۲) آیات کی تشریح:- پہلی آیت میں قیامت کی ہولناکی کو بیان کیا کہ اس دن باری تعالیٰ کی اجازت کے بغیر کوئی بات ہی نہ کر سکے گا۔ اور جو بھی بات کرے گا وہ درست ہی کرے گا۔ آگے پھر فرمایا کہ وہ دن ضرور آنیوالا ہے۔ اس سخت دن میں باری تعالیٰ کے ٹھکانہ کے علاوہ کوئی اور ٹھکانہ نہ ہوگا اس وجہ سے دنیا ہی میں اپنے رب کے پاس ٹھکانہ کی محنت و کوشش کر لو۔ آگے پھر کفار کے ایک روحانی عذاب کا ذکر ہے جو حسرت کی صورت میں ان پر مسلط ہوگا چنانچہ وہ یہ حسرت کرتے رہیں گے کہ اے کاش ہم مٹی ہو جاتے۔

(۳) یوم۔ روح۔ صواباً کی مراد:- یوم سے مراد روزِ محشر ہے جیسا کہ قیام روح و ملائکہ سے معلوم بھی ہو رہا ہے۔ روح کی مراد میں متعدد اقوال ہیں مگر ان تمام کا خلاصہ یہ ہے کہ روح تمام فرشتوں سے بڑا فرشتہ ہے اور شاہ عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ روح سے مراد یہی روح ہی ہے جو تمام مخلوقات کو طی ہوئی ہے صواباً سے مراد یہ ہے کہ جس کو سفارش کی اجازت

ملے گی وہ قاعدہ کے مطابق ہی سفارش کر سکے گا یعنی کسی کافر کی سفارش کی اجازت نہ ہوگی۔ بعض نے کہا کہ اس سے مراد کلمہ طیبہ ہے۔

(۴) خط کشیدہ حصہ کی ترکیب :- یقول فعل الکافر فاعل یا حرف ندا قائم مقام ادعوفعل کے ادعوفعل اناضمیر مستتر اس کا فاعل لیت حرف مشبہ بالفعل ن وقایہ کای ضمیر لیت کا اسم کنت فعل ناقص ت ضمیر اسم ترا بابا خبر کنت اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر لیت کی خبر لیت اپنے اسم و خبر سے ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مفعول بہ ادعوفعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر مفعول بہ یقول فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾..... (والفجر و لیال عشر و الشفع و الوتر و الیل

اذا یسر ۵ هل فی ذلك قسم لذی حجر ۵)

ترجمہ کرنے کے بعد فجر۔ لیال عشر۔ شفع۔ وتر۔ لیل کی مراد معین کو واضح کیجیے اور خط کشیدہ لفظ کی صرفی تحقیق کیجیے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) فجر۔ لیال عشر۔ شفع۔ وتر۔ لیل کی مراد (۳) خط کشیدہ لفظ کی صرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ (۲) مذکورہ الفاظ کی مراد :- کما مر فی

الشق الثانی من السؤال الاول ۱۴۲۴ھ۔

(۳) خط کشیدہ لفظ کی صرفی تحقیق :- صیغہ واحد مذکر غائب مضارع معروف از باب ضرب از سہ اقسام فعل۔ از شش اقسام ثلاثی مجرد۔ از ہفت اقسام ناقص یا ئی از مصدر یر بمعنی رات کو چلنا دراصل یسر ی تھا یا کو رعایت فاصلہ کیلئے آخر سے حذف کر دیا۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾..... (الہکم التکاثر ۵ حتی زرتم المقابر ۵ کلا سوف

تعلمون ۵ ثم کلا سوف تعلمون ۵)

ترجمہ و مختصر تفسیر کے بعد خط کشیدہ الفاظ کا وزن ہفت اقسام۔ صیغہ اور قانون بتلائیے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) تفسیر (۳) خط کشیدہ الفاظ کا وزن (۴) ہفت اقسام (۵) صیغہ (۶) قانون کیا ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ: غفلت میں ڈال دیا تم کو کثرت کی حرص نے یہاں تک کہ زیارت و ملاقات کی تم نے قبروں سے (فوت ہو گئے) ہرگز ایسا نہیں غمگین تم جان لو گے۔ پھر خبردار غمگین تم جان لو گے۔

(۲) تفسیر: ان آیات میں تنبیہ کر کے آخرت کی فکر دلائی جا رہی ہے کہ جس چیز پر تم فخر کرتے ہو یعنی کثرت مال و اولاد اور اسمیں حرص کرتے ہو یہ حرص اور فخر کی چیز نہیں۔ اس نے تو تمہیں آخرت سے غافل کر دیا حالانکہ آخرت میں اس کے بارے میں سوال و جواب ہوگا اور یہ وبال جان بن جائیگی لہذا ان اسباب غفلت کو چھوڑو جن کی حرص میں تمہاری زندگیاں بیت گئیں تم قبروں میں جا کر مدفون ہو گئے مگر تمہاری حرص ختم نہ ہوئی۔

(۳-۴-۵-۶) خط کشیدہ الفاظ کا وزن۔ ہفت اقسام۔ صیغہ۔ قانون:-
 الہی بر وزن ادعی ہے صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف از باب افعال۔ از سہ اقسام فعل۔ از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ۔ از ہفت اقسام ناقص واوی اصل میں اَلَّهَوَ تھا اس میں یُدْعٰی والا قانون جاری ہوا۔ کہ واؤ کلمہ میں تیسری جگہ تھی جب چوتھی جگہ واقع ہوئی اور ماقبل کی حرکت اس کے مخالف تھی تو یا سے تبدیل کر دیا اَلَّهَوَ سے اَلَّهٰی ہوا پھر رَمٰی والا قانون جاری کیا یا متحرک ماقبل مفتوح یا کو الف سے بدل دیا اَلَّهٰی ہو گیا۔ زَرْتَم۔ بَرَزْتَم۔ قُلْتُم۔ صیغہ جمع مذکر حاضر ماضی معروف از باب نصر از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد۔ از ہفت اقسام اجوف واوی اصل میں زَوْرْتُم تھا اس میں قال والا قانون جاری ہوا کہ واؤ متحرک ماقبل مفتوح اس کو الف سے تبدیل کر دیا۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف کو گرادیا زَرْتَم ہوا پھر فاکلمہ زاکو ضمہ دیا تاکہ دلالت کرے کہ گرنے والا حرف واؤ تھا زَرْتَم ہو گیا۔ مقابر۔ مقبرہ کی جمع ہے صیغہ جمع بحث اسم ظرف از باب نصر و ضرب از سہ اقسام اسم۔ از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح۔ اس میں کوئی قانون جاری نہیں ہوا۔ یہ اپنی اصل پر ہے۔

﴿الشق الثاني﴾..... (انه لقول فصل ۵ وما هو بالهزل ۵ انهم

يکیدون کیدا ۵ و اکید کیدا ۵ فمهل الکافرین امهلهم رویدا ۵)

ترجمہ و تفسیر کے بعد قول فصل کی مراد واضح کریں۔ یکیدون کی اصل کیا ہے۔ فمهل کونا

صیغہ ہے اور یہ آخر میں مکسور کیوں ہے؟

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) تفسیر (۳) قول

فصل کی مراد (۴) یکیدون کی اصل (۵) فمهل کونا صیغہ ہے (۶) آخر میں مکسور کیوں؟

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ:- بے شک وہ البتہ قول فصل ہے (فیصلہ کن کلام) اور وہ لایعنی

کلام نہیں ہے۔ بے شک وہ لوگ تدبیر کرتے ہیں تدبیر کرتا۔ اور میں بھی تدبیر کر رہا ہوں تدبیر

کرنا۔ پس آپ مہلت دیجیے ان کافروں کو تھوڑی سی مہلت دینا۔

(۲) تفسیر:- اللہ تعالیٰ قرآن کریم کی حقانیت کو اور فکر آخرت کو بیان کر رہے ہیں۔ پہلے

فرمایا کہ ہر انسان پر ایک نگران مقرر ہے جو اس کے تمام افعال و اقوال حرکات و سکنات کو دیکھتا جانتا

اور سنتا ہے اسوجہ سے انسان کو چاہیے کہ اپنے انجام کی فکر کرے۔ پھر امثلہ سے یہ بات سمجھائی کہ

روز محشر سب نے جمع ہونا ہے اور یہ کوئی لایعنی ادھر ادھر کی بات نہیں بلکہ یہ فیصلہ کن کلام ہے کہ بہر

صورت سب نے وہاں جمع ہونا ہے۔ آگے مسلمانوں کو تسلی دی کہ کافروں کی عیش و عشرت کو دیکھ کر

گھبرانے کی بات نہیں ہم نے تدبیر کے تحت انکو مہلت دی ہوئی ہے۔ ایک دن عنقریب انکی گرفت

کا آئیوالا ہے جب انکی سب خوشیاں خاک ہو جائیں گی۔

(۳) قول فصل کی مراد:- اس سے مراد قرآن کریم ہے کہ یہ حق و باطل میں فصل

کر نیوالا ہے۔

(۴) يَكِيدُونَ کی اصل:- یہ اصل میں يَكِيدُونَ تھا۔ يَبْنِعُ والے قانون سے

يَكِيدُونَ ہو گیا۔

(۵-۶) مَهْلٌ کونا صیغہ ہے آخر میں مکسور کیوں ہے:- صیغہ واحد مذکر

حاضر بحث امر حاضر معروف از باب تفعیل۔ از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ۔ از ہفت

اقسام صحیح۔ امر ہونے کی وجہ سے آخر میں ساکن تھا جب آگے ملا یا تو دو ساکن جمع ہو گئے۔ اول کو کسرہ دے دیا لان الساکن اذا حُرک حُرک بالكسر۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۶۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾.....میم ساکن کے تین حال بیان کریں۔ نیز ادغام اخفاء اظہار میں سے کونسا حال کہاں جاری ہوگا؟ مثالوں سے واضح کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) میم ساکن کے احوال (۲) کونسا حال کہاں جاری ہوگا (۳) امثلہ سے وضاحت۔

﴿جواب﴾ كما مرّ في الشق الاول من السؤال الثالث ۱۶۲۳ھ۔

﴿الشق الثاني﴾.....ادغام کی تین قسمیں بیان کریں۔ اور ہر قسم کو مثال سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) ادغام کی اقسام (۲) اقسام کی امثلہ۔

﴿جواب﴾ كما مرّ في الشق الاول من السؤال الثالث ۱۶۲۴ھ ضمنی۔

الورقة الاولى في التفسير والتجويد

﴿السؤال الاول﴾ ۱۶۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾.....(اذهب الى فرعون انه طغى ۵ فقل هل لك الى ان تزكى واهدك الى ربك فتحشى ۵ فازه الآية الكبرى ۵ فكذب وعصى ۵ ثم ادبر يسغى ۵ فحشر فنادى ۵ فقال انار بكم الاعلى ۵)

(۱) آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ کریں اور مختصر تشریح کریں (۲) اذہب، هل لك کا

مخاطب کون ہے (۳) الآية الكبرى سے کیا مراد ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) آیات کی

تشریح (۳) اذہب، هل لك کا مخاطب (۴) الآية الكبرى کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ۔ جا تو فرعون کی طرف بے شک اس نے سرکشی کی ہے (وہ)

سرکش ہو گیا ہے) پس کہہ کہ کیا تو چاہتا ہے یہ کہ تو ترکیہ کرے (درست ہو جائے) اور میں رہنمائی کروں تیری تیرے رب کی طرف پس تو اس سے ڈرنے لگے۔ پس دکھائی اس کو موسیٰ علیہ السلام نے بڑی نشانی پس جھٹلایا اس نے اور نافرمانی کی۔ پھر جدا ہو کر کوشش کرنے لگا پھر جمع کیا اور آواز بلند کہا کہ میں تمہارا سب سے بڑا رب ہوں۔

(۲) آیات کی تشریح:۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام کو حکم دے رہے ہیں کہ فرعون سرکش ہو گیا ہے وہ لوگوں کو گمراہ کر رہا ہے اسے جا کر دعوت تو حید و رہبالت دو چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے جا کر اس کو دعوت بھی دی اور معجزہ بھی دکھایا مگر وہ نہ مانا اور کہا یہ تو جادو ہے اس جادو کا مقابلہ میرے جادوگر کریں گے چنانچہ وقت مقرر ہو گیا لوگ جمع ہو گئے جادوگر میدان میں آئے اور جادو کیا مگر موسیٰ علیہ السلام کا معجزہ ان کے جادو پر غالب آ گیا انہوں نے کہا امنا برب ہارون و موسیٰ۔ اس موقع پر فرعون نے کہا کہ تم نے آپس میں کوئی خفیہ معاہدہ کیا ہے اور کہا انسا ربکم الا علی۔ اسی واقعہ کا اجمالاً ان آیات میں ذکر ہے۔

(۳) اذهب۔ هل لك کا مخاطب:۔ اول کا مخاطب موسیٰ علیہ السلام اور ثانی کا فرعون ہے۔

(۴) الایۃ الکبریٰ کی مراد:۔ اس سے مراد عصا (لاٹھی) والا معجزہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... (فلا أقسم بالخنس ۵ الجوار الكنس ۵ واللیل اذا

عسعس ۵ والصبح اذا تنفس ۵ انه لبقول رسول کریم ۵ ذی قوۃ عند ذی

العرش مکین ۵ مطاع ثم امین ۵)

(۱) آیات کا با محاورہ ترجمہ و تشریح بیان کریں (۲) رسول کریم سے کون مراد ہیں (۳) ذی

قوۃ۔ مطاع۔ امین۔ کس کی صفات بیان کی گئی ہیں (۴) خنس۔ کنس۔ عسعس کی لغوی

تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) تشریح (۳)

رسول کریم کی مراد (۴) مذکورہ صفات کا موصوف (۵) مذکورہ الفاظ کی لغوی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) (۵۴۳) ترجمہ رسول کریم کی مراد مذکورہ صفات کا موصوف

مذکورہ الفاظ کی لغوی تشریح:- جوابہا کما مر فی الشق الاول من السؤال الثانی

۵۱۴۲۰ھ

(۲) تشریح آیات:- گزشتہ آیات میں قیامت کے احوال اور ہولناک مناظر اور محاسبہ اعمال کا ذکر فرمانے کے بعد حق تعالیٰ نے چند ستاروں کی قسم کھا کر فرمایا کہ یہ قرآن حق ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے بڑی حفاظت کے ساتھ بھیجا گیا ہے اور جس ذات پر نازل ہوا ہے وہ ذات بڑی ہستی ہے وحی لانے والے فرشتہ کو وہ پہلے سے جانتے اور پہچانتے تھے اس لیے اس کتاب کے حق ہونے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾..... (کذبت ثمود بطغوها ۵ اذ انبعث اشقها ۵ فقال

لهم رسول الله ناقة الله وسقياها ۵ فکذبوه ففقروها ۵)

(۱) آیات کا ترجمہ اور واقعہ کی تشریح بیان کریں (۲) بطغوها۔ فکذبوه۔ ففقروها میں مذکور ضمائر کے مرجع کیا ہیں (۳) رسول اللہ سے کون رسول مراد ہیں (۴) خط کشیدہ آیات کی ترکیب تحریر فرمائیں (۵) قوم ثمود کس علاقہ میں رہتی تھی (۶) اشقی سے کون مراد ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں سات امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) واقعہ (۳) مذکورہ ضمائر کے مرجع (۴) رسول اللہ کی مراد (۵) خط کشیدہ آیات کی ترکیب (۶) قوم ثمود کا علاقہ (۷) اشقی کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ۔ واقعہ۔ مذکورہ ضمائر کے

مرجع۔ رسول اللہ کی مراد۔ اشقی کی مراد۔ جوابہا کما مر فی الشق الاول من

السؤال الثانی ۵۱۴۲۴ھ

(۵) خط کشیدہ آیات کی ترکیب:- جوابہ کما مر فی الشق الثانی من

السؤال الثانی ۵۱۴۲۲ھ

(۶) قوم ثمود کا علاقہ:- عرب کے شمال میں شام کے متصل مقام حجر سے وادی القرئی

تک سترہ سو کی تعداد میں انکی بستیاں پھیلی ہوئی تھیں۔

﴿الشق الثانی﴾..... (کَلَّا اِنَّ كِتَابَ الْاَبْرَارِ لَفِي عَلَیْنِ ۝ وَمَا اَدْرَاکَ

مَا عَلَیْیُوْنَ ۝ کِتَابَ مَرْقُوْمٍ ۝ یَشْهَدُهٗ الْمُقْرِیْبُوْنَ ۝ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ عَلَی الْاَرَآئِکَ یَنْظُرُوْنَ ۝)

سلیس ترجمہ کریں۔ بتائیں کہ ابرار کے مقابلہ میں کون ہیں اور ان کے دفتر کہاں رکھے جاتے ہیں۔ خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) ابرار کے مقابل

کون ہیں (۳) انکے دفتر کہاں رکھے جاتے ہیں (۴) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ: خبردار بے شک نیک لوگوں کے نامہ اعمال علیین میں

ہو گئے۔ اور کیا معلوم آپ کو کیا ہے علیین۔ وہ دفتر ہیں لکھے ہوئے۔ حاضر ہوتے ہیں ان پر مقرب فرشتے۔ بے شک نیک لوگ البتہ نعمت ان میں ہوں گے۔ سر یوں پر بیٹھے نظارہ کریں گے۔

(۲-۳) ابرار کے مقابل کون ہیں۔ انکے دفتر کہاں رکھے جاتے ہیں:-

ابرار کے مقابلہ میں فجار ہیں اور انکے دفتر تحین میں رکھے جاتے ہیں۔

(۴) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:- واؤ استینافیه مَا استنبہامیہ مبتدا ادری فعل ہو

ضمیر مستتر فاعل ک ضمیر مفعول بہ اول مَا استنبہامیہ مبتدا علیسون خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہو کر مفعول بہ ثانی۔ فعل اپنے فاعل و دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾..... کل مخارج کتنے ہیں ان میں سے دس کا ذکر کریں۔ اور بتائیں

کہ حروف مجبورہ کونسے ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) کل مخارج کتنے ہیں (۲) دس

مخارج کا ذکر (۳) حروف مجبورہ کون سے ہیں۔

﴿جواب﴾ :- جوابہ کما مرفی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ اظہار۔ ادغام۔ قلب۔ اخفاء۔ ہر ایک کی تعریف کر کے ایک ایک مثال تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) تعاریف (۲) امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۲۱) اظہار۔ ادغام۔ اخفاء کی تعریفات وامثلہ :- کما مرفی

الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

قلب کی تعریف :- قلب کہتے ہیں ایک حرف کو دوسرے حرف سے تبدیل کر کے پڑھنا جیسے من مبعث میں نون کو میم سے تبدیل کر کے ادا کیا گیا۔

الورقة الاولى فى التفسير و التجويد

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ (قل هو الله احد ۵ الله الصمد ۵ لم يلد ولم

يولد ۵ ولم يكن له كفوا احد ۵)

(۱) آیات کا سلیس ترجمہ (۲) سورۃ کا شان نزول (۳) خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب (۴)

لم یلد۔ لم یکن کون سے صیغے ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ (۲) سورۃ کا

شان نزول (۳) خط کشیدہ آیت کی ترکیب (۴) لم یلد۔ لم یکن کون سے صیغے ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱) آیات کا ترجمہ :- کہہ دیجیے وہ اللہ ایک ہے۔ اللہ بے نیاز ہے۔ نہ

اس نے جنما اور نہ وہ جنما گیا اور نہیں ہے اس کا کوئی ہمسر۔

(۲) سورۃ کا شان نزول :- کفار و مشرکین نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے

نسب۔ اوصاف اور مادہ کے متعلق سوال کیا تھا۔ اس موقع پر یہ سورۃ نازل ہوئی۔

(۳) خط کشیدہ آیت کی ترکیب :- لم یکن فعل ناقص لہ جابر مجرور ملکر متعلق ہوا

کفوآ کے کفو مصدر اپنے متعلق سے ملکر لم یکن کی خبر مقدم احد اسم مؤخر فعل ناقص اپنے اسم

خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبر یہ ہوا۔

(۴) لم یلِد - لم یکن کون سے صیغے ہیں :- لم یلِد صیغہ واحد مذکر غائب
بحث نفی مجدہ بلہ معروف از باب ضرب از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثنائی مجرد از ہفت اقسام مثال
واوی از مصدر ولادت بمعنی جننا - لم یکن کذلک - از ہفت اقسام اجوف واوی از باب نصر از
مصدر کون بمعنی ہونا۔

﴿الشق الثانی﴾ (و النازعات غرقا ۵ والناسطات نشطا ۵
والسابعات سبحا ۵ فالسابقا سبقا ۵ فالمدبرات امرا ۵ یوم ترجف
الراحۃ ۵ تتبعھا الرادۃ ۵ قلوب یومئذ واجفة ۵ ابصارھا خاشعة ۵
یقولون ءانالمردون فی الحافرة ۵)

آیات کریمہ کا سلیس ترجمہ کریں - نازعات - ناشطات - سابعات میں سے ہر
ایک کے لغوی و مرادی معنی بیان کیجیے اور خط کشیدہ ٹکڑے کی ترکیب کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) آیات کا ترجمہ۔ (۲) مذکورہ
الفاظ کے لغوی و مرادی معنی (۳) خط کشیدہ آیت کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ :- جوابها كما امر فی الشق الاول من السؤال الاول ۱۴۲۲ھ۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ (والضحی ۵ واللیل اذا سجدی ۵ ما ودعك ربك
وما قلی ۵ وللاخرة خیرك من الاولی ۵ ولسوف یعطیک ربك فترضی ۵ الم
یجداک یتیمافاوی ۵)

(۱) آیات کا سلیس ترجمہ (۲) شان نزول (۳) ودعك میں ضمیر خطاب سے اور
یتیمافا سے کون مراد ہے (۴) خط کشیدہ الفاظ کی ترکیب (۵) آوی کونسا صیغہ ہے۔ آخرتہ و
اولیٰ سے کیا مراد ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) شان نزول (۳)

ودعك کی ضمیر خطاب اور یتیمہ کی مراد (۴) خط کشیدہ آیت کی ترکیب (۵) آوی کونسا صیغہ ہے (۶) آخرۃ واولیٰ کی مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ:- قسم ہے دن کی یا چاشت کی۔ اور رات کی جب وہ چھا جائے نہیں چھوڑا آپ کو آپ کے رب نے اور نہ بیزار ہوا ہے اور البتہ آخرت بہتر ہے تیرے لیے دنیا سے اور البتہ عنقریب دے گا آپ کو آپ کا رب پس آپ راضی ہو جائیں گے۔ کیا نہیں پایا آپ کو یتیم پس ٹھکانہ دیا۔

(۲) شان نزول:- کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثانی ۱۴۲۰ھ۔

(۳) ودعك میں ضمیر خطاب اور یتیمہ کی مراد۔ اس سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

(۴) خط کشیدہ آیت کی ترکیب:- ماودع فعل ك ضمیر مفعول بہ ربك مضاف ومضاف الیہ ملکر فاعل۔ فعل فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ ماقبلی فعل اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل فعل فاعل۔ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

(۵) آوی کونسا صیغہ ہے:- صیغہ واحد مذکر غائب بحث ماضی معروف از باب افعال ازہ اقسام فعل۔ از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ۔ از ہفت اقسام مہموز ولفیف۔ بمعنی ٹھکانا دینا۔

(۶) آخرۃ واولیٰ کی مراد:- آخرت سے مراد آخرت اور اولیٰ سے مراد دنیا ہے کہ آپ کی آخرت آپ کی دنیا سے بہتر ہے۔ یا پھر آخرت سے مراد آئندہ زمانہ اور اولیٰ سے مراد سابقہ زمانہ ہے کہ آپ کا آئیوالا زمانہ گذشتہ زمانہ سے بہتر ہوگا۔

﴿الشق الثانی﴾..... (فلینظر الانسان الی طعامہ ۵ انا صبینا الماء صبا ۵ ثم شققنا الارض شقا ۵ فلنبتنا فیہا حبا ۵ وعنبا وقضبا ۵ وزیتونا ونخلا ۵ وحدائق غلبا وفاکهة ۵ و ابا ۵ متاعالکم ولانع ۵ کھ) ترجمہ کے ساتھ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و نحوی تحقیق کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و نحوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ جوابہ کما مر فی الشق الاول من السؤال الثاني ۱۴۲۲ھ۔

السؤال الثالث ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ شدت اور رخوة کے کیا معنی ہیں حروف شدیدہ اور رخوة کون سے ہیں۔ حروف قلقلہ کتنے اور کون سے ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) شدت اور رخوة کا معنی (۲) حروف شدیدہ اور رخوة کون سے ہیں (۳) حروف قلقلہ کتنے ہیں (۴) حروف قلقلہ کون سے ہیں۔

﴿جواب﴾ جوابہا کما مر فی الشق الثاني من السؤال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

﴿الشق الثاني﴾ اجتماع ساکنین علی حدہ و علی غیر حدہ کی تعریف اور ہر ایک کا حکم مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اجتماع ساکنین علی حدہ۔ و علی غیر حدہ کی تعریف (۲) ان کا حکم (۳) انکی امثلہ۔

﴿جواب﴾ جوابہا کما مر فی الشق الثاني من السؤال الثالث ۱۴۲۳ھ۔



يَا حَيُّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا قَيُّوْمُ



زاد الطالبين
القرأة الراشدة
معلم الانشاء

الورقة الثانية في الحديث والادب العربي

﴿السؤال الاول﴾ ١٤٢٥ھ

﴿الشق الاول﴾.....

(۱) لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ لَا يَأْمَنُ جَارَهُ بَوَاقَةً.

(۲) لَا تَنْظُرُ السَّمَاءَ لِأَخِيكَ فَيَرَحِمَهُ اللَّهُ وَيَنْتَلِيكَ

(۳) لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَرَوْعَ مُسْلِمًا

(۴) دَعِ مَا يَرِيكَ إِلَى مَا لَا يَرِيكَ

(۵) إِنْ هَذَا فِي الدُّنْيَا يَجِبُكَ اللَّهُ

(۶) إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شَرًّا وَلِكُلِّ شَرٍّ فِتْرَةٌ

احادیث مبارکہ پر اعراب لگا کر واضح ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق ذکر کریں۔ پہلی حدیث کی نحوی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس حدیث میں چار امور حل طلب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق (۴) پہلی حدیث کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب: کما مر فی السؤال۔

(۲) ترجمہ احادیث:۔ (۱) نہیں داخل ہوگا جنت میں وہ شخص کہ نہ محفوظ ہوں اس کے پڑوسی اس کے شر سے۔

(۲) مت ظاہر کرتا دشمن کی تکلیف پر خوشی اپنے بھائی کیلئے پس رحم کرے گا اس پر اللہ تعالیٰ اور آزمائش میں ڈال دے گا تجھے۔

(۳) نہیں ہے حلال کسی مسلمان کے لیے دوسرے مسلمان کو ڈرانا۔

(۴) چھوڑ دے اس چیز کو جو تجھے شک میں ڈالے اس چیز کی طرف جو تجھے شک میں نہ ڈالے۔

(۵) خواہشات ترک کر دنیا کے بارے یا بار میں تو اللہ تعالیٰ تجھ سے محبت کریں گے۔

(۶) بے شک ہرشی کے لیے تیزی ہوتی ہے اور ہر تیزی کے لیے سستی ہوتی ہے۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق :- بوائقہ بوائق جمع ہے بالفتح کی صیغہ جمع مؤنث بحث اسم فاعل البوق مصدر (ن) لڑائی جھگڑا کرنا۔

الشَّمَاتَةُ مصدر (س) بمعنی کسی کی مصیبت پر خوش ہونا۔

يَبْتَغِي ۱۱ ابتا مصدر (افتعال) بمعنی آزمائش میں ڈالنا سے مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

يَرْوِعُ التَّرويع مصدر (تفعیل) ڈرانا سے مضارع کا واحد مذکر غائب ہے۔ مجرد و ع (ن) ڈرنا۔

يَرِيبُ الارَابَةُ مصدر (افعال) شک میں ڈالنا سے مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ مجرد و یب (ض) سے شک میں پڑنا۔

ازْهَدْ الزَّهْد مصدر (مع - فتح) سے بے رغبتی کرنا سے امر کا واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ شَرَّةٌ برائی، تیزی، خستی۔

فَقْتَرَةً سستی، کمزوری، دونیوں کے درمیان کا زمانہ۔

(۴) پہلی حدیث کی نحوی ترکیب :- لَا يَدْخُلُ فِعْلُ الْجَنَّةِ مَفْعُولٌ فِيهِ مَنْ

موصولہ لَا يَأْتِي مَنْ فِعْلُ جَارَ مضافہ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر فاعل بوائق مضافہ ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر صلہ موصولہ ملکر لَا يَدْخُلُ کا فاعل لَا يَدْخُلُ فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشَّقِ الثَّانِي﴾ وَعَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ ۞ قَالَ خَرَجْنَا وَفَدَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَايَعَنَاهُ وَصَلَّيْنَاهُ وَأَخْبَرْنَاهُ أَنَّ بَارِضَنَا بَيْعَةٌ لَنَا فَاسْتَوْهَبْنَا مِنْ فَضْلِ طَهْوَرِهِ فَدَعَا بِنَاءً فَتَوَضَّأُوا وَتَمَضَّصَ ثُمَّ صَبَّهَ لَنَا فِي إِدَاوَةٍ وَأَمَرَنَا فَقَالَ أَخْرِجُوا فَإِذَا أَتَيْتُمْ أَرْضَكُمْ فَاكْسِرُوا وَيَعْتَكُمُ وَانْضَحُوا مَكَانَهَا بِهَذَا الْمَاءِ وَاتَّخِذُوهَا مَسْجِدًا قُلْنَا إِنَّ الْبَلَدَ بَعِيدٌ وَالْحَرُّ

شَدِيدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَفُ فَقَالَ مَدُّوهُ مِنَ الْمَاءِ فَإِنَّهُ لَا يَزِيدُهُ إِلَّا طَيْبًا۔

(۱) حدیث پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کے صیغہ ابواب اور معانی تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حدیث پر اعراب (۲) سلیس ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغہ ابواب معانی۔

﴿جواب﴾ (۱) حدیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال۔

(۲) حدیث کا ترجمہ :- حضرت طلق بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم جماعت کی شکل میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے پس ہم سب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور آپ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی۔ پھر ہم نے عرض کیا کہ ہماری سرزمین پر ایک گرجا گھر بنا ہوا ہے۔ اس کے بعد ہم نے آپ ﷺ سے وضو کا بچا ہوا پانی مانگا آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور وضو فرمایا اور کھلی کی پھر اس کو ہماری چھال میں ڈال دیا اور فرمایا کہ جاؤ اور جب تم اپنے ملک میں پہنچو تو اس گرجا گھر کو توڑ دینا اور اس کی جگہ یہ پانی چھڑک دینا اور اس جگہ مسجد بنالینا۔ ہم نے عرض کیا ہمارا شہر تو بہت دور ہے اور گرمی بہت سخت ہے اس لیے پانی (وہاں پہنچتے پہنچتے) خشک ہو جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس میں پانی اور ملا لینا۔ کیونکہ یہ (پانی) سوائے پاکیزگی کے اور کچھ زیادہ نہیں کرے گا۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغہ ابواب معانی :- بَايَعْنَا بیعت کی ہم نے زمانہ

گزرے ہوئے میں صیغہ تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب مفاعله از مصدر المبایعہ بیعت کرنا۔ از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام اجوف یائی۔ اسْتَوَّيْنَا طلب کیا ہم نے زمانہ گزرے ہوئے میں صیغہ تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب استفعال از مصدر الاستیعاب طلب کرنا از سہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام مثال وادی۔ تَمَضَّمَص کھلی کی اس ایک شخص نے زمانہ گزرے ہوئے میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب

تَفَعَّلَ از مصدر اَلْتَمَضُّضُ کلی کرنا از سرہ اقسام فعل از شش اقسام رباعی مزید فیہ از ہفت اقسام مضاعف - صَبَّ وَاِلا اس ایک شخص نے زمانہ گزرے ہوئے میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ از مصدر الصَّبَّ وَاِلا از سرہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام مضاعف - اِكْسَرُوا تو زوتم کی شخص زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف از باب ضَرَبَ يَضْرِبُ از مصدر اَلْكُسْرُ تو زنا از سرہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح - اِنْضَحُوا چھڑکو تم کی شخص زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف از باب فَتَحَ يَفْتَحُ از مصدر اَلنَّضْحُ چھڑکنا از سرہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح - اِتَّخَذُوا بناؤ تم کی شخص زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف از باب اَلَا يَتَّخِذُ بناانا از سرہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ از ہفت اقسام مہوز الفاء - يَنْشِفُ خشک ہو جاتا ہے وہ ایک شخص زمانہ موجودہ میں صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل مضارع معروف از باب سَمِعَ يَسْمَعُ از مصدر اَلنَّشْفُ خشک ہونا از سرہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح - مَدُّوا بڑھاؤ زیادہ کرو تم کی شخص زمانہ آئندہ میں صیغہ جمع مذکر حاضر بحث امر حاضر معروف از باب نَصَرَ يَنْصُرُ از مصدر اَلْمَدُّ بڑھانا زیادہ کرنا از سرہ اقسام فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام مضاعف -

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾.....

لَسْتُ اَرْضَى بِالْكَسَلِ

طَابَ سَعْيِي بِالْاَمَلِ

لَا اُبَالِي بِالتَّعَبِ

غَايَتِي نَيْلُ الطَّلَبِ

بِنِظَامٍ لِّلْسَكَنِ

اُبْتَنَى الْبَيْتَ الْحَسَنَ

لَسْتُ يَوْمًا اَلْعَبُّ

وَلِقَوْتِي اَذْهَبُ

لِي طَعَامًا يُشْبِعُ

كُلَّ صَيْفٍ اَجْمَعُ

مذکورہ اشعار کا سلیس ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کے معانی لکھیں۔ (۳) نیز آخری

شعر کی نحوی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) خط

کشیدہ الفاظ کے معانی۔ (۳) آخری شعر کی نحوی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار کا ترجمہ:-

میری کوشش امید کے ساتھ اچھی ہے میں سستی سے خوش نہیں ہوتی
میری انتہائے مقصود مطلوب کو پانا ہے میں تھکاوٹ کی پرواہ نہیں کرتی
میں اچھا گھر بناتی ہوں نظم کے ساتھ رہنے کیلئے
اور میں اپنی خوراک کیلئے جاتی ہوں میں کسی دن نہیں کھیلتی ہوں
میں ہر گرمی کے موسم میں جمع کرتی ہوں اپنے لیے ایسا کھانا جو مجھے سیراب کر دے

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق:- طَابَ (باب ضرب۔ ضرب) سے

بمعنی عمدہ اور اچھا ہونا سے ماضی معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اَلْأَمَلُ بمعنی امید جمع
'امال' اَمَلْتُ مصدر (ن) امید رکھنا۔ نَزَلْتُ مصدر ہے (ض۔س) بمعنی پانا۔ اَبَالَيْتُ الْمَبَالَاةَ
مصدر (مفاعلة) سے بمعنی پرواہ کرنا سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ بِالْكَسَلِ
مصدر (سَمِعَ) سستی کرنا بِالْتَّعَبِ مصدر (س) مشقت میں پڑنا۔ مَشَقَّتْ تَهْکُنْ جمع تعاب۔
لِلسَّكَنِ السَّكُونُ مصدر (ن) پھرنا۔ سَكُونٌ اختیار کرنا۔ اَبْتَنَيْتُ الْاِبْتَاءَ مصدر (افعال) بمعنی
بنانا۔ سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ الْبِنَاءُ (ض) سے تعمیر کرنا۔ قُوَّتِي قُوْت
بمعنی روزی جمع اقوات۔ الْقُوْتُ مصدر (ن) روزی دینا۔ يَشْبِعُ الْاَشْبَاعَ مصدر (افعال) بمعنی
شکم سیر کرنا مضارع معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اَلشَّيْءُ (س) سیر ہونا۔

(۳) آخری شعر کی ترکیب:- كَلَّ مِضَافٌ صَيِّفٌ مِضَافٌ اِلَيْهِ مِضَافٌ مِضَافٌ

اِلَيْهِ ملکر مفعول فیہ مقدم اَجْمَعَ فعل اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل لَامَ جَارِیْ ضمیر مجرور جار مجرور
ملکر متعلق ہوا اَجْمَعَ کے طَعَامًا موصوف یَشْبِعُ فعل اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل
فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مفت، موصوف ملکر مفعول پہ ہوا اَجْمَعَ کا، انھن فعل اپنے

فاعل اور مفعول بہ اور مفعول فیہ مقدم اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾..... قَدْ سَمِعْتُ أَنَّ وَلَدًا إِذَا حَفِظَ الْقُرْآنَ يُتَوَجَّعُ
وَالِدَاهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَسَاجَدَتْهُ فِي حِفْظِ الْقُرْآنِ لِيُتَوَجَّعَ وَالِدَايَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَقَدْ
سَمِعْتُ أَنَّ الشَّهِيدَ يَشْفَعُ لِسَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهِ وَلَعَلَّ اللَّهَ يَرْزُقُنِي الشَّهَادَةَ
فَأَشْفَعُ لَوَالِدَيَّ قَبْلَ النَّاسِ وَبِذَلِكَ أَجَارِي بَعْضَ نِعْمِهِمَا ۔

عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر با محاورہ ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین چیزیں مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:- میں نے سنا ہے کہ جب بچہ قرآن کریم حفظ کر لیتا ہے تو قیامت کے روز اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا۔ پس میں قرآن کریم حفظ کرنے کی کوشش کروں گا تاکہ قیامت کے روز میرے والدین کو تاج پہنایا جائے۔ اور میں نے سنا ہے کہ شہید اپنے گھر والوں میں سے ستر افراد کی سفارش کرے گا۔ اور شاید اللہ تعالیٰ مجھے شہادت کا درجہ عطا فرمادیں تو سب لوگوں سے پہلے اپنے والدین کی سفارش کروں گا۔ اور اس طرح میں ان کے بعض احسانات کا بدلہ دے دوں گا۔

(۳) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:- وَاقِ اسْتِيفَايَه بَا حرف جارِ ذَلِك اِسْم اشارہ مجرور جار مجرور ملکر متعلق مقدم ہوا اجازی فعل کا اَجَازِي فعل اس میں انا ضمیر مستتر اس کا فاعل بَعْض مضاف نِعَم مضاف الیہ مضاف هَمَا مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مضاف الیہ ہوا نعم مضاف کا مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ ہوا اَجَازِي فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾..... الماء الرائق. تغريد الطيور. خصب ارض الهند.

ذلك قصر مشيد. لاتدوم صداقة اللئيم. دعوت الاخوان وارسلت اليهم.

ماربحت تجارتنا فی العام الماضي -

انبیاء علیہم السلام کی بعثت اور ان کے پیغامات - ہمارے اسلاف کے کارنامے - خوشگوار موسم - ایک قیمتی بار - ہجرت سے پہلے مسلمانوں پر بڑا ظلم کیا گیا - غزوہ بدر میں قریش کے بڑے بڑے سردار مارے گئے -

مندرجہ بالا عبارت کا عربی سے اردو اردو کا عربی میں ترجمہ کریں -

﴿جواب﴾ (۱) عربی سے اردو ترجمہ :-

صاف پانی

آلَمَاءُ الرَّائِقُ

پرنندوں کا چچھانا

تَغْرِيدُ الطَّيُورِ

ہندوستان کی زمین کی سرسبزی

خَضْبُ اَرْضِ الْهِنْدِ

یہ مضبوط محل ہے

ذَلِكَ قَصْرٌ مَشِيدٌ

کینے آدمی کی دوستی ہمیشہ نہیں رہتی

لَا تَدُوْمُ صَدَاقَةُ الْاَلِيْمِ

بھائیوں کو میں نے بلایا اور ان کو پیغام بھیجا

دَعَوْتُ الْاِخْوَانَ وَاَرْسَلْتُ اِلَيْهِمْ

ہماری تجارت پچھلے سال نفع مند نہیں رہی

مَا رَبَحْتُ تِجَارَتَنَا فِي الْعَامِ الْمَاضِي

(۲) اردو جملوں کا عربی ترجمہ :-

بِعَثَّةِ الْاَنْبِيَاءِ وَرِسَالَاتِهِمْ

انبیاء علیہم السلام کی بعثت اور ان کے پیغامات

اَعْمَالُ اَسْلَافِنَا

ہمارے اسلاف کے کارنامے -

اَلْفَصْلُ الرَّائِقُ

خوشگوار موسم

عَقْدٌ ثَمِيْنٌ

ایک قیمتی بار

ظَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ ظُلْمًا

ہجرت سے پہلے مسلمانوں پر بڑا ظلم کیا گیا

شَدِيْدًا

قُتِلَ الرَّؤَسَاءُ الْكِبَارُ مِنْ قُرَيْشٍ فِي

غزوہ بدر میں قریش کے بڑے بڑے سردار

غَزْوَةِ الْبَدْرِ

مارے گئے

﴿الشق الثانی﴾ حسن اخلاق کے بارے میں کم از کم دس جملوں پر مشتمل عربی

میں ایک مضمون لکھیں۔

﴿جواب﴾ قال اللہ تعالیٰ فی شان حبیبہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی القرآن المجید والفرقان الحمید "اِنَّكَ لَعَلٰی خُلِقَ عَظِيْمٌ" قالت اُم المؤمنین السیدة الطیبة الطاهرة عائشة الصدیقة رضی اللہ عنہا "كان خلقه القرآن" وقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بُعِثْتُ لِأَتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ ۝ من تواضع لِّلہ رفعة اللہ ایہا الاخ المسلم صل من قطعك واعف عن من ظلمك وأحسن الی من أساء إلیك عباد الرحمن یمشون علی الارض هونا ویكظمون العیظ ولا ینفقضون الميثاق ۝

الورقة الثانية فی الحدیث والادب العربی

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ ۱۔ الْحَمْرُ جُمَاعُ الْأَثَمِ ۲۔ حَجَبَتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ

وَحَجَبَتِ الْجَنَّةَ بِالْمَكَارِهِ ۳۔ بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ إِنْ أَرْخَصَ اللَّهُ الْأَسْعَارَ حَزَنَ وَإِنْ أَغْلَاهَا فَرَحَ ۴۔ وَاتَّبَعَ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمَحَّاهَا.

(۱) احادیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے تحریر کریں۔

(۳) آخری حدیث کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب۔

(۲) احادیث کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے۔ (۴) آخری حدیث کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب: کما مر فی السؤال۔

(۲) احادیث کا ترجمہ: ۱۔ شراب گناہوں کی جڑ ہے ۲۔ جہنم ڈھانی گئی ہے خواہشات

کے ساتھ اور جنت ڈھانی گئی ہے مشقتوں کے ساتھ ۳۔ برا ہے ذخیرہ کرنے والا بندہ اگر سستا کر دیں اللہ تعالیٰ بھاد کو تو غمگین ہو جائے اور اگر مہنگا کر دیں تو خوش ہو جائے ۴۔ پیچھے کر برائی کے

نیکی کو وہ اس کو منادے گی۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے :- جَمَاعَ - جمع مصدر (فتح یفتح) سے مبالغہ کا صیغہ ہے۔ بہت جمع کرنے والا۔ حُجِبَتْ - حجاب مصدر (نصر ینصر) سے ماضی مجہول کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ اَلْمَكَارِهَ مکرہ کی جمع ہے بمعنی ناپسند از مصدر کراہت (سمع یسمع) اَلْمَحْتَكِرَ احتکار مصدر (افتعال) سے اسم فاعل کا صیغہ واحد مذکر ہے۔ حَزَنَ الحزن مصدر (سمع یسمع) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اَعْلَا اعلاء مصدر (افعال) سے ماضی کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے۔ اَتَّبَعَ اتباع مصدر (افعال) سے امر حاضر کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے پیچھے لگانا۔ تَمَحَّاهَا المحو مصدر (نصر ینصر) سے مضارع کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔

(۴) آخری حدیث کی ترکیب :- وَاَوْ استثنایہ اتباع فعل امر اس میں ضمیر اَنْتَ مستتر اس کا فاعل۔ السَّيْئَةُ مفعول اول الحَسَنَةُ مفعول ثانی فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر امر تَمَحَّاهَا تَمْحُو فعل اس میں ہی ضمیر مستتر اس کا فاعل ہا ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب امر جواب امر ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿الشَّقِ الثَّانِي﴾ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَنْفِي أَحَدٌ إِلَّا أَكَلَ الزَّبَوَاتِ فَإِنْ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابَهُ مِنْ بُخَارِهِ. وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَخْرُجَ قَوْمٌ يَأْكُلُونَ بِالسِّنَنِهِمْ كَمَا تَأْكُلُ الْبَقَرَةُ بِالسِّنَنِتِهَا.

(۱) دونوں حدیثوں پر اعراب لگا کر واضح ترجمہ کریں۔

(۲) دونوں حدیثوں کا مطلب واضح طور پر تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین چیزیں مطلوب ہیں۔ (۱) دونوں احادیث پر

اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) احادیث کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال۔

(۲) احادیث کا ترجمہ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ لوگوں پر ضرور ایسا زمانہ آئے گا کہ نہیں باقی رہے گا کوئی مگر سود کھانے والا پس اگر نہیں کھائے گا اس کو تو پہنچے گا اس کو اس کا اثر۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک نکل آئے ایسی قوم جو کھائے گی اپنی زبانوں سے جیسے کھاتی ہے گائے اپنی زبان سے۔

(۳) حدیثوں کا مطلب : پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرب قیامت میں ایک ایسا زمانہ آجائے گا کہ سود عام ہوگا۔ ہر شخص سود کھانے میں مبتلا ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص بچنا چاہے گا بھی تو اس کا کچھ نہ کچھ اثر اس کو ضرور پہنچے گا۔ دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جیسے گائے رطب و یابس میں تمیز نہیں کرتی اور زبان سے سب کچھ کھا جاتی ہے اس طرح وہ لوگ اپنی زبانوں کو مال حاصل کرنے کا ذریعہ بنالیں گے کسی کی جھوٹی تعریف کر کے کسی کی مذمت کر کے حلال و حرام کی تمیز کیے بغیر کھائیں گے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاول﴾ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ وَقَالَ إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةٌ أَحَدِكُمْ فَلْيَأْخُذْهَا وَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذَى وَلْيَأْكُلْهَا وَلَا يَدْعُهَا لِلشَّيْطَانِ وَأَمَرَنَا أَنْ نَسَلِّتَ الْقُصْعَةَ وَقَالَ إِنَّكُمْ لَا تَذَرُونَ فِي آتِي طَعَامِكُمُ الْبُرْكَةَ۔

(۱) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(۲) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب۔

(۲) عبارت کا ترجمہ۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) اعراب:- کما مرّ فی السؤال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:- تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (معمول تھا) کہ جب کھانا کھاتے تو اپنی تین انگلیوں کو چاٹ لیتے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم میں سے کسی ایک کا لقمہ گر جائے تو اس کو اٹھالے۔ اور اگر کوئی تکلیف دہ چیز لگی ہو تو اس کو دور کر دے۔ اور اس لقمہ کو کھالے اور اس کو شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں یہ حکم فرمایا کہ ہم پیالے کو چاٹ لیں۔ اور فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ تمہارے کونسے کھانے میں برکت ہے۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:- لَعَوْ لَعَوْ مصدر (سمع یسمع) سے ماضی معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے بمعنی چاٹنا۔ أَصَابِعُ اصْبَعُ کی جمع ہے بمعنی انگلی۔ لَيْسَ اِطْلَع مصدر (افعال) سے امر غائب کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے بمعنی دو کرنا صاف کرنا الاذی اسم ہے بمعنی تکلیف۔ لَا يَدْعُهَا دُعْ دَوَّع مصدر (فتح یفتح) سے نبی غائب کا واحد مذکر غائب ہے بمعنی چھوڑنا۔ نَسَلْتُ نَسَلًا مصدر (نصر - ضرب) سے مضارع معروف کا جمع متکلم کا صیغہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾.....

أَشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ فَالشُّكْرُ لِلَّهِ الْآخِذِ مَا أَحْسَنَ النُّورَ أَرَى وَالطَّنِيرُ تَشْدُو سَحَرًا وَلَيَ الظَّلَامُ هَارِبًا شُكْرًا عَظِيمًا وَاجِبًا فِيهِ الْأُمُورَ بِأَسْمِهِ عَلَى الْغُصُونِ قَائِمَةً

(۱) اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔

(۲) پہلے دو اشعار کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اشعار پر اعراب

(۲) اشعار کا ترجمہ (۳) پہلے دو شعروں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار پر اعراب :- کما مر فی السؤال -

(۲) اشعار کا ترجمہ :-

سورج چمک اٹھا اور بیشک تاریکی پیٹھ پھیر کر بھاگ گئی
بس ایک اللہ کا شکر ہے اس کا بڑا شکر لازم ہے
کیا ہی اچھی روشنی ہے میں دیکھ رہا ہوں کہ تمام چیزیں اس میں مسکرا رہی ہیں
اور پرندے بحری کے وقت چہچہا رہے ہیں لگی ہوئی ٹہنیوں پر

(۳) دو اشعار کی ترکیب (۱) :- أَشْرَقَتْ فِعْلُ الشَّمْسِ ذَوِ الْحَالِ وَأَوْ حَالِیہ

قَدْ حرف تحقیق وَلِی فِعْلُ ماضی الظَّلَامِ ذَوِ الْحَالِ هَارِبًا حَال - ذَوِ الْحَالِ ملکر فاعل، فِعْل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال، ذَوِ الْحَالِ اپنے حال سے ملکر اشرقت کا فاعل، اشرقت فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۲) :- فَآ تَفْرِیْعِ الشُّكْرِ مَصْدَر شُكْرًا مَوْصُوف عَظِیْمًا صِفَتِ اَوَّلِ وَاجِبًا

صِفَتِ ثَانِی مَوْصُوفِ اِپْنِی دَوْنُوں مَفْعُوں سے ملکر مفعول مطلق ہوا الشُّكْرِ مَصْدَر کا، مَصْدَر اپنے مفعول مطلق سے ملکر مبتدأ حرف جار اللّٰہ مَوْصُوفِ الْاِحْدِ صِفَتِ مَوْصُوفِ صِفَتِ ملکر مجرور جار مجرور ملکر ثابت کے متعلق ہو کر خبر مبتدأ خبر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ تم کھیل میں ہرگز وقت ضائع نہ کرو۔ کوئی شخص اپنے بھائی کی

ہرگز غیبت نہ کرے۔ دین میں مد اہنت کوئی پسندیدہ بات نہیں۔ اسلامی نظام رحمت ہے۔

يَقْطِفُ الْوَلَدُ الزَّهْرَةَ وَيَشْمُهَا. لَا يُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرَّتَيْنِ. يَخْتَبِرُ الصَّنْدِيقَ عِنْدَ بَلِيَّةٍ. تَجْرِي الرِّيحُ بِمَا لَا تَشْتَهِي السُّفُنُ.

مذکورہ جملوں کا اردو سے عربی عربی سے اردو میں ترجمہ کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ۔

(۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:-

۱۔ لَا تُضِيعَنَّ أَوْقَاتَكُمْ فِي اللَّعِبِ ۚ ۲۔ لَا يَغْتَابَنَّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ ۚ ۳۔ مَا الْمَذَاهَنَةُ فِي
الْيَدَيْنِ مَرْضِيَّةٌ ۚ ۴۔ النَّظَامُ الْإِسْلَامِيُّ رَحْمَةٌ ۚ

(۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:- ۱۔ لڑکا پھول توڑتا ہے اور اسے سوگھتا ہے۔
۲۔ مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔ ۳۔ دوست مصیبت کے وقت پرکھا جاتا ہے۔
۴۔ ہوائیں کشتیوں کے مخالف چلتی ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ درج ذیل عنوانات میں سے کسی پر عربی میں دس جملے تحریر
کریں۔ المسجد۔ الاستاذ۔ الكتاب۔ المدرسة۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں ان چار عنوانات میں سے ایک پر عربی میں ۱۰ جملے
مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾

المسجد

فی بلدنا مسجدٌ کبیرٌ لہُ بابٌ جمیلٌ جدران المسجد مرتفعة فناءہ واسعٌ
وللمسجد منارتان مرتفعتان بین المنارتین قبة کبیرةٌ وفی المسجد حجرتان
الحجرة الکبیرة للإمام والحجرة الصغیرة للمؤذن نحن ندخل فی المسجد بنية
الاعتکاف ونصلی ونتلو القرآن الکریم فی المسجد لانقلب ولانعدو فی
المسجد۔ ولانا کل شیئاً فی المسجد الابنية الاعتکاف۔

الاستاذ

نحن نتعلّم فی الجامعہ خیر المدارس لنا آساتذہ مشفقون مربّون
یربّوننا ویعلّموننا ویأدّبوننا یأمرون ان نصلی فی المسجد بالجماعة فی
الصف الاول مع التکبیرة الاولى الاستاذ یضرب تادیباً ضرب الاستاذ
للطالب مثل الماء فی البستان توقیر الاستاذ واجب علی الطالب الاستاذ

مثل الوالد من تعظیم العلم تعظیم الاستاذ وقال علی کرم اللہ وجہہ انا عبد من علمنی حرفاً واحداً ان شاء باع وان شاء اعتق وان شاء استرق۔

الكتاب

”الكتاب خَيْرُ رَفِيقٍ هَذَا كِتَابِي اشْتَرَيْتُهُ مِنَ الْمَكْتَبَةِ زَكْرِيَا اسْمُ كِتَابِي
”الجواب“ للثانويه العامه (للبنين)

هذا كتاب جميل رخيص ورقه جيد طباعته عمدت هذا رفيقي في
السفر والحضر۔ ينفعني ويهديني للنجاح في الاختبار الكتاب آله العلم
تعظيمه لازم على المتعلم۔

المدرسه

هذه مدرستي۔ اسمها جامعة خير المدارس هذه واقعة على شارع اورنك
زيب ببلدة ملتان۔ فيها اربعون استاذاً يعلمون الطلاب بالجد والشفقة فيها
مسجد كبير فيها حدائق جميلة تنتزه فيها بعد صلوة العصر فيها مطعم واسع
للطلاب ياكلون فيه طعاماً طرياً مرتين اجتماعاً۔ اسم ناظم المطبخ الشيخ
عبد المنان حفظه الله تعالى واسم مدير هذه الجامعة فضيلة الشيخ القاري
محمد حنيف الجالندهري دامت بركاتهم العالیه۔

الورقة الثانية في الحديث والادب العربي

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ ۱ قَفَلَةً كَفَرَوۡةٌ ۲ مَطْلَ الْغَنِيِّ ظَلَمَ ۳ مَا قَلَّ وَكَفَى
خَيْرٌ مِّمَّا كَثُرَ وَآلِهَى ۴ أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ أَنْ تُشْبِعَ كَبَدًا جَائِعًا۔

(۱) احادیث پر اعراب لگائیں (۲) ترجمہ کریں (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اعراب (۲) ترجمہ۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب:- کما مرّ فی السؤال انفاً۔

(۲) احادیث کا ترجمہ:- ۱۔ جہاد سے واپس آنا جہاد کی طرح ہے۔ ۲۔ مالدار کا مال مٹول

کرنا ظلم ہے۔ ۳۔ جو کم ہو اور کافی ہو جائے بہتر ہے اس سے جو زیادہ ہو اور غافل کر دے۔
۴۔ بہترین صدقہ یہ ہے کہ تو کسی بھوکے پیٹ کو سیر کرے۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی تحقیق:- قَفْلَةً مصدر ہے قفل یقفل کا (نصر -

ضرب) قَفْلًا وَقَفْلًا سفر سے لوٹنا۔ مَطْلَ مَطْلَ یَمُطِل (ن) مصدر ہے۔ معنی نال مٹول کرنا۔
اللّٰہی اللّٰہ مصدر (افعال) سے ماضی کا واحد کر غائب کا صیغہ ہے بمعنی غفلت میں ڈالنا۔ کَبَدًا
اسم جامد ہے بمعنی جگر جمع کَبُود اور اَکْبَاد آتی ہے یہاں اس سے مراد پیٹ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ ۱۔ لَا حَیْمَ إِلَّا ذُو عَشْرَةٍ ۲۔ وَلَا حَکِیْمَ إِلَّا ذُو

تَجْرِیةٍ ۳۔ لَا عَقْلَ كَالْتَذْبِیْرِ ۴۔ وَلَا وَرَعَ كَالْكَفِّ۔

(۱) احادیث پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ (۲) مطلب بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) احادیث پر اعراب۔

(۲) احادیث کا ترجمہ۔ (۳) احادیث کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب:- کما مرّ فی السؤال۔

(۲) احادیث کا ترجمہ:- ۱۔ کوئی کامل بردبار نہیں سوائے لغزش کھانے والے کے۔

۲۔ کوئی کامل حکیم (عقل مند) نہیں سوائے تجربہ کار کے۔ ۳۔ کوئی عقل نہیں تدبیر جیسی۔ ۴۔ بے
گاری نہیں گناہوں سے رکنے جیسی۔

(۳) احادیث کا مطلب:- (۱) پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص جب

تک اس سے لغزش نہ ہو کیونکہ جب اس سے لغزش ہوگی اور بڑوں سے معافی مانگے گا وہ معاف
کریں گے تو اس میں قوت برداشت پیدا ہوگی اور آئندہ محتاط رہے گا۔ تو کامل بردبار بنے گا۔

(۲) دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بغیر تجربہ کے کوئی حکیم عقل مند نہیں ہو سکتا۔ یعنی کسی

فن میں مہارت صرف کتابیں پڑھ لینے سے نہیں ہوتی بلکہ تجربہ کے بعد پوری مہارت ہوتی ہے۔ اس لیے آگے بڑھنے اور کامل عقلمند اور دانا بننے کیلئے تجربات کی ضرورت ہے۔

(۳) تیسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ تدبیر کہتے ہیں کسی چیز کے انجام پر نظر رکھنا اور انجام کو سوچ کر کام کرنا اور اس کے اسباب اختیار کرنا۔ یعنی جو کام تدبیر سے کیا جاوے وہی عقلمندی کا کام ہے۔ تدبیر کے بغیر کام کرنا کوئی عقلمندی نہیں۔

(۴) چوتھی حدیث کا مطلب ورع کہتے ہیں پرہیزگاری کو اور کف کسی کو تکلیف دینے سے رک جانا۔ یا گناہوں سے بچنا۔ یعنی لوگوں کو تکلیف دینے سے رک جانا یا زبان کو دوسروں کی تکلیف سے روک لینا اس سے بڑی کوئی پرہیزگاری نہیں۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۶ھ ضمني

﴿الشق الاول﴾..... وَخَرَجْتُ مَرَّةً إِلَى مُبَارَاةٍ وَكَانَ الرَّحَامُ شَدِيدًا وَأَذَرَكْتَنِي صَلَوةُ الْعَصْرِ وَكُنْتُ عَلَى وَضوءٍ فَقُمْتُ أَصَلَّيْتُ وَجَعَلَ النَّاسُ يَنْظُرُونَ إِلَيَّ وَيَتَعَجَّبُونَ وَأَكْمَلْتُ صَلَوتِي بِسَكِينَةٍ وَأَعْتَزَلْتُ وَرَجَعْتُ إِلَى الْمُبَارَاةِ.

(۱) عبارت بالا پر اعراب لگائیں۔ (۲) سلیس ترجمہ کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) اعراب۔ (۲) عبارت کا ترجمہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اعراب:- کما مر فی السؤال انفاً۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:- نکلا میں ایک مرتبہ دوڑ کے مقابلے کی طرف اور بھیڑ بہت زیادہ تھی اور عصر کی نماز کا وقت ہو گیا اور میں وضو کی حالت میں تھا۔ تو میں نماز پڑھنے کیلئے کھڑا ہو گیا۔ اور لوگ مجھے دیکھنے لگے۔ اور تعجب کرنے لگے۔ اور میں نے سکون اور اعتدال کے ساتھ اپنی نماز پوری کی۔ اور مقابلے کی طرف واپس آ گیا۔

﴿الشق الثاني﴾..... وَدَخَلْنَا فِي الْغَابَةِ وَوَجَدْنَا أَثَارَ بَقَرِ الْوَحْشِ

فَتَفَرَّقْنَا وَجَلَسْنَا بِالْمَرَصَادِ وَخَرَجْتُ بَقَرَةً مِنَ الْأَشْجَارِ وَكَانَ السَّيِّدُ إِسْمَاعِيلُ مُسْتَعْدًّا فَصُوبَ إِلَيْهَا بِنَدُوقِيَةِ وَأَطْلُقُ الرِّصَاصَةَ وَأَصَابَ الْبَقَرَةَ فِي صَدْرِهَا.

فسقطت جریحاً تضرب بر جلیہا

(۱) مذکورہ عبارت کا سلیس ترجمہ کریں۔ (۲) اور خط کشیدہ جملہ کی ترکیب تحریر کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت کا سلیس ترجمہ (۲) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- اور داخل ہوئے ہم جنگل میں اور جنگلی گائے کے آثار محسوس کیے۔ ہم سب علیحدہ علیحدہ ہو کر گھات میں بیٹھ گئے اتنے میں درختوں میں سے ایک گائے نکلی اور تھاشخ اسماعیل بالکل تیار۔ اس نے بندوق کا نشانہ اس کی طرف سیدھا کیا۔ اور گولی چلا دی۔ اور ٹھیک گائے کے سینے میں لگا دی۔ پس وہ گائے زخمی ہو کر گر پڑی۔ اور اپنے پاؤں مارنے لگی۔

(۲) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:- فَا تَفْرِیْعِیْ سَقَطَتْ فَعْلٌ مَاضٍ اس میں ہی ضمیر مستتر ذوالحال جریحاً حال اول تضرب فعل مضارع اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل بآ حرف جار رَجُلَیْنِ مضاف ہا ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور ہوا جار کا جار مجرور ملکر متعلق تضرب کے تضرب فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر حال ثانی سقطت فعل اپنے فاعل اور دونوں حالوں سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشنق الاول﴾..... مندرجہ ذیل عبارت کا عربی میں ترجمہ کریں۔ مومن کی فراست۔ ایمان کی روشنی نوح علیہ السلام کی کشتی کے سوار میں ہر روز صبح سویرے اٹھتا ہوں ہم لوگ اللہ کی بندگی کرتے ہیں اور اس سے مدد چاہتے ہیں اللہ تعالیٰ زمین پر بگاڑ کو پسند نہیں کرتا۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے درج ذیل عبارت کا عربی میں ترجمہ۔

﴿جواب﴾ عربی میں ترجمہ:- فِرَاسَةُ الْمُؤْمِنِ نُورُ الْإِيمَانِ رَاكِبُ سَفِينَةِ نُوحٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ اسْتَيْقِظَ مُبَكِّرًا كُلَّ يَوْمٍ نَعْبُدُ اللَّهَ وَنَسْتَعِينُهُ لَا يُحِبُّ اللَّهُ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ۔

﴿الشق الثاني﴾ مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی پر عربی میں ایک مضمون تحریر کریں۔ مضمون دس سطروں سے کم نہ ہو۔ الكتاب۔ البرید۔ القرية۔

﴿جواب﴾ الكتاب: کما مرّ فی الشق الثاني من السؤال الثالث ١٤٢٤ھ۔

البريد

انا اكتب الكتاب الى اخي خالد الذي يسكن بلاهور. ثم أضَعُ في الغلاف وأَكْتُبُ العنوان على الغلاف وأَضَعُ الكتاب في صندوق البريد هل رأيت صندوق البريد؟ نعم هو صندوق أَحْمَرُ في مكتب البريد من يأخذ هذا الكتاب من صندوق البريد؟ يحمل الساعي الكتاب الى مكتب البريد ثم يُفَرِّزُ هذه الكتب رجلٌ من رجال البريد هذا الى لاهور وهذا الى بشارور هذا الى كراتشي ويختتمها ثم تحمل هذا الكتاب الى المَحَطَّةِ ثم تُوَضَّعُ على القِطَارِ كتاب لاهور يذهب به قطار لاهور وكتاب بشارور يذهب به قطار بشارور وكتاب كراتشي يحمله قطار كراتشي ثم يُنْقَلُ هذه الكتب من المحطة الى مكتب البريد ثم يُفَرِّزُ وَيُخْتَمُ هنالك ايضاً حتى يعرف متى وصل الكتاب الى لاهور وبعد ذلك ياخذهُ الساعي ويحمله الى اخي خالد.

راقم الحروف العبد الضعيف محمد طاسين عفا الله عنه.

القرية

نحن نسكن في القرية. فضاءها طيبةٌ وجيدةٌ وغدائها ومساكنها مُفَرِّحةٌ فيها اشجارٌ مثمرة ومُظَلَّةٌ وازهارٌ ذات الوانٍ مُخْتَلِفَةٍ اهل القرية يجلسون في الظهيرة تحت الاشجار فيها مَأْتَاوَرٌ وعشرون سَكَّةً فيها حَوَانِيت كثيرة والناس يشترون الاشياء منها وَيَقْضُونَ حَاجَاتِهِمُ الفاكهاني يبيع الفواكه بالاثمان الرخيصة فيها على دكان الفاكهاني التَفَاح والعنب والتمر الجيد السندي وغيرها موجودة في اكثر الاوقات

فی القرية مسجدًا واسعًا أكثر أهل القرية يصلون فيه ويقضون الجمعة
إمام ذلك المسجد شيخ كبيرٌ حافظ قارئ للقرآن الكريم اسمه عبد الرزاق
هو يؤم الناس ويدرس في المسجد أطفال القرية بعد الفجر والعصر۔

الورقة الثانية في الحديث والادب العربي

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ ۱۔ المؤمن مرآة المؤمن والمؤمن اخو المؤمن يكف
عنه ضيعته ويحوطه من ورائه۔ ۲۔ واتبع السيئة الحسنة تمحها۔ ۳۔ من بطأ به
عمله لم يسرع به نسبه۔ ۴۔ نِعَمَ الرَّجُلُ الْفَقِيهُ فِي الدِّينِ إِنْ اخْتَبَعَ إِلَيْهِ نَفْعٌ وَإِنْ
اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنَى نَفْسُهُ۔

(۱) احادیث مذکورہ کا ترجمہ و تشریح کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق
کیجئے۔ (۳) آخری حدیث پر اعراب لگا کر ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث
کی تشریح (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی و صرفی تحقیق (۴) آخری حدیث پر اعراب اور ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) حدیث کا ترجمہ:- ۱۔ ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا آئینہ ہے۔
ایک مؤمن دوسرے مؤمن کا بھائی ہے جو اپنے بھائی کو نقصان سے بچاتا اور اس کی عدم موجودگی
میں بھی اس کی حفاظت کرتا ہے۔ ۲۔ اور برائی کے پیچھے لائیکلی کو وہ اس کو مٹا دے گی۔ ۳۔ جس شخص کو
اس کے عمل نے پیچھے رکھا اس کا نسب اس کو (قیامت میں) آگے نہیں لے جاسکتا۔ ۴۔ بہترین
شخص عالم دین ہے اگر اس کی طرف حاجت محسوس کی جائے تو وہ نفع پہنچا دے اور اگر اس سے بے
پرواہی کی جائے تو وہ بھی ان سے اپنے آپ کو مستغنی رکھے۔

(۲) احادیث کی تشریح پہلی حدیث کی تشریح:- اس حدیث میں مؤمن کی مثال
آئینہ سے دی گئی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ آدمی جب آئینہ میں اپنا چہرہ دیکھتا ہے اس دیکھنے والے
میں اگر کوئی عیب ہو وہ آئینہ اس کو اس عیب پر مطلع کرتا ہے دوسرے کو اس عیب پر مطلع نہیں کرتا۔

اسی طرح مؤمن کی شان ہے کہ اگر اپنے مسلمان بھائی میں کوئی عیب دیکھے اس کو تنہائی میں سمجھاوے اور لوگوں کے سامنے اس کو ظاہر نہ کرتا پھرے تاکہ لوگوں کی نظر میں وہ ذلیل نہ ہو۔

فائدہ:- اس حدیث شریف میں لفظ ”اخو“ استعمال کیا گیا ہے یہ سگے بھائی کو کہتے ہیں۔ اس میں اشارہ اس طرف ہے کہ جیسے بھائی بھائی کا خیال کرتا ہے اسی طرح ایک مسلمان کو دوسرے مسلمان بھائی کا خیال کرنا چاہیے۔ یکف عنہ ضیعتہ اس کی اخوت کا تقاضا یہ بھی ہے کہ اس کی عدم موجودگی میں اس کے جان مال عزت و آبرو کی حفاظت کرے۔

دوسری حدیث کی تشریح:- اس کا حاصل یہ ہے کہ جب آدمی سے کوئی برائی ہو جائے تو فوراً نیکی کا کام کر لیتا چاہیے۔ یہ نیکی اس برائی کے منانے کا ذریعہ بنے گی۔ لقولہ تعالیٰ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ۔

تیسری حدیث کی تشریح:- اس حدیث شریف کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو آخرت کی کامیابی کیلئے اپنے حسب نسب پر بھروسہ نہیں کرنا چاہیے کیونکہ آخرت کی کامیابی کا دار و مدار ایمان اور اعمال صالحہ پر ہے۔ تو اگر ایک آدمی بلند نسب والا ہے اور اعمال صالحہ میں کوتاہی کرتا ہے تو آخرت میں ناکام ہوگا اور اگر ایک آدمی حسب و نسب کے اعتبار سے زیادہ اونچا نہیں ہے مگر اعمال صالحہ کرنے والا ہے تو انشاء اللہ آخرت میں کامیاب ہوگا۔ لقولہ تعالیٰ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اتْقَاكُمْ۔

چوتھی حدیث کی تشریح:- اس حدیث شریف کا مقصد یہ ہے کہ جب لوگ علماء کے پاس آئیں اپنی ضروریات مسائل وغیرہ دریافت کرنے کے لیے تو علماء پر لازم ہے ان کو مسائل بتاویں اور ان کی اصلاح کریں بشرطیکہ وہاں کوئی دوسرے عالم موجود نہ ہوں۔ اگر معاملہ اس کے برعکس ہو یعنی لوگ ان کے پاس نہیں آتے دین کی قدر و منزلت ان کے دل میں نہ ہونے کی وجہ سے یا کسی دوسرے عالم کے وہاں موجود ہونے کی وجہ سے تو اس عالم کے لیے اجازت ہے کہ اپنے اوقات کو عبادت خداوندی، مطالعہ تالیف تصنیف میں مشغول رکھے یا کسی اور طرح دین کی خدمت کرے۔ اور لوگوں کی طرف توجہ نہ دے۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرنی تحقیق:- صرّاء الرویۃ مصدر (فتح یفتح)

سے اسم آلہ وصلی کا واحد کا صیغہ ہے۔ یعنی دیکھنے کا آلہ آئینہ۔ ضَمِيعَةً ضیعہ کہتے ہیں جائیداد کو۔
ضَاع يَضَع ضِيعاً (ض) ضائع ہونا۔ يَحْطُوهُ۔ حوطاً (نصر ينصر) حفاظت کرنا
گھیر لینا سے مضارع معروف کا واحد نہ کر غائب کا صیغہ ہے۔ قوله تعالى ولا يَحِيطُونَ
بشيءٍ من علمه۔ تَحْطُوهُ۔ القَوِ مصدر (نصر ينصر) سے مضارع معروف کا واحد
مَوْث غائب کا صیغہ ہے بمعنی مٹانا۔ بَطَأَ التَّنْبِيْئُ مصدر (تقعیل) مؤخر کرنا۔ پیچھے چھوڑنا
سے ماضی معروف کا واحد نہ کر غائب کا صیغہ ہے۔ اَحْتَجِجَ احتیاج مصدر (افعال) محتاج ہونا
سے ماضی مجہول کا واحد نہ کر غائب کا صیغہ ہے۔

(۴) آخری حدیث پر اعراب اور ترکیب:۔ اعراب کما مر فی السؤال اور
ترکیب۔ نَعَمْ فعل مدح الرجل اس کا فاعل الفقیہ صفت مشبہ اس میں ہضمیر مستتر اس کا
فاعل فی حرف جار الدین مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا صفت مشبہ کے صفت مشبہ اپنے فاعل
اور متعلق سے ملکر مشبہ جملہ ہو کر مخصوص بالمدح فعل مدح اپنے فاعل اور مخصوص بالمدح سے ملکر جملہ
فعلیہ انشائیہ ہوا۔ دوسری ترکیب۔ نَعَمْ فعل مدح الرجل اس کا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ
فعلیہ ہو کر خبر مقدم الفقیہ صفت مشبہ فی الدین جار مجرور ملکر متعلق ہوا صفت مشبہ کے صفت
مشبہ اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر مبتدا مؤخر۔ مبتدا مؤخر خبر مقدم سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔
اِنْ حرف شرط اَحْتَجِجَ فعل ماضی مجہول ہضمیر مستتر نائب فاعل الی جار ہضمیر مجرور
جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل مجہول کے۔ فعل مجہول اپنے نائب فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ
ہو کر شرط نفع فعل ہضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزء شرط جزا ملکر
جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف علیہا۔ وَاَوْ حرف عطف اِنْ حرف شرط اَسْتَفْنِیْ فعل مجہول عَنْ
حرف جار ہضمیر مجرور جار مجرور ملکر اَسْتَفْنِیْ کے متعلق، فعل مجہول اپنے فاعل اور متعلق سے
ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط۔ اَعْنِیْ فعل ماضی معروف نفس مضاف ہضمیر مجرور مضاف
الیہ۔ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول یہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر
جزا۔ شرط اور جزء ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ معطوف ہوا معطوف علیہا اور جملہ معطوف ملکر بیان ہوا ماقبل

(پہلے جملہ) کا۔

﴿الشق الثانی﴾..... وَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْشِكُ الْأَمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُمْ كَمَا تَدَاعَى الْأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا فَقَالَ قَائِلٌ وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ قَالَ بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ وَلَكِنَّكُمْ غَتَاءُ السَّيْلِ وَلَيَنْزِعَنَّ اللَّهُ مِنْ صُورِ عَذُوكُمْ الْمَهَابَةَ مِنْكُمْ وَلَيَقْذِفَنَّ فِي قُلُوبِكُمُ الْوَهْنَ قَالَ قَائِلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا الْوَهْنُ قَالَ حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ الْمَوْتِ.

(۱) حدیث پر اعراب لگا کر ترجمہ و تشریح کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صر فی تحقیق کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) حدیث پر اعراب

(۲) حدیث کا ترجمہ (۳) حدیث کی تشریح (۴) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صر فی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) حدیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال -

(۲) حدیث کا ترجمہ :- نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ قومیں تم پر

ایک دوسرے کو ایسے بلائیں گی جیسے کہ کھانے والے پیالے پر ایک دوسرے کو بلاتے ہیں۔ کسی صحابی نے عرض کیا کیا اس وقت ہم تعداد میں کم ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تمہاری مقدار بہت ہوگی اس وقت تمہاری حیثیت سیلاب کے جھاگ کے برابر ہوگی۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارا رعب تمہارے دشمن کے دلوں سے نکال دیں گے۔ اور تمہارے دلوں میں وجہ ذال دیں گے۔ پوچھنے والے نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہن کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے جواب دیا دنیا کی محبت اور موت سے نفرت۔

(۳) حدیث کی تشریح :- جس طرح جب کچھ لوگ دسترخوان پر جمع ہوتے ہیں تو برتن کو

ایک دوسرے کے آگے رکھتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس برتن کے کھانے میں سے تم کچھ کھا لو کیونکہ جب برتن قریب ہوتا ہے تو آدمی آسانی سے اس میں سے کچھ کھا لیتا ہے۔ اسی طرح قریب قیامت میں کافر ایک دوسرے کو مسلمان کے ہلاک کرنے پر اکسائیں گے۔ وہ کفار جمع ہوں گے اور مسلمانوں کی جائیداد مال وغیرہ لوٹ لیں گے۔ اور اس کا سبب مسلمانوں کا دنیا سے محبت کرنا

ہوگا۔ اور موت سے ڈرنا ہوگا یعنی مال کو جمع کرنے کی فکر میں لگ جائیں گے۔ اور موت سے ڈریں گے کہ کہیں جہاد میں جانے سے ہم مر نہ جائیں تو کفار ان پر غالب آ جائیں گے۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صر فی تحقیق: یُوْشِکُ یہ افعال مقار بہ میں سے مضارع کا صیغہ واحد مذکر غائب ہے بمعنی قریب ہے۔ تداعی باب تفاعل سے ماضی معروف کا صیغہ ہے بمعنی ایک دوسرے کو بلانا۔ اکتلة جمع مکتسر ہے آکل کی۔ اکل اسم فاعل کا واحد مذکر ہے بمعنی کھانے والا۔ وَلَیْسَ زَعْنُ النَزْعِ بمعنی کھینچنا مصدر (فتح یفتح) سے بحث لام تاکید بانون ثقیلہ کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ المہابة یہ الہیبة مصدر سے مصدر میسی ہے۔ لَیْقِذْفَنَّ قذف مصدر (ضرب یضرب) بمعنی ڈالنا سے لام تاکید بانون ثقیلہ کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾..... وَقَبِلَ الْمَغْرِبِ حَضَرَ أَصْدِقَاءَ أَبِي وَأَقَارِبَنَا وَنَقَلَ الْفُطُورَ إِلَى الْمَسْجِدِ وَكَانَ الْوَقْتُ شَدِيداً عَلَى فُكْنَتْ أَرْمُشُ الْمُؤَذِّنِ وَأَعَذَّ الدَّقَائِقُ فَلَمَّا أَذَّنَ أَفْطَرْتُ بِمَقَرَةٍ ثُمَّ أَكَلْتُ وَشَرِبْتُ وَقُلْتُ كَمَا عَلَّمَنِي أَبِي ذَهَبَ الظَّمْأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَتَبَّتِ الْأَجْزَانُ شَاءَ اللَّهُ.

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کیجئے۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیجئے۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السؤال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ مغرب سے پہلے میرے والد کے دوست اور ہمارے رشتہ دار سب آگئے اور افطاری مسجد میں لے جانی گئی۔ وہ وقت کا ثنا میرے اوپر بہت کٹھن ہو گیا۔ پس میں مؤذن کی طرف بار بار دیکھ رہا تھا اور منٹ گن رہا تھا۔ پس جس وقت مؤذن نے اذان کہی میں نے ایک کھجور کے ساتھ افطار کیا پھر میں نے کھایا اور پیا۔ اور جو دعا میرے والد نے مجھے سکھائی تھی وہ پڑھی۔ ذہب الظمأ الخ یعنی پیاس جاتی رہی اور گئیں تر ہو گئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہو گیا۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق :- الفطور بمعنی افطاری۔ اَرْمُقُ رفق مصدر

(نصر ینصر) دیر تک دیکھنا۔ بار بار دیکھنا۔ سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ الظما ظمئ یظمؤ (سمع یسمع) کا مصدر ہے تحت پیاسا ہونا۔ اِبْتَلَتْ ابتلال مصدر (افتعال) سے ماضی معروف کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ الغروق جمع غرق کی بمعنی رگ۔

﴿الشق الثانی﴾

شَرَّ الْمَقَالِ الْكَذِبُ خَيْرُ الْخِصَالِ الْاَدَبُ
الْبُخْلُ عَيْبٌ قَاضٍ وَالْجُودُ سِتْرٌ صَالِحٌ
الْعَقْلُ قَاضٍ عَادِلٌ وَالْعُجْبُ ذَاةٌ قَاتِلٌ
الْفَمْرُ ضَيْفٌ رَاجِلٌ وَالْمَالُ ظِلٌّ زَائِلٌ

(۱) اشعار پر اعراب لگا کر ترجمہ واضح کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین چیزیں مطلوب ہیں۔ (۱) اشعار پر اعراب

(۲) اشعار کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار پر اعراب :- کما مر فی السؤال۔

(۲) اشعار کا ترجمہ :-

بری گفتگو جھوٹ بولنا ہے اچھی عادت ادب ہے
بخل رسوا کرنے والا عیب ہے سخاوت بہترین پردہ ہے
عقل منصفانہ فیصلہ کرنے والی ہے فخر اور غرور مہلک بیماری ہے
عمر کوچ کرنے والا مسافر ہے مال زائل ہونے والا سایہ ہے

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق :- خِصَال خصلت کی جمع ہے بمعنی عادت

فَاضِحٌ فضحاً مصدر (فتح یفتح) سے اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ قَاضٍ قضاء مصدر (ضرب یضرب) سے اسم فاعل کا واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ الْعُجْبُ مصدر ہے باب سمع یسمع سے بمعنی فخر و غرور۔ رَاجِلٌ رحل اور رحیل مصدر (فتح یفتح) سے اسم فاعل کا واحد مذکر کا صیغہ ہے بمعنی کوچ کرنا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾..... قَطَفَ مَحْمُودٌ ذَهْرَةَ جَمِيلَةٍ نَالَ الْمُجِدُّونَ الْجَوَائِزَ
الْثَمِينَةَ حَصَدَ الزَّرْعُ فِي أَوَائِلِ الرَّبِيعِ كُنْتُ أَسْمَعُ تَغْرِيدَ الطَّيْرِ عَلَى
الْأَغْصَانِ -

(۱) مذکورہ عبارت کا اردو میں ترجمہ کریں (۲) نیز درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔
حامد نے اذان سن لی اور بچوں کو جگایا ان لوگوں نے حج کیا اور مسجد نبوی کی زیارت کی سورج
ڈوبتا ہے اور تاریکی چھا جاتی ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو چیزیں مطلوب ہیں۔ (۱) عربی جملوں کا اردو میں
ترجمہ (۲) اردو جملوں کی عربی۔

﴿جواب﴾ (۱) عربی جملوں کا اردو ترجمہ: محمود نے ایک خوبصورت پھول
توڑا۔ محنتی لوگوں نے قیمتی انعامات حاصل کیے۔ موسم بہار کے شروع میں فصل کاٹ لی گئی۔ میں
شہنیوں پر پرندوں کی چچھہاٹ سنتا تھا۔

(۲) اردو جملوں کی عربی: - سَمِعَ حَامِدٌ الْأَذَانَ وَأَيَّقَطَ الْأَطْفَالُ حَجَّ هُوَذَا
النَّاسُ وَزَارُوا الْمَسْجِدَ النَّبَوِيَّ. تَغَرَّبَ الشَّمْسُ وَتَغَشَّى الظُّلْمَةُ -

﴿الشق الثانی﴾..... درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر عربی میں مضمون
لکھیں جو کم از کم دس سطروں پر مشتمل ہو۔ المسجد۔ الكتاب الاستاذ۔ القرية۔

﴿جواب﴾ - المسجد کتاب الاستاذ پر مضمون ۱۴۲۳ھ کے سوال ثالث کی شق
ثانی میں گزر چکا ہے۔ اور القرية پر مضمون ۱۴۲۳ھ کے سوال ثالث کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔

الورقة الثانية في الحديث والادب العربي

﴿السوال الاول﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾..... عن عائشة رضي الله تعالى عنها قالت جاء رجل

فَقَعْدَ بَيْنِ يَدَيِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنْ لِي
مَمْلُوكَيْنِ يَكْذِبُونَنِي وَيَخُونُونَنِي وَيَعْصُونَنِي وَاسْتَهْمَهُمْ وَأَضْرِبَهُمْ فَكَيْفَ أُنَا
مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يُحْسَبُ
مَا خَانُوكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَبُوكَ إِنْ كَانَ عِقَابُكَ إِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوبِهِمْ كَانَ كِفَافًا
لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَعِقَابُكَ إِيَّاهُمْ دُونَ ذُنُوبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَإِنْ كَانَ عِقَابُكَ
إِيَّاهُمْ غَوْقَ ذُنُوبِهِمْ اقْتَصَ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ فَتَنْحَى الرَّجُلُ وَجَعَلَ يَهْتَفُ وَيَبْكِي -
(۱) سلیس ترجمہ کرنے کے بعد خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صر فی تحقیق لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) حدیث کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ

الفاظ کی لغوی و صر فی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) حدیث شریف کا ترجمہ:- حضرت عائشہؓ سے روایت ہے فرماتی
ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک شخص آکر بیٹھ گیا اور عرض کرنے
لگا میرے پاس چند غلام ہیں جو میرے پاس جھوٹ بولتے ہیں اور میرے مال میں خیانت کرتے
ہیں اور میری نافرمانی کرتے ہیں اس وجہ سے میں ان کو برا بھلا کہتا ہوں اور ان کو مارتا ہوں تو
قیامت والے دن میرا ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوگا؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب
قیامت کا دن ہوگا اس وقت پورا حساب ہوگا۔ انہوں نے جو خیانت کی اور تمہاری نافرمانی کی اور
تمہارے ساتھ جھوٹ بولا اور جو تم نے ان کو سزا دی ہوگی اس سب کا حساب ہوگا۔ اگر تمہارا ان کو
سزا دینا ان کے جرائم کی بقدر ہوگا تو تمہارا معاملہ برابر ہوگا نہ تمہیں کوئی ثواب ملے گا اور نہ تم پر کوئی
عذاب ہوگا۔ اور اگر تمہاری سزا ان کے جرائم سے کم ہوگی تو تمہارا زائد حق ہوگا یعنی تمہیں اجر و
ثواب ملے گا اور اگر تمہاری سزا ان کے جرائم سے زائد ہوگی تو تم سے ان کے لیے اس زیادتی کا
بدلہ لیا جائے گا۔ یہ سن کر وہ شخص ایک طرف جا کر بیٹھ گیا اور رونے اور چلانے لگا۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صر فی تحقیق:- مَمْلُوكَيْنِ الْمَلِكِ مصدر

(ض) مالک ہونا سے اسم مفعول کا جمع مذکر کا صیغہ ہے۔ يَكْذِبُونَ الْكَذِبَ مصدر (ض) جھوٹ

بولنا سے مضارع معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ يَخُونُونَ الخيانة مصدر (نصر ينصر) خیانت کرنا سے مضارع معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ يَغْضُونَ الغضيان مصدر (ض) نافرمانی کرنا سے مضارع معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ أَشْتَمُ اشم مصدر (ض) گالی دینا سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ أَضْرِبُ الضرب مصدر (ض) یعنی مارنا سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ يُحْسِبُ الحساب مصدر (ن) حساب کرنا سے مضارع مجہول کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ خَانُوا الخيانة مصدر (ن) سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ عَصَوْا العصيان مصدر (ض) سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ كَذَبُوا الكذب مصدر (ضرب يضرب) جھوٹ بولنا سے جمع مذکر غائب ماضی معروف کا صیغہ ہے۔ يَهْتَفُ الهتف مصدر (ض) چلاتا آواز کرنا سے مضارع معروف کا واحد مذکر غائب ہے۔ وَيَبْكِي البكاء مصدر (ض) رونا سے مضارع معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ تَنْحَى التنحي مصدر (تفعل) سے ماضی معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

﴿الشق الثاني﴾ عن العرياض بن سادية قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم اقبل علينا بوجهه فوعظنا موعظة بليغة ذرّفت منها العيون ووجلّت منها القلوب فقال رجل يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كأن هذه موعظة مودّع فأوصنا فقال أوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وإن كان عبداً حبشياً فإنه من يعش منكم بعدى فسيري اختلافاً كثيراً فعليكم بسنتي و سنة الخلفاء الراشدين المهديين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ وإياكم ومحدثات الأمور فإن كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة.

سلیس ترجمہ کرنے کے بعد خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) حدیث شریف کا ترجمہ

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) حدیث شریف کا ترجمہ: عرباض بن ساریہؓ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں نماز پڑھائی پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور ہمیں دیر تک نہایت بلیغ انداز میں نصیحتیں فرمائیں جس سے لوگوں کی آنکھیں آنسو بہانے لگیں۔ اور دل دھڑکنے لگے۔ تب ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ آج کی یہ نصیحتیں ایسے ہیں جیسے رخصت کرنے والے کی نصیحت ہے۔ پس آپ ہمیں اور وصیت فرمادیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں تمہیں اللہ سے ڈرتے رہنے کی اور احکام سننے اور ان پر عمل کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ حکم دینے والا حشی غلام کیوں نہ ہو۔ کیونکہ میرے بعد تم میں سے جو زندہ رہے گا وہ آپس میں بہت اختلافات دیکھے گا۔ لہذا تم پر لازم ہے کہ تم میری سنت پر اور میرے خلفاء راشدین جو ہدایت یافتہ ہیں ان کے طریقے پر چلنا اور اس کو لازم پکڑنا اور انہیں ڈاڑھوں کے ساتھ مضبوطی سے پکڑ لینا۔ اور دین میں نئی بات سے بچتے رہنا اس لیے کہ ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق: وَعَظَ الْوَعْظَ مصدر (ضرب یضرب) سے ماضی معروف کا صیغہ واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ ذَرَفَتْ الزَّرْفَ مصدر (ضرب یضرب) بمعنی بہانا سے ماضی معروف سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ وَجَلَّتْ الْوَجَلَّ مصدر (سمع یسمع) ڈرنا سے ماضی معروف سے واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ الْقُلُوبَ جمع ہے قلب کی قلب بمعنی دل۔ باب ضرب سے پھیرنا۔ اَوْصَى الْاِیْصَاءَ مصدر (افعال) بمعنی وصیت کرنا سے امر حاضر کا واحد مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ اَوْصَى الْاِیْصَاءَ مصدر (افعال) سے مضارع معروف کا واحد متکلم کا صیغہ ہے۔ مَنْ یَعِشْ یَعِیْشُ العِیْشَ مصدر (ضرب یضرب) بمعنی جینا سے مضارع معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ مَنْ شَرَطِیْہُ كَے آنے کی وجہ سے مجزوم ہوا یا اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ سَیَرَى الرُّوْیَۃَ مصدر (فتح یفتح) بمعنی دیکھنا سے مضارع معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ الْمَهْدِیْنِ الْهَدِیَۃَ مصدر (ضرب یضرب) بمعنی راہ دکھانا سے اسم مفعول کا جمع مذکر کا صیغہ ہے حالت

جری یا قابل مسورہ کے ساتھ آئی ہے۔ تَمَسَّكُوا التَّمَسَّك مصدر (تفعل) بمعنی مضبوط پکڑنا سے امر حاضر کا جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ عَضُوا الْعَض مصدر (سمع یسمع) دانت سے پکڑنا۔ دانت سے کاٹنا سے امر حاضر کا جمع مذکر حاضر کا صیغہ ہے۔ النَّوَاجِذ جمع ناجذہ کی بمعنی ڈاڑھ انجذ مصدر (ض) ڈاڑھوں سے کاٹنا۔ مُحَدَّثَات جمع ہے محدثہ کی الاحداث مصدر (افعال) نئی چیز پیدا کرنا۔ الامور جمع امر کی امر مصدر ہے باب نصر کا بمعنی حکم کرنا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾.....كَانَ أَمْسِ يَوْمَ الْعِيدِ اجْتَمَعَ النَّاسُ وَالْأَطْفَالُ عِنْدَ الْغُرُوبِ يَتَرَأَوْنَ الْهَلَالَ وَصَعِدُوا عَلَى سُقُوفِ الْبُيُوتِ وَالسُّطُوحِ وَعَلَى الْمَنَارَاتِ ظَهَرَ الْهَلَالُ فَهَتَفَ الْأَوْلَادُ الْهَلَالَ الْهَلَالَ وَجَرَوْا إِلَى بُيُوتِهِمْ وَسَلَّمُوا عَلَى آبَائِهِمْ وَأُمَّهَاتِهِمْ وَعَلَى الْأَقَارِبِ فَدَعَوْا لَهُمْ بِالْبَرَكَاتِ وَطَوَّلَ الْعُمْرَ.

عبارت کا واضح ترجمہ کریں۔ اور خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صر فی تحقیق لکھنا نہ بھولیں۔ پوری عبارت پر اعراب لگائیں اور بتائیں کہ اھلال اھلال کی ترکیب میں کیا واقع ہے؟

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں۔ (۱) پوری عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا واضح ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صر فی تحقیق (۴) اھلال اھلال کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:- کل عید کا دن تھا لوگ اور بچے غروب آفتاب کے وقت چاند دیکھنے کیلئے جمع ہو گئے اور گھروں کی چھتوں پر اونچی جگہوں پر اور میناروں پر چڑھ گئے۔ چاند نظر آ گیا اور بچوں نے آواز لگائی چاند چاند اور اپنے گھروں کی طرف دوڑے اور اپنے ماں باپ اور قریبی عزیزوں کو سلام کیا اور انہوں نے ان کو برکت اور درازی عمر کی دعا دی۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صر فی تحقیق:- الْأَطْفَال جمع ہے طفل کی بمعنی بچہ يَتَرَأَوْنَ التَّرائی مصدر (تفاعل) بمعنی دیکھنے کی کوشش کرنا مضارع معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ اصل میں يَتَرَأَوْنَ تَتَرَأَوْنَ تھا تعلیل کر کے يَتَرَأَوْنَ ہو گیا۔ السُّقُوف جمع سقف کی بمعنی

چھت۔ السَّطُوح جمع ہے سطح کی بمعنی چھت۔ المَنَارَات جمع ہے منارہ کی روشنی کی جگہ روشنی کا مینار اذان دینے کا مینارہ۔ هَتَفَ الحَفَّ مصدر (ضرب يضرب) بمعنی چلانا شور کرنا سے ماضی معروف کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے الهلال الهلال پہلی رات کے چاند کو کہتے ہیں جمع اَهِلَّة۔ جَزَوْا الجری مصدر (ض) بمعنی چلنا دوڑنا سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے سَلَمُوا التسلیم مصدر (تفعیل) بمعنی سلام کرنا سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ فَدَعَوْا الدعوة مصدر (ن) بمعنی بلانا۔ دعا کرنا سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

(۴) الهلالُ الهلالُ کی ترکیب :- یہ خبر ہے مبتدا محذوف ہذا کی۔

﴿الشَّقِ الثَّانِي﴾ وَقَرَّبْتُ قَبِيلَةً مِّنْ قُرَيْشٍ حَفَنَةً مَّمْلُوءَةً ثُمَّ تَخَالَفْتُ مَعَ قَبِيلَةٍ أُخْرَى عَلَى الْمَوْتِ وَأَدْخَلُوا أَيْدِيَهُمْ فِي ذَلِكَ الدَّمِ وَقَالُوا لَا نَتْرَكَ هَذَا الشَّرَفَ أَوْ نَمُوتَ وَكَانَ هَذَا شَرًّا كَبِيرًا وَخَطَرًا عَظِيمًا وَالْمَوْتُ شَيْءٌ هَيِّنٌ لِلْعَرَبِ فِي سَبِيلِ الْحَقِّ وَالشَّرَفِ إِذَا لَا بُدَّ مِنَ الْحَرْبِ وَالْحَرْبُ مَشْتُومَةٌ جَدًّا.

عبارت پر اعراب لگائیں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں اور بتائیں شرّ کبیر اور خطر عظیم منصوب کیوں ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۳) شرّ کبیر اور خطر عظیم کے نصب کی وجہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب: حکما مَرَّ فِي السَّوَالِ۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق :- قَرَّبْتُ التَّقَرُّبَ مصدر (تفعیل) بمعنی قریب کرنا سے ماضی معروف کا صیغہ واحد مؤنث غائب ہے۔ مَمْلُوءَةٌ - المَلَأَ مصدر (فَتْح يَفْتَحُ) بمعنی بھرتا اسم مفعول کا واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔ تَخَالَفْتُ التَّخَالَفَ مصدر (تَعَالَى) بمعنی آپس میں قسم کھانا سے ماضی معروف کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ أَدْخَلُوا الادْخَالَ مصدر (افعال)

بمعنی داخل کرنا سے ماضی معروف کا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اَیْدِیْہُمْ اَیْدِیْ جمع ہے ید کی بمعنی ہاتھ۔ تَتَرَکُ التَرَک مصدر (ن) بمعنی چھوڑنا سے مضارع معروف کا جمع متکلم کا صیغہ ہے۔ هَیِّنَ الھون مصدر (ک) بمعنی نرم آسان ہونا سے صفت مشبہ کا واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ مَشْتُوْمَةُ الشُّوم مصدر (ک) بمعنی متخوس ہونا سے اسم مفعول کا واحد مؤنث کا صیغہ ہے۔

(۳) شَرّاً کبیراً اور خَطراً عَظِیماً کے نصب کی وجہ۔ شرّاً کبیراً موصوف صفت ملکر معطوف علیہ اور خطراً عظیماً موصوف صفت ملکر معطوف معطوف علیہ ملکر کان کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ (۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا بھی نہیں ہوئے تھے کہ آپ کے والد کا انتقال ہو گیا۔ (۲) جب حضرت عمرؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر سنی تو تلوار نیام سے کھینچی لی اور کہنے لگے کہ میں نے کسی سے یہ کہتے سنا نہیں کہ آپ وفات فرما گئے یہاں تک کہ میں اس کی گردن مار دوں گا۔ (۳) دین میں مدہنت کوئی پسندیدہ بات نہیں۔ (۴) جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو دین حق کی طرف بلایا تو لوگ آپ کے دشمن ہو گئے۔ (۵) حضرت خالد بن ولید ایک ملک کے بعد دوسرے ملک فتح کرتے رہے کہ حضرت عمرؓ نے ان کو معزول کر دیا تا کہ لوگ فتنہ میں نہ پڑیں اور جان لیں کہ جو کچھ کرتا ہے اللہ کرتا ہے۔

درج بالا عبارت کا عربی میں ترجمہ کیجئے۔

﴿جواب﴾ اردو عبارت کا عربی میں ترجمہ:- مَاكَادَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُولَدُ حَتَّى تُوَفَّى أَبُوهُ (۲) لَمَّا سَمِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ نَعَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّ السَّيْفَ مِنْ غَمْدِهِ وَطَفِقَ يَقُولُ لَا أَسْمَعُ أَحَدًا أَنْ يَقُولَ بَأْنَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُوَفَّى حَتَّى أَضْرِبَ عَنْقَهُ (۳) مَا لَمْ دَاهَنْتُهُ فِي الدِّينِ بِمَرْضِيَّةٍ (۴) لَمَّا دَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ إِلَى الدِّينِ الْحَقِّ فَاصْبَحُوا أَعْدَاءَ اللَّهِ (۵) مَا فَتَيْتُ خَالِدَ بْنَ وَلَيْدٍ يَنْتَصِرُ قَطْرًا بَعْدَ

قَطُرٌ حَتَّى عَزَلَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ لِثَلَا يُفْتَنَ النَّاسُ وَلِيَعْلَمَ النَّاسُ
يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَفْعَلُ.

﴿الشق الثانی﴾..... درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر عربی میں مضمون لکھیں
جو آپ کے امتحانی کاپی کے ایک صفحہ سے کم نہ ہو۔

(۱) المکة المکرمه (۲) الرسول الخاتم (۳) الکتاب (۴) البرید

(۵) المطار (۶) القطار

﴿جواب﴾:- الکتاب پر مضمون ۱۴۲۳ھ کے سوال ثالث کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔
اور البرید پر مضمون ۱۴۲۳ھ یعنی کے سوال ثالث کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔

مکة المکرمه

مکة المکرمه هی بلدة من بلاد المملكة العربية السعودية. بدأ الاسلام
من هذه البلدة لان الله تبارك وتعالى بعث محمداً صلى الله عليه وسلم نبياً
فی هذه البلدة. فیها وولد محمد صلى الله عليه وسلم ومضى اربعون سنة
من عمره صلى الله عليه وسلم ثم اوحى الله تعالى اليه فی غار حراء التي
وَقَعَتْ فی جبل النور وجبل النور واقع فی مكة المکرمه . فیها نبیانٌ یقال لهُ
"بیت الله" هو بیتُ آسَسَهُ سیدنا ابراهيم وابنه اسماعیل علی نبینا وعلیهما
الصلوة والسلام قال تعالى فی شأنه إِنَّ أَوَّلَ بَیْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِی بِبَکَّةِ
مبارکاً وهدى للعالمین۔ فیہ آیات بینات مقام ابراهيم ومن دخله کان آمناً
ولله علی الناس حج البیت من استطاع الیه سبیلاً ههنا یجمع الناس فی کل
سنةٍ لاداء الحج وریارة المقامات المقدسة یتوفون بالبیت ویستلمون
الحجر الاسود ویسعون بین الصفا والمروة یرمون الجمرات الثلاثة قبل
الاسلام اهل مكة کانوا یعبدون الاصنام ووضعوها الاصنام فی بیت الله لما
جاء الاسلام دعا النبی صلى الله علیه وسلم الناس الی عبادة الله وتوحدہ

حتى صاروا موحدين مخلصين لله الدين. فيه قال تعالى هو الذي ارسل
رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله
يزور الناس مكة المكرمة لتسكين قلوبهم وقرعة عيونهم وقضاء
حاجاتهم الدينية - اللهم وفقنا لزيارة هذا البلد الامين آمين -

الرسول الخاتم

الله تبارك وتعالى بعث الانبياء لاهياء الدين في كل زمان فبعث آدم و
نوحاً و ابراهيم وموسى وعيسى وغيرهم على نبينا وعليهم الصلوة والسلام
وهم بذلوا جهدهم واموالهم وانفسهم في سبيل الله لاهياء الدين. فمنهم من
أُوذِيَ ومنهم من أُخْرِجَ مِنْ بِلَدِهِ ومنهم من قُتِلَ ثم بعث الله تعالى نبينا محمداً
صلى الله عليه وسلم لكافة الناس الى يوم القيامة وكانت في العالم قبل ولادة
النبي صلى الله عليه وسلم جهالة رفع الله تعالى هذه الجهالة ببعثة محمد
صلى الله عليه وسلم ونور سائر الكائنات بنوره وختم الظلمة به بذل النبي
صلى الله عليه وسلم جهداً كثيراً في تبليغ الدين القيم اى الاسلام فأُوذِيَ
أشد الايذاء

ودعاهم الى سبيل الله بالحكمة والموعظة الحسنة حتى غلب دين
الاسلام على سائر الاديان السابقة وصار الدين كله لله
وختم الله النبوة والرسالة ببعثة نبينا محمد صلى الله عليه وسلم كما
قال تعالى ما كان محمد اباً احدي من رجالكم ولكن رسول الله وخاتم النبيين
وقال عليه الصلوة والسلام انا خاتم النبيين لا نبي بعدى.

المطار

بلدى ملتان هو بلد كبير و قديم من بلاد باكستان فيه المحطة و
موقف السيارات والمطار جاء ابن عمي من ساهيوال للملاقات في

التعطيلات السنوية فاراد يوماً مشاهدة المطار فكنت معه حتى وصلنا الى المطار فرآينا طائرة من قريب هي تهرب قبل الطيران على الشارع وسيره سريع جداً

المطار مكان اهم من امكنة الوطن من حيث الحرب والرابطة بين العالم يكون نظر العدو في ايام الحرب على المطار خصوصاً يريدان يقبضة في ابتداء الحرب

هو ذريعة المجئ والذهاب للناس في سائر انحاء العالم في وقت محدود. عليه الطائرات موجودة مستعدة في كل وقت لاسيما في مطار الحرب ويعطى المسافرون سهولة كثيرة في اثناء السفر في الطائرة والمطار من حيث الاكل والشرب والجلوس وغيرها افراد الخدمة مستعدون لخدمة الناس في كل وقت ويحفظون متاعهم ويفتشون امتعتهم الحاصل الطائر والمطار نعمة عظيمة من نعم الله تعالى والحمد لله على ذلك.

القطار

أردنا في تعطيلات الصيف السفر الى الكراتشي فشاورنا كيف نسافر على السيارة او القطار فاشار أبي ان نسافر على القطار لان السفر على القطار سهل بالنسبة الى السفر على السيارة.

ايضاً القطار فائدته كثيرة في الحقيقة التجارة الدولية اعتمادها عليه لولا القطار لخفضت اسواق التجارة لاشك ان السفر زالت مشقاته من اجل القطار كان الناس يسافرون في قديم الزمان على العجلات والعربات وكانوا يقطعون المسافة في الاسابيع والشهور والقطار سهل السفر القطار جريه سريع جداً الناس الآن يسافرون بسهولة في اقل الوقت.

القطار نوعان الاول يركب فيه الناس وينتقلون من بلد الى بلد

وَيَصِلُونَ إِلَى غَايَتِهِمْ بِسَهْوَةٍ وَالثَّانِي مِنْهُمَا يَنْقُلُ الْبَضَائِعَ خَفِيفَةً كَانَتْ أَوْ ثَقِيلَةً نُرْسِلُ بِهِ أَمْتَعَتَنَا مِنْ كُتُبٍ وَطَاعِمَةٍ وَغَيْرِ ذَلِكَ.

الورقة الثانية في الحديث والادب العربي

﴿السؤال الاول﴾ ١٤٢١ هـ

﴿الشَّقِ الْاَوَّلُ﴾..... ١- الْاَبَادِيُّ بِالسَّلَامِ بَرِئَ مِنَ الْكِبَرِ- ٢- الْاِقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نِصْفُ الْمَعِيشَةِ- ٣- مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَغْنِيهِ- ٤- اِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِبَ الْفِتْنَةُ- ٥- اِنَّ الصَّدَقَ طَمَئِنَّةٌ وَاِنَّ الْكِذْبَ رِبَّةٌ.

مندرجہ بالا احادیث پر اعراب لگا کر مطلب خیز ترجمہ کریں۔ (۲) آخری دو حدیثوں کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین باتیں مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲) احادیث کا ترجمہ (۳) آخری دو حدیثوں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب: کما مر فی السؤال۔

(۲) احادیث کا ترجمہ :- اسلام میں پہل کرنے والا تکبر سے پاک ہے۔ ۲۔ خرچ میں مہمانہ روی اختیار کرنا آدمی آمدنی ہے۔ ۳۔ آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے یہ ہے کہ وہ ان چیزوں کو چھوڑ دے جن میں فائدہ نہ ہو۔ ۴۔ یقیناً نیک بخت وہ شخص ہے جو فتنوں سے دور رکھا گیا۔ ۵۔ بیشک سچ اطمینان کا باعث ہے اور جھوٹ بے اطمینانی کا باعث ہے۔

(۳) آخری دو حدیثوں کی ترکیب :- اِنَّ السَّعِيْدَ اِنْ حُرِفَ مِثْلُ بِفَعْلٍ
السَّعِيْدَ اِنَّ كَا سَمَ لَا مَ تَاكِدُ كَا مَنَّ مَوْصُولُ جُنِبَ فَعْلٌ مَجْهُولٌ هُوَ مُخْمَرٌ مُتَقَرَّبٌ نَائِبٌ فَاعِلُ الْفِتَنِ
مَفْعُولُ بِهِ فَعْلٌ مَجْهُولٌ اِنِّ نَائِبٌ فَاعِلٌ مَفْعُولُ بِهِ سَعِيْدٌ جَمْلَةٌ فَعْلِيَّةٌ خَبَرِيَّةٌ هُوَ كَ صِلَةٌ مَوْصُولٌ صِلَةٌ مُلْكٌ اِنَّ
كِيْ خَبَرٌ اِنَّ اِنِّ اِسْمٌ اَوْ خَبَرٌ سَعِيْدٌ اِسْمِيَّةٌ خَبَرٌ هُوَ ۲- اِنَّ الصَّدَقَ اِنْ حُرِفَ مِثْلُ بِفَعْلٍ
الصَّدَقَ اِسْمٌ اَوْ خَبَرٌ اِسْمَانِيَّةٌ اِسْمٌ اَوْ خَبَرٌ اِسْمِيَّةٌ خَبَرٌ هُوَ كَ صِلَةٌ مَوْصُولٌ صِلَةٌ مُلْكٌ اِنَّ
وَاقَوْ عَاطِفٌ اِنْ حُرِفَ مِثْلُ بِالْفَعْلِ الْكَذْبَ اِسْمٌ اَوْ خَبَرٌ اِسْمِيَّةٌ خَبَرٌ هُوَ كَ صِلَةٌ مَوْصُولٌ صِلَةٌ مُلْكٌ اِنَّ اِسْمٌ اَوْ خَبَرٌ

ملک جملہ اسیہ خبریہ ہو کہ معطوف، معطوف علیہ ملکہ جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾ (الْكَیْسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ اتَّبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنَّى عَلَى اللَّهِ -

۲- اَلَا تُمْ مَاحَاكَ فِیْ هَذَرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ یَطْلُعَ عَلَیْهِ النَّاسُ -

(۱) احادیث مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ (۲) احادیث کی تشریح ذکر کریں۔

(۳) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث پر اعراب (۲)

احادیث کا ترجمہ (۳) احادیث کی تشریح۔ (۴) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث پر اعراب:- کما مر فی السؤال۔

(۲) احادیث کا ترجمہ:- اہو شیار آدمی وہ ہے جو اپنے نفس کو بدلہ دے۔ اور عمل

کرے اس چیز کیلئے جو موت کے بعد ہے۔ اور بے وقوف وہ ہے جو اپنے نفس کو اس کی خواہشات کے پیچھے لگائے اور آرزو اللہ پر رکھے۔ ۲ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تو ناپسند سمجھے کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔

(۳) احادیث کی تشریح:- عقلمند اور ہوشیار وہ ہے جو اپنے نفس پر غالب آئے اور نفس کو

اللہ تعالیٰ کے حکموں کا مطیع بنادے اور نفس کو جانچتا اور پرکھتا رہے اور اس کو بدلہ دیتا رہے تاکہ گناہوں سے بچا رہے۔ اور موت کی تیاری کرے۔ اور عاجز بے بس اور بے وقوف وہ شخص ہے جو نفس کی ناجائز خواہشات بھی پوری کرتا رہے اور بغیر نیکی کیے اللہ تعالیٰ سے بخشش کی امید رکھے۔

دوسری حدیث کی تشریح یہ ہے کہ گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور شک اور تردد پیدا

کرے اور دل میں اس کے کرنے پر اطمینان نہ رہے کہ یہ نہیں یہ کیسا کام ہے اور دوسری علامت اس کی یہ ہے کہ تو لوگوں کے اس پر مطلع ہونے کو ناپسند سمجھے کہ اگر اس کام کو کرتے ہوئے مجھے دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔ یہ گناہ کی علامت ہے۔

(۴) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب:- كَرِهْتَ فَعْلٌ بِفَاعِلٍ اَنْ تَاَصِبَ مَصْدَرٌ يَطْلُعُ

فعل علی جار مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے۔ الناس یطّلع کا فاعل، یطّلع فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر مفعول بہ کہرت فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾.....

طَلَبَ سَفِيٌّ بِالْأَمَلِ	لَسْتُ أَرْضَى بِالْكَسَلِ
غَايَتِي نَيْلَ الطَّلَبِ	لَا أَبَالِي بِالتَّعَبِ
أَبْتَنِي الْبَيْتَ الْحَسَنُ	بِنِظَامٍ لِّلْسَكَنِ
وَلِقُوتِي أَنَّهُ ب	لَسْتُ يَوْمًا أَلْعَبُ
كُلَّ صَبْفٍ أَجْمَعُ	لِي طَقَامًا يُشْبِعُ

اشعار مذکورہ پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی اور صرفی تحقیق کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اشعار پر اعراب لگانا (۲)

اشعار کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی صرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارات پر اعراب:- کما مر فی السؤال۔

(۲-۳) اشعار کا ترجمہ۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:- پرچہ ۱۳۲۵ھ سوال

ثانی کی شق اول میں گزر چکی ہے۔

﴿الشق الثاني﴾..... وَقَدْ وَقَعَ هَذَا الرَّجُلُ الْأَمِينُ مَرَّةً فِي غَارٍ

إِنْطَبَقَتْ عَلَيْهِ صَخْرَةٌ فَلَمَّا يَدُسُّ مِنَ الْحَيَاةِ دَعَا اللَّهَ بِهَذَا الْعَمَلِ الصَّالِحِ وَقَالَ
اللَّهُمَّ إِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذَلِكَ إِيْتِغَاءَ وَجْهِكَ فَاكْشِفْ عَنَّا هَذِهِ الصَّخْرَةَ فَأَجَابَ اللَّهُ
دَعْوَتَهُ وَأَعَانَهُ.

(۱) عبارت پر اعراب لگائیے۔ (۲) عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کیجئے۔ (۳) خط کشیدہ

کلمات کی لغوی اور صرفی تحقیق کیجئے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب
(۲) عبارت کا ترجمہ (۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ :- تحقیق داخل ہوا وہ نیک آدمی ایک دفعہ غار میں مل گئی اس کے اوپر ایک چٹان پس جب ناامید ہو گیا زندگی سے تو اس نیک عمل کے وسیلہ سے اس نے دعا کی اور کہا اے اللہ اگر آپ جانتے ہیں کہ یہ عمل میں نے صرف آپ کی رضا طلب کرنے کیلئے کیا تھا تو اس چٹان کو ہم سے دور کر دے پس اللہ تعالیٰ نے اس کی دعا قبول فرمائی اور اس کی مدد فرمائی۔

(۳) خط کشیدہ کلمات کی لغوی صرفی تحقیق :- اِنْطَبَقَتْ الانطباق مصدر (انفعال) بمعنی مل جانا سے ماضی معروف کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ صَخْرَ پتھر کی چٹان جمع صَخْرٌ صَخُورٌ صخرات - اِبْتِغَاءً باب افتعال سے مصدر ہے بمعنی چاہنا۔ اِكْشِفَ الکشف مصدر (ض) بمعنی کھولنا سے امر حاضر معروف کا صیغہ واحد مذکر حاضر ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ دَعَوْتُ الْإِخْوَانَ وَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِمْ يَقْطِفُ الْوَلَدُ الرَّهْزَةَ وَيَشْمُهَا لَا تَدُومُ صَدَاقَةُ اللَّئِيمِ -

نیکی کبھی برباد نہیں جاتی۔ میں عربی میں تقریر کروں گا۔ ہجرت سے پہلے مسلمانوں پر بڑا ظلم کیا گیا۔ مذکورہ عربی جملوں کا اردو میں اور اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ کریں۔

﴿جواب﴾ (۱) اردو میں ترجمہ :- بلایا میں نے بھائیوں کو اور ان کی طرف پیغام بھیجا میں نے لڑکا پھول توڑتا ہے اور اس کو سونگھتا ہے کینے کی دوستی ہمیشہ نہیں رہتی۔

(۲) عربی میں ترجمہ :- لَا يَضِيْعُ الْبِرُّ أَبَدًا - سَأَخْطُبُ فِي اللِّغَةِ الْعَرَبِيَّةِ - ظَلِمَ الْمُسْلِمُونَ قَبْلَ الْهَجْرَةِ ظُلْمًا شَدِيدًا -

﴿الشق الثاني﴾ تاروں کی چمک ہرن کا شکار عدل و انصاف کرنے والے قاضی ایک خونریز لڑائی خوشگوار موسم ہمارے اسلاف کے کارنامے

(۱) عبارت مذکورہ کا عربی میں ترجمہ کر کے تحریر کردہ الفاظ کے معانی تحریر کریں۔

المرسم الحبر الرخیص السمین اللامع المقمرة الشامخة النشیط۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو چیزیں مطلوب ہیں۔ (۱) مذکورہ اردو جملوں کا عربی

میں ترجمہ (۲) تحریر کردہ الفاظ کے معانی۔

﴿جواب﴾ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ۔ لَمَعَانَ النُّجُومِ صَيِّدُ

الطَّبِي الْقَضَاءُ الْعَادِلُونَ حَرْبٌ دَائِمَةٌ الْفُضْلُ الرَّائِقُ أَعْمَالٌ أَسْلَفْنَا۔

(۲) عربی الفاظ کے معانی۔ پینسل سیاہی ستا، موٹا، چمکنے والا چاندنی، بلند پخت۔

الورقة الثانية في الحديث والادب العربي

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ ۱۔ لَا وَرَعَ كَالْكَفِّ ۲۔ لَا يَجِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَرَوْعَ

مُسْلِمًا ۳۔ اتَّقُوا اللَّهَ فِي هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُواهَا صَالِحَةً وَأَتْرَكُواهَا

صَالِحَةً ۴۔ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ وَيَقُولَ

يَلِيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَذَا الْقَبْرِ وَلَيْسَ بِهِ الْيَدِينَ الْإِبْلَاءُ۔

(۱) احادیث کا ترجمہ اور مطلب بیان کریں (۲) پہلی تین حدیثوں کی ترکیب نحوی کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ

(۲) احادیث کا مطلب (۳) پہلی تین حدیثوں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ۔ ۱۔ کوئی تقویٰ نہیں رکھنے جیسا۔ ۲۔ نہیں حلال

کسی مسلمان کے لیے کہ ڈرائے کسی مسلمان کو۔ ۳۔ تم ڈرو اللہ تعالیٰ سے ان بے زبان چوپائیوں

کے بارے میں پس تم سوار ہواں پر اس حال میں کہ وہ ٹھیک ہوں اور تم چھوڑواں کو اس حال میں

کہ وہ ٹھیک ہوں۔ ۴۔ (فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) دنیا ختم نہیں ہوگی یہاں تک کہ ایک

آدمی گزرے گا ایک قبر پر تو پلٹیاں کھانے لگے گا اس پر اور کہے گا کہ اے کاش کہ میں اس قبر والے

کی جگہ ہوتا اور یہ دین کی وجہ سے نہیں ہوگا بلکہ دنیاوی مصیبت کی وجہ سے ہوگا۔

(۲) احادیث کا مطلب: پہلی حدیث کی تشریح ۱۴۲۴ھ ضمنی سوال اول کی شق ثانی میں گزر چکی ہے۔

(۲) کسی مسلمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ کسی مسلمان کو بلا وجہ ڈرائے، ڈرانا عام ہے کہ باتوں سے ہو یا عمل سے، مثلاً دھمکی دینا یا ٹھاہ کر کے ڈرانا وغیرہ اور عمل سے مثلاً بندوق وغیرہ پکڑ کر اس کی طرف رخ کرنا یا گاڑی کے نیچے دینے والا عمل کرنا۔ البتہ کافر کو ڈرانا جائز ہے بلکہ بعض اوقات واجب ہو جاتا ہے۔

(۳) چوپایوں کے بارے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا حاصل یہ ہے کہ بھوکا اور پیاسا ہونے کی حالت میں ان پر سوار نہ ہو اور بوجھ نہ لا دو۔ اس وقت سوار ہو جب کہ وہ خوب موٹے تازے ہوں اور جب ان کو چارے وغیرہ کیلئے چھوڑ دو تو ان کا خوب خیال رکھو کہ وہ خوب موٹے تازے ہوں۔

(۴) آخری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ وہ پر فتن دور ہو گا ہر طرف فتنہ ہی فتنہ ہو گا ایک شخص قبر پر اس بات کی تمنا کرے گا کہ کاش میں اس قبر میں ہوتا اور اس کی وجہ کوئی دین کی رغبت یا بد عملی کا خوف وغیرہ نہ ہو گا۔ بلکہ دنیاوی مصیبتوں اور پریشانیوں کی وجہ سے دنیا کی زندگی سے تنگ آ کر یہ تمنا کرے گا۔

(۳) پہلی تین حدیثوں کی ترکیب: ۱۔ لَا وَزَعَ الْخَ لَا حَرْفُ نَفْیِ جَنْسٍ وَزَعَ اس کا اسم حَرْفِ جَارِ الْكَفِّ مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا ثابت مقدر کے ثابت صیغہ اسم فاعل اس میں ہضمیر مستتر اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر لا کی خبر لا اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ لَا یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ الْخَ لَا حَرْفُ نَفْیِ یَحِلُّ فعل مضارع معروف لام جار مُسْلِمٍ مجرور آن ناصب مصدر یہ یَرْوَعُ فعل اس میں ہضمیر مستتر اس کا فاعل مُسْلِمًا مفعول یہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بہ تاویل مفرد لَا یَحِلُّ کا فاعل لَا یَحِلُّ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

۳. اتَّقُوا اللَّهَ الْخَ اتَّقُوا فعل امر حاضر اس میں ضمیر بارز اس کا فاعل لفظُ اللَّهِ مفعول بہ

فی حرف جار هذه اسم اشارہ البہائم موصوف المعجمة صفت موصوف صفت لکر مشارالیه اشارہ مشارالیه لکر مجرور جار مجرور لکر متعلق ہو فعل کے فعل اپنے فاعل اور مفعول یہ اور متعلق سے لکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿الشق الثاني﴾ ۱. الإقْتِصَادُ فِي النَّفَقَةِ نَصْفُ الْمَعِيشَةِ. ۲. التَّوَدُّدُ إِلَى النَّاسِ نَصْفُ الْعَقْلِ. ۳. لَا تَتَّخِذُوا الضَّيْعَةَ فَرَعْبُوا فِي الدُّنْيَا. ۴. إِنْ الدِّينُ بِدَاغَرِيْبًا وَسَمِعُودَ كَمَا بَدَأَ فَطُوبَى لِلْغُرَبَاءِ وَهُمْ الَّذِينَ يَصْلَحُونَ مَا أَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِي مِنْ سُنَّتِي۔

(۱) احادیث کا ترجمہ اور مطلب بیان کریں (۲) پہلی تین احادیث کی نحوی ترکیب کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کا مطلب (۳) پہلی تین احادیث کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ:- ۱۔ خرچ میں میانہ روی آدھی معیشت (آہرنی) ہے۔ ۲۔ اچھے لوگوں سے دوستی رکھنا آدھی عقل ہے۔ ۳۔ مت پکڑو جائیداد کو کہ تم شوق کرنے لگو گے دنیا میں۔ ۴۔ (فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے) بے شک دین شروع ہوا تھا اجنبی اور عنقریب لوٹ آئے گا جیسا کہ شروع ہوا تھا پس خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے جو اصلاح کریں گے اس چیز کی جس کو بگاڑ دیں گے لوگوں میرے بعد میری سنت میں سے۔

(۲) احادیث کا مطلب:- ۱۔ یعنی خرچ میں میانہ روی اختیار کرنی چاہیے۔ صرف تنخواہ بڑھانے ہی کی فکر نہیں ہونی چاہیے بلکہ اتنی ہی تنخواہ میں خرچ پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے یہی آدھی معیشت ہے۔ زندگی گزارنے کا یہ بہترین اور مجرب طریقہ ہے۔

۲۔ لوگوں سے محبت کرنا آدھی عقل ہے اس لیے کہ جب آدمی لوگوں سے محبت کرے گا تو لڑائی جھگڑے گالی گلوچ نہیں ہوگا۔ لوگوں سے ایسے طریقے سے ملنا کہ لڑائی جھگڑے سے بچا رہے یہ آدھی عقل ہے۔ اور پوری عقل پورے دین پر عمل کرنے سے ہوگی جس میں حقوق العباد اور حقوق اللہ بھی ادا کیے جائیں۔

۳۔ لفظ ”ضنیعہ“ دو معنی میں آتا ہے پیشہ۔ جائیداد۔ اگر پہلا معنی ہو تو مطلب یہ ہوگا کہ ایسا پیشہ نہ پکڑو کہ تم دنیا کے پیچھے لگ جاؤ اور تمہاری آخرت برباد ہو جائے۔ مثلاً سودی کاروبار یا کوئی ناجائز پیشہ نہ اختیار کرو۔ اور اگر دوسرا معنی لیا جاوے جیسا کہ عام طور پر لیا جاتا ہے تو پھر مطلب یہ ہوگا کہ جائیداد کے پیچھے ایسے نہ لگو کہ دنیا ہی کی طرف مائل ہو جاؤ اور آخرت بھول جائے۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ جائیداد والا ہونا کوئی عیب یا گناہ ہے بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کو نہ بھولو۔ اور جائیداد کے پیچھے پڑ کر اپنی آخرت خراب نہ کر لو۔

۴۔ اس حدیث شریف میں یہ بیان کرنا مقصود ہے کہ اسلام اپنے ابتدائی دور میں اپنی اقامت اور حمایت کے اعتبار سے بہت کمزور تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیروکار بہت تھوڑے تھے اور آپس میں قبائل میں بھی نزاع تھا۔ یہ کسمپرسی کی طرف اشارہ ہے۔ اور فرمایا اخیر زمانہ میں پھر ایسے ہی ہو جائے گا دین اسلام پر بہت کم لوگ ہی قائم رہ جائیں گے۔

صاحب مظاہر حقؒ نے لکھا ہے کہ اسلام کی ابتداء غریبوں سے ہوئی اسی طرح آخر میں بھی غریبوں میں ہی رہ جائے گا فطوبی للغرباء کے بعد ہم الذین یصلحون الخ سے غرباء کی تشریح کی گئی ہے غرباء سے مراد نادار نہیں بلکہ وہ لوگ مراد ہیں جو فساد کے زمانے میں سنتوں کی اصلاح کی کوشش کریں گے۔

(۳) احادیث کی ترکیب :- ۱۔ الاقتصاد مصدر موصوف فی حرف جار النفعه مجرور جار مجرور ملکر متعلق الثابت کے الثابت صیغہ اسم فاعل اس میں ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت موصوف صفت ملکر مبتداء نصف مضاف المعیشۃ مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر خبر مبتداء خبر ملکہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۲۔ التودد مصدر موصوف الی حرف جار الناس مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہو الثابت کے الثابت اسم فاعل اس میں ہو ضمیر مستتر اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر صفت موصوف صفت ملکر مبتداء نصف مضاف العقل مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر خبر مبتداء خبر ملکہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

۳۔ لاتَتَّخِذُوا فعل نہی ضمیر بارز اس کا فاعل الضیعة مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر نہی فا جوابیہ ترغبوا فعل مضارع ضمیر بارز فاعل فی حرف جار الدنیا مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جواب نہی نہیں اپنے جواب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾.....فانى غريب فى هذا البلد. هذا الحذاء واسع قليلا. سَلَّ السيف من غمده. رجل اتاه الله مالا فسَلَّطه على هلكته فى الحق. اِذْهَبْ فَاَحْتَطِبْ وِيعَ وَلَا أَرَيْنَكَ خُمْسَةَ عَشَرَ يَوْمًا . لكل حَى من احياء البلد ساع. رجال البريد يَزْتَدُونَ حُلًّا وَيَحْمِلُونَ حَقَائِبَ وَيَرْكَبُونَ دَرَجَاتٍ. (۱) ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ عبارت پر اعراب لگائیں (۳) سب سے آخری جملہ کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں۔ (۱) ترجمہ (۲) خط کشیدہ عبارت پر اعراب (۳) آخری جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارات کا ترجمہ:- پس میں مسافر ہوں اس شہر میں۔ یہ جوتا کچھ کھلا ہے۔ اس نے تلوار کو کھینچا اس کی میان سے۔ وہ آدمی جس کو اللہ نے مال دیا اور انصاف سے خرچ کرنے پر اسے مسلط کر دیا۔ جا اور لکڑیاں اکٹھی کر اور بیچ اور میں تجھ کو پندرہ دن تک ہر گز نہ دیکھوں۔ شہر کے محلوں میں سے ہر محلہ کے لیے ایک ڈاکیا ہوتا ہے۔ ڈاکخانہ والے مخصوص جوڑے پہنتے ہیں اور چمڑے کے تھیلے اٹھاتے ہیں اور سائیکلوں پر سوار ہوتے ہیں۔

(۲) خط کشیدہ عبارت پر اعراب:- كما مَرَّ فى السَّوَالِ-

(۳) آخری جملہ کی ترکیب:- رجال البريد مضاف البريد مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ مکر مبتداء يَزْتَدُونَ فعل با فاعل حُلًّا مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ واؤ عاطفہ يَحْمِلُونَ فعل با فاعل حَقَائِبَ مفعول بہ فعل

اپنے فاعل اور مفعول یہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف اول و اقّ عاطفہ یسرکبُون فعل
بافعل دَرَّاجَات مفعول یہ فعل اپنے فاعل اور مفعول یہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف ثانی
معطوف علیہ اپنے معطوفات سے ملکر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾.....

والجود ستر صالح	البخل عیب فاضح
من کرم الأعراق	طهارة الأخلاق
والغدر شرّ شیمة	الکذب والنميمة
لَا سَيِّمًا السُّرُورِ	تَأَنَّ فِي الْأُمُورِ
من حذر الفوات	واعجل الى الخيرات
لَا تَكُ عَنْهَا مُسْكَ	مَا لَكَ غَيْرُ نَفْسِكَ

(۱) ترجمہ اور مطلب بیان کریں (۲) شاعر کا نام لکھیں۔ (۳) خط کشیدہ شعر نمبر ۴ پر

اعراب لگائیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) اشعار کا

مطلب (۳) شاعر کا نام (۴) خط کشیدہ شعر پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار کا ترجمہ:-

سخاوت بہترین پردہ ہے	بخل رسوا کرنے والا عیب ہے
خاندانی شرافت کا ایک حصہ ہے	اخلاق کی پاکیزگی
اور خیانت بری عادت میں سے ہے	جھوٹ اور پھغفوری
خاص طور پر خوشی کے موقع پر آپ سے باہر نہ ہو	ہر کام میں جلد بازی سے بچو
فوت ہو جانے کے اندیشے سے	نیک کاموں میں جلدی کر
اس کی طرف سے لاپرواہ نہ رہو	تم کو تمہاری ذات سے ہی فائدہ ہو سکتا ہے۔

(۲) اشعار کا مطلب:- اشعار کا مطلب واضح ہی ہے۔

(۳) شاعر کا نام :- ابو العتاهیہ اسماعیل بن القاسم ہے

(۴) شعر نمبر ۴ پر اعراب :- جیسا کہ گزر چکا ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ خالی جگہ پر کریں اور پھر ترجمہ بھی کریں۔

هَبَّتْ رِيحٌ غَاصِقٌ وَقَلَعَتِ الْأَشْجَارَ - تَوَضَّاتِ الْبُنْتَانِ وَصَلَّتَا صَلَوةَ
الْفَجْرِ - دَخَلَ عَلَى الْأَمِيرِ رَجَالٌ وَحَلَسُوا طَوِيلًا

عربی میں ترجمہ کرو۔ لڑکیوں کو پردہ کا حکم دیا گیا اور بازار جانے سے روک دی گئیں۔ آپ
اس خبر سے ضرور خوش ہوں گے۔ کیا تم آج سبق کا ناغہ کرو گے؟

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) خالی جگہ پر کرنا (۲) عربی
جملوں کا اردو ترجمہ (۳) اردو جملوں کا عربی ترجمہ۔

﴿جواب﴾ (۱) خالی جگہ :- سوال میں پرکردی گئی ہیں (جس کے نیچے لکیر لگائی گئی ہے)۔
(۲) عربی جملوں کا اردو ترجمہ :- تیز ہوا چلی اور اس نے درختوں کو اکھاڑ دیا۔ دو
لڑکیوں نے وضو کیا اور فجر کی نماز پڑھی۔ امیر کے پاس لوگ آئے اور کافی دیر تک بیٹھے۔

(۳) اردو جملوں کا عربی ترجمہ :- الْبُنَاتُ أَمَرْنَ بِالْحِجَابِ وَمُنَعْنَ عَنِ
الْيَهَابِ إِلَى السُّوقِ صِرْتُمْ مَسْرُورِينَ مِنْ هَذَا الْخَبَرِ - الْآتِقْرَاءُ وَنَ الدَّرْسِ الْيَوْمِ -
﴿الشق الثاني﴾ مندرجہ ذیل الفاظ کے معانی لکھو۔

الْفَجْ - الناضج - المظلل - الراقق - الفخفة - الخشخشة -

ذیل میں درج الفاظ کا عربی میں ترجمہ کرو۔ دودھ دینے والی - ہندوانہ تہذیب - گھاس -

مہک - مہربان - خوریز -

﴿جواب﴾

الفاظ	الفج	الناضج	المظلل	الراقق	الفخفة	الخشخشة
معانی	کچا	پکا ہوا - پختہ	سایہ دار	خوشگوار دکش	ٹیپ ٹاپ	کھٹ پٹ کی آواز

الفاظ	دودھ دینے والی	ہندوستان تہذیب	گھاس	مہک	مہربان	خوزیر
معانی	الحَلُوب	المصارة الهندیہ	الکَلأ	العَرَف	الْحَنُون	الدَّامِیۃ

الورقة الثانية في الحديث والادب العربي

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾..... ۱- لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا بِالْفَاحِشِ وَلَا بِالْبَذِيٍّ ۲- لَيْسَ الْغَنِيُّ عَنْ كَثْرَةِ الْعَرَضِ وَلَكِنَّ الْغَنَى غِنَى النَّفْسِ ۳- لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالَّذِي يَسْبَعُ وَجَارُهُ جَانِبَهُ إِلَى جَنْبِهِ.

(مندرجہ بالا احادیث کا واضح ترجمہ کریں۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔ (۳) تمام احادیث پر اعراب لگائیں (۴) پہلی حدیث کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۳) احادیث پر اعراب (۴) پہلی حدیث کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ:- ۱- مؤمن طعنہ دینے والا نہیں ہوتا اور نہ لعنت کرنے والا ہوتا ہے اور نہ گناہ کرنے والا یا فحش گوئی کرتا والا اور نہ بے کار بات کرنے والا۔ ۲- دولت مندی مال کی کثرت سے نہیں ہوتی بلکہ دولت مندی دل کا غنی ہونا ہے۔

۳- وہ شخص کامل مؤمن نہیں جو خود سیر ہو کر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا ہو۔ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:- طَعَّانٌ: الطعن مصدر (ف۔ن) نیزہ مارنا۔ طَعَنَ فِي الرَّجُلِ "عیب لگانا۔" طعن عليه "طعنہ مارنا۔ اس سے مبالغہ کا صیغہ ہے بہت زیادہ طعنہ والا لَعَّانٌ: لَعْنًا مصدر (ف) بمعنی لعنت کرنا، گالی دینا سے مبالغہ کا صیغہ ہے بہت زیادہ لعنت کرنا والا۔

الْفَاحِشُ: فُحْشًا مصدر (کض) بمعنی حد سے گزرتا ہے اسم فاعل کا واحد مذکر کا صیغہ ہے حد سے گزرنے والا۔ الْبَذِيٌّ بذاء مصدر سے صفت مشبہ کا صیغہ ہے بمعنی بری بات کرنا۔ بُذِيْ بات کرنے والا۔ بَذًا يَبْذُو بُذُوًا (ن) فحش بکنا۔ بَذُوْ يَبْذُوْ بُذَاءَةً (ک)

فَشْکُوهُنَا۔

(۳) احادیث پر اعراب: کما مر فی السؤال۔

(۴) پہلی حدیث کی ترکیب: لَيْسَ فَعَلَ نَاقِصُ الْمُؤْمِنِ اس کا اسم بَا زائدہ

الطَّعَانُ معطوف علیہ وَاَوْ عاطفہ لَا زائدہ برائے تاکید بَا زائدہ برائے تاکید اللِّعَانُ

معطوف وَاَوْ عاطفہ لَا زائدہ الفاحش معطوف وَاَوْ عاطفہ لَا زائدہ البذی معطوف

معطوف علیہ تمام معطوفات سے ملکر لیس کی خبر، لیس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشَّقُّ الثَّانِي﴾ ۱- مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ ۲- مَنْ أَرَادَ الْحَجَّ

فَلْيُعَجِّلْ ۳- مَنْ جَهَّزَ غَازِيَا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَقَدْ غَزَا وَمَنْ خَلَّفَ غَازِيَا فِي أَهْلِهِ

فَقَدْ غَزَا۔

(۱) حدیث مذکورہ کی تشریح اور ترجمہ کریں۔ (۲) تینوں احادیث پر اعراب لگائیں۔

(۳) تینوں احادیث کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) احادیث کا ترجمہ

(۲) احادیث کی تشریح (۳) احادیث پر اعراب (۴) احادیث کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ: ۱- جو کسی قوم کے ساتھ مشابہت اختیار کرے گا

وہ انہی میں سے ہوگا۔ ۲- جس آدمی نے حج کا ارادہ کیا پس وہ جلدی کرے۔ ۳- جس نے تیاری

کرانی جہاد کے لیے جانے والے کو اللہ کے راستے میں تو اس نے خود جہاد کیا۔ اور جو اچھا اصلاح

کرنے والا بنائے اس کے اہل (گھر والوں) میں تو اس نے بھی خود جہاد کر لیا۔

(۲) احادیث کی تشریح: ۱- جو آدمی کسی قوم (مومن یا کافر) کی مشابہت اختیار کرتا ہے

گناہ میں یا نیکی میں تو گناہ یا ثواب کے اعتبار سے وہ اسی قوم میں سے شمار ہوگا۔ اس مشابہت سے

مراد عام ہے خواہ شکل و صورت میں ہو یا لباس میں اس لیے جو ہر وقت پینٹ، کوٹ، ٹائی پہن کر

رکتے ہیں یا چار انگل سے کم داڑھی رکھتے ہیں ان کے بارہ میں سخت خطرہ ہے وہ غیر مسلموں کے

ساتھ شمار نہ کر لیے جاویں۔

۲ یعنی جس نے حج کا ارادہ کر لیا استطاعت ہونے کی صورت میں تو حج اس پر واجب ہو گیا جلدی کرنی چاہیے کیونکہ موت کا علم نہیں کب آجائے۔ حج اس کے ذمہ نہ رہ جاوے۔ اور اگر حج فرض پہلے کر چکا ہے تو اب حج نفل ہے پھر بھی جلدی کر لینا چاہیے ایک حدیث پاک کا مفہوم ہے کہ حج اور عمرہ کر کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو ختم کر دیتے ہیں۔

۳ جس آدمی نے دوسرے آدمی کو جہاد کے لیے تیار کیا خواہ خرچ دے کر یا ترغیب دیکر اس کو بھی جہاد کا ثواب ملے گا اسی طرح جو کسی کی جگہ اس کے مال اور اہل کی حفاظت اور خدمت کے لیے ٹھہرا اور اس کو اس نے جہاد کے لیے بھیج دیا اس پیچھے ٹھہرنے والے کو بھی جہاد کا ثواب مل جائے گا۔

(۳) احادیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال۔

(۴) احادیث کی ترکیب :- ۱۔ مَنْ اسم جازم متضمن معنی شرط تشبہ فعل اس میں ہضمیر مستتر اس کا فاعل بِا حرف جار قیوم مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط فَا جزائیہ هُو مبتدا وِنْ حرف جار هُمْ مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا کائن مقدّر کے کائن صیغہ اسم فاعل اس میں هُو ضمیر مستتر اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر جزا شرط اپنی جزا سے ملکر جملہ فعلیہ شرطیہ ہوا۔

۲۔ مَنْ شرطیہ اَرَادَ فعل ہضمیر مستتر اس کا فاعل الْحَجّ مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط فَا جزائیہ لِيَعْمَلْ امر اس میں هُو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل اپنے فاعل سے ملکر جملہ فعلیہ انشائیہ ہو کر جزا شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

۳۔ مَنْ شرطیہ جَهَّزَ فعل اس میں هُو ضمیر مستتر اس کا فاعل غَايَا مفعول بہ فِی حرف جار سببیل مضاف لفظ اللہ مضاف الیہ مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا جہز کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرط فَا جزائیہ قَدَرَاءِ تاکید یا تحقیق عَمْرًا فعل اس میں هُو ضمیر مستتر اس کا فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزا شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

۴۔ وَاَوْ استِثْنَانِيه مِّنْ شَرْطِيه خَلَقَ فَعْلٌ، هُوَ ضمير مستتر اس کا فاعل غَاظِيَا مفعول بہ فی حرف جار اہل مضاف ہ ضمیر مضاف الیہ مضاف مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا خلف کے فعل اپنے فاعل مفعول بہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر شرطاً فَا جزائیہ قَدْ براۓ تاکید غَزَا فَعْلٌ، هُوَ ضمیر مستتر اس کا فاعل، فَعْلٌ فاعل ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر جزاء شرط جزا ملکر جملہ شرطیہ ہوا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۶۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾.....

ان الفراش الناعما	فيه تنام دائماً
نم يا حبيبي سالما	نم امنانم امنا
راح النهار واختجب	معه العناء والتعب
واليل بالامن اقترب	نم امنانم امنا
باتت عصافير الفرد	في حفظ مولانا الصمد

(۱) اشعار مذکورہ کا سلیس ترجمہ کریں (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کیا ہے۔

(۳) تیسرے شعر کی ترکیب بھی ضروری ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مذکورہ اشعار کا ترجمہ (۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۳) تیسرے شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار کا ترجمہ:-

بے شک نرم و نازک بستر	تو اس پر ہمیشہ سوتا ہے
سوجاے میرے حبیب سلامتی کے ساتھ	اطمینان سے سوجا اطمینان سے سوجا
دن چلا گیا اور چھپ گئی	اس کے ساتھ تھکن اور مشقت
اور رات امن کے ساتھ قریب آگئی	اطمینان سے سوجا اطمینان سے سوجا
چھپانے والے پرندوں نے رات گزار دی	ہمارے بے نیاز مولا کی حفاظت میں

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ نَاعِمًا نَعِمَ (س) سے اسم فاعل ملائم ہوتا۔
 نَعَمَ (ک) سے نرم و نازک ملائم ہوتا۔ تَنَامَ النوم مصدر (س) سوتا سے مضارع کا واحد مذکر
 حاضر کا صیغہ ہے۔ سَالَمًا السلامة مصدر (س) سے بمعنی سلامتی اور نجات پانا سے اسم فاعل کا
 واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ اَحْتَجَبَ الاحتجاب مصدر (افتعال) چھپنا سے ماضی کا واحد مذکر غائب کا
 صیغہ ہے۔ الْغَرَدَ مصدر ہے باب سَمِعَ-سَمِعَ سے بمعنی پرندے کا گانے کی آواز بلند کرنا۔

(۳) تیسرے شعر کی ترکیب:۔ رَاحَ فعل النَّهَارَ فاعل، فعل فاعل ملکر جملہ فعلیہ
 خبریہ ہو کر معطوف علیہ، وَاوَّ حرف عطف اِحْتَجَبَ فعل معہ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول فیہ
 الْعِنَاءُ معطوف علیہ وَاوَّ حرف عطف التَّعَبُ معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر اَحْجَبَ کا
 فاعل، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف علیہ اپنے معطوف
 سے ملکر جملہ معطوفہ ہوا۔

﴿الشق الثانی﴾.....

اشْرَقَتِ الشَّمْسُ وَقَدْ وَلَى الظَّلامُ هَارِبًا
 فَالشُّكْرُ لِلَّهِ الْإِحْد شُكْرًا عَظِيمًا وَاجِبًا
 مَا أَحْسَنَ النُّورَازِي فِيهِ الْأُمُورِ بِأَسْمِهِ
 وَالطَّيْرُ تَشْدُو سَحْرًا عَلَى الْغُصُونِ قَائِمِهِ
 اشعار مذکورہ کا سلیس ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق کریں۔ پہلے شعر کی ترکیب کریں۔
 (خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اشعار کا ترجمہ (۲) خط
 کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق (۳) پہلے شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) اشعار کا ترجمہ (۳) پہلے شعر کی ترکیب:۔ دونوں امر ۱۴۲۲ھ
 سوال ثانی کی شق ثانی میں گزر چکے ہیں۔

(۲) خط کشیدہ الفاظ کی لغوی تحقیق:۔ اَشْرَقَتْ اشراق مصدر (افعال) سے بمعنی
 آفتاب کا طلوع ہونا چمکنا سے ماضی کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ وَلَى التَّوَلَّى مصدر

(تفعیل) سے بمعنی بھاگنا، پیڑھ پھیرنا، دور ہونا سے ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ هَارِبًا
 المهرب مصدر (ن) بھاگنا سے اسم فاعل کا واحد مذکر کا صیغہ ہے۔ تَشْدُو شدا يشدو شدوا
 (ن) چھبھانا سے مضارع کا واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے۔ الْغُصُونُ جمع ہے غُصْن کی
 بمعنی ٹہنی اغصان بھی جمع آتی ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾..... درج ذیل جملوں کی عربی بنائیں۔

کھیل میں ہرگز وقت ضائع نہ کرو۔ تم دونوں ایک ساتھ ہرگز نہ کھیلو۔ کوئی شخص اپنے بھائی
 کی ہرگز غیبت نہ کرے۔ وہ لوگ تمہارے کمرے میں ہرگز داخل نہ ہوں۔ اسراف سے بچو ہرگز
 فضول خرچی نہ کرو۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں صرف ایک امر مطلوب ہے درج ذیل جملوں کی عربی۔

﴿جواب﴾ اردو جملوں کی عربی:-

لَا تُضِيعَنَّ أَوْقَاتَكُمْ فِي اللَّعِبِ. لَا تَلْعَبَانِ مَعًا. لَا يَغْتَابَنَّ أَحَدُ أَخَاهُ. أُولَئِكَ
 النَّاسُ لَا يَذُ خُلْنَ فِي غُرْفَتِكُمْ. اجْتَنِبُوا الْإِسْرَافَ وَلَا تَبْتَزَّنْ.

﴿الشق الثاني﴾..... حسن اخلاق کے بارے میں کم از کم دس جملوں پر مشتمل عربی
 میں مضمون لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں صرف ایک امر مطلوب ہے۔ حسن اخلاق پر عربی مضمون۔

﴿جواب﴾..... اس سوال کا جواب پرچہ ۱۳۲۵ھ سوال ثالث کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔

الورقة الثانية في الحديث والادب العربي

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾..... ۱۔ احب البلاد الى الله مساجد ها۔ ۲۔ ولا ورع كالكتف۔

۳۔ ان الولد مبخله مجبته۔ ۴۔ نعم الرجل الفقيه في الدين ان احتيج اليه نفع

وَانِ اسْتَعْنَى عَنْهُ اَعْنَى نَفْسِهِ۔ ۵ اَتَّقُوا اللَّهَ فِى هَذِهِ الْبَهَائِمِ الْمُعْجَمَةِ فَارْكَبُواَهَا صَالِحَةً وَاتْرَكُواَهَا صَالِحَةً۔

احادیث کا ترجمہ اور تشریح کریں۔ پہلی حدیث کی ترکیب کریں۔ اور آخری حدیث پر اعراب لگائیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ (۲) احادیث کی تشریح (۳) پہلی حدیث کی ترکیب (۴) آخری حدیث پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ:- ۱۔ جگہوں میں سے سب سے پسندیدہ جگہیں اللہ کے نزدیک مسجدیں ہیں۔ ۲۔ نہیں ہے پر بیہزگاری مثل رکنے کے۔ ۳۔ بیشک اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہے۔ ۴۔ بہترین آدمی وہ دین میں سمجھ رکھنے والا ہے اگر اس کی طرف احتیاج ظاہر کی جائے تو وہ نفع پہنچائے اور اس سے بے پرواہی اختیار کی جائے تو وہ اپنے آپ کو بے پرواہ رکھے۔ ۵۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو ان بے زبان چوپاؤں کے بارے میں پس سوار ہو تم ان پر اس حال میں کہ وہ ٹھیک ہوں اور چھوڑو تم ان کو اس حال میں کہ وہ ٹھیک ہوں۔

(۲) احادیث کی تشریح:- اسب سے زیادہ پسندیدہ جگہیں اللہ کے ہاں مسجدیں ہیں کیونکہ مسجد میں انسان گناہ نہیں کرتا بلکہ نیکی کرتا ہے۔ اور مسجدیں اللہ کی رحمت اور فرشتوں کے نازل ہونے کی جگہیں ہیں۔ ۲۔ لا ورع کا الکف اس حدیث کی تشریح پر چہ ۱۴۲۴ھ ضمنی سوال اول کی شق ثانی میں گزر چکی ہے۔ ۳۔ اولاد کے ساتھ آدمی کو اتنی محبت ہوتی ہے کہ اس کے لیے مال بچاتا رہتا ہے اور لڑائی وغیرہ میں زیادہ حصہ نہیں لیتا۔ لہذا اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہوئی۔ ۴۔ اس حدیث کی تشریح ۱۴۲۳ھ کے سوال اول کی شق اول میں گزر چکی ہے۔ ۵۔ اس حدیث کی تشریح ۱۴۲۰ھ کے سوال اول کے شق اول میں گزر چکی ہے۔

(۳) پہلی حدیث کی ترکیب:- اَحَبُّ اَسْمِ تَفْضِيلِ مِضاف الْبِلَادِ مِضاف الیہ الی حرف جار لفظ اللہ مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا اکْبُ اَسْمِ تَفْضِيلِ کے اکْبُ اپنے مضاف الیہ اور متعلق نے ملکر مبتداء مساجد مضاف ہا ضمیر مضاف الیہ مضاف الیہ ملکر خبر مبتداء خبر

ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) آخری حدیث پر اعراب:۔ کما مر فی السؤال۔

﴿الشق الثانی﴾ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقَى أَحَدٌ إِلَّا الْكُلُ
الرَّبِّبُوا فَإِنَّ لَمْ يَأْكُلْهُ أَصَابُهُ مِنْ بَخَارِهِ. ۲ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى
النَّاسِ يَوْمٌ لَا يَذَرِي الْقَاتِلُ فِيْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُولُ فِيْمَ قُتِلَ فَقِيلَ كَيْفَ يَكُونُ
ذَلِكَ قَالَ الْهَرَجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ۔

احادیث کا ترجمہ کیجئے۔ اعراب لگائیے۔ خط کشیدہ الفاظ کے صیغے تحریر کیجئے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ

(۲) احادیث پر اعراب (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ:۔ حدیث نمبر ۱ کا ترجمہ پرچہ ۱۳۲۴ھ کے سوال
اول کی شق ثانی میں گزر چکا ہے۔ ۲ دُنیا اس وقت تک نہیں ختم ہوگی یہاں تک کہ آئے گا لوگوں پر
ایک دن کہ نہیں پتہ ہوگا قاتل کو کہ اس نے کس وجہ سے قتل کیا ہے اور نہ ہی مقتول کہ وہ کس وجہ
سے قتل کیا گیا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یہ کیسے ہوگا تو فرمایا کہ وہ قتل ہے۔ قاتل اور مقتول
جہنم میں جائیں گے۔

(۲) احادیث پر اعراب:۔ کما مر فی السؤال۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے:۔ أَصَابَ الْأَصَابُ مصدر (افعال) سے بمعنی
پہنچنا ماضی کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ لَا يَذَرِي الدَّرَازِيْةَ مصدر (ض) بمعنی جاننا سے
مضارع کا واحد مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ قَتَلَ الْقَتْلَ مصدر (ن) قتل کرنا سے ماضی کا واحد
مذکر غائب کا صیغہ ہے۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ وَقَرَّبَتْ قَبِيلَةً مِنْ قَرِيْشٍ جَفْنَةً مَمْلُوءَةً دِمَاسًا

تَحَالَفَتْ مَعَ قَبِيلَةٍ أُخْرَى عَلَى الْمَوْتِ وَادْخَلُوا أَيْدِيَهُمْ فِي ذَلِكَ الدَّمِ وَقَالُوا

لانترك هذا الشرف اونموت وكان هذا شراكبيرا وخطرا عظيما والموت
شيئ هين للعرب فتى سبيل الحق والشرف اذا لا بد من الحرب والحرب
مشئومة جداً.

اعراب لگائیں۔ عبارت کا ترجمہ کریں۔ خط کشیدہ الفاظ کے صیغے تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) عبارت پر اعراب (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: قریش کا ایک قبیلہ خون کا بھرا ہوا ایک پیالہ لے

آیا۔ اور دوسرے قبیلہ کے ساتھ موت پر قسم کھائی اور اپنے ہاتھوں کو اس خون میں ڈالا اور انہوں
نے کہا ہم مرجائیں گے لیکن یہ شرف نہیں چھوڑیں گے۔ یہ ایک بڑا فتنہ اور عظیم خطرہ تھا۔ اور اہل
عرب کے نزدیک حق اور شرف کے راستے میں موت بہت معمولی چیز تھی۔ تب تو جنگ ہونی
ضروری تھی۔ اور جنگ بہت منحوس ہے۔

(۲) عبارت پر اعراب (۳) خط کشیدہ الفاظ کی تحقیق:۔ پرچہ ۱۳۲۲ھ سوال ثانی

کی شق ثانی میں گزر چکے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾.....

اشرقت الشمس وقد ولى الظلام هارباً

فالشكر لله الاحد شكراً عظيماً واجباً

ما احسن النور اذى فيه الامور باسمه

والطير تشدو سحراً على الفصون قائمه

اشعار کا صحیح ترجمہ کر کے اعراب لگائیں۔ اور پہلے دو اشعار کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اشعار پر اعراب

(۲) اشعار کا ترجمہ۔ (۳) پہلے دو شعروں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ اس سوال کے تینوں امور کا جواب پرچہ ۱۳۲۳ھ کے سوال ثانی کی شق ثانی

میں وضاحت سے گزر چکا ہے۔ فَلْيَطْلَعْ

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ ۱۔ زم زم کا کنواں اور اس کا پانی۔ ۲۔ انبیاء کی بعثت اور ان کے پیغامات۔ ۳۔ موسم خوشگوار ہے۔ ۴۔ پیتاں ہری ہیں۔ ۵۔ اسلامی نظام رحمت ہے۔ ۶۔ حامد نے اذان سنی اور بچوں کو جگایا۔

۱۔ يَقْطِفُ الْوَلَدُ الزَّهْرَةَ وَيَشْمُهَا۔ ۲۔ مَا رَبَحَتْ تِجَارَتُنَا فِي الْعَامِ الْمَاضِي۔
۳۔ مَا أَمُرُوا إِلَّا لِيَعْبُدُوا اللَّهَ۔ ۴۔ لَا يَلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرِ مَرَّتَيْنِ۔
۵۔ يُخْتَبَرُ الصَّدِيقُ عِنْدَ بَلِيَّةٍ۔ ۶۔ وَأَمْرَاهُكَ بِالصَّلَاةِ وَاصْطَبِرْ عَلَيْهَا۔
مندرجہ بالا اردو جملوں کا عربی میں اور عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ کریں۔

﴿جواب﴾ (۱) اردو جملوں کا عربی میں ترجمہ:- ۱۔ بِئْسَ رُزْمَزِمٌ وَمَاءُهُ۔
۲۔ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ وَرِسَالَاتِهِمْ۔ ۳۔ الْمَنْظَرُ بَهِيحٌ۔ ۴۔ الْآوْرَاقُ خَضِرَاءُ۔ ۵۔ النَّظَامُ الْإِسْلَامِيُّ رَحْمَةٌ۔ ۶۔ سَمِعَ حَامِدُ الْأَذَانَ وَأَيَّقِظُ الْأَطْفَالَ۔

(۲) عربی جملوں کا اردو میں ترجمہ:- ۱۔ الزکا پھول توڑتا ہے اور اسے سوگھتا ہے۔
۲۔ گزشتہ سال ہماری تجارت نفع مند نہیں ہوئی۔ ۳۔ انہیں یہی حکم ہوا کہ وہ صرف اللہ ہی کی عبادت کریں۔ ۴۔ مومن ایک سوراخ سے دوسرے نہیں ڈسا جاتا۔ ۵۔ دوست مصیبت کے وقت پرکھا جاتا ہے۔ ۶۔ اور اپنے گھر والوں کو نماز کا حکم کرا اور خود بھی اس پر قائم رہ۔

﴿الشق الثاني﴾ مندرجہ ذیل عنوانات میں سے کسی پر عربی میں دس جملے تحریر کریں۔ المسجد۔ الاستاذ۔ المزرعة۔ النهر۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں صرف ایک امر مطلوب ہے۔ درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر عربی مضمون۔

﴿جواب﴾ المسجد۔ الاستاذ:- کما مر فی الشق الثاني من السؤال

المزرعة

الارض نعمة من نعم الله تعالى قال تعالى الم نجعل الارض مهذاً وقال تعالى والله انبتكم من الارض نباتاً

”نبت اقواتنا من الارض مثلاً الحنطة والارز والبقل والقثاء والفوم والعدس والبصل وغيرها والفواكه تنبت من الارض ايضاً مثلاً التفاح والمانجوو الجوز البطيخ الاحمر والبرقوق والتمرو العنب وغيرها.

تحصل هذا الماكل من الارض بجهد ومشقة الفلاح يحرق فى الارض ويلينها ثم يسويها حتى تصير ساحة واسعة ثم يلقى فيها البذور ثم يسقيها بماء الأنهر والأبار بترتيب الزراعة ويتوكل على الله ويستنصر الله فالزراعة تقوم على اقدامها شيئاً فشيئاً فيبارك الله تعالى فيها فتكون الحبة سبعمئة حبة قال تعالى كمثل حبة انبت سبع سنابل فى كل سنبل مائة حبة والله يضاعف لمن يشاء كأن الفلاح مصداق هذا الحديث ”الكاسب حبيب الله“ باكستان مملكة زرية يزرع اكثر اهله تستطيع معيشتها على الزراعة.

النهر

الباكستان مملكة زرية فى اكثر مقاطعها يزرع تسقى الارض من ماء السماء والآبار والانهار والله انزل من السماء ماء ثم يجرى هذا الماء فى الانهار كما قال تعالى انزل من السماء ماء فسالت اودية بقدرها تخرج من هذه الانهار انهار صغيرة وتخرج من هذه الانهار الصغيره جداول ثم يبلغ الماء بهذه الجداول الى الاراضى المزروعات ثم يخرج به الله تعالى من الارض الاقوات من الحبوب والفواكه وغيرها.

فى الباكستان نظام الانهار مربوط ومستحكم جداً. الانهار المعروفة

فی پاکستان خمسة أسماء هنا السندھ و جهلم و راوی و ستلج و جناب۔
والکبيرة منها السندھ علیها مدار اکثر زراعة المملكة۔

الورقة الثانية فی الحديث والادب العربی

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ ۱۔ مَطْلُ الْعَنِيِّ ظُلْمٌ۔ ۲۔ لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيهِ كَلْبٌ وَلَا تَصَاوِيرٌ۔ ۳۔ كُنْ فِي الدُّنْيَا كَأَنَّكَ غَرِيبٌ أَوْ عَابِرُ سَبِيلٍ۔ ۴۔ مَنْ صَلَّى عَلَى وَاحِدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا۔ ۵۔ مَنْ أَحَبَّ لِلَّهِ وَأَبْغَضَ لِلَّهِ وَأَعْطَى لِلَّهِ وَمَنَعَ لِلَّهِ فَقَدْ اسْتَكْمَلَ الْإِيمَانَ۔

تمام احادیث کا ترجمہ اور تشریح کریں۔ حدیث اول کی ترکیب اور آخری حدیث پر اعراب لگائیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار چیزیں مطلوب ہیں (۱) احادیث کا ترجمہ

(۲) احادیث کی تشریح (۳) حدیث اول کی ترکیب (۴) آخری حدیث پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) ترجمہ احادیث: ۱۔ مالدار کا مال منول کرنا ظلم ہے۔ ۲۔ اس گھر میں فرشتے داخل نہیں ہوتے جس گھر میں کتا ہو یا تصاویر ہوں۔ ۳۔ تو ہو جا دنیا میں ایسا جیسا کہ تو مسافر ہے بلکہ راہ گزر۔ ۴۔ جس آدمی نے مجھ پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھا اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں۔ ۵۔ جس شخص نے محبت کی اللہ کیلئے اور دیا اللہ کے لیے اور روکا اللہ کے لیے پس اس نے اپنے ایمان کو مکمل کر لیا۔

(۲) احادیث کی تشریح: ۱۔ ایک شخص قرضہ لیتا ہے پھر امیر ہو جاتا ہے تو دائن یعنی قرضہ دینے والے کو مالتا ہے یعنی بار بار یہی کہتا ہے کہ دید ونگا دید ونگا اور دیتا نہیں خالی مالتا ہے حالانکہ وہ بیچارہ اپنا حق مانگ رہا ہے اور یہ واپس نہیں کرتا یہ ظلم ہے۔ کیونکہ ظلم کی تعریف ہے وضع الشيء فی غیر محله اس کا مکمل واپس کرنا تھا۔

۲۔ خنزیر کے بعد سب سے زیادہ نجاست والا گنداجانور کتا ہے کتا نجاست بہت کھاتا ہے خود بھی نجس ہے اور حرام جانوروں میں سے ہے۔ اس لیے جہاں یہ ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں

آتے۔ اور تصویر کھینچنا اور تصویر بنانا یا ہونا اور بلا ضرورت شرعیہ کے رکھنا یا کسی جاندار کی تصویر دیکھنا حرام ہے۔ اور تصویر کشی ایک قسم کا اللہ تعالیٰ کی صفت خالقیت میں مقابلہ کرنا ہے اور درپردہ خالقیت کا دعویٰ ہے۔ یہ چونکہ انتہائی قسم کا گندہ گناہ ہے اور فرشتوں کو گناہوں سے نفرت ہے اس لیے رحمت کے فرشتے ایسی جگہ داخل نہیں ہوتے۔ دوسرے فرشتے کراما کا تین مجبوراً اللہ کے حکم کی پابندی کے لیے آتے ہیں اگرچہ ان کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔

۳ اس حدیث پاک میں یہ بتلانا مقصود ہے کہ دنیا ایک مسافر خانہ ہے اس میں اپنے آپ کو مسافر سمجھو بلکہ چلتا ہوا مسافر سمجھو۔ یہ دنیا ختم ہونے والی ہے۔ اپنی صحت اور زندگی کی قدر کرو۔ اور اس سے فائدہ اٹھا لو۔ پہلے فرمایا اپنے آپ کو مسافر سمجھو کیونکہ مسافر تھوڑی دیر کے لیے مسافر بنتا ہے۔ پھر فرمایا بلکہ رہ گزری طرح سمجھو۔ مطلب یہ ہے کہ مسافر کے لیے پھر بھی کچھ دیر مثلاً پندرہ دن سے کم ٹھہرنا ہوتا ہے اور رہ گزرتو چلتا ہوا ہی ہوتا ہے۔ اور ہر قدم کی جگہ چھوڑتا ہوا جا رہا ہوتا ہے۔ اسی طرح دنیا کو سمجھ کر عمل کریں۔

۴ یہ درود شریف کی فضیلت ہے کہ ایک مرتبہ درود شریف پڑھنے سے اللہ تعالیٰ پڑھنے والے پر دس مرتبہ رحمت نازل فرماتے ہیں۔ یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کی محبت کی وجہ سے ان کا اعزاز و اکرام ہے اسی طرح اور بھی بہت سے فضائل ہیں مثلاً ایک حدیث شریف میں ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک مرتبہ درود شریف پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا اور دس گناہ معاف کرے گا اور دس درجے بلند فرمائے گا۔ وغیرہ ذلك من الاحادیث۔

یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی نیک آدمی سے اللہ تعالیٰ کی خاطر محبت کی۔ اور کسی برے آدمی سے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے دشمنی اور بغض رکھا۔ اور کسی کو کوئی چیز دی اللہ کی رضا کے لیے اور کسی کو برے کام یا بری بات سے روکا اللہ کے لیے تو جب وہ ان چار کاموں میں اللہ کی رضا کی نیت کرے گا تو دوسرے کاموں میں بطریق اولیٰ اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت کرے گا تو ایسے شخص نے اپنا ایمان مکمل کر لیا۔

(۳) حدیث اول کی ترکیب: مَطْل مضاف الغنی مضاف الیہ مضاف

مضاف الیہ ملکہ مبتدا ظلم خبر مبتدا خبر ملکہ جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

(۴) آخری حدیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال۔

﴿الشق الثاني﴾ ۱۔ مَنْ خَرَنَ لِسَانَهُ سَرَّ اللَّهُ عَوْرَتَهُ ۚ ۲۔ مَنْ كَفَّ غَضَبَهُ كَفَّ اللَّهُ عَنْهُ عَذَابَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ۳۔ مَنْ اِعْتَذَرَ إِلَى اللَّهِ قَبْلَ اللَّهِ عَذْرُهُ ۚ ۴۔ مَنْ اَشَارَ إِلَى اخِيهِ بِأَمْرٍ يَعْلَمُ أَنَّ الرُّشْدَ فِي غَيْرِهِ فَقَدْ خَانَ ۚ

ترجمہ کے ساتھ اعراب لگائیں۔ اور خط کشیدہ الفاظ کے صیغہ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین باتیں طلب کی گئی ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) احادیث پر اعراب۔ (۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے۔

﴿جواب﴾ (۱) احادیث کا ترجمہ :- ۱۔ جس نے حفاظت کی اپنی زبان کی اللہ تعالیٰ چھپائے گا اس کے عیب کو۔ ۲۔ جس نے روکا اپنے غصہ کو روکے گا اللہ تعالیٰ اس سے اپنے عذاب کو قیامت کے دن۔ ۳۔ جس نے عذر کیا اللہ تعالیٰ کی طرف تو قبول کرے گا اللہ اس کے عذر کو۔ ۴۔ جس شخص نے مشورہ دیا اپنے بھائی کو ایسے کام کا کہ جانتا تھا کہ بیشک مصلحت اس کے علاوہ میں ہے تو اس نے اس کے ساتھ خیانت کی۔

(۲) احادیث پر اعراب :- کما مر فی السؤال۔

(۳) خط کشیدہ الفاظ کے صیغے :- سَتَرَ السِّرَ مصدر (ن) چھپانا سے صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب نصر نصر فعل از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح۔ کَفَّ صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب نصر نصر فعل از مصدر الکف روکنا از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام مضاعف۔ اِعْتَذَرَ صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب افعال از مصدر الاعتذار عذر کرنا از شش اقسام ثلاثی مزید از ہفت اقسام صحیح۔ قَبَّلَ صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی معروف از باب سَمِعَ يَسْمَعُ از مصدر القبول قبول کرنا۔ از شش اقسام ثلاثی مجرد از ہفت اقسام صحیح۔ اَشَارَ صیغہ واحد مذکر غائب بحث اثبات فعل ماضی

معروف، از باب افعال، از مصدر الاشارة مشورہ دینا از سہ اقسام فعل، از شش اقسام ثلاثی مزید فیہ، از ہفت اقسام اجوف واوی۔ خَانَ صیغہ واحد مذکر غائب، بحث اثبات فعل ماضی معروف، از باب نصر ینصر، از مصدر الحیاتیہ خیانت کرنا، از سہ اقسام فعل، از شش اقسام ثلاثی مجرڈا، از ہفت اقسام اجوف واوی۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۶۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ لعلمکم تعلمون ان المسلمین کانوا یخرجون للجهاد فی سبیل اللہ وکانوا یقاتلون المشرکین والکفار لوجه اللہ تعالیٰ ولعلمکم تعلمون فضیلة الجهاد فی سبیل اللہ وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدفع احیاناً مع المسلمین واحیاناً یمکن فی المدینة لشغل او مصلحة ویبعث جنداً من المسلمین للجهاد فی سبیل اللہ۔
ترجمہ کریں اور جہاد فی سبیل اللہ پر مختصر مضمون تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) جہاد فی سبیل اللہ پر مضمون۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: شاید تم جانتے ہو کہ مسلمان اللہ تعالیٰ کے راستے میں جہاد کے لیے نکلا کرتے تھے اور مشرکین اور کفار کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے جہاد کرتے تھے۔ اور شاید تم جہاد فی سبیل اللہ کی فضیلت جانتے ہو گے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کبھی خود بھی نکلا کرتے تھے مسلمانوں کے ساتھ جہاد کیلئے اور کبھی مدینہ طیبہ میں قیام فرماتے تھے کسی مشغولی یا مصلحت کی وجہ سے اور مسلمانوں کا لشکر جہاد فی سبیل اللہ کے لیے بھیج دیتے تھے۔

(۲) الجهاد فی سبیل اللہ: اللہ تبارک و تعالیٰ نے جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو توحید باری تعالیٰ کی دعوت دی تو وہی لوگ جو آپ کو صادق و امین کہتے تھے۔ وہ آپ کے مخالف ہو گئے جو لوگ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر پہلے ایمان لائے بہت قلیل اور کمزور تھے۔ مشرکین مکہ نے اسلام کی اور اہل اسلام کی بہت مخالفت کی اور ان کو اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے سے روکنے کیلئے طرح طرح کی تکلیفیں

پہنچائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کو پتھر مارے گئے۔ ان کے راستے میں کانٹے بچھائے گئے ان پر کوڑا کرکٹ ڈالا گیا۔ حتیٰ کہ ان کو مکہ معظمہ سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا گیا۔ مسلمان جب ہجرت کر کے مدینہ طیبہ چلے گئے تو کفار نے پھر بھی مسلمانوں کا پیچھا نہیں چھوڑا یہاں تک کہ کفار اور مسلمانوں کے درمیان کئی جنگیں ہوئیں۔ وہ مشہور غزوات جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہ نفس نفیس شرکت فرمائی۔ غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق، غزوہ حنین، غزوہ تبوک فتح مکہ پھر اللہ تعالیٰ نے جہاد اور تبلیغ کی برکت سے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا۔ جب تک مسلمانوں میں جہاد زندہ تھا تو مسلمان کفار پر غالب تھے۔ جب سے ہم نے یہ سبق بھلا دیا اس وقت سے مسلمان ذلت کا شکار ہیں۔ اللہ تعالیٰ پھر سے مسلمانوں کو یہ بھولا ہوا سبق یاد کرنے کی توفیق عطا فرمادیں اور اسلام کو کفار کے مقابلہ میں غلبہ نصیب فرمادیں۔ آمین

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾..... عربی میں ترجمہ کریں۔

۱۔ اسلام باقی رہے گا جب تک زمین آسمان باقی ہیں۔ ۲۔ انگریز ہمیشہ اسلام کے دشمن رہے ہیں۔ ۳۔ حق و باطل میں برابر کشمکش رہی۔ ۴۔ انسان فلاح نہیں پائے گا یہاں تک کہ اپنے رب کی خوشنودی حاصل کر لے۔ ۵۔ لوگوں کے اخلاق درست نہ ہوں گے جب تک کہ دین حق کی پیروی نہ کریں۔ ۶۔ کسان اپنے کھیت کی طرف ہل لے کر نکلا کہ اسے جوتے۔

اردو میں ترجمہ کریں۔

۱۔ خادمتی کانت تنزع الذلّو وتملاً جرّتها۔ ۲۔ هذان الكبشان ينناطحان۔ ۳۔ اصحاب الحجر كانوا ينحشون من الجبال بيوتا ۴۔ احفظن عهد الصديق وارعيه ۵۔ هم مشوا البلاد العربيه جميعها۔ ۶۔ كلما ألقى فيها فوج سألهم خزنتها ألم يأتكم نذير۔ ۷۔ اذا أسرّ اليك احد فلا تفسّ سِرّه۔ ۸۔ لا خير في ود امرء متقلب۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) اردو جملوں کا عربی ترجمہ

(۲) عربی جملوں کا اردو ترجمہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اردو جملوں کا عربی ترجمہ:۔ یَبْقَى الْإِسْلَامُ مَا دَامَ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ بَاقِيَيْنِ۔ ۲۔ مَا بَرِحَ الْإِفْرَنْجِيُّونَ أَعْدَاءَ الْإِسْلَامِ۔ ۳۔ مَا أَنْفَكَ النَّزَاعُ بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ۔ ۴۔ لَا يَفْلَحُ الْإِنْسَانُ حَتَّى يَجِدَ رِضَى الرَّبِّ ۚ لَا يَصْلُحُ اخْلَاقُ النَّاسِ حَتَّى يَتَّبِعُوا الذِّينَ الْحَقَّ۔ ۵۔ خَرَجَ الْفَلَاحُ إِلَى مَزْرَعَتِهِ بِآلَاتِ الْحَرْثِ لِيُزْرِعَهُ۔

(۲) عربی جملوں کا اردو ترجمہ:۔ ۱۔ میری خادمہ ڈول نکالتی تھی اور گھڑا بھرتی تھی۔ ۲۔ دو مینڈھے آپس میں ٹکریں مارتے ہیں۔ ۳۔ اصحاب حجر پہاڑوں کو تراش کر گھر بناتے تھے۔ ۴۔ تم سب عورتیں حضرت صدیق اکبرؓ کے زمانہ کو یاد کرو اور اسکی رعایت رکھو۔ ۵۔ وہ سب عربی شہروں میں چلے۔ ۶۔ جب کبھی کسی گروہ کو جہنم میں ڈالا جائے گا تو جہنم کے داروغے ان سے پوچھیں گے کہ تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ ۷۔ جب تجھ سے کوئی راز کی بات کرے تو اس کا راز فاش نہ کر۔ ۸۔ تلوں مزاج آدمی کی دوستی میں کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

﴿الشق الثانی﴾ (۱) اپنی درسگاہ سے متعلق چیزوں پر موصوف صفت کے ایسے چھ جملے لکھیں کہ واحد تثنیہ جمع تذکیر وتانیث سب آجائیں۔ (۲) اپنے دارالاقامہ سے متعلق چیزوں پر موصوف صفت کے ایسے چھ جملے لکھیں کہ واحد تثنیہ جمع تذکیر وتانیث سب آجائیں۔ (۳) فعل نہی کے چھ ایسے جملے لکھیں جن میں اپنی خادمہ کو مطبخ سے متعلق چند باتوں سے منع کریں اور اس کی غرض بتائیں۔

﴿جواب﴾ (۱) فی المدرسة مسجد جمیل۔ فی المدرسة کتابان مُفِيدَانِ الْمُعَلِّمُونَ الْمُشْفِقُونَ فی المدرسة۔ فی المدرسة شَجَرَةٌ مُثْمَرَةٌ فی المدرسة طَالِبَتَانِ نَشِيطَتَانِ۔ فی المدرسة غُرَفَاتٌ وَاسِعَةٌ۔

(۲) فی دارِ اِقَامَتِنَا مِیدَانٌ وَاسِعٌ۔ فی دارِ اِقَامَتِنَا طَالِبَانِ نَشِیطَانِ۔ فی دارِ اِقَامَتِنَا بَسَائِیْنُ جَوِیْلَةٌ۔ فی دارِ اِقَامَتِنَا الْوَرْدَةُ الْحَمْرَاءُ۔ فی دارِ اِقَامَتِنَا

شَجَرَتَانِ مُثْمِرَتَانِ. فِي دَارِاقَاتِنَا غُرَفَاتٌ نَظِيفَةٌ.

(٣) يَا خَادِمَتِي لَا تَطْبُخِي الْأَرَزَّ الْخُلُوَّ لِأَنَّهَا لَا تَأْكُلُهَا أَحَدٌ فِي الْبَيْتِ .

يَا خَادِمَتِي لَا تُحْرِقِي الْخُبْزَ لِأَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنَعَ مِنْ أَكْلِ الْخُبْزِ الْمُحْرَقِ.

يَا خَادِمَتِي لَا تَضْعِي الْكَأْسَ عَلَى الطَّائِلَةِ لِئَلَّا يَسْقُطَ.

يَا خَادِمَتِي لَا تَلْقِي السُّكَّرَ الْكَثِيرَ فِي الشَّاءِ لِأَنَّهَا مُضِرٌّ لِلصِّحَّةِ.

يَا خَادِمَتِي لَا تَلْقِي الْمِلْحَ فِي الْإِدَامِ لِأَنَّ الْجَدَّةَ مُبْتَلَاةٌ فِي فَشَارِ الدَّمِ.

يَا خَادِمَتِي لَا تَضْعِي الْإِبْرِيْقَ عَلَى الْجِرَّةِ لِأَنَّهَا خِلَافُ الْأَدَبِ.



﴿ایک عجیب عمل﴾

حضور نبی کریم ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے ارشاد فرمایا کہ جو مسلمان مرد یا عورت وتر کے بعد دو سجدے اس طرح کرے کہ ہر سجدہ میں پانچ مرتبہ سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ رَبُّ الْمَلَائِكَةِ وَالرُّوحِ پڑھے اور دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھ کر ایک مرتبہ آیت الکرسی پڑھے تو قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (ﷺ) کی جان ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کی وہاں سے اٹھنے سے پہلے مغفرت فرمادیں گے۔ اور ایک سو (۱۰۰) حج اور ایک سو (۱۰۰) عمروں کا ثواب دیں گے اور اس کی طرف اللہ تعالیٰ ایک ہزار فرشتے بھیجیں گے جو اس کے لیے نیکیاں لکھنی شروع کر دیں گے اور اس کو سو غلام آزاد کرنے کا ثواب بھی ملے گا اور اس کی دعاء اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں گے اور قیامت کے دن ساٹھ (۶۰) اہل جہنم کے حق میں اس کی شفاعت قبول ہوگی اور جب مرے گا تو یہ شخص شہادت کی موت مرے گا۔

(فتاویٰ خانہ جلد ۱ ص ۶۷۸)

يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِاللهِ الْحَمْدُ

فقہ

مختصر قدوری

الورقة الثالثة في الفقه

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾..... (وَالنِّيَّةُ فَرَضٌ فِي التَّيْمِ وَمُسْتَحَبَّةٌ فِي الْوُضُوءِ وَيَنْقُضُ التَّيْمُ كُلَّ شَيْءٍ يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَيَنْقُضُهُ أَيْضًا رُؤْيَا الْمَاءِ إِذَا قَدَرَ عَلَى اسْتِعْمَالِهِ وَلَا يَجُوزُ التَّيْمُ إِلَّا بِصُعُودِ طَاهِرٍ وَيُسْتَحَبُّ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَهُوَ يَرْجُو أَنْ يَجِدَهُ فِي آخِرِ الْوَقْتِ أَنْ يُؤَخَّرَ الصَّلَاةُ إِلَى آخِرِ الْوَقْتِ)

تیمم کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں عبارت مذکورہ پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں عبارت میں مذکورہ مسائل کی واضح تشریح کریں نیز تیمم کا طریقہ لکھنا نہ بھولیے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) تیمم کے لغوی و اصطلاحی معنی (۲) عبارت پر اعراب (۳) عبارت کا ترجمہ (۴) مسائل کی تشریح (۵) تیمم کا طریقہ۔

﴿جواب﴾ (۱) تیمم کے لغوی و اصطلاحی معنی: لغت میں تیمم مطلق قصد اور ارادہ کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں بہ نیت طہارت پاک مٹی سے چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرنا۔

(۲) عبارت پر اعراب: کما مر فی السؤال۔

(۳) عبارت کا ترجمہ: اور نیت فرض ہے تیمم میں اور مستحب ہے وضو میں اور توڑ دیتی ہے تیمم کو ہر وہ چیز جو توڑ دیتی ہے وضو کو اور توڑ دیتا ہے اسے پانی کا دیکھنا بھی جبکہ قادر ہو وہ اس کے استعمال پر اور نہیں ہے جائز تیمم مگر پاک مٹی سے اور مستحب ہے اس شخص کیلئے جو نہ پائے پانی کو اور وہ امید رکھتا ہے اس بات کی کہ پالیکا اسے آخری وقت میں یہ کہ مؤخر کرے نماز کو آخری وقت تک۔

(۴) مسائل کی تشریح: سب سے پہلے نیت کے متعلق مسئلہ ذکر کیا کہ تیمم میں نیت فرض ہے کیونکہ تیمم کا معنی ہی قصد کرنا (نیت کرنا) ہے اور وضو میں نیت کرنا مستحب ہے۔

اس کے بعد نواقض تیمم کو ذکر کیا کہ ہر وہ چیز جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس سے تیمم بھی ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح تیمم اگر پانی کو دیکھ لے اور وہ اس کے استعمال پر قادر بھی ہو تو اس سے وضو تو نہیں ٹوٹتا مگر تیمم اس سے بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

اس کے بعد یہ مسئلہ بیان کیا کہ تیمم کس چیز سے درست ہے تو فرمایا کہ پاک مٹی مراد ہر وہ چیز جو زمین کی جنس سے ہو (جلانے سے جلے نہیں پگھلانے سے پگھلے نہیں) اس سے تیمم جائز ہے آخری مسئلہ ذکر کیا کہ کسی شخص کے پاس پانی نہیں ہے مگر اسے امید ہے کہ نماز کے آخر وقت تک مجھے پانی مل جائے گا تو اسے چاہیے کہ نماز کے آخر وقت تک نماز کو مؤخر کر دے اگر پانی مل جائے تو ٹھیک وگرنہ تیمم کر کے آخر وقت میں نماز پڑھ لے۔

(۵) تیمم کا طریقہ: اول نیت کرو کہ میں ناپاکی دور کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں پھر دونوں ہاتھ مٹی کی کسی چیز پر مار کر انہیں جھاڑ دو۔ زیادہ مٹی لگ جائے تو منہ سے پھونک دو۔ اور دونوں ہاتھوں کو منہ پر اس طرح پھیرو کہ کوئی جگہ باقی نہ رہ جائے ایک بال برابر جگہ چھوٹ جائے گی تو تیمم جائز نہ ہوگا۔ پھر دوسری مرتبہ دونوں ہاتھ مٹی پر مارو۔ اور انہیں جھاڑ کر پہلے بائیں ہاتھ کی چاروں انگلیاں سیدھے ہاتھ کی انگلیوں کے سروں کے نیچے رکھ کر کھینچتے ہوئے کہنی تک لے جاؤ اس طرح لے جانے میں سیدھے ہاتھ کے نیچے کی جانب ہاتھ پھر جائے گا۔ پھر بائیں ہاتھ کی تھیلی سیدھے ہاتھ کے اوپر کی طرف کہنی سے انگلیوں تک کھینچتے ہوئے لاؤ۔ اور بائیں ہاتھ کے انگوٹھے کے اندر کی جانب کو سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے کی پشت پر پھيرو۔ پھر اسی طرح سیدھے ہاتھ کو بائیں پر پھيرو۔ پھر انگلیوں کا خلال کرو اگر انگوٹھی پہنے ہوئے ہو تو اسے اتارنا یا ہلانا ضروری ہے۔ ڈاڑھی کا خلال کرنا بھی سنت ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ (وَمَنْ صَلَّى الظُّهْرَ فِي مَنْزِلِهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ صَلَوةِ الْإِمَامِ وَلَا عَذْرَ لَهُ كُرْهِ لَهُ ذَلِكَ وَجَارَتْ صَلَوةُ فَإِنْ بَدَأَهُ أَنْ يَحْضُرَ الْجُمُعَةَ فَتَوَجَّهَ إِلَيْهَا بَطَلَتْ صَلَوةُ الظُّهْرِ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ بِالسَّعْيِ إِلَيْهَا. وَقَالَ أَبُو يُوسُفَ وَمُحَمَّدٌ لَا يَبْطُلُ حَتَّى يَدْخُلَ مَعَ الْإِمَامِ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ و تشریح کریں نیز شرائط جمعہ کو تفصیل کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور جواب طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب

(۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) شرائط جمعہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب :- کِیَماَمَ۔ فی السَّوَالِ۔

(۲) عبارت کا ترجمہ :- جس شخص نے ظہر کی نماز پڑھ لی اپنے گھر میں جمعہ کے دن امام کی نماز (جماعت جمعہ) سے پہلے اور اس کو کوئی عذر نہیں تو یہ مکروہ ہے اس کے لیے اور اس کی نماز ہو جائیگی پس اگر ظاہر ہوئی (دل میں آئی) اس کے یہ بات کہ حاضر ہو جمعہ میں پس وہ متوجہ ہوا (چلا) اس کی طرف تو باطل ہو گئی ظہر کی نماز امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کی طرف چلنے سے ہی صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ نہیں باطل ہوگی یہاں تک کہ شریک ہو جائے امام کے ساتھ

(۳) عبارت کی تشریح :- کسی شخص نے جمعہ کے دن امام کی جمعہ کی جماعت سے پہلے ہی اپنے گھر میں بغیر کسی عذر کے ظہر کی نماز پڑھ لی تو یہ نماز اس کی مکروہ ہے البتہ کراہت کے باوجود نماز ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں۔ ظہر کی نماز پڑھ لینے کے بعد اسکے دل میں یہ بات آئی کہ جمعہ کی فضیلت حاصل کروں تو وہ اس نیت سے نماز جمعہ میں شرکت کیلئے گھر سے چل پڑا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس کی ظہر کی نماز باطل ہو گئی خواہ اسے امام کے ساتھ نماز ملے یا نہ ملے اگر نل گئی تو وہی نماز جمعہ ادا کر لے اور اگر نہیں ملی تو نماز ظہر دوبارہ پڑھے اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ ظہر دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں اگر امام کی نماز میں شریک ہو گیا تو اس کی یہی نماز ہو جائے گی اور سابقہ نماز ظہر باطل ہو جائے گی اور اگر امام کے ساتھ شریک نہ ہو سکا تو وہی نماز ظہر جو اس نے ادا کی تھی وہ برقرار رہیگی اسے لوٹانے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۴) شرائط جمعہ :- جمعہ کیلئے بارہ شرائط ہیں چھ وجوب جمعہ کی ہیں (۱) آزاد ہو غلام نہ ہو (۲) مرد ہو بچہ یا عورت نہ ہو (۳) مقیم ہو مسافر نہ ہو (۴) تندرست ہو بیمار نہ ہو (۵) پاؤں درست ہوں لنگڑا وغیرہ نہ ہو (۶) آنکھ درست ہو نابینا وغیرہ نہ ہو۔

چھ شرائط صحت جمعہ کی ہیں (۱) بادشاہ یا اس کا نائب ہو یہ شرائط اس وقت ہے جبکہ صحیح اسلامی حکومت ہو (۲) وقت ہو (۳) جماعت ہو بلا جماعت جمعہ نہیں ہوتا (۴) خطبہ ہو (۵) شہر ہو (۶) اذن عام ہو یعنی ہر کسی کو (اس جگہ کے مناسب) اس جگہ آنے کی اجازت ہو۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾..... (الحج واجب على احرار المسلمين البالغين العقلاء الاصحاء اذا قدر واعلى الزاد والراحلة فاضلا عن المسكن ومالا بدمنه وعن نفقة عياله الى حين عوده وكان الطريق آمناً)

عبارت مذکورہ کا ترجمہ و مطلب بیان کریں۔ حج افراد تمتع اور قرآن تینوں کی تعریف کر کے ان کے درمیان فرق واضح کریں۔ نیز یہ بتائیں کہ حنفیہ کے یہاں ان میں سب سے افضل کونسی قسم ہے۔

(خلاصہ سوال) اس عبارت میں پانچ امور نظر کرم کے طالب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) حج افراد تمتع، قرآن کی تعریف (۴) ان کے درمیان فرق۔ (۵) عند الاحناف افضل کیا ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- حج واجب ہے آزاد مسلمان بالغ عاقل تندرست پر جبکہ یہ لوگ قادر ہوں توشہ اور سواری پر جو زائد ہوں رہائشی گھر اور ضروریات اور بال بچوں کے خرچ سے اس کے واپس آنے تک اور راستہ پر امن ہو۔

(۲) عبارت کا مطلب:- اس عبارت میں شرائط حج کا ذکر ہے کہ حج ہر اس شخص پر فرض ہے جو آزاد ہو غلام پر حج نہیں، مسلمان ہو، کافر پر حج نہیں، بالغ ہو، بچہ پر حج نہیں، عاقل ہو، مجنون پر حج نہیں، تندرست ہو بیمار پر حج نہیں ہے، جبکہ ان لوگوں کے پاس رہائشی گھر، ضروریات اور واپس آنے تک اہل و عیال کے نان نفقہ کے علاوہ اتنا مال ہو جس سے آنے جانے کا خرچ اور وہاں کھانے پینے رہائش وغیرہ کا خرچ پورا ہو سکے اور راستہ کا پر امن ہو تا بھی ادا نیگی حج کیلئے شرط ہے۔

(۳) حج افراد تمتع، قرآن کی تعریف، حج افراد:- کہ آدمی یہاں سے صرف حج کی نیت کر کے جائے اور صرف حج کر کے ہی واپس آئے۔

حج تمتع:- کہ آدمی میقات سے صرف عمرہ کا احرام باندھے، افعال عمرہ ادا کرنے کے بعد حلق یا قصر کے ذریعہ حلال ہو جائے پھر آٹھ ذوالحجہ کو حرم سے ہی حج کا احرام باندھے۔

حج قرآن:- کہ آدمی میقات سے حج و عمرہ کا اکٹھا احرام باندھے، پہلے افعال عمرہ ادا کرے

اس کے بعد احرام کھولے بغیر ہی افعال حج ادا کرے۔

(۴) انکے درمیان فرق:- انکی تعاریف سے فرق بھی واضح ہو گیا کہ حج افراد میں اس احرام سے صرف حج ہی ادا کیا جاتا ہے پہلے عمرہ نہیں کیا جاتا۔ بعد میں نئے احرام سے عمرہ کر لینا افراد کے منافی نہیں، اور حج تمتع میں حج و عمرہ دونوں ادا کیے جاتے ہیں مگر الگ الگ احرام سے اور حج قرآن میں دونوں ادا کیے جاتے ہیں ایک ہی احرام سے۔

(۵) عند الاحتاف افضل کیا ہے:- عند الاحتاف سب سے افضل حج قرآن ہے اس لیے کہ اس میں ایک ہی احرام سے حج و عمرہ ادا کیا جاتا ہے پھر حج تمتع حج افراد سے افضل ہے اس لیے کہ اس میں حج و عمرہ دونوں ادا کیے جاتے ہیں جبکہ افراد میں صرف حج ادا ہوتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... (ولایجوز بیع السمک فی الماء قبل ان یصطادہ ولا بیع الطائر فی الهواء ولا یجوز بیع الحمل فی البطن ولا النتاج ولا الصنوف علی ظہر الغنم ولا بیع اللبن فی الضرع ولا یجوز بیع ذراع من ثوب ولا بیع جذع من سقف وضربۃ القانص ولا بیع المزبنة)
درج بالا عبارات کا سلیس ترجمہ کریں عبارت میں مذکورہ مسائل کی دلنشین تشریح کریں۔
نیز بیع مزبنة کی تعریف لکھنا نہ بھولیں۔

(خلاصہ سوال) اس عبارت میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح (۳) بیع مزبنة کی تعریف۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- نہیں ہے جائز مچھلی کی بیع پانی میں اس کو شکار کرنے سے پہلے اور نہ پرندہ کی بیع فضاء میں اور نہ حمل کی بیع پیٹ میں اور نہ حمل کے حمل کی بیع اور نہ اون کی بیع بھیڑ کی پیٹھ پر اور نہ دودھ کی بیع تھن میں اور جائز نہیں ہے ایک گز کی بیع بڑے کپڑے میں سے اور نہ کڑی کی بیع چھت میں سے اور نہ جال پھینکنے کی بیع اور جائز نہیں ہے بیع مزبنة۔

(۲) مسائل کی تشریح:- اس عبارت میں بیع و فاسد کی چند صورتوں کا ذکر ہے کہ بائع کہتا ہے کہ پانی میں وہ جو مچھلی ہے میں وہ بیچتا ہوں حالانکہ اس نے ابھی تک اسے شکار نہیں کیا، اسی

طرح کہتا ہے کہ وہ سامنے فضاء میں جو پرندہ جارہا ہے وہ میں فروخت کرتا ہوں تو یہ دونوں بیع جائز نہیں اس لیے کہ یہ اس کے سپرد کرنے پر قادر نہیں اسی طرح کہتا ہے کہ اس بکری کے پیٹ میں جو بچہ ہے میں اس کی بیع کرتا ہوں یا اس حمل والے بچہ کے پیٹ میں جو دوسرا بچہ ہوگا میں اس کی بیع کرتا ہوں یہ بیع باطل ہے یا بھیڑ کی پیٹھ پر جو اون ہے یا بکری کے تھن میں جو دودھ ہے میں اس کی بیع کرتا ہوں یہ بیع بھی جائز نہیں ہے اور اسی طرح کہتا ہے کہ اس بڑے کپڑے میں سے ایک گز کپڑا بیچتا ہوں جبکہ وہ کپڑا ایسا ہو کہ اس میں سے ایک گز کاٹنا نقصان دیتا ہو۔ یا اس چھت میں جو گڑیاں لگی ہیں وہ فروخت کرتا ہوں یا کہتا ہے کہ دریا میں جال پھینکتا ہوں جتنی مچھلیاں آئیں بچاس روپے میں تمہاری خواہ ایک آئے یا دس آئیں اس طرح بیع مزائنہ یہ تمام کی تمام بیوع ناجائز ہیں۔

(۳) بیع مزائنہ کی تعریف:۔ بکری اور کئی ہوئی کھجور کے بدلہ میں درخت پر لگی ہوئی تازہ کھجور کو اندازہ سے بیچنا بیع مزائنہ ہے جو کہ ناجائز ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾..... (ولا يصح الرهن الا بدين مضمون وهو مضمون بالاقل من قيمته ومن الدين فاذا هلك الرهن في يد المرتهن وقيمته والدين سواء صار المرتهن مستوفيا لدينه حكما وان كانت قيمة الرهن اكثر من الدين فالفضل امانة وان كانت قيمة الرهن اقل من ذلك سقط من الدين بقدرها ورجع المرتهن بالفضل)

رہن کی لغوی و اصطلاحی تعریف ذکر کریں۔ عبارت مذکورہ کا ترجمہ کریں عبارت میں مذکورہ مسئلہ کی وضاحت مثال کے ذریعہ کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور قابل التفات ہیں (۱) رهن کی لغوی و اصطلاحی تعریف (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مسئلہ کی وضاحت بالمثال۔

﴿جواب﴾ (۱) رهن کی لغوی و اصطلاحی تعریف:۔ رهن لغت میں کسی چیز کے روک لینے کو کہتے ہیں اور اصطلاح میں مالی چیز کو کسی حق کے عوض میں روک لینا تاکہ وہ حق وصول

ہو سکے۔ اور رہن کا قعد بھی کیا ہو یعنی ایجاب و قبول کیا ہو۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:- اور صحیح نہیں رہن مگر دین مضمون کے ساتھ اور وہ مضمون ہوگا

اپنی قیمت اور دین میں سے اقل کے عوض میں پس جب ہلاک ہو جائے شئی مرہون راہن کے پاس اور اس کی قیمت اور دین برابر ہو تو ہو جائے گا مرہن وصول کر نیوالا اپنے حق کو حکمی طور پر اور اگر مرہون کی قیمت زائد دین سے تو زیادتی امانت ہے اور اگر مرہون کی قیمت کم دین سے تو ساقط ہو جائے گا دین اس کے بقدر اور رجوع کرے گا مرہن باقی دین کے ساتھ۔

(۳) مسئلہ کی وضاحت بالمثال:- اولاً یہ بات بتلائی کہ دین مضمون کے ساتھ ہی

آدمی کوئی چیز رہن رکھ سکتا ہے اس کے بغیر نہیں تو اب مسئلہ کا خلاصہ یہ ہے کہ راہن نے مرہن کے پاس کوئی چیز رہن رکھی وہ چیز مرہن کے پاس اس کی تعدی کے بغیر ہلاک ہوگئی تو مرہونہ چیز کی قیمت اور دین میں سے جو کم ہوگا مرہن پر اس کا ضمان لازم ہو جائے گا۔ اگلی عبارت میں اسی کی وضاحت ہے مثلاً زید نے عمرو کو ہزار روپیہ کی سائیکل بیچی اس کے بدلہ میں گھڑی رہن رکھ لی جسکی قیمت ہزار روپیہ ہے تو یہ گھڑی زید سے کم ہوگئی تو اب زید اس کا ضامن ہوگا تو گویا زید نے حکماً اپنا ہزار روپیہ وصول کر لیا۔ اور اگر گھڑی بارہ سو روپے کی تھی تو اب زائد قیمت (بارہ سو) اور دین (ہزار روپیہ) میں سے کم کا ضامن ہوگا گویا اب بھی اس نے حکماً اپنا ہزار روپیہ وصول کر لیا اور جو دو سو روپیہ زائد قیمت تھی وہ اس کے پاس امانت تھی اور امانت کی ضمان لازم نہیں ہوتی۔ اور اگر گھڑی کی قیمت آٹھ سو تھی اور وہ زید کے پاس کم ہوگئی تو اب گویا کہ زید نے حکماً آٹھ سو روپیہ وصول کر لیا تو جو زائد (دو سو روپیہ) دین ہے اس کے ساتھ وہ عمرو پر رجوع کریگا کہ میرا بقید دین ادا کر۔

﴿الشق الثانی﴾..... (الشفعة واجبة للخليط في نفس المبيع ثم

للخليط في حق المبيع كالشرب والطريق ثم للجار وليس للمشارك في الطريق والشرب شفعة والجار مع الخليط فان سلم الخليط فالشفعة للمشارك في الطريق فان سلم اخذها الجار والشفعة تجب بعقد البيع وتستقر بالاشهاد وتملك بالاخذانا سلمها المشتري او حكم بها حاكم)

شفعہ کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔ عبارت بالا کا ترجمہ کر کے واضح تشریح کریں۔
اقسام شفیع اور حقدارانِ شفعہ کی ترتیب کو وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) شفعہ کا لغوی و اصطلاحی معنی
(۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) اقسام شفیع (۵) حقدارانِ شفعہ کی ترتیب۔

﴿جواب﴾ (۱) شفعہ کا لغوی و اصطلاحی معنی :- شفعہ لغت میں جفت کرنا اور ملانا اور اصطلاح میں مشتری پر زبردستی اس کے مال کے عوض اس کی زمین کا مالک بننا ہے۔

(۲) عبارت کا ترجمہ :- شفعہ ثابت ہے نفسِ میع میں شریک کیلئے۔ پھر حقِ میع مثلاً پانی اور راستہ کے حق میں شریک کیلئے پھر پڑوسی کیلئے اور نہیں ہے شفعہ پانی اور راستہ کے حق میں شریک اور پڑوسی کیلئے نفسِ میع میں شریک کے ہوتے ہوئے پس اگر شریک فی نفسِ المبیع سپرد کر دے (شفعہ کا طالب نہ ہو) تو پھر شفعہ شریک فی الطريق کیلئے ہے پس اگر سپرد کرے وہ بھی تو لے سکتا ہے اسے پڑوسی۔ اور شفعہ ثابت ہوتا ہے عقدِ بیع کے ساتھ اور پختہ ہوتا ہے گواہ بنانے سے اور مملوک ہو جاتا ہے لے لینے کے ساتھ جب کہ سپرد کرے اس کو مشتری یا فیصلہ کر دے اس کا حاکم (قاضی)۔

(۳) عبارت کی تشریح :- اس عبارت میں اقسام شفیع اور ترتیب شفعہ کا ذکر ہے تو فرمایا کہ سب سے پہلے شفعہ نفسِ میع میں شریک کیلئے ثابت ہوتا ہے اگر وہ شفعہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا پھر حقِ میع یعنی پانی اور راستہ وغیرہ میں جو شریک ہو وہ شفعہ کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ راستہ نافذ نہ ہو۔ اگر اس کا بھی شفعہ کا ارادہ نہیں ہے تو پشت کی جانب جو اس زمین کا پڑوسی ہے وہ شفعہ کر سکتا ہے اول کے شفعہ کرنے کی صورت میں دوسرے دونوں کو شفعہ کا حق نہیں۔ اگر وہ شفعہ نہ کرے تو دوسرے کے شفعہ کرنے کی صورت میں تیسرے کو شفعہ کا حق نہیں اگر وہ بھی شفعہ نہ کرے تو پھر تیسرے کو شفعہ کا حق حاصل ہے۔ بس یہی تین شفیع ہیں اس کے بعد طریق کا شفعہ کو بیان کیا کہ اولاً جو نہی شفیع کو بیع کی خبر ملے وہ شفعہ طلب کرے اسے طلبِ مواہبہ کہتے ہیں پھر بائع اور مشتری میں سے جس کے قبضہ میں بھی زمین ہو اس پر گواہ قائم کرے کہ یہ مکان فلاں نے بیچا یا فلاں نے خریدا ہے میں اس کا شفیع ہوں تم اس پر گواہ ہو جاؤ اسے طلبِ اشہاد کہتے ہیں اس کے بعد قاضی کی

عدالت میں جا کر کہے گا کہ فلاں زمین فروخت ہوئی ہے میں اس کا شفع ہوں وہ زمین مجھے دلوائی جائے اسے طلب خصوصیت اور طلب تملک کہتے ہیں اب وہ مشتری کے سپرد کرنے سے یا قاضی کے حکم سے ثمن ادا کر کے زمین کا مالک ہو جائے گا۔

(۴-۵) اقسام شفع، حقداران شفعہ کی ترتیب:- کما مر فی التشریح۔

الورقة الثالثة في الفقه

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۶ھ

﴿الشق الاول﴾..... (وَمَنْ كَانَ لَهُ وَطَنٌ فَأَنْتَقَلَ عَنْهُ وَاسْتَوَطَنَ غَيْرَهُ ثُمَّ سَافَرَ فَدَخَلَ وَطَنَهُ الْأَوَّلَ لَمْ يُتِمَّ الصَّلَاةَ. وَإِذَا نَوَى الْمَسَافِرُ أَنْ يُقِيمَ بِمَكَةَ وَمِنَى خَمْسَةَ عَشْرَ يَوْمًا لَمْ يُتِمَّ الصَّلَاةَ. وَالْجَمْعُ بَيْنَ الصَّلَوَتَيْنِ لِلْمَسَافِرِ يَجُوزُ فَعَلًا وَلَا يَجُوزُ وَقْتًا.)

عبارت بالا پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ عبارت میں مذکورہ مسائل کی تشریح کرتے ہوئے خط کشیدہ عبارت کا مطلب واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ممتحن چار امور کا طالب ہے (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مسائل کی تشریح (۴) خط کشیدہ عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:- جس شخص کا ایک وطن تھا پس وہ منتقل ہو گیا وہاں سے اور اس نے دوسری جگہ کو وطن بنا لیا۔ پھر سفر کر کے اپنے پہلے وطن میں آیا تو وہ پوری نماز نہیں پڑھے گا۔ اور جب نیت کر لے مسافر اس بات کی کہ مقیم رہے گا مکہ اور منی میں پندرہ دن تو وہ پوری نماز نہیں پڑھے گا۔ اور دو نمازوں کو جمع کرنا مسافر کیلئے جائز ہے فعلاً۔ نہ کہ وقتاً۔

(۳) مسائل کی تشریح:- اس عبارت میں مصنف نے تین مسائل ذکر کیے ہیں۔

۱۔ ایک شخص کسی علاقہ میں مستقل رہتا تھا وہ اس کا وطن اصلی تھا۔ اس کے بعد اس نے پہلے علاقہ کو چھوڑ کر دوسرے کسی علاقہ میں اپنا وطن بنا لیا مستقل رہائش اختیار کر لی تو اب یہ شخص جب

اپنے پہلے وطن میں آئے گا تو یہاں مسافر سمجھا جائے گا اب یہ اس کا وطن نہیں رہا لہذا وہ نماز مکمل نہیں پڑھے گا بلکہ قصر کرے گا۔ خلاصہ یہ کہ وطن اصلی اپنی مثل کے ساتھ ختم ہو جاتا ہے۔

۲ ایک مسافر نے دوران سفر دو شہروں میں اکٹھے پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی مثلاً یہ کہ وہ کراچی سے آیا اس نے ملتان اور بہاولپور دونوں شہروں میں پندرہ دن ٹھہرنے کی نیت کی تو اب وہ مقیم نہیں بنے گا بلکہ مسافر ہی سمجھا جائے گا۔ اور قصر نماز پڑھے گا۔ کیونکہ مقیم ہونے کیلئے ایک ہی جگہ پندرہ دن رہنے کی نیت کرنا ضروری ہے۔

۳ مسافر شخص اکٹھی دو نمازیں پڑھنا چاہے تو فرمایا کہ وہ فعلاً تو اکٹھی پڑھ سکتا ہے وقتاً نہیں یعنی پہلی نماز وقت کے اخیر میں پڑھے اور دوسری نماز وقت کے بالکل شروع میں پڑھے یعنی ہر نماز اپنے وقت میں پڑھے یہ جائز ہے اور اگر وہ ایک ہی وقت میں دو نمازیں مثلاً ظہر اور عصر کی ظہریا عصر کے وقت میں اکٹھے پڑھنا چاہے یہ جائز نہیں ہے۔

(۴) خط کشیدہ عبارت کا مطلب :- اس عبارت کا مطلب مسئلہ (۳) کے ضمن میں

• بیان ہو چکا ہے۔

﴿الشَّقُّ الثَّانِي﴾..... (الشَّهِيدُ مَنْ قَتَلَهُ الْمُشْرِكُونَ أَوْ وَجَدَ فِي الْمَعْرَكَةِ وَبِهِ أَثَرُ الْجِرَاحَةِ أَوْ قَتَلَهُ الْمُسْلِمُونَ ظُلْمًا وَلَمْ يَجِبْ بِقَتْلِهِ دِيَّةٌ . فَيَكْفُرُ وَيُصَلِّي عَلَيْهِ وَلَا يُغْسَلُ.)

عبارت پر اعراب لگا کر عام فہم ترجمہ کریں۔ شہید کی تعریف اور اس کا حکم وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ نیز خط کشیدہ جملہ کا مطلب لکھنا نہ بھولیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں سائل کو پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب

(۲) عبارت کا ترجمہ (۳) شہید کی تعریف (۴) شہید کا حکم (۵) خط کشیدہ جملہ کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب :- كما مَرَّ فِي السَّوَالِ آنفَا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ :- شہید وہ شخص ہے جسے مشرکین نے قتل کر دیا ہو یا وہ میدان جنگ

میں پایا گیا ہو اور اس پر زخم کا نشان ہو یا اس کو مسلمانوں نے قتل کیا ہو ظلماً اور اس کے قتل کی وجہ سے

دیت لازم نہ ہوئی ہو۔ پس اس کو کفن دیا جائے اور اس پر نماز پڑھی جائے اور اسے غسل نہ دیا جائے۔

(۳) شہید کی تعریف :- شہید وہ شخص ہے جسے کافروں نے قتل کیا ہو یا وہ میدان کارزار میں مردہ ہونے کی حالت میں پایا گیا اور اس پر تیر تلواریں نیزے وغیرہ کے لگنے کے نشانات ہیں یا کسی مسلمان نے اسے ظلماً قتل کر دیا ہو مثلاً کسی ڈاکو نے اسے قتل کر دیا ہو اور پھر اس کے قتل کی وجہ سے کسی پر دیت بھی لازم نہ کی گئی ہو تو وہ شہید ہے۔

(۴) شہید کا حکم :- شہید کو غسل نہیں دیا جائے گا بلکہ اس کو خون آلود جسم اور کپڑوں میں کی بیشی کر کے وہی کفن پہنا کر نماز جنازہ پڑھ کر دفن کر دیا جائے۔

(۵) خط کشیدہ جملہ کا مطلب :- قتل کی دو قسمیں ہیں قتل عمد، قتل خطا قتل عمد میں قصاص واجب ہوتا ہے اور قتل خطا میں دیت واجب ہوتی ہے اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ وہ قتل عمد ہو کہ اس قتل سے دیت واجب نہ ہوئی ہو۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾..... (ومن كان عليه دين محيط بماله فلا زكاة عليه وان كان ماله اكثر من الدين زكى الفاضل اذا بلغ نصابا. وليس في دور السكنى وثياب البدن واثاث المنزل ودواب الركوب وعبيد الخدمة وسلاح الاستعمال زكاة. ولا يجوز اداء الزكاة الابنية مقارنة للاداء او مقارنة لعزل مقدار الواجب)

عبارت کا سلیس ترجمہ کر کے بے غبار تشریح کریں۔ نیز زکوٰۃ کس شخص پر اور کب واجب ہوتی ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) زکوٰۃ کس پر واجب ہے (۴) زکوٰۃ کس وقت واجب ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ :- جس شخص پر قرض ہو جو احاطہ کرے والا ہو اس کے مال کا (مال کے برابر یا زائد ہو) تو اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور اگر اس کا مال دین سے زیادہ ہو تو زکوٰۃ

ادا کرے گا زائد مال کی جب وہ پہنچے نصاب کو اور رہائشی گھروں میں اور پہننے کے کپڑوں میں اور گھریلو سامان میں اور سواری کے جانوروں میں اور خدمت کے غلاموں میں اور استعمال ہونے والے ہتھیاروں میں زکوٰۃ نہیں ہے۔ اور نہیں جائز زکوٰۃ ادا کرنا مگر ایسی نیت کے ساتھ جو ادا کے مقارن ہو یا مقدار واجب علیحدہ کرنے سے مقارن ہو۔

(۲) عبارت کا مطلب:۔ کسی شخص کے پاس مال بقدر نصاب موجود ہے مگر اس پر لوگوں کا قرض ہے جو اس کے کل مال یا بعض مال کو محیط ہے کہ اگر وہ قرض ادا کر دیا جائے تو مال بقدر نصاب نہیں بچتا تو ایسے شخص پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ اور اگر قرض کی ادائیگی کے بعد بھی مال بقدر نصاب باقی ہے تو پھر اس زائد مال پر زکوٰۃ واجب ہے۔

رہائشی گھروں میں پہننے کے کپڑوں میں، گھریلو سامان میں، سواری کے جانوروں میں خدمت کے غلاموں میں اور استعمال ہونے والے ہتھیاروں میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے الحاصل ضرورت کی استعمال والی اشیاء پر زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔

زکوٰۃ کی ادائیگی صرف اسی صورت میں درست ہوگی جب زکوٰۃ ادا کرتے وقت یہ نیت کرے کہ میں یہ زکوٰۃ ادا کر رہا ہوں یا پھر اس صورت میں درست ہوگی کہ جتنی مقدار زکوٰۃ واجب ہے اتنی مقدار مثلاً پچاس ہزار روپے میں سے ساڑھے بارہ سو روپیہ اس نیت سے علیحدہ رکھ لے کہ یہ میں نے زکوٰۃ ادا کرنی ہے، پھر کسی کو پچاس دیدیئے، کسی کو سود دیدیئے اس ساڑھے بارہ سو میں سے تو اس ادائیگی کی وقت اگرچہ نیت زکوٰۃ نہ بھی کرے تب بھی یہ ادائیگی درست ہے اس لیے کہ مقدار واجب کو علیحدہ کرتے وقت زکوٰۃ کی نیت ہو چکی ہے۔

(۳) زکوٰۃ کس پر واجب ہے:۔ زکوٰۃ کے واجب ہونے کیلئے مالک میں پانچ شرطوں کا پایا جانا ضروری ہے۔ (۱) عاقل ہو، مجنون پر زکوٰۃ نہیں (۲) بالغ ہو، بچہ پر زکوٰۃ واجب نہیں۔ (۳) مسلمان ہو، کافر پر زکوٰۃ نہیں اگرچہ مرتد ہو۔ (۴) آزاد ہو، غلام پر زکوٰۃ نہیں۔ (۵) اس کے ذمہ دین محیط نہ ہو اگر اس کے ذمہ دین محیط ہو تو زکوٰۃ نہیں جیسے پیچھے گزرا۔

(۴) زکوٰۃ کس وقت واجب ہے:۔ وجوب زکوٰۃ کی تین شرطیں ہیں۔ (۱) مال بقدر

نصاب ہو (۲) مال نامی (بڑھنے والا) یا مال تجارت ہو (۳) مال پر سال گزر جائے الحاصل سال کے گزرنے پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... (ومن جمع بين حرو عبد اوشاة ذكية وميتة

بطل البيع فيهما ومن جمع بين عبد ومدير او بين عبده وعبد غيره صح البيع في العبد بحصته من الثمن ونهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن النجش وعن السوم على سوم غيره وعن تلقى الجلب وعن بيع الحاضر للبادى والبيع عند اذان الجمعة وكل ذلك يكره ولا يفسد به البيع)

عبارت کا واضح ترجمہ کریں۔ عبارت میں مسائل مذکورہ کی تشریح وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا لب لباب دو چیزیں ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- جس شخص نے جمع کیا (بیع میں) آزاد اور غلام کو یا زنج شدہ اور مردار بکری کو تو باطل ہو جائے گی بیع دونوں میں اور جس نے جمع کیا غلام اور مدبر کو یا اپنے غلام اور اپنے غیر کے غلام کو تو صحیح ہو جائے گی بیع غلام میں اس کے حصہ کے ساتھ ثمن میں سے اور منع فرمایا رسول اللہ ﷺ نے بیع میں نجش سے اور غیر کے بھاء پر بھاء لگانے سے اور تلقی جلب سے اور شہری کے دیہاتی کیلئے بیع کرنے سے اور اذان جمعہ کے وقت بیع کرنے سے اور یہ تمام بیع مکروہ ہیں اور نہیں فاسد ہوتی اس سے بیع۔

(۲) عبارت کی تشریح:- کسی آدمی نے ایک ہی عقد میں آزاد آدمی اور غلام کو یا ایک ہی

عقد میں زنج شدہ بکری اور مردار بکری کو بیع دیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک دونوں میں بیع باطل ہو جائے گی اس لیے کہ گویا اس نے غلام کی بیع میں خر کی بیع کی اور مدبر کو بکری کی بیع میں مردار کی بیع کی شرط لگادی جو عقد کے تقاضا کیخلاف ہے اس وجہ سے بیع باطل ہے۔

اور اگر غلام اور مدبر کو یا اپنے غلام اور غیر کے غلام کو ایک ہی عقد میں بیع دیا تو پہلی صورت میں غلام میں اور دوسری صورت میں اپنے غلام میں ان کے ثمن کے حصہ کے اعتبار سے بیع درست

ہو جائے گی اور مدبر میں اور غیر کے غلام میں درست نہ ہوگی۔

اسی طرح کوئی چیز خریدنے کا ارادہ نہیں ہے صرف مشتری کو دھوکہ دینے کیلئے زیادہ بھاؤ لگاتا۔ یا کسی نے بھاؤ لگایا اور بائع مشتری اس پر راضی ہو گئے پھر جان بوجھ کر اس سے زیادہ بھاؤ لگاتا یہ مکروہ ہے اسی طرح تلقی جلب یعنی شہرے باہر ہی اناج غلہ وغیرہ والے قافلوں سے ستاغلہ دھوکہ دہی سے خریدنا یا کوئی دیہاتی بیچنے آیا شہری نے کہا جلدی نہ کرنا میں زیادہ ریٹ سے بعد میں فروخت کروادوں گا ذرا ٹھہر جاؤ یا اذان جمعہ کے وقت کوئی بیچ کرنا یہ تمام بیوع فاسد نہیں ہیں صرف مکروہ ہیں حتی الامکان احتراز کرنا چاہیے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ والاجراء على ضربين اجير مشترك واجير خاص فالمشترك من لا يستحق الاجرة حتى يعمل كالصباغ والقصار والمتاع امانة في يده ان هلك لم يضمن شيئاً عندا بيحيفة وقال يضمنه والاجير الخاص هو الذي يستحق الاجرة بتسليم نفسه في المدة وان لم يعمل كمن استاجر رجلاً شهر للخدمة اولرعى الغنم ولا ضمان على الاجير الخاص فيهما تلف في يده ولا في ماتلف من عمله الا ان يتعدى فيضمن

عبارت کا سلیس ترجمہ کریں عبارت مذکورہ کی روشنی میں اجیر مشترک اور اجیر خاص میں سے ہر ایک کی تعریف اور حکم وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس عبارت میں دو امر حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) اجیر مشترک اور اجیر خاص کی تعریف و حکم۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: اجیر دو قسم پر ہے، اجیر مشترک اور اجیر خاص، پس اجیر مشترک وہ ہے جو نہیں مستحق ہوتا اجرت کا یہاں تک کہ کام کر دے جیسے رنگریز اور دھوبی۔ اور سامان اس کے پاس امانت ہوتا ہے اگر وہ ہلاک ہو جائے تو وہ نہیں ضامن ہوتا کسی چیز کا امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ وہ ضامن ہوگا سامان کا اور اجیر خاص وہ ہے جو

مستحق ہو جاتا ہے اجرت کا مدت میں اپنے نفس کو سپرد کر دینے کے ساتھ اگرچہ عمل نہ کیا ہو جیسے اجرت پر لیا ایک شخص کو ایک ماہ تک خدمت کیلئے یا بکریاں چرانے کیلئے۔ اور نہیں ہے ضمان اجیر خاص پر اس چیز میں جو تلف ہو جائے اس کے قبضہ میں اور نہ اس چیز میں جو تلف ہو جائے اس کے عمل سے مگر یہ کہ وہ تعدی کرے پھر وہ ضامن ہوگا۔

(۲) اجیر مشترک و اجیر خاص کی تعریف و حکم:-

اجیر مشترک:- وہ شخص جو بلا تخصیص ہر کسی کا کام کرتا ہو اور بعد العمل ہی اجرت کا مستحق ہوتا ہو جیسے دھوبی رنگریزاں کے پاس جو آجائے اس کا کام کر دیتے ہیں اور بعد العمل اجرت وصول کرتے ہیں۔

اجیر خاص:- وہ شخص جو ایک وقت میں صرف ایک ہی آدمی کا کام کرتا ہو اور یہ محض اپنا نفس سپرد کر دینے سے ہی اجرت کا مستحق ہو جائے گا خواہ مستاجر نے اس مدت میں اس سے کام لیا ہو یا نہ لیا ہو جیسے کسی آدمی کو خدمت یا بکریاں چرانے کیلئے ایک ماہ تک اجیر رکھا تو اس ایک ماہ میں اس سے کام لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو وہ اجرت کا مستحق ہوگا۔

اجیر مشترک و خاص کا حکم:- اجیر مشترک کے پاس جو چیز تلف ہو جائے وہ عند الصاحبین اس کا ضامن ہوگا اور یہ بعد العمل ہی اجرت کا مستحق ہوگا اور اجیر خاص کے پاس جو چیز بلا تعدی ہلاک ہو جائے وہ اس کا ضامن نہ ہوگا اور یہ مدت معینہ پر اجرت کا مستحق ہوگا خواہ اس سے کام لیا گیا ہو یا نہ لیا گیا ہو۔

﴿الشق الثانی﴾ ﴿والضرب الثانی کنایات ولا یقع بها

الطلاق الآبائیة اوبدلالة حال وهي علی ضربین منها ثلاثة الفاظ یقع بها الطلاق الرجعی ولا یقع بها الا واحدة وهي قوله اعتدی واستبرئی رحمک وانت واحدة وبقیة کنایات اذ انوی بها الطلاق كانت واحدة باثنتین وان نوى ثلاثا كانت ثلاثا وان نوى اثنتين كانت واحدة﴾

طلاق صریح اور طلاق کنایہ میں سے ہر ایک کی تعریف و حکم بیان کریں نیز عبارت مذکورہ کی

ولنشین تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور قابل غور ہیں (۱) طلاقِ صریح و کنایہ کی تعریف۔

(۲) طلاقِ صریح و کنایہ کا حکم (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) طلاقِ صریح و کنایہ کی تعریف:-

طلاقِ صریح:- آدمی ان الفاظ سے طلاق دے جو طلاق ہی میں مستعمل ہوں جیسے انت

طالق انت مطلقہ طلقك۔

طلاقِ کنایہ:- آدمی ان الفاظ سے طلاق دے جو طلاق اور غیر طلاق دونوں میں مستعمل

ہوں جیسے اعتدی استبرئی رحمك انت واحده۔

(۲) طلاقِ صریح کا حکم:-

طلاقِ صریح کا حکم:- طلاقِ صریح میں صرف ایک طلاقِ رجعی ہی واقع ہوتی ہے۔

طلاقِ کنایہ کا حکم:- طلاقِ کنایہ میں صرف اسی صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے جب

مردنیت کرے یا حال دلالت کرے پھر الفاظ کنائی دو قسم پر ہیں بعض وہ ہیں جن سے صرف ایک طلاقِ رجعی واقع ہوتی ہے اور بعض وہ ہیں جن کا مدار نیت پر ہے اگر ایک کی نیت ہو تو ایک اگر تین کی نیت ہو تو تین اگر دو کی نیت ہو تب بھی ایک یہ ساری تفصیل آگے تشریح میں آ رہی ہے۔

(۳) عبارت کی تشریح:- اس عبارت میں طلاق کی دوسری قسم طلاقِ کنائی کا ذکر ہے تو

فرمایا کہ الفاظ کنائی سے صرف اسی صورت میں طلاق واقع ہوتی ہے جب آدمی طلاق کی نیت

کرے یا حال طلاق پر دلالت کرے۔

پھر الفاظ کنائی کی دو قسمیں ذکر کی ہیں پہلی قسم وہ تین الفاظ جن سے صرف ایک طلاقِ رجعی ہی

واقع ہوتی ہے وہ تین الفاظ یہ ہیں اعتدی استبرئی رحمك انت واحده دوسری قسم انکے

علاوہ بقیہ جتنے بھی کنایات ہیں ان سے اگر ایک طلاق کی نیت کرے گا تو ایک طلاقِ بائنہ واقع ہوگی اگر

دو کی نیت کرے گا تب بھی ایک بائنہ ہی واقع ہوگی اور اگر تین کی نیت کرے گا تو تین واقع ہو جائیں گی

ان میں سے بعض الفاظ یہ ہیں انت بائن بقة بقتل حرام حبلك على غارك الخ۔

الورقة الثالثة في الفقه

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ (والطَّهَارَةُ مِنَ الْأَحْدَاثِ جَائِزَةٌ بِمَاءِ السَّمَاءِ وَالْأَوْدِيَةِ وَالْعُيُونِ وَالْآبَارِ وَمَاءِ الْبَحَارِ وَلَا تَجُوزُ الطَّهَارَةُ بِمَاءِ أُعْتَصِرَ مِنَ الشَّجَرِ وَالثَّمَرِ وَلَا بِمَاءٍ غَلَبَ عَلَيْهِ غَيْرُهُ فَأَخْرَجَهُ عَنْ طَبْعِ الْمَاءِ كَالْأَشْرِبَةِ وَالْخَلِّ وَالْمَرْقِ وَمَاءِ الْبَاقِلَاءِ وَمَاءِ الْوَرْدِ وَمَاءِ الزَّرْدِج) عبارت مذکورہ پر اعراب لگائیں ترجمہ و تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب۔ (۲) عبارت کا ترجمہ۔ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال آنفاً۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:- احداث سے پاکی حاصل کرنا جائز ہے آسمان اور وادیوں اور چشموں اور کنوؤں اور دریاؤں کے پانی سے اور نہیں جائز پاکی حاصل کرنا اس پانی سے جو نچوڑا گیا ہو درخت اور پھل سے اور نہ اس پانی سے کہ غالب آگیا ہو اس پر اس کا غیر پس نکال دیا ہو اس نے اس کو پانی کی طبیعت (اصلی حالت) سے جیسے شربت اور سرکہ اور شوربہ اور لوبیا کا پانی اور عرق گلاب اور زردج (گاجر) کا جوس۔

(۳) عبارت کی تشریح:- اس عبارت میں پانی کے احکام کا ذکر ہے کہ کس پانی سے طہارت جائز ہے اور کس سے ناجائز تو فرمایا کہ آسمان، وادی، چشمہ، کنواں، دریا کے پانی سے طہارت جائز ہے کیونکہ یہ اصل حالت پر پانی ہی ہیں۔

اور وہ پانی جسے درخت یا پھل سے نچوڑا گیا ہو جیسے لوبیا کا پانی، عرق گلاب، اسی طرح گاجر یا گنے وغیرہ کا رس یا وہ پانی جس پر کوئی اور چیز غالب آگئی ہو اور پانی اپنی اصلی حالت و کیفیت سے نکل چکا ہو جیسے شربت، سرکہ، شوربہ، ان تمام پانیوں سے طہارت حاصل کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ پانی اب پانی ہی نہیں رہا بلکہ اس کو اب پانی کہا ہی نہیں جاتا بلکہ وہ شربت، سرکہ، عرق جوس وغیرہ کہلاتا ہے۔

﴿الشق الثاني﴾ (ومن صلى الظهر في منزله يوم الجمعة قبل صلاة الامام ولا عذر له كره له ذلك وجازت صلوته فان بداله ان يحضر الجمعة فتوجه اليها بطلت صلاة الظهر عند ابى حنيفة بالسعي وقال ابويوسف ومحمد لا تبطل حتى يدخل مع الامام)
عبارت پر اعراب لگائیں ترجمہ کریں اور واضح تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱-۲-۳) اعراب ترجمہ تشریح۔ کما مر فی الشق الثاني من

السوال الاول ۱۴۲۵ھ۔

﴿السوال الثاني﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ (اذا احصر المحرم بعدو او اصابه مرض يمنعه من المضي جازله التحلل وقيل له ابعث شاة تذبح في الحرم وواعد من يحملها يوما بعينه يذبحها فيه ثم تحلل فان كان قارنا بعث دمين)

احصار کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں عبارت مذکورہ کا ترجمہ کریں مطلب واضح کریں
(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) احصار کا لغوی و اصطلاحی معنی (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) احصار کا لغوی و اصطلاحی معنی: احصار لغت میں مطلق روکنے کو کہتے

ہیں اور اصطلاح میں احصاریہ ہے کہ دشمن یا درندہ یا مرض ادا نیگی رکن (جج و عمرہ) سے روک دے۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: جب روک دیا جائے محرم دشمن کی وجہ سے یا پہنچا اس کو ایسا

مرض جس نے روک دیا اسے جانے سے تو جائز ہے اس کے لیے حلال ہو جانا۔ اور اسے کہا جائے گا کہ تو بکری بھیج جو ذبح کیجائے حرم میں اور وعدہ کر اس شخص سے جو لیکر جائے اسے ایک معین دن کا کہ ذبح کرے گا وہ اس کو اس دن میں پھر حلال ہو جائے وہ (محرم) پس اگر وہ قارن ہو تو دوم

(بکریاں) بھیجے۔

(۳) عبارت کا مطلب :- اس عبارت میں محصر کے احکام کا ذکر ہے کہ اگر کوئی محرم دشمن دُرندہ یا بیاباری وغیرہ کی وجہ سے حج و عمرہ سے روک دیا گیا تو اب اس کو کہا جائے گا کہ کسی کے ہاتھ بکری بھیج دے جو اسے حرم میں جا کر ذبح کرے اور اس کے ساتھ دن تاریخ وقت وغیرہ متعین کرے کہ وہ فلاں تاریخ کو فلاں وقت میں اسے حرم میں ذبح کرے گا تو جب وہ دن اور وقت آجائے اور محصر کو اندازہ ہو کہ اس نے جانور ذبح کر دیا ہوگا تو پھر یہ حلال ہو جائے احرام کھول دے اور اگر یہ قارن تھا کہ اس نے حج و عمرہ کا اکٹھا احرام باندھا ہوا تھا تو پھر یہ دو دم یعنی دو جانور قربانی کیلئے وہاں بھیجے گا۔

﴿الشق الثانی﴾ (ویجوز البیع بثمن حال و مؤجل اذا كان الاجل معلوماً ومن اطلق الثمن في البيع كان على غالب نقد البلد فان كانت النقود مختلفة فالبيع فاسد الا ان يبين أحدها. ويجوز بيع الطعام والحبوب كلها مكيالة ومجازفة وبأثناء بعينه لا يعرف مقداره او بوزن حجر بعينه لا يعرف مقداره)

عبارت بالا کا ترجمہ کریں عبارت میں مذکورہ مسائل کی عام فہم تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ :- اور بیع جائز ہے نقد اور ادھار ثمن کے ساتھ جبکہ مدت معلوم و متعین ہو اور جس شخص نے مطلق چھوڑ دیا ثمن کو بیع ہیں تو محمول ہونگے ثمن شہر میں زیادہ رائج سکہ پر پس اگر مختلف سکے رائج ہوں تو بیع فاسد ہوگی بلکہ یہ کہ بیان کر دے کسی ایک کو اور جائز ہے ہر قسم کے اناج اور غلہ کی بیع پیمانہ سے کیل کر کے اور انکل (اندازہ) سے اور ایسے معین برتن سے اور معین پتھر سے جنکی مقدار معلوم نہیں ہے۔

(۲) مسائل کی تشریح :- پہلا مسئلہ یہ بیان کیا کہ نقد ثمن اور ادھار ثمن کے ساتھ بیع

جائز ہے جبکہ ادھار کی مدت معین ہو کہ ہفتہ یا مہینہ کے بعد ثمن دیدوں گا۔

دوسرا مسئلہ بیان کیا کہ کسی نے بیع کی اور ثمن کو مطلق چھوڑ دیا۔ مثلاً یہ چیز دس کی ہے روپیہ درہم دینار متعین نہیں کیا تو پھر شہر میں جو سب سے زیادہ کرنسی چلتی ہوگی مثلاً روپیہ تو اس پر ثمن محمول ہوں گے یعنی یہ چیز دس روپیہ کی ہے۔ اور اگر مختلف سکے چلتے ہیں اور مالیت بھی مختلف ہے اور کوئی زیادہ رائج بھی نہیں یعنی سب برابر جیتے ہیں تو اس صورت میں کسی ایک کو معین کر دیا تو بیع درست ہے وگرنہ بیع فاسد ہوگی۔

تیسرا مسئلہ بیان کیا کہ اناج اور غلہ کی بیع پیمانہ سے اور اندازہ سے اور کسی پتھر کے وزن کے برابر یا کسی برتن کی مقدار کے برابر جنگلی مقدار معلوم نہیں ہے ہر طرح سے بیع جائز اور درست ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۶ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ (ولاتصح المراجعة والتولية حتى يكون العوض مماله مثل ويجوز ان يضيف الى راس المال اجرة القصار والصباغ والطرز او الفتل واجرة حمل الطعام ويقول قام على بكذا ولا يقول اشتريته بكذا) بیع مراہمہ وتولیہ کی تعریف کریں عبارت کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں۔ (۱) بیع مراہمہ وتولیہ کی تعریف (۲) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) بیع مراہمہ وتولیہ کی تعریف۔
بیع مراہمہ۔ وہ بیع جو ثمن اول پر زیادتی کے ساتھ ہو۔
بیع تولیہ۔ وہ بیع جو صرف ثمن اول کے ساتھ ہو اس پر زیادتی نہ ہو مثلاً پچاس روپے کی چیز پچاس میں بیچنا تولیہ اور ساٹھ میں بیچنا مراہمہ ہے۔

(۲) عبارت کا مطلب۔ اولاً یہ بات بتلائی کہ بیع مراہمہ وتولیہ صرف ان اشیاء میں ہو سکتی ہے جن کا عوض (ثمن) مثلی ہو کیونکہ اگر اس کا عوض مثلی نہ ہو تو پھر اندازہ لگانا مشکل ہوگا کہ یہ چیز ثمن اول پر فروخت ہو رہی ہے یا کمی زیادتی پر اس کے بعد یہ مسئلہ بیان کیا کہ بائع بیع کے اصل ثمن کے ساتھ دھوبی رنگریز وغیرہ کا خرچہ بھی شامل کر سکتا ہے مثلاً کپڑا پچاس روپے کا خریدا

دس روپے میں رنگ کر دیا تو اب وہ یہ کپڑا بیع تولیہ کے طور پر ساٹھ کا اور مراہجہ کے طور پر ستر کا بیع
سکتا ہے۔ البتہ قول میں احتیاط کرے گا یعنی یہ نہیں کہے گا کہ میں نے ساٹھ کا خریدا ہے۔ کیونکہ یہ
جھوٹ ہے کیونکہ اس نے پچاس کا خریدا ہے بلکہ اس طرح کہے گا کہ مجھے یہ کپڑا ساٹھ میں پڑا ہے
میں اتنے میں بیچتا ہوں۔

﴿الشق الثانی﴾ (ومن نذران يتصدق بماله لزمه ان يتصدق
بجنس ماتجب فيه الزکوة ومن نذر ان يتصدق بملکه لزمه ان يتصدق
بالجميع ويقال له امسك منه مقدار ماتنقعه على نفسك وعيالك الى ان
تکسب مالا فاذا اکتسبت مالا تصدقه بمثل ما امسکت لنفسک)
عبارت کی تشریح کریں خط کشیدہ عبارت کا مطلب واضح کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر قابل فکر ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) خط کشیدہ
عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کی تشریح: کسی شخص نے یہ نذر مانی کہ میرا فلاں کام ہو گیا
تو میں اپنا مال صدقہ کروں گا چنانچہ اس کا وہ کام ہو گیا تو اب اس کو چاہیے کہ کسی بھی جنس کی اتنی
مقدار صدقہ کرے جو نصاب زکوٰۃ کو پہنچے۔
اور اگر کسی نے اپنی ملک صدقہ کرنے کی منت مانی اور وہ کام ہو گیا تو اس کو چاہیے کہ کل مال
صدقہ کر دے صرف اتنا مال بچائے جس سے اس کا اور اس کے اہل و عیال کا خرچہ چل سکے اور
بعد میں جب اس نے مزید مال کمالیا تو اب اسے کہا جائے کہ کل مال میں سے تو نے جتنا مال بچایا
تھا اپنے اہل و عیال کیلئے اتنا مزید اب صدقہ کر۔
(۲) خط کشیدہ عبارت کا مطلب: تشریح کے ضمن میں اس عبارت کا مطلب بھی ہو گیا۔

الورقة الثالثة في الفقه

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ (وَمَنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَهُوَ مُسَافِرٌ أَوْ خَارِجٌ

الْمُصْرِ وَبَيْنَهُ الْمَصْرُ نَحْوُ الْمِيلِ أَوْ أَكْثَرُ أَوْ كَانَ يَجِدُ الْمَاءَ إِلَّا أَنَّهُ مَرِيضٌ فَخَافَ إِنْ اسْتَعْمَلَ الْمَاءَ اسْتَدَّتْ مَرَضُهُ أَوْ خَافَ الْجُنْبَ إِنْ اغْتَسَلَ بِالْمَاءِ يَغْتَلُّهُ الْبَرْدُ أَوْ يَمْرَضُهُ فَإِنَّهُ يَتَيْمَّمُ بِالصَّعِيدِ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ و مکمل تشریح کریں۔ تیمم کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں۔
حدیث اصغر و اکبر دونوں کیلئے تیمم کا طریقہ واضح طور پر لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل پانچ امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) تیمم کا لغوی و اصطلاحی معنی (۵) تیمم کا طریقہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب: - كما مر في السؤال آنفاً۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: - اور جو شخص نہ پائے پانی اور وہ مسافر ہو یا شہر سے باہر ہو اور اس کے درمیان اور شہر کے درمیان ایک میل یا اس سے زائد کی مسافت ہو۔ یا وہ پانی پاتا ہو مگر وہ بیمار ہو اور خوف ہو کہ اگر پانی استعمال کیا تو مرض بڑھ جائے گا یا جنبی کو خوف ہو کہ اگر پانی سے غسل کیا تو مار ڈالے گی اس کو سردی یا بیمار کر دے گی اس کو تو بے شک وہ پاک مٹی سے تیمم کرے۔

(۳) عبارت کی تشریح: - اس عبارت میں تیمم کے حکم کا بیان ہے کہ جس شخص کے پاس پانی نہ ہو اور وہ مسافر ہو یا شہر سے باہر ہو اور اس کے اور شہر کے درمیان ایک میل یا زائد کی مسافت ہو یعنی شہر سے وہ شخص کم از کم ایک میل دور ہو یا اس شخص کے پاس پانی تو موجود ہے مگر وہ بیمار ہے۔ اسے خوف ہے کہ اگر میں نے پانی استعمال کیا تو سردی سے مر جاؤں گا یا بیمار ہو جاؤں گا یا مرض بڑھ جائے گا یا جنبی آدمی نے خوف محسوس کیا کہ اگر پانی سے غسل کرے گا تو سردی اس کو قتل کر دے گی تو ایسا شخص تیمم کر سکتا ہے۔ اس کے لئے پانی استعمال کرنا ضروری نہیں ہے وہ پاک مٹی سے تیمم کر سکتا ہے۔

(۴-۵) تیمم کا لغوی و اصطلاحی معنی، تیمم کا طریقہ: - كما مر في الشق

الاول من السؤال الاول ۱۶۲۵۔

﴿الشق الثاني﴾ (الزكوة واجبة في عبروض التجارة كائنة

ما كانت إذ ابتلغت قيمتها انصاباً من الورق أو الذهب يقومها بما هو أنفع للفقراء

وَالْمَسَاكِينَ مِنْهُمَا وَقَالَ أَبُو يُسُفَ يَقُومُ مِمَّا اشْتَرَاهُ بِهِ فَإِنْ اشْتَرَاهُ بِغَيْرِ الثَّمَنِ يَقُومُ بِالنَّقْدِ الْغَالِبِ وَقَالَ مُحَمَّدٌ بِغَالِبِ النَّقْدِ فِي الْوَصْرِ عَلَى كُلِّ حَالٍ

عبارت پر اعراب لگا کر معنی خیز ترجمہ کریں۔ عبارت مذکورہ میں ائمہ ثلاثہ کے اقوال کی واضح تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب۔ (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) ائمہ ثلاثہ کے اقوال کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب: کما مر فی السؤال آنفاً۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: زکوٰۃ واجب ہے سامان تجارت میں خواہ وہ کسی قسم کا بھی ہو۔ جبکہ پہنچ جائے اس کی قیمت چاندی یا سونے کے نصاب کو قیمت لگائے اس کی اس چیز سے جو زیادہ نافع ہو فقراء و مساکین کیلئے ان دونوں میں سے امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ قیمت لگائے اس کی اس چیز سے جس کے ذریعہ خریدا ہے اس نے اس کو پس اگر خریدا ہو اس کو ثمن (سونے چاندی) کے علاوہ سے تو قیمت لگائے اس چیز سے جو رائج ہو شہر میں اور امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ ہر حال میں نقد غالب سے ہی قیمت لگائے گا۔

(۳) ائمہ ثلاثہ کے اقوال کی تشریح: کسی شخص کے پاس سامان تجارت ہے جو چاندی یا سونے میں سے کسی ایک چیز کے نصاب کو پہنچتا ہے تو بالاتفاق وہ شخص اسی حساب کا لحاظ کرے گا جس کے مطابق وہ سامان نصاب زکوٰۃ کو پہنچ رہا ہے۔

اور اگر وہ سامان تجارت چاندی و سونا ہر دو کے نصاب زکوٰۃ کو پہنچتا ہے تو پھر وہ شخص کس اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرے گا؟ اس میں ائمہ ثلاثہ کا اختلاف ہے امام ابو حنیفہؒ فرماتے ہیں کہ جس نصاب کے اعتبار سے فقراء و مساکین کو زیادہ فائدہ ہو اس اعتبار سے زکوٰۃ ادا کرے گا مثلاً سامان تجارت کی قیمت سونے سے لگائیں تو اس پر آدھ دینار (پانچ درہم) زکوٰۃ لازم ہوتی ہے اور اگر چاندی سے لگائیں تو اس پر چھ درہم لازم ہوتے ہیں تو چاندی کے لحاظ سے زکوٰۃ ادا کرے گا۔

امام ابو یوسفؒ فرماتے ہیں کہ مالک نے سونا اور چاندی میں سے جس کے ساتھ بھی وہ

سامان خرید اے اسی کا لحاظ ہوگا اور اگر سونا چاندی کے علاوہ کوئی اور چیز دے کر وہ سامان خریدا ہے تو پھر شہر میں جو نقدی (کرنسی) چلتی ہو اسی کا لحاظ کر کے زکوٰۃ ادا کرے گا یعنی اس نقد غالب میں اس سامان کی مالیت پر جتنی زکوٰۃ لازم ہوتی ہوگی وہی ادا کرے گا۔

امام محمدؒ فرماتے ہیں کہ خواہ اس نے وہ سامان سونا چاندی سے خریدا ہو یا کسی اور سامان وغیرہ کے عوض بہر صورت شہر کی نقد غالب (کرنسی) کے اعتبار سے ہی وہ زکوٰۃ ادا کرے گا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾..... (وخيار البائع يمنع خروج المبيع من ملكه فان

قبضه المشتري فهلك بيده في مدة الخيار ضمنه بالقيمة وخيار المشتري لا يمنع خروج المبيع من ملك البائع الا ان المشتري لا يملكه عند ابي حنيفة وقال ابو يوسف ومحمد يملكه فان هلك بيده هلك بالثمن وكذلك ان دخله عيب)

عبارت کا ترجمہ و تشریح کرتے ہوئے قیمت و ثمن میں فرق واضح کریں۔ خيار شرط کی تعریف کریں نیز بائع و مشتری کیلئے مدت خيار بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور کا حل مطلوب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) عبارت کی تشریح (۳) قیمت و ثمن میں فرق (۴) خيار شرط کی تعریف (۵) مدت خيار کی مقدار۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- بائع کا خيار منع کرتا ہے بیع کو اس کی ملک سے

نکلنے سے پس اگر قبضہ کر لیا اس پر مشتری نے پس ہلاک ہوگئی وہ اس کے قبضہ میں مدت خيار میں تو وہ قیمت کا ضامن ہوگا اور مشتری کا خيار نہیں منع کرتا ہے بیع کو بائع کی ملک سے نکلنے سے مگر یہ کہ نہیں مالک ہوتا مشتری اس کا امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ مالک ہو جائے گا اس کا مشتری پس اگر ہلاک ہوگئی وہ اس کے قبضہ میں تو ہلاک ہوگی ثمن کے ساتھ اور اسی طرح اگر داخل ہو گیا اس میں عیب۔

(۲) عبارت کی تشریح:- اس عبارت میں خيار شرط کے مسئلہ کو ذکر کیا جا رہا ہے۔ تو

فرمایا کہ اگر بائع و مشتری نے کسی چیز کی خرید و فروخت کی اور بائع نے اپنے لیے خيار شرط رکھا تو

ایسی صورت میں بیع بائع کی ملک سے نہیں نکلے گی، لہذا اگر اس چیز پر مشتری قبضہ کر کے لے گیا اور وہ بیع مشتری کے پاس مدتِ خیار میں ہلاک ہوگئی تو مشتری قیمت کا ضامن ہوگا۔ کیونکہ وہ چیز بائع کی ملک سے نکلی ہی نہیں ہے اور اگر مشتری نے اپنے لیے خیار شرط رکھا تو اس صورت میں بیع بائع کی ملک سے نکل جائیگی لہذا اب اگر بیع مشتری کے پاس ہلاک ہوگئی یا اس کو عیب لگ گیا تو وہ ثمن کا ضامن ہوگا کیونکہ بیع بائع کی ملک سے نکل گئی ہے۔ اب اس صورت میں اختلاف ہے کہ جب بیع بائع کی ملک سے نکل گئی اور مشتری کے لیے خیار شرط ہے تو اس صورت میں وہ بیع مشتری کی ملک میں داخل ہوگی یا نہیں تو امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ وہ بیع مشتری کی ملک میں داخل نہ ہوگی وگرنہ بدل مبدل منہ کا ایک ہی شخص (مشتری) کے پاس جمع ہونا لازم آتا ہے جو درست نہیں ہے اور صاحبین فرماتے ہیں کہ اس صورت میں بیع مشتری کی ملک میں داخل ہو جائے گی وگرنہ زوالِ ملک لالہ مالک لازم آئے گا جس کی کوئی نظیر نہیں ہے تو امام صاحب کی طرف سے اس کا جواب یہ ہے کہ خروج ملک لالہ مالک کی متعدد نظیریں موجود ہیں مثلاً متولی کعبہ نے خدمتِ کعبہ کیلئے غلام خریدا تو وہ مالک کی ملک سے نکل جاتا ہے مگر کسی کی ملک میں داخل نہیں ہوتا۔ اسی طرح ترکہ مستغرق بالذین ہو تو وہ میت کی ملک سے نکل جاتا ہے مگر ورثاء اور قرض خواہوں کی ملک میں داخل نہیں ہوتا۔

(۳) قیمت و ثمن میں فرق :- قیمت کسی چیز کی وہ مالیت جو بازار میں ہو اور ثمن وہ مالیت جو بائع و مشتری آپس کی رضا مندی سے طے کر لیں۔ مثلاً زید نے بکر کو ایک ساکیل ہزار روپیہ کا بیچا جبکہ بازار میں اس کی مالیت بارہ سو روپے ہے تو ہزار روپیہ ثمن اور بارہ سو روپیہ قیمت ہے۔

(۴) خیار شرط کی تعریف :- وہ خیار جو بائع یا مشتری کو محض شرط کر لینے کی وجہ سے حاصل ہو اور بلا شرط حاصل نہ ہو۔

(۵) مدتِ خیار کی مقدار :- تین دن یا اس سے کم مدتِ خیار بالاتفاق جائز ہے تین دن سے زائد صاحبینؒ اور امام احمدؒ کے نزدیک جائز ہے جبکہ امام ابوحنیفہؒ امام زفرؒ و امام شافعیؒ کے نزدیک جائز نہیں۔ اور مدتِ بیان کے بغیر (مدتِ مجہول) کے ساتھ خیار بالاتفاق ناجائز ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ (ولا تجوز الهبة فيها يقسم المأخوذة مقسومة

وهبة المشاع فيما لا يقسم جائزة ومن وهب شقصا مشاعا فالهبة فاسدة فان قسمه وسلمه جاز)

ہبہ کی تعریف کریں اور بتائیں کہ ہبہ کا کیا طریقہ ہے اور وہ کس طرح مکمل ہوتا ہے نیز عبارت مذکورہ کی تشریح کریں اور محوزہ مقسومہ مشاعاً کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور کا حل مطلوب ہے (۱) ہبہ کی تعریف (۲) ہبہ کا طریقہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) محوزہ مقسومہ مشاعاً کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) ہبہ کی تعریف :- ہبہ کا لغوی معنی دینا ہے اور اصطلاحی تعریف تملیک العین بلا عوض یعنی کسی کو بغیر کسی عوض کے کسی عین کا مالک بنانا۔

(۲) ہبہ کا طریقہ :- ہبہ بھی چونکہ ایک عقد ہی ہے اس وجہ سے یہ ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے یعنی ایک جانب سے ایجاب ہو دوسری جانب سے قبول ہو یہی ہبہ کا طریقہ ہے اور یہ قبضہ سے مکمل ہوتا ہے یعنی جب موہوب لہ موہوبہ چیز پر قبضہ کر لے تو ہبہ مکمل ہو جاتا ہے۔

(۳) عبارت کی تشریح :- جو اشیاء قابل تقسیم ہوں یعنی تقسیم کے بعد بھی ان کی مکمل منفعت باقی رہتی ہو ایسی اشیاء کا ہبہ اس وقت درست ہوگا جب واہب اسے تقسیم بھی کر دے اور اسے اپنے حقوق و استعمال وغیرہ سے فارغ بھی کر دے۔

وہ اشیاء جو قابل تقسیم نہ ہوں یعنی تقسیم کے بعد انکی مکمل منفعت یا بعض منفعت فوت ہو جائے تو ان کو مشترک طور پر بھی ہبہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر کسی شخص نے کسی چیز کا کچھ حصہ ہبہ کیا تو یہ ہبہ اس وقت درست ہوگا جب واہب وہ چیز تقسیم کر کے موہوب لہ کے سپرد کر دے اور اگر اس نے یہ چیز تقسیم کر کے سپرد نہ کی تو پھر یہ ہبہ فاسد ہوگا۔

(۴) محوزہ مقسومہ مشاعاً کا مطلب :- مقسومہ کا مطلب یہ ہے کہ جو چیز قابل تقسیم ہو وہ تقسیم کر دی جائے اور محوزہ کا مطلب یہ ہے کہ واہب کی ملک یا اس کے حقوق سے علیحدہ کر دی گئی ہو مشاعاً کا مطلب یہ ہے کہ وہ چیز مشترک ہو۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۷۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ (والعامد فی الیمین والمکره والناسی سواء

ومن فعل المحلوف علیه مکرها او ناسیا فهو سواء)

یمین غموس، منعقدہ اور لغو کی تعریف ذکر کر کے یہ بتائیں کہ انہیں کس کس کے اندر کفارہ واجب ہوتا ہے نیز کفارے کی تفصیل بھی تحریر کریں، عبارت مذکورہ کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور قابل التفات ہیں (۱) یمین غموس، منعقدہ لغو کی

تعریف (۲) کس قسم میں کفارہ واجب ہے (۳) کفارے کی تفصیل (۴) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) یمین غموس، منعقدہ لغو کی تعریف:-

یمین غموس:- کسی امر ماضی پر جان بوجھ کر جھوٹ بولتے ہوئے قسم کھانا مثلاً زید کو معلوم ہو کہ بکر نہیں آیا مگر وہ جان بوجھ کر کہتا ہے کہ اللہ کی قسم بکر آیا ہے۔

یمین منعقدہ:- کسی امر مستقبل کے کرنے یا نہ کرنے کی قسم کھانا مثلاً اللہ کی قسم میں ضرور تجھے ماروں گا۔

یمین لغو:- کسی امر ماضی پر اپنے گمان میں سچی قسم کھانا حالانکہ وہ جھوٹا ہو مثلاً زید نے رات کو بکر کے آنے کا انتظار کیا مگر بکر نہ آیا تو زید سو گیا اس کے بعد بکر آیا مگر زید کو اس کا علم نہ ہوا چنانچہ زید سے صبح کسی نے بکر کے بارے میں معلوم کیا تو زید نے کہا اللہ کی قسم بکر نہیں آیا حالانکہ وہ آیا ہوا ہے۔

(۲) کس قسم میں کفارہ واجب ہے:- صرف یمین منعقدہ میں کفارہ واجب ہے اس کے علاوہ میں نہیں۔

(۳) کفارے کی تفصیل:- قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا کپڑے پہنانا یا ایک

غلام آزاد کرنا ہے اگر کسی پر بھی قادر نہ ہو تو تین روزے مسلسل رکھنا، کما قال اللہ تعالیٰ فکفارتہ اطعام عشرة مساکین الی او کسوتہم او تحریر رقبہ۔

(۴) عبارت کا مطلب :- اس عبارت میں ہمیں کے متعلق مسئلہ کو بیان فرما رہے ہیں کہ کوئی شخص جان بوجھ کر قسم کھاتا ہے یا کسی کے مجبور کرنے سے (زبردستی) یا بھول کر قسم کھاتا ہے تو یہ سب برابر ہیں انکی قسم منعقد ہو جائے گی وہ شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ میں نے بھول کر قسم کھائی ہے یا مجھے قسم پر مجبور کیا گیا تھا۔

اسی طرح کسی نے قسم کھائی پھر بھول کر یا کسی کے مجبور کرنے پر اس نے قسم توڑ ڈالی تو یہ بھی حادث ہوں گے یہ دونوں یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہم نے بھول کر یہ قسم توڑی ہے یا ہمیں قسم کے توڑنے پر مجبور کیا گیا تھا پر لہذا ہم پر کفارہ نہیں۔

﴿الشق الثانی﴾..... (القتل علی خمسة اوجه عمد وشبه عمد وخطاء

وما جرى مجرى الخطاء والقتل بسبب)

قتل کی اقسام خمسہ میں سے ہر ایک کی تعریف اور حکم بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں سائل دو امر کا طالب ہے (۱) قتل کی اقسام خمسہ کی

تعریف (۲) اقسام قتل کا حکم۔

﴿جواب﴾ (۲۱) قتل کی اقسام خمسہ کی تعریف اقسام قتل کا حکم :-

قتل عمد :- کسی شخص کو آگے قتل سے یا کسی ایسی نوکدار چیز سے قصداً قتل کرنا جو تفریق اجزاء میں آگے قتل کی مثل ہو (جس سے عام طور پر قتل واقع ہو جاتا ہو) مثلاً تلوار چھری، کلاشنکوف، پستول، نوکدار پتھر وغیرہ۔ حکم اس کا موجب گناہ ہے اور قصاص ہے الا یہ کہ وراثۃ معاف کر دیں اور اس میں کفارہ نہیں ہے۔

قتل شبه عمد :- کسی کو ایسی چیز سے قصداً قتل کرنا جو نہ آگے قتل ہے اور نہ تفریق اعضا میں اس کی مثل مثلاً بڑا پتھر، لٹھی، ٹھوڑی، حکم اس کا موجب گناہ ہے اور اس پر کفارہ اور دیت قصاص نہیں ہے۔

قتل خطاء :- اس کی دو قسمیں ہیں (۱) خطاء فی القصد یہ ہے کہ کسی شخص کو شکار سمجھ کر تیر مار دیا۔ (۲) خطاء فی الفعل یہ ہے کہ کسی شکار کو تیر مارا مگر وہ آدمی کو لگ گیا۔ حکم اس کی سزا

کفارہ اور عاقلہ پر دیت ہے اس قتل میں گناہ نہیں ہے۔

قتل جاری مجرئی خطا:۔ یہ ہے کہ کوئی پہلوان شخص سورا تھا اس نے کروٹ لی تو کوئی کمزور شخص یا کوئی بچہ اس کے نیچے آکر مر گیا۔ حکم اس میں بھی کفارہ اور عاقلہ پر دیت ہے البتہ گناہ نہیں ہے۔

قتل بسبب:۔ کہ کسی نے حاکم کی اجازت کے بغیر غیر کی ملک (زمین) میں کنواں کھودا یا پتھر رکھ دیا اور کوئی شخص کنویں میں گر کر یا پتھر سے ٹکرا کر مر گیا حکم اس میں بھی فقط عاقلہ پر دیت ہے اور کفارہ واجب نہیں ہے۔

الورقة الثالثة في الفقه

﴿السؤال الاول﴾ ۱۷۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ (وَيُضَمُّ قِيَمَةُ الْعُرُوضِ إِلَى الذَّهَبِ وَالْفُضَّةِ وَكَذَلِكَ يُضَمُّ الذَّهَبُ إِلَى الْفُضَّةِ بِالْقِيَمَةِ حَتَّى يَتِمَّ النِّصَابُ عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَا لَا يُضَمُّ الذَّهَبُ إِلَى الْفُضَّةِ بِالْقِيَمَةِ وَيُضَمُّ بِالْأَجْزَاءِ)

اعراب لگانے کے بعد عبارت کا ترجمہ کریں اور صورت مسئلہ کی مثالوں کے ساتھ تشریح کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) صورت مسئلہ کی تشریح بالامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السؤال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور ملائی جائیگی سامان کی قیمت سونے اور چاندی کی طرف اور اسی طرح ملایا جائے گا سونے کو چاندی کی طرف قیمت کے اعتبار سے یہاں تک کہ نصاب پورا ہو جائے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ نہیں ملایا جائے گا سونے کو چاندی کی طرف قیمت کے اعتبار سے بلکہ ملایا جائیگا اجزاء کے اعتبار سے۔

(۳) صورت مسئلہ کی تشریح بالامثلہ:۔ کسی شخص کے پاس کچھ سامان تجارت تھا اور کچھ سونا یا چاندی تھا مستقل طور پر کوئی چیز بھی نصاب کو نہیں پہنچتی تو اب سامان تجارت کی قیمت

معلوم کر کے اس کو سونا یا چاندی کے ساتھ ملا دیں گے، مثلاً زید کے پاس پانچ تولہ سونا موجود ہے اور کچھ سامان تجارت ہے جس کی مالیت اڑھائی، تین تولہ کے برابر ہے تو اب اس مالیت کو سونے کے ساتھ ملا دیں گے تاکہ مکمل نصاب ساڑھے سات تولہ سونا پورا ہو جائے اسی طرح اگر کسی کے پاس سونا اور چاندی ہے مگر کسی چیز کا مکمل نصاب نہیں تو اب امام ابوحنیفہؒ فرماتے ہیں کہ قیمت معلوم کر کے سونے کو چاندی کی طرف ملائیں گے مثلاً زید کے پاس سو درہم ہیں اور پانچ دینار ہیں جنکی مالیت سو درہم کے برابر ہے تو اب امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک زکوٰۃ واجب ہے کیونکہ قیمت کے اعتبار سے جب سونے کو چاندی کی طرف ملایا تو دو سو درہم چاندی کا نصاب مکمل ہو گیا اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ اجزاء کے اعتبار سے سونے کو چاندی کی طرف ملائیں گے چونکہ یہاں اجزاء کے اعتبار سے نصاب مکمل نہیں اس لیے کہ چاندی کا نصف نصاب ہے (سو درہم) اور سونا پانچ دینار نصف نصاب کے برابر نہیں ہے اس وجہ سے انکے نزدیک زکوٰۃ واجب نہ ہوگی۔

﴿الشَّقِ الثَّانِي﴾ وَلَا يَجُوزُ بَيْعُ ذِرَاعٍ مِنْ ثَوْبٍ وَلَا بَيْعُ جُرْعٍ مِنْ سَقْفٍ وَضَرْبَةِ الْقَانِصِ وَلَا بَيْعُ الْمَرَابَةِ وَهُوَ بَيْعُ التَّمْرِ عَلَى النَّخْلِ بِخَرْصِهِ تَمَرًا وَلَا يَجُوزُ الْبَيْعُ بِالْقَاءِ الْحَجَرِ وَالْمَلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ وَلَا يَجُوزُ بَيْعُ ثَوْبٍ مِنْ ثَوْبَيْنِ)

اعراب لگانے کے بعد مطلب خیر ترجمہ کریں اور بیان کردہ مسئلہ کی تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت

کا ترجمہ (۳) مسئلہ کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:- كما مرّ في السؤال آنفاً۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:- اور نہیں جائز ہے ایک گز کپڑے کی بیچ تھان میں سے اور نہ

کڑی کی بیچ چھت میں سے اور نہ جال پھینکنے کی بیچ اور نہ بیچ مزبہ اور وہ پھل کی بیچ ہے کھجور پر اندازہ کے ساتھ کئی ہوئی کھجور کے بدلہ میں اور نہ بیچ پتھر پھینکنے کی اور نہ بیچ متابذہ اور نہ ایک کپڑے کی بیچ دو کپڑوں میں سے (بلا تعین)

(۳) مسئلہ کی تشریح: - تشریح ولا يجوز الخ بخرصه تمرا كما مر في الشق

الثاني من السؤال الثاني ۱۴۲۵ھ۔

ولا يجوز البيع بالقاء الحجر الخ: - اس عبارت میں بیع کے ناجائز و ممنوع ہونے کی چند مزید صورتوں کا ذکر ہے۔ پہلی صورت بالقاء الحجر ہے اس کی مختلف صورتیں ذکر کی گئی ہیں مثلاً مشتری نے کہا کہ یہ چیز میں نے تیرے سے دس درہم میں خریدی اور فوراً اس پر کوئی پتھر رکھ دیا کہ بیع لازم ہوگئی خواہ بائع راضی ہو یا نہ ہو اسی طرح نیچے مختلف اشیاء پڑی ہیں مشتری بائع کو دس درہم دیکر ایک پتھر ان اشیاء پر پھینکتا ہے جس چیز پر پتھر پڑے اس میں بیع لازم ہوگئی خواہ وہ دو درہم کی ہو یا بیس درہم کی اسی کا دوسرا نام بیع المناذہ اور بیع الحصة ہے۔ دوسری صورت بیع ملاصہ کہ کسی چیز کے بارے میں عقد بیع ہوا بھی دوسرے کی رضامندی ظاہر نہیں ہوئی کہ اس کو چھو لیا جسکے نتیجہ میں بغیر رضا کے بھی بیع لازم ہوگئی یہ تمام بیوع زمانہ جاہلیت میں ہوتی تھیں جن کو ناجائز قرار دے دیا گیا۔ اسی طرح دو کپڑے ہیں ایک قیمتی اور ایک ہلکا تو بلا تعین انہیں سے ایک کی بیع جائز نہیں ہے کیونکہ یہ محل نزاع ہے لہذا یہ کہ ایک کی تعین ہو جائے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ (ولا يصح السلم عند ابی حنیفۃ الا بسبع

شرائط تذكر في العقد)

سلم کی تعریف کرنے کے بعد ان سات شرائط کو ذکر کریں جنکی طرف یہاں اشارہ ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) سلم کی تعریف (۲) شرائط سبعہ۔

﴿جواب﴾ (۱) بیع سلم کی تعریف: - بیع الآجل بالعاجل کہ نقد کے بدلہ میں

ادھار یعنی قرض نقد ادا کرنا اور بیع کچھ عرصہ کے بعد وصول کرنا۔

(۲) شرائط سبعہ: - بیع سلم کے صحیح ہونے کی امام ابو حنیفہؒ نے سات شرائط ذکر کی ہیں

جب وہ شرائط پائی جائیں گی اس وقت بیع سلم صحیح ہوگی۔

۱ جنس معلوم ہو مثلاً چاول گندم پنے ۲ نوع معلوم ہو مثلاً انہری ہیں یا بارانی ۳ صفت

معلوم ہو مثلاً نئے پرانے موٹے باریک عمدہ غیر عمدہ۔ ۴ مقدار معلوم ہو مثلاً ایک من دو من۔
۵ مدت معلوم ہو مثلاً چار ماہ بعد چھ ماہ بعد۔ ۶ راس المال کی مقدار معلوم ہو اگر وہ عقد مقدار سے
متعلق ہو مثلاً پانچ من چاول کے بدلہ میں ۷ بیع سپرد کرنے کی جگہ معلوم ہو کہ ملتان میں مشتری
کے گھر پہنچائی جائیگی یا بہاولپور میں بائع سے وصول کی جائے گی۔

﴿الشق الثانی﴾ (اذا تمت الحوالۃ برأ المحیل من الديون ولم
یرجع المحتال له علی المحیل الا ان یتوی حقہ)

حوالہ کی اصطلاحی تعریف لکھیں محال محال علیہ اور محیل کسے کہتے ہیں نیز عبارت کا ترجمہ
کر کے توی کی صورتیں لکھیں:-

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور کا حل مطلوب ہے (۱) حوالہ کی اصطلاحی تعریف
(۲) محال محال علیہ، محیل کی تعریف (۳) عبارت کا ترجمہ (۴) توی کی صورتوں کی وضاحت۔
﴿جواب﴾ (۱) حوالہ کی اصطلاحی تعریف:- محیل کے ذمہ سے محال علیہ کے ذمہ
کی طرف دین منتقل کرنا حوالہ ہے۔

(۲) محال محال علیہ، محیل کی تعریف:-

محال:- وہ شخص جس کا دوسرے کے ذمہ دین ہے۔

محال علیہ:- وہ تیسرا شخص جو نہ دائن ہے اور نہ مدیون۔ بلکہ جس نے حوالہ کو قبول کیا ہے۔

محیل:- وہ شخص جس کے ذمہ محال کا دین ہے مثلاً زید نے بکر سے ہزار روپیہ دین وصول

کرنا ہے۔ خالد نے یہ ہزار اپنے ذمہ لے لیا تو زید محال بکر محیل اور خالد محال علیہ ہے۔

(۳) عبارت کا ترجمہ:- جب مکمل ہو جائے حوالہ تو بری ہو جائے گا محیل قرضوں سے

اور نہیں رجوع کر سکتا محال لہ محیل پر مگر یہ کہ تلف ہو اس کا حق۔

(۴) توی کی صورتوں کی وضاحت:- امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک توی کی دو

صورتیں ہیں۔

۱ محال علیہ حوالہ کا انکار کرے اور قسم بھی کھالے اور محال کے پاس کوئی بینہ نہ ہو۔

۲۔ محتمل علیہ مفلس ہو کر مر جائے۔ اور صاحبینؒ کے نزدیک تو ہی کی ایک صورت اور بھی ہے کہ قاضی محتمل علیہ کو اس کی زندگی میں ہی مفلس قرار دیدے تو ان تمام صورتوں میں محتمل نہ محیل پر رجوع کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور صورت میں نہیں۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾..... (الشفعة واجبة للخليط في نفس المبيع ثم للخليط في حق المبيع كالشرب والطريق ثم للجار وليس للشريك في الطريق والشرب والجار شفعة مع الخليط فان سلم الخليط فالشفعة للشريك في الطريق فان سلم اخذها الجار والشفعة تجب بعقد البيع وتستقر بالاشهاد وتملك بالاخذ اذا سلمها المشتري او حكم بها حاكم) عبارت کا مطلب خیز ترجمہ کریں۔ اقسام شفیع اور ترتیب حقداران شفیع کی وضاحت بھی مطلوب ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) اقسام شفیع (۳) ترتیب حقداران شفیع

﴿جواب﴾ (۱-۲-۳) عبارت کا ترجمہ، اقسام شفیع، ترتیب حقداران شفیع :- کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

﴿الشق الثاني﴾..... (الشركة على ضربين شركة املاك وشركة عقود فشركة الاملاك العين يرثها رجلان او يشتريانها) مطلب خیز ترجمہ کریں، شرکت عقود کی اقسام اور ان کی تعریف لکھیں اور بتائیں کہ کیا شرکت املاک میں ایک شریک دوسرے کے حصہ میں تصرف کر سکتا ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) شرکت عقود کی اقسام (۳) اقسام شرکت عقود کی تعریف (۴) شرکت املاک میں تصرف کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- شرکت کی دو قسمیں ہیں، شرکت الملاک اور شرکت عقود پس شرکت الملاک یہ ہے کہ ایک عین کے وارث بنیں دو شخص یا خریدیں اسے دو شخص:-

(۲-۳) شرکت عقود کی اقسام مع تعریفات:- شرکت عقود کی چار اقسام ہیں:-

۱- شرکت مفاوضہ کہ دو شخص آپس میں مال تصرف اور دین نفع میں مساوات کی شرط پر ایک دوسرے کے شریک بن جائیں۔ ان میں سے ہر ایک دوسرے کا وکیل بھی ہوتا ہے اور کفیل بھی۔

۲- شرکت عنان:- کہ دو شخص آپس میں شرکت کر لیں۔ اس میں مال اور نفع میں برابری اور کمی بیشی ہر طرح جائز ہے اس میں ہر ایک دوسرے کا محض وکیل ہوتا ہے۔ نہ کہ کفیل۔

۳- شرکت صنائع:- کہ دو متفرق پیشہ والے شخص اس طرح شرکت کریں کہ دونوں ہر ممکن کام قبول کریں گے۔ اور نفع میں برابر کے شریک ہوں گے۔ لہذا اگر کسی کے پاس کوئی کام آئے گا تو دوسرا بھی اس کے ساتھ وہ کام کرے گا اور حاصل شدہ مزدوری دونوں میں تقسیم ہوگی۔ اور اگر کسی نے کوئی کام اکیلا بھی کیا تب بھی اجرت دونوں میں تقسیم ہوگی۔

۴- شرکت وجوہ:- کہ دو شخصوں کے پاس کوئی مال نہیں ہے اور وہ اس بات میں شرکت کرتے ہیں کہ دونوں اپنی پہچان اور اعتماد کی بنیاد پر مال ادھار اٹھا کر فروخت کریں گے جو کچھ نفع حاصل ہوگا اس کو تقسیم کریں گے۔

(۴) شرکت الملاک میں تصرف کی وضاحت:- شرکت الملاک میں ایک شریک دوسرے کے حصہ میں تصرف نہیں کر سکتا۔ اور ہر ایک دوسرے کے حصہ میں بمنزل اجنبی کے ہوتا ہے۔

الورقة الثالثة في الفقه

السؤال الاول ﴿ ۱۷۲۱ ھ ﴾

﴿البشق الاول﴾ وَيُكْرَهُ لِلْمُصَلِّي أَنْ يَغْبَتَ بِثَوْبِهِ أَوْ بِجَسَدِهِ وَلَا يَقْلِبُ الْحِضْيَ إِلَّا أَنْ لَا يُمْكِنَهُ السُّجُودُ عَلَيْهِ فَيَسْوِيهِ مَرَّةً وَاحِدَةً وَلَا يَفْرِقُ أَصَابِعَهُ وَلَا يَشَبِّكَ وَلَا يَتَخَصَّرُ وَلَا يَسْدُلُ ثَوْبَهُ وَلَا يَكْفُهُ وَلَا يَعْقِصُ شَعْرَةَ وَلَا يَلْتَفِتُ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَقْعِي كَأَقْعَاءِ الْكَلْبِ

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں عبارت میں ذکر کردہ مکروہاتِ صلوة کی واضح تشریح کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب
(۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مکروہاتِ صلوة کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ :- اور مکروہ ہے نمازی کیلئے یہ کہ کھیلے اپنے کپڑے یا جسم کے ساتھ اور نہ ہٹائے وہ کنکریوں کو الٹا یہ کہ نہ ممکن ہو ان پر سجدہ کرنا تو ہموار کرے ان کو صرف ایک مرتبہ اور نہ چٹخائے انگلیوں کو اور نہ ایک کو دوسری میں داخل کرے اور نہ کو لمبے پر ہاتھ رکھے نہ اپنا کپڑا لٹکائے اور نہ اس کو سمیٹے اور نہ گوندھے بالوں کو اور نہ دائیں بائیں دیکھے اور نہ کتے کی طرح بیٹھے۔

(۳) مکروہاتِ صلوة کی تشریح :- اس عبارت میں مکروہاتِ نماز کا بیان ہے جن کی وضاحت یہ ہے کہ آدمی کیلئے اپنے کپڑے یا بدن کے ساتھ کھیلنا مثلاً بٹن کو ہاتھ لگانا اس کے ساتھ کھیلنا۔ یا اس کی استری صحت کرنا یا کسی عضو کے ساتھ مثلاً ناک یا انگلیوں کے ساتھ کھیلنا مکروہ ہے۔ اسی طرح سجدہ کی جگہ پر کنکریاں پڑی ہیں تو اگر ان پر سجدہ کرنا انتہائی دشوار ہے تب تو صرف ایک مرتبہ ہاتھ سے اٹکھو ہموار کر سکتا ہے تاکہ سجدہ میں دشواری نہ ہو ورنہ کنکریوں کا ہٹانا بھی مکروہ ہے چہ جائیکہ زمین پر پڑے ہوئے کپڑے کو سجدے کے وقت درست کرنے کے لیے آگے پیچھے کرنا۔ اسی طرح انگلیوں کو چٹخانا یا ایک دوسری میں داخل کرنا بھی مکروہ ہے۔ اسی طرح کپڑا لٹکانا اس کی صورت یہ ہے کہ بلا ضرورت گلے میں یا سر پر کپڑا رکھ لیتے ہیں اور اس کی دونوں جانبوں کو دائیں بائیں لٹکا دیتے ہیں یا کپڑے سمیٹنا جیسے رکوع یا سجدہ کے وقت سمیٹتے ہیں تاکہ انگوٹھی بھی نہ لگے اور استری خراب نہ ہو یہ بھی مکروہ ہے اسی طرح بالوں کو گوندھ کر سر پر گوند سے چپکالینا مکروہ ہے۔ اسی طرح صرف منہ کو دائیں بائیں متوجہ کرنا دیکھنا بھی مکروہ ہے جبکہ سینہ قبلہ رخ ہی رہے۔ اگر سینہ کی سمت بھی قبلہ سے ہٹ کر دائیں بائیں ہو گئی تو نماز ٹوٹ جائیگی۔ اسی طرح کتے کی طرح پر بیٹھنا بھی مکروہ ہے۔ اس کی صورت امام طحاویؒ نے یہ بیان کی ہے کہ دونوں سرین پر بیٹھ کر رانوں کو کھڑا کر کے گھٹنے چھاتی سے لگالے اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھ لے اور امام کرختیؒ نے اس کی صورت یہ

بیان کی ہے کہ دونوں پاؤں کو کھڑا کر کے انکی ایڑیوں پر بیٹھنا اور دونوں ہاتھ زمین پر رکھ لینا۔ بہر تفسیر جو صورت بھی ہو یہ بھی مکروہ ہے۔ ان تمام امور کی کراہت احادیث میں بالتصریح وارد ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ (وَإِذَا كَانَ النِّصَابُ كَامِلًا فِي طَرَفِي الْحَوْلِ فَنُقْصَانُهُ فِيمَا بَيْنَ ذَلِكَ لَا يُسْقِطُ الزَّكَاةَ وَيُضْمُّ قِيَمَةُ الْعُرُوضِ إِلَى الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَكَذَلِكَ يُضْمُّ الذَّهَبُ إِلَى الْفِضَّةِ حَتَّى يُنْتَمِ النِّصَابُ - عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَقَالَ لَا يُضْمُّ الذَّهَبُ إِلَى الْفِضَّةِ بِالْقِيَمَةِ وَيُضْمُّ بِالْأَجْزَاءِ)

عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ عبارت مذکورہ کی بے غبار تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں سائل تین امور کا طالب ہے۔ (۱) عبارت پر اعراب

(۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ :- اور جب نصاب کامل ہو سال کی دونوں طرفوں میں تو اس کا

نقصان اس کے درمیان میں نہیں ساقط کرتا زکوٰۃ کو اگلی عبارت کا ترجمہ و تشریح کما مر فی الشق

الاول من السؤال الاول ۱۴۲۲ھ۔

(۳) عبارت کی تشریح :- ایک شخص کے پاس سال کی ابتدا و آخر میں کسی چیز کا مکمل

نصاب تھا۔ درمیان سال میں نقصان ہوا جس کے نتیجہ میں مال نصاب سے بھی کم ہو گیا تو اس

صورت میں سال کے آخر میں زکوٰۃ لازم ہوگی اس نقصان کی وجہ سے زکوٰۃ ساقط نہ ہوگی البتہ اگر

نقصان سے مکمل مال ختم ہو گیا تو پھر نئے سرے سے سال کا اندازہ لگایا جائے گا اگلی عبارت کی

تشریح گزر چکی ہے (بحوالہ سابقہ)۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ (الاعتكاف مستحب ومن اوجب على نفسه اعتكاف

ایام لزمه اعتكافها بلياً ليها وكانت متتابعة وان لم يشترط التتابع فيها)

اعتكاف کے لغوی و اصطلاحی معنی بیان کریں، اعتكاف مسنون ہے یا مستحب؟ اگر مسنون

ہے تو مصنفؒ نے مستحب کیوں فرمایا ہے۔ ممنوعات اعتکاف کو ذکر کرتے ہوئے یہ بتائیں کہ اعتکاف کن چیزوں سے ٹوٹ جاتا ہے۔ نیز مذکورہ عبارت کا مطلب وضاحت سے تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چھ امور مطلوب ہیں۔ (۱) اعتکاف کا لغوی و اصطلاحی معنی۔ (۲) اعتکاف مسنون ہے یا مستحب (۳) مصنفؒ نے مستحب کیوں کہا۔ (۴) ممنوعات اعتکاف۔ (۵) نواقض اعتکاف (۶) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) اعتکاف کا لغوی و اصطلاحی معنی۔ اعتکاف لغت میں ٹھہرنے کو اور اصطلاح میں اعتکاف مسجد میں روزہ کے ساتھ بہ نیت اعتکاف ٹھہرنے کو کہتے ہیں۔

(۲) اعتکاف مسنون ہے یا مستحب۔ اعتکاف تین قسم پر ہے۔ (۱) سنت مؤکدہ جو رمضان کے اخیر عشرہ میں کیا جاتا ہے۔ (۲) واجب۔ جو نذر اور منّت مان کر اپنے اوپر لازم کیا جائے۔ (۳) مستحب۔ مذکورہ دونوں قسموں کے علاوہ بقیہ تمام اعتکاف مستحب ہیں۔ چونکہ عمومی حالات میں اعتکاف مستحب ہے اس وجہ سے مصنفؒ نے الاعتکاف مستحب کہا ہے۔

(۴) ممنوعات اعتکاف۔ دوران اعتکاف چند امور ممنوع ہیں مثلاً وظی کرنا۔ عورت کو چھونا۔ بوسہ لینا۔ بلا عذر مسجد سے نکلنا۔

(۵) نواقض اعتکاف۔ ممنوعات میں سے کوئی بھی عمل عمداً یا سہواً کر لیا جائے تو اس سے اعتکاف ٹوٹ جاتا ہے۔

(۶) عبارت کا مطلب۔ اولاً مصنفؒ نے یہ فرمایا کہ عمومی حالات و اوقات میں اعتکاف مستحب ہے۔ اس کے بعد اعتکاف واجب کے متعلق فرمایا کہ کسی شخص نے نذر مان کر اپنے اوپر چند یوم کا اعتکاف واجب و لازم کر لیا تو اس صورت میں اگرچہ اس نے راتوں کی اور متابعت کی شرط نہ بھی لگائی ہو تب بھی بلا شرط ان دنوں میں راتوں سمیت متابعت کے ساتھ اعتکاف لازم ہوگا۔

﴿الشق الثانی﴾..... (الحج واجب الخ)

حج افراد متبع اور قرآن میں سے ہر ایک کی اس طرح واضح تعریف کریں کہ آپس میں فرق ظاہر ہو جائے۔ نیز حنفیہ کے نزدیک انہیں سے سب سے افضل کوئی قسم ہے۔ اور تحریر کردہ

اصطلاحات کی وضاحت کریں۔ شوط۔ میقات۔ اضطباع۔ رمل۔ استلام۔
 (خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں۔ (۱) حج افراد تمتع، قرآن کی
 تعریف۔ (۲) عند الاحناف افضل کیا ہے۔ (۳) اصطلاحات کی وضاحت۔
 ﴿جواب﴾ (۱-۲) حج افراد تمتع، قرآن کی تعریف، عند الاحناف افضل کیا
 ہے۔ جوابہ کما مر فی الشق الاول من السؤال الثاني ۱۴۲۵ھ۔

(۳) اصطلاحات کی وضاحت۔ شوط طواف کے ایک چکر کو کہتے ہیں۔
 میقات وہ مقام جہاں پر حاجی احرام باندھتے ہیں اور جہاں سے بلا احرام گزارنا ممنوع ہے۔
 اضطباع چادر کو دائیں بغل سے گزار کر بائیں کندھے پر ڈالنا۔ رمل کندھوں کو بلا کر اکر کر
 چلنا استلام چومنا اور بوسہ لینا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾..... (الرَّهْنُ يَنْعَقِدُ بِالْإِجَابِ وَالْقَبُولِ وَيَتِمُّ بِالْقَبْضِ
 فَإِذَا قَبِضَ الْمُرْتَهِنُ الرَّهْنَ مُحَوَّزًا مُفْرَغًا مُمَيَّزًا تَمَّ الْعَقْدُ فِيهِ وَمَا لَمْ يَقْبِضْهُ
 فَالرَّاهِنُ بِالْخِيَارِ إِنْ شَاءَ سَلَمَهُ وَإِنْ شَاءَ رَجَعَ عَنِ الرَّهْنِ فَإِذَا سَلَمَهُ إِلَيْهِ
 فَقَبْضُهُ دَخَلَ فِي ضَمَانِهِ)

رہن کی تعریف کریں عبارت پر اعراب لگا کر واضح تشریح کریں خط کشیدہ قیود کا مطلب
 وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل چار امور ہیں۔ (۱) رہن کی تعریف (۲) عبارت پر
 اعراب۔ (۳) عبارت کی تشریح (۴) خط کشیدہ قیود کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) رہن کی تعریف۔ کما مر فی الشق الاول من السؤال

الثاني ۱۴۲۵ھ۔

(۲) عبارت پر اعراب۔ کما مر فی السؤال آنفاً۔

(۳) عبارت کی تشریح۔ رہن کے انعقاد کی صورت کو بیان فرما رہے ہیں کہ رہن

ایجاب و قبول سے منعقد ہوتا ہے مثلاً راہن نے کہا کہ میں نے یہ چیز دین کے بدلہ میں تیرے پاس رہن رکھی اور مرتہن نے کہا کہ میں نے قبول کیا تو رہن منعقد ہو گیا۔ اس کے بعد جب راہن نے وہ چیز مرتہن کے حوالہ کر دی اس حال میں کہ وہ چیز علیحدہ تھی۔ اور راہن کے حق کے ساتھ مشغول بھی نہ تھی اور مقسوم تھی مشاع نہ تھی اور مرتہن نے اس پر قبضہ کر لیا تو عقد رہن مکمل ہو گیا۔ اور چیز مرتہن کی ضمان میں داخل ہو گئی۔ اور جس وقت تک مرتہن نے مرہونہ چیز پر قبضہ نہیں کیا اس وقت تک راہن کو اختیار بھی ہوگا چاہے رہن سپرد کر دے اور چاہے رہن سے رجوع کرے۔ مگر بعد القبض راہن کو اختیار نہ ہوگا بلکہ وہ چیز مرتہن کی ضمان میں داخل ہو جائے گی۔

(۴) خط کشیدہ قیود کا مطلب :- محوزا کا مطلب یہ ہے کہ مرہونہ چیز محوز ہو یعنی مقسوم ہو مشاع نہ ہو یعنی جتنی رہن رکھی جا رہی ہے ساری سپرد کر دی جائے یہ رہن مشاع سے احتراز ہے مَفْرَغاً کا مطلب یہ ہے کہ راہن کے حق کے ساتھ مشغول نہ ہو۔ ممیز کا مطلب یہ ہے کہ غیر مرہون کے ساتھ متصل نہ ہو پیدا کئی طور پر۔

﴿الشق الثانی﴾ (ولایصح السلم عند ایحیفة الابسبع شرائط

تذکر فی العقد)

بیع سلم کی تعریف کریں۔ صحت سلم کی شرائط سبعة تحریر کریں۔ صاحبین کا جن شرائط میں امام اعظمؒ سے اختلاف ہے انہیں وضاحت کے ساتھ ذکر کریں۔ تحریر کردہ اصطلاحات کی وضاحت کریں۔ مسلم الیہ مسلم فیہ راس المال رب السلم۔ نیز خط کشیدہ جملہ ترکیب میں کیا واقع ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور حل طلب ہیں۔ (۱) بیع سلم کی تعریف۔ (۲) سلم کی شرائط سبعة۔ (۳) صاحبین کی شرائط مختلفہ۔ (۴) اصطلاحات کی وضاحت (۵) جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱-۲) بیع سلم کی تعریف و سلم کی شرائط سبعة :- کما مر فی الشق

الاول من السؤال الثانی ۵۱۴۲۲۔

(۳) صاحبینؒ کی شرائط مختلفہ:- امام اعظمؒ کے نزدیک سلم کی صحت کی چھٹی شرط مقدارِ راس المال کی معرفت اور ساتویں شرط جائے تسلیم کا ذکر ہے صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ جب راس المال کی طرف محض اشارہ ہو جائے تو اس کی مقدار کی معرفت ضروری نہیں اسی طرح جائے تسلیم کا ذکر بھی ضروری نہیں۔ بلکہ جائے عقد پر ہی مسلم فیہ سپرد کی جائے گی۔

(۴) اصطلاحات کی وضاحت:- مسلم الیہ (بائع) جس کو راس المال (ثمن) سپرد کیا جائے۔ مسلم فیہ مبیع کو راس المال ثمن کو اور رب السلم صاحب مال یعنی مشتری کو کہتے ہیں۔

(۵) جملہ کی ترکیب:- خط کشیدہ جملہ تذکر فی العقد 'لفظ شرائط کی صفت واقع ہے۔

الورقة الثالثة في الفقه

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾..... (بَابُ قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ يَسْتَحَبُّ أَنْ يَجْتَمِعَ النَّاسُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ بَعْدَ الْعِشَاءِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ إِمَامُهُمْ خَمْسَ تَرَوِيحَاتٍ فِي كُلِّ تَرَوِيحَةٍ تَسْلِيمَتَانِ وَيَجْلِسُ بَيْنَ كُلِّ تَرَوِيحَتَيْنِ مَقْدَارَ تَرَوِيحَةٍ ثُمَّ يُؤْتِرُ بِهِمْ وَلَا يُصَلِّي الْوُتْرَ بِجَمَاعَةٍ فِي غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ)

عبارت کا ترجمہ و مطلب لکھیں پوری عبارت پر اعراب لگائیں۔ قیام شہر رمضان کی مراد بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل چار امور ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ۔ (۲) عبارت

کا مطلب۔ (۳) عبارت پر اعراب (۴) قیام شہر رمضان کی مراد:-

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- باب ہے رمضان کے مہینہ میں قیام کرنے کے بیان میں مستحب ہے یہ کہ جمع ہوں لوگ رمضان کے مہینہ میں عشاء کے بعد۔ پس نماز پڑھائے ان کو انکا امام پانچ ترو تھے۔ ہر ترویجہ میں دو سلام ہوں اور بیٹھے ہر دو ترویجوں کے درمیان ایک ترویجہ کی مقدار پھر دو پڑھائے ان کو۔ اور نہ پڑھے جائیں و تر جماعت کے ساتھ غیر رمضان میں۔

(۲) عبارت کا مطلب :- اس عبارت میں مصنفؒ نے تراویح کے متعلق تفصیل ذکر کی

ہے کہ لوگ رمضان کے مہینہ میں عشاء کی نماز کے بعد مسجد میں جمع ہوں پھر ان کو امام دس سلاموں کے ساتھ (ہر ترویجہ میں دو سلام) پانچ ترویجہ (چار رکعت کا ترویجہ کل بیس رکعت) پڑھائے گویا بیس رکعت نماز تراویح دس سلاموں کے ساتھ پڑھنا مستحب ہے پھر ہر دو ترویجوں میں ایک ترویجہ کی بقدر بیٹھنا چاہیے۔ ان سے فراغت کے بعد امام ان کو ترویجہ پڑھائے گا اور یہ ترویجہ کی جماعت صرف رمضان کے مہینہ میں جائز ہے۔ غیر رمضان میں ترویجہ کی جماعت مکروہ ہے۔ مصنفؒ نے عبارت میں مستحب کا لفظ ذکر کیا ہے یعنی تراویح کی جماعت کرنا مستحب ہے۔ اور تراویح کا پڑھنا سنت مؤکدہ کفایہ ہے۔

(۳) عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفاً۔

(۴) قیام شہر رمضان کی مراد :- اس سے مراد رمضان کے مہینہ میں تراویح کا پڑھنا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ (وجوب الفطر یتعلق بطلوع الفجر الثانی من

یوم الفطر فمن مات قبل ذلك لم تجب فطرته ومن اسلم او ولد بعد طلوع الفجر لم تجب فطرته)۔

اس عبارت کا مطلب لکھیں۔ زکوٰۃ کے مصارف بیان کریں۔ صوم واجب و نفل کی اقسام لکھیں نیز بتائیں کہ ان میں روزے کی نیت کس وقت ضروری ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور کا حل مطلوب ہے۔ (۱) عبارت کا مطلب۔

(۲) زکوٰۃ کے مصارف (۳) صوم واجب و نفل کی اقسام (۴) صوم واجب و نفل میں نیت کا وقت۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا مطلب :- اس عبارت میں صدقہ فطر کے وجوب کا

وقت بیان کر رہے ہیں تو فرمایا کہ صدقہ فطر کا وجوب متعلق ہے طلوع شمس کے ساتھ یوم الفطر میں یعنی جو شخص یکم شوال کو طلوع شمس کے وقت موجود ہے اور اس میں شرائط وجوب موجود ہیں تو اس پر صدقہ فطر واجب ہے۔ لہذا جو شخص طلوع شمس سے قبل مر گیا یا جو طلوع شمس کے بعد اسلام لایا یا طلوع شمس کے بعد بچہ پیدا ہوا تو ان پر صدقہ فطر واجب نہیں ہے اس لیے کہ وقت وجوب کی ان

میں شرائط نہیں پائی جاتیں۔

(۲) زکوٰۃ کے مصارف:۔ زکوٰۃ کے کل آٹھ مصارف ہیں کما قال اللہ تعالیٰ انما

الصدقات۔ (۱) للفقراء (۲) والمساکین (۳) والعاملین علیہا (۴) والمؤلفۃ

قلوبہم (۵) وفی الرقاب (۶) والغارمین (۷) وفی سبیل اللہ (۸) وابن

السبیل۔ یعنی فقراء، مساکین، حکومت کی جانب سے صدقات وصول کرنے والے عامل، مؤلفۃ

قلوب یعنی جنکے اسلام لانے کی امید ہو یا وہ اسلام میں کمزور ہوں (اب یہ قسم منسوخ ہے) غلام کا

بدل کتابت ادا کرنا، آفت یا حادثہ میں مقروض ہو نیوالا مجاہدین جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے

والے ہیں۔ اور وہ مسافر جس کے پاس سفر میں رقم نہ ہو اگرچہ اس کے پاس گھر میں رقم موجود ہو۔

الحاصل مؤلفۃ قلوب کے منسوخ ہونے کی وجہ سے اب صدقات و زکوٰۃ کے سات مصارف ہیں۔

(۳) صوم واجب ونفل کی اقسام:۔ صوم واجب کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جو خاص

زمانہ اور وقت کے ساتھ تعلق رکھے جیسے رمضان اور نذر معین کے روزے رکھنا۔ (۲) جو خاص زمانہ

اور وقت کے ساتھ تعلق نہ رکھے جیسے قضاء رمضان اور مطلق نذر کے روزے رکھنا، ان اقسام

واجب کے علاوہ بقیہ روزے نفل کہلاتے ہیں۔

(۴) صوم واجب ونفل میں نیت کا وقت:۔ صوم واجب کی دوسری قسم جو خاص

وقت و زمانہ کے ساتھ تعلق نہیں رکھتی اس میں رات کو ہی روزے کی نیت کرنا ضروری ہے۔ اور اس

کے علاوہ خواہ نفلی روزے ہوں یا واجب کی قسم اول ان سب میں قبل الزوال کسی بھی وقت روزے

کی نیت کرنا درست ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾..... موات کی تعریف کر کے عادی و مملوک فی الاسلام کا مطلب و حکم لکھیں۔

(ومن حجر ارضا ولم يعمرها ثلث سنين اخذها الامام و دفعها الى غيره

ومن كان له نهر في ارض غيره فليس له حريم عند ابیحنيفة الا ان يكون له

البينة على ذلك وعندهما له مسناة النهر يمشى عليها ويلقى عليها طينه)

دونوں عبارتوں کا مطلب واضح کریں۔ امام اعظم و صاحبین کے مسلک کا فرق بیان کریں۔ خط کشیدہ جملہ کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چھ امور کا جواب مطلوب ہے (۱) موات کی تعریف (۲) عادی و مملوک فی الاسلام کا مطلب (۳) عادی و مملوک کا حکم (۴) عبارت کا مطلب (۵) امام اعظم و صاحبین کے مسلک میں فرق (۶) جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) موات کی تعریف :- وہ غیر مملوک زمین جو آبادی سے دور ہو اور پانی کے غلبہ یا انقطاع کی وجہ سے اسے کاشت کرنا دشوار ہو۔

(۲-۳) عادی و مملوک فی الاسلام کا مطلب و حکم :- عادی وہ زمین جو ہمیشہ سے بنجر ہو اس کا کوئی بھی مالک نہ ہو مملوک فی الاسلام وہ زمین جو دور اسلام میں مقبوض ہو مگر اس کے مالک کا علم نہ ہو۔

حکم اگر یہ دونوں قسم کی زمین آبادی سے اتنی دور ہے کہ اگر آبادی کے کنارے پر کھڑے ہو کر آواز لگائیں تو اس تک نہ پہنچے تو یہ زمین موات ہے جو شخص بھی امام وقت یعنی حاکم سے اجازت لیکر اسے آباد کرے بلا اتفاق وہی اس کا مالک ہوگا اور اگر امام کی اجازت کے بغیر آباد کیا تو امام اعظم کے نزدیک وہ اس زمین کا مالک نہ ہوگا اور صاحبین کے نزدیک بلا اجازت آباد کرنے سے بھی مالک ہو جائے گا۔

(۴) عبارت کا مطلب :- کسی شخص نے ارض موات پر پھر لگا کر اسے اپنی تحویل میں لے لیا مگر تین برس گزرنے کے باوجود بھی اسے آباد نہیں کیا تو حاکم کو چاہیے کہ وہ زمین اس سے لیکر کسی اور کے سپرد کر دے تاکہ وہ اسے آباد کر کے اس سے نفع حاصل کرے۔

کسی شخص کی زمین میں دوسرے شخص کی نہر گزر رہی ہے تو اس زمین کے اندر نہر والے کیلئے امام اعظم کے نزدیک کوئی حریم نہ ہوگا۔ البتہ اگر اس کے پاس کوئی مینہ وغیرہ حریم کے بارے میں موجود ہے تو پھر نہر والے کیلئے حریم ہوگا۔ اور صاحبین فرماتے ہیں کہ نہر والے کیلئے اس زمین میں پڑی ہوگی جس پر چل کر وہ نہر کی صفائی کر سکے اور اس سے مٹی وغیرہ نکال کر وہاں پھینک سکے۔

(۵) امام اعظمؒ و صاحبین کے مسلک میں فرق :- مذکورہ عبارت کے مطلب سے مسلک میں فرق بھی واضح ہو گیا کہ امام اعظم کے نزدیک بلائینہ کوئی حرم نہ ہوگا۔ اور صاحبین کے نزدیک بقدر ضرورت حرم ہوگا جس پر چل سکے اور مٹی نکال کر پھینک سکے۔

(۶) جملہ کی ترکیب :- یحشی فعل اس میں ہو ضمیر اس کا فاعل علی جارہا ضمیر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا یحشی کے یحشی فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ وَاَوْعَاطِفَ وَيُلْقَى فعل ہو ضمیر اس کا فاعل علیہا جار مجرور ملکر متعلق طینۃ مضاف مضاف الیہ ملکر مفعول بہ فعل فاعل مفعول یہ اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف معطوف علیہ معطوف ملکر جملہ معطوفہ ہو کر مَسْنَاة کی صفت بنتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... ہبہ کی تعریف کریں اور بتائیں کہ ہبہ کا کیا طریقہ ہے اور وہ کس طرح مکمل ہوتا ہے۔

(ولا تجوز الهبة فيما يقسم الا محوزة مقسومة وهبة المشاع فيما لا يقسم جائزة ومن وهب شقصا مشاعا فالهبة فاسدة فان قسمه وسلمه جاز ولو وهب دقيقا في حنطة او دهنًا في سمسّم فالهبة فاسدة فان طحن وسلم لم يجز) عبارت کا مطلب وضاحت سے لکھیں۔ محوزہ، مقسومہ، مشاع کی تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں۔ (۱) ہبہ کی تعریف (۲) ہبہ کا طریقہ (۳) عبارت کا مطلب (۴) محوزہ، مقسومہ، مشاع کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱-۲-۳) ہبہ کی تعریف، ہبہ کا طریقہ، محوزہ، مقسومہ، مشاع کی تشریح :- کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

(۳) عبارت کا مطلب :- ولا تجوز الهبة سے وسلمه جاز تک مطلب گزشتہ حوالہ میں گزر چکا ہے۔ ولو وهب دقيقا الخ کسی شخص نے آٹا ہبہ کیا گیہوں میں یا تیل ہبہ کیا تلوں میں تو یہ ہبہ فاسد ہے۔ اگرچہ بعد میں گیہوں سے آٹا اور تلوں سے تیل نکال کر سپرد کردے تب بھی یہ ہبہ درست نہیں۔ اس لیے کہ بوقت ہبہ آٹا اور تیل معدوم ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾..... اثر یہ محرمہ، خمر، عصیر، نقیع، اتمر، نقیع الزیب (کی تعریف لکھیں۔

(ولا باس بالانتباز فی الدباء والحنتم والمزفت والنقیع) واذن تخللت

الخمر حلت سواء صارت بنفسها خلا او بشئ طرح فیہا ولا یکرہ تخلیلہا)

عبارت کا مطلب بیان کریں۔ دباء، حنتم، مزفت، نقیع کے معنی بیان کریں۔ خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں۔ (۱) اثر یہ محرمہ کی تعریف

(۲) عبارت کا مطلب۔ (۳) الفاظ کے معنی۔ (۴) عبارت کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) اثر یہ محرمہ کی تعریف:- خمر، انگور کا کچا پانی جب وہ گاڑھا ہو کر

جھاگ پھینکنے لگے اور جوش مار کر اٹھنے لگے اور نشہ آور ہو جائے۔ عصیر، انگور کا پانی اتنا کچا یا جائے کہ دو

تہائی سے کم جل جائے اور نشہ آور ہو جائے۔ نقیع التمر، پختہ و تر کھجور کا کچا پانی جب جوش مار کر

گاڑھا (نشہ آور) ہو جائے۔ نقیع الزیب، خشک انگور (کشش) کو پانی میں بھگوایا جائے یہاں تک

کہ جوش مار کر گاڑھا (نشہ آور) ہو جائے۔ اول کی حرمت قطعی اور بقیہ کی حرمت اجتہادی ہے۔

(۲) عبارت کا مطلب:- اس عبارت میں مصنفؒ نبیذ کے متعلق کچھ احکامات بیان

کر رہے ہیں کہ کدو کے برتن، سبز ٹھلیا، رال کے روغن والی ٹھلیا اور گھدی ہوئی لکڑی کے برتن میں

نبیذ بنانا درست ہے اس میں کوئی ممانعت نہیں ہے۔

اس کے بعد سرکہ کے متعلق فرمایا کہ جب شراب کا سرکہ بن جائے خواہ خود بخود یا کوئی چیز

ڈالنے کے نتیجہ میں تو وہ شراب سرکہ ہونے کی وجہ سے حلال ہے اس میں حرمت باقی نہیں رہی اور

شراب کو سرکہ بنانے میں کوئی کراہت بھی نہیں ہے۔

(۳) الفاظ کے معنی:- الدباء، کدو کا برتن، الحنتم، سبز ٹھلیا (گھڑی) المرقت

رال کے روغن والی ٹھلیا، النقیع، گھدی ہوئی لکڑی کا برتن۔

(۴) عبارت کی ترکیب:- واو استینافیہ لا نفی جنس باس اس کا اسم بیا حرف

جار الانتباز مصدر اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل فی حرف جار الدباء معطوف علیہ واؤ حرف عطف الحنتم معطوف واؤ حرف عطف المزفت معطوف واؤ حرف عطف النقییر معطوف معطوف علیہ اپنے تمام معطوفات سے ملکر مجرور ہوا جار کا جار مجرور ملکر متعلق ہوا مصدر کے مصدر اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر مجرور جار مجرور ملکر کائن محذوف کے متعلق ہو کر شبہ جملہ ہو کر لاکی خبر لافعی جنس اپنے اسم اور خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو گیا۔

﴿الشق الثانی﴾ ایمان ثلاثہ (غموس، منعقدہ لغو) کی تعریف کریں نیز ان میں سے کس کس کے اندر کفارہ واجب ہوتا ہے اور کفارے کی تفصیل بھی لکھیں۔ ”اللہ افعل کذا“ میں حرف قسم نہیں ہے پھر بھی اسے قسم کیوں شمار کیا گیا ہے، علی نذر او نذر اللہ فہو یمین کا کیا مطلب ہے، خط کشیدہ عبارت کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چھ امور کا حل درکار ہے۔ (۱) ایمان ثلاثہ کی تعریف۔ (۲) کس قسم میں کفارہ واجب ہے۔ (۳) کفارے کی تفصیل (۴) اللہ افعل کذا قسم کیوں ہے۔ (۵) خط کشیدہ جملہ کا مطلب۔ (۶) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۳، ۲، ۱) ایمان ثلاثہ کی تعریف، کس قسم میں کفارہ واجب ہے، کفارے کی تفصیل۔ کما مر فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۳ھ۔ (۴) اللہ افعل کذا قسم کیوں ہے۔ مذکورہ جملہ میں اگرچہ بظاہر حرف قسم نہیں ہے مگر یہاں حرف قسم مضر ہے اصل عبارت ہے واللہ افعل کذا۔

(۵) خط کشیدہ جملہ کا مطلب۔ اس جملہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی آدمی نے مطلق نذر مانی اور یہ کہا کہ مجھ پر نذر ہے یا مجھ پر اللہ کی نذر ہے اور یہ تفصیل نہیں کی مثلاً میرا غلام آزاد یا میری بیوی کو طلاق تو یہ قسم سمجھی جائے گی۔ اگر اس کے خلاف کیا تو قسم کا کفارہ واجب ہو جائے گا۔ (۶) خط کشیدہ جملہ کی ترکیب۔ علی جار مجرور ملکر متعلق ثابت مقدر کے ہو کر خبر مقدم، نذر معطوف علیہ واؤ حرف عطف نذر اللہ مضاف مضاف الیہ ملکر معطوف ۲۰ طوف معطوف علیہ ملکر مبتدا مؤخر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر مبتداء مضمین معنی شرط فا

جزائیه ہومیین مبتدا خبر مکرر جزا شرط جزا المکرر جملہ شرطیہ ہوا۔

الورقة الثالثة فى الفقه

﴿السؤال الاول﴾ ۱۶۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾..... وَيَنْقُضُ الْمَسْحَ مَا يَنْقُضُ الْوُضُوءَ وَيَنْقُضُهُ أَيْضاً نَزْعُ الْخُفِّ وَمُخَيُّ الْمُدَّةِ فَإِذَا مَضَتْ الْمُدَّةُ نَزَعَ خَفَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ وَصَلَّى وَلَيْسَ عَلَيْهِ إِعَادَةُ بَقِيَّةِ الْوُضُوءِ

عبارت کا سلیس ترجمہ کریں مسائل کی تشریح کریں موزوں پر مسح کا طریقہ اور مسح کی مدت بیان کریں۔ پوری عبارت پر اعراب ضرور لگائیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ پانچ امور ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح (۳) موزوں پر مسح کا طریقہ (۴) مسح کی مدت۔ (۵) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- اور توڑ دیتی ہے مسح کو وہ چیز جو توڑ دیتی ہے وضو کو اور توڑ دیتا ہے اسے موزہ کا اتارنا بھی اور مدت کا گزرنا بھی پس جب گزر جائے مدت تو اتارے موزوں کو اور دونوں پاؤں کو دھو لے اور نماز پڑھ لے اور نہیں ہے اس پر بقیہ وضو کا اعادہ کرنا۔ (۲) مسائل کی تشریح:- اس عبارت میں نواقض مسح خفین کا ذکر ہے کہ ہر وہ چیز جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اس سے مسح بھی ٹوٹ جاتا ہے بلکہ دو چیزیں زائد ہیں جن سے مسح ٹوٹتا ہے وضو نہیں۔ (۱) مدت کا پورا ہونا۔ (۲) موزہ کا اتار جانا لہذا جب مدت پوری ہو جائے تو مسح کو چاہیے کہ موزوں کو اتار کر صرف پاؤں کو دھو کر نماز پڑھ لے دوبارہ سارا وضو کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

(۳) موزوں پر مسح کا طریقہ:- ہاتھ کی انگلیوں کے ذریعہ پاؤں کی انگلیوں کی جانب سے خطوط شروع کرے اور پاؤں کی پٹلی کی طرف خطوط لیجائے۔

(۴) مسح کی مدت:- مقیم کیلئے موزوں پر مسح کی مدت ایک دن اور ایک رات ہے جبکہ مسافر کیلئے تین دن اور تین رات تک مسح کی گنجائش ہے۔

(۵) عبارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال آنفاً۔

﴿الشق الثانی﴾..... (الشَّهِيدُ مَنْ قَتَلَهُ الْمُشْرِكُونَ أَوْ وُجِدَ فِي الْمَعْرَكَةِ وَبِهِ أَثَرُ الْجَرَا حَةِ أَوْ قَتَلَهُ الْمُسْلِمُونَ ظُلْمًا وَلَمْ يَجِبْ بِقَتْلِهِ دِيَةٌ فَيُكْفَنُ وَيُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يُغْسَلُ)

عبارت کا عام فہم ترجمہ کریں شہید کی تعریف و حکم وضاحت سے لکھیں۔ عبارت پر اعراب لگانا نہ بھولیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) شہید کی تعریف (۳) شہید کا حکم (۴) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۴۳۱) عبارت کا ترجمہ 'شہید کی تعریف' شہید کا حکم عبارت پر اعراب: حکامہ فی الشق الثانی من السؤال الاول ۱۴۲۴ھ۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾..... (وَتَنْفَسُخُ الْإِجَارَةُ بِالْأَعْدَارِ كَمَنْ اسْتَأْجَرَ دُكَّانًا فِي السُّوقِ لِيَتَّجَرَ فِيهِ فَذَهَبَ مَالُهُ وَكَمَنْ آجَرَ دَارًا أَوْ دُكَّانًا ثُمَّ أَفْلَسَ فَلَزِمَتْهُ ذُبُونٌ لَا يَفْقِرُ عَلَى قَضَائِهَا إِلَّا مِنْ ثَمَنِ مَا آجَرَ فَسَخَ الْقَاضِي الْعَقْدَ وَبَاعَهَا فِي الدِّينِ)

عبارت کا آسان ترجمہ کریں۔ عبارت کی بے غبار شرح کریں۔ اعراب لگائیں لیتتجر۔ کونسا میغہ ہے کس باب سے ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی شرح (۳) عبارت پر اعراب (۴) لیتتجر کونسا میغہ ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:۔ اور فسخ ہو جاتا ہے اجارہ عذروں کی وجہ سے مثلاً وہ شخص جس نے اجرت پر لی دکان بازار میں تاکہ تجارت کرے اس میں پس جاتا رہا اس کا مال اور مثلاً وہ شخص جس نے کرایہ پر دیا گھر یا دکان پھر مفلس ہو گیا پس لازم ہو گیا اس کو اتنا قرض کہ نہیں قادر وہ اس کی ادائیگی پر مگر اس چیز کے ثمن سے جس کو اجارہ پر دیا ہے اس نے تو فسخ کر دے گا

قاضی عقد کو اور بیچ دے گا اس کو دین میں۔

(۲) عبارت کی شرح:- اس عبارت میں مصنفؒ نے اجارہ کا ایک حکم بیان کیا ہے وہ یہ کہ بوقت عذر اور مجبوری اجارہ فسخ ہو سکتا ہے عام ازیں کہ عذر آجر کی جانب سے ہو یا مستاجر کی جانب سے، مستاجر کی جانب سے عذر ہو مثلاً کسی نے اجارہ پر دکان لی کاروبار کیلئے ابھی کام شروع نہیں کیا تھا کہ مال ضائع ہو گیا تو اجارہ فسخ ہو جائے گا، آجر کی جانب سے عذر کی مثال کہ ایک شخص نے مکان یا دکان اجارہ پر دی پھر خود مفلس ہو گیا اور اس کے ذمہ اتنا قرض ہو گیا کہ اب وہ ادا پر قادر ہی نہیں رہا۔ ادائیگی کی صورت صرف اس دکان یا گھر کے شمن ہیں کہ جن کو اس نے اجارہ پر دیا تو قاضی اجارہ کو فسخ کر دے گا اور اس مکان یا دکان کو بیچ کر قرض ادا کرے گا۔

(۳) عبارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال آنفاً۔

(۴) لیتجر کونسا صیغہ ہے:- صیغہ واحد مذکر غائب بحث مضارع معروف از مصدر انتجار (اعتال) بمعنی تجارت کرنا۔

﴿الشق الثانی﴾..... عدت کس کو کہتے ہیں۔ عدت کب واجب ہوتی ہے۔ طلاق کی عدت کتنی ہے۔ موت کی عدت کتنی ہے جس عورت کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت کتنی ہے۔ حاملہ عورت کی عدت کتنی ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور غور طلب ہیں۔ (۱) عدت کی تعریف (۲) وجوب عدت کا وقت۔ (۳) عدت کی مقدار۔

﴿جواب﴾ (۱) عدت کی تعریف:- لغت میں عدت کا معنی شمار کرنا ہے اور اصطلاح میں عورت کا زوال نکاح کے بعد توقف و انتظار کرنا زوال نکاح خواہ موت زوج سے ہو یا طلاق سے۔ (۲) وجوب عدت کا وقت:- زوج کے طلاق دینے یا زوج کے انتقال کے بعد عدت واجب ہے۔

(۳) عدت کی مقدار طلاق کی عدت:- طلاق کی عدت تین قروء ہے والمطلقات یتربصن بانفسهن ثلثہ قروء، موت کی عدت، موت کی عدت چار ماہ

وَمَنْ دَنِيَ وَالَّذِينَ يَتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا عَدِمَ حَيْضٌ كِي عَدَّتْ حَيْضًا نَدَا تَابَ هُوَ اس كِي عَدَّتْ ثَمَنَ مَاهِ هِي وَاللَّائِي يَنْسُنَ مِنَ الْمَحِيضِ مَنْ نَسَائِكُمْ اَنْ اَرْتَبْتُمْ فَعَدْتِهِنَّ ثَلَاثَةَ اَشْهُرٍ وَاللَّائِي لَمْ يَحْضُنْ حَامِلَةً كِي عَدَّتْ حَامِلَةً وَضَعُ حَمْلٍ هِي وَاُولَاتِ الْاِحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ -

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾ (وَمَنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَأْكُلَ لَحْمًا فَاَكَلَ السَّمَكُ لَمْ يَحْنُثْ وَلَوْ حَلَفَ اَنْ لَا يَشْرَبَ مِنْ دَجَلَةٍ فَشَرِبَ مِنْهَا بِإِنَاءٍ لَمْ يَحْنُثْ حَتَّى يَكْرَعَ مِنْهَا كَرْعًا عِنْدَ أَبِي حَنِيفَةَ وَمَنْ حَلَفَ اَنْ لَا يَشْرَبَ مِنْ مَاءٍ دَجَلَةٍ فَشَرِبَ مِنْهَا بِإِنَاءٍ حْنُثٌ)

عبارت کا با محاورہ ترجمہ کریں۔ ذکر شدہ مسائل وضاحت کے ساتھ بیان کریں۔ عبارت پر اعراب لگائیں۔ لم یحْنُثْ لا یشرَب کس باب سے ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل چار امور ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی

وضاحت (۳) عبارت پر اعراب (۴) لم یحْنُثْ لا یشرَب کا باب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: اور جس شخص نے قسم اٹھائی کہ نہ کھائے گا وہ گوشت پس کھالی اس نے مچھلی تو نہ حانث ہوگا اور اگر قسم اٹھائی کہ نہیں پیے گا دجلہ سے پھر پیا اس سے برتن کے ساتھ تو حانث نہیں ہوگا۔ یہاں تک کہ پیے اس سے منہ ڈال کر امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اور جس شخص نے قسم اٹھائی کہ نہیں پیے گا وہ دجلہ کا پانی پس پیا اس سے برتن کے ساتھ تو حانث ہو جائے گا۔

(۲) مسائل کی وضاحت: اس عبارت میں حلف کے چند مسائل کو ذکر کیا جا رہا ہے تو

پہلا مسئلہ یہ بیان کیا کہ کسی نے قسم اٹھائی کہ میں گوشت نہیں کھاؤں گا پھر اس نے مچھلی کا گوشت کھایا تو وہ حانث نہ ہوگا کیونکہ عرف میں مچھلی کو گوشت شمار نہیں کیا جاتا دوسرا مسئلہ کہ کسی نے قسم

اٹھائی کردجلہ سے نہیں پیے گا پھر اس نے کسی برتن کے ذریعہ وہاں سے پانی پیا تو امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک وہ حائض نہ ہوگا کیونکہ اس سے عرفاد جملہ میں منہ ڈال کر پینا مراد ہے لہذا اگر منہ ڈال کر دجلہ سے پیے گا تب تو حائض ہوگا وگرنہ نہیں۔ تیسرا مسئلہ یہ کہ کسی نے یہ قسم کھائی کہ میں دجلہ کا پانی نہیں پیوں گا پھر اس سے کسی برتن سے پانی پیا یا منہ ڈال کر بہر صورت حائض ہو جائے گا کیونکہ دونوں صورتوں میں پانی پینا متحقق ہو رہا ہے۔

(۳) عبارت پر اعراب: کما مر فی السؤال آنفا۔

(۴) لم یحئن لا یشرب کا باب: یہ دونوں صیغے باب مع سے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ وَمَنِ امْتَنَعَ مِنَ الْجَزِيَةِ أَوْ قَتَلَ مُسْلِمًا أَوْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ زَنَى بِمُسْلِمَةٍ لَمْ يَنْتَقِضْ عَهْدُهُ وَلَا يَنْتَقِضُ الْعَهْدُ إِلَّا بَأَن يَلْحَقَ بِدَارِ الْحَرْبِ أَوْ يَغْلِبُوا فِي مَوْضِعٍ فَيَحَارِبُونَنَا

عبارت کا سلیس ترجمہ کریں۔ مسائل کی وضاحت کریں۔ اور عہد ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے سے کیا مراد ہے۔ اس کی بھی وضاحت کریں۔ عبارت پر اعراب لگائیں ولا ینتقض العہد سے آخر تک عبارت کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور توجہ طلب ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) مسائل کی وضاحت (۳) عہد ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کی مراد۔ (۴) عبارت پر اعراب

(۵) ولا ینتقض العہد کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: اور جو شخص بازار ہے جزیہ سے یا قتل کر دے کسی

مسلمان کو یا برا کہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یا زنا کرے کسی مسلمان عورت سے تو نہ ٹوٹے گا اس کا عہد۔ اور نہیں ٹوٹتا عہد مگر یہ کہ چلا جائے وہ دار الحرب میں یا غلبہ پالیں وہ کسی جگہ پر پھر ہم سے لڑنے کو تیار ہو جائیں۔

(۲) مسائل کی وضاحت: اس عبارت میں ذمی کے متعلق مسائل کا ذکر ہے تو فرمایا

کہ اگر کوئی ذمی شخص جزیہ دینے سے انکار کر دے یا کسی مسلمان کو قتل کر دے یا آنحضرت صلی اللہ

علیہ وسلم کو برا کہے یا کسی مسلمان عورت سے زنا کرے تو ان تمام صورتوں میں عہد نہیں ٹوٹے گا بلکہ وہ ذمی ہی رہے گا اس پر ذمی والے احکام ہی جاری ہوں گے۔ اس کو حربی کا فرض نہیں سمجھا جائے گا۔ البتہ اگر وہ دارالاسلام چھوڑ کر دارالحرب میں چلا گیا یا کسی علاقہ پر غلبہ پا کے ذمیوں نے مسلمانوں سے لڑنے کیلئے صف بندی کر لی تو اس صورت میں ذمی کا عہد ٹوٹ جائے گا یہ معاہدہ ختم ہو جائے گا اب اس پر حربی کا فرض والے احکامات جاری ہوں گے۔

(۳) عہد ٹوٹنے یا نہ ٹوٹنے کی مراد:۔ مراد یہ ہے کہ اس پر ذمی والے احکام جاری ہوں گے یا نہیں اگر عہد ٹوٹ جائے گا تو ذمی والے احکام جاری نہ ہوں گے بلکہ کافر حربی والے احکام جاری ہوں گے۔ اور عہد نہ ٹوٹنے کی صورت میں ذمی والے ہی احکام جاری ہوں گے۔

(۴) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السؤال آنفاً۔

(۵) ولا ینتقض العهد الخ کی ترکیب:۔ لا ینتقض فعل العهد اس کا فاعل الآ حرف استثناء، انوب حرف جار، ان ناصب مصدر یہ یلحق فعل اس میں ضمیر مستتر اس کا فاعل ب جارہ دار مضاف الحرب مضاف الیہ مضاف الیہ ملکر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فاعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ او عاطفہ یغلبوا فعل و فاعل علی حرف جار موضع مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا فعل کے فاعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ فا عاطفہ یحاربون فعل و فاعل نا ضمیر مفعول بہ فعل اپنے فاعل اور مفعول یہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف، معطوف معطوف علیہ ملکر معطوف ہوا یلحق کا یلحق اپنے معطوف سے ملکر مصدر کی تاویل میں ہو کر مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا لا ینتقض کے لا ینتقض فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الورقة الثالثة فی الفقہ

السؤال الاول ﴿ ۱۴۱۸ ھ ﴾

﴿ الشق الاول ﴾ (وَمَوْتُ مَا لَيْسَ لَهُ نَفْسٌ سَائِلَةٌ فِي الْمَاءِ لَا يُفْسِدُ الْمَاءَ كَالْبَقِي وَالذَّبَابِ وَالزَّ نَابِيرِ وَالْعَقَارِبِ وَمَوْتُ مَا يَعِيشُ فِي الْمَاءِ لَا يُفْسِدُ

الْمَاءُ كَالسَّمَكِ وَالضَّفْدَعِ وَالسَّرَطَانِ وَالْمَاءُ الْمُسْتَعْمَلُ لَا يَجُوزُ اسْتِعْمَالُهُ فِي طَهَارَةِ الْأَجْذَاثِ وَالْمَاءُ الْمُسْتَعْمَلُ كُلُّ مَاءٍ أَزِيلَ بِهِ حَدَثٌ أَوْ اسْتَعْمِلَ فِي الْبَدَنِ عَلَى وَجْهِ الْقُرْبَةِ

عبارت کا سلیس ترجمہ و مسائل کی وضاحت مطلوب ہے۔ علی وجہ القربۃ کی قید کا کیا فائدہ ہے۔ لیس لہ میں ضمیر کا مرجع کیا ہے۔ عبارت مذکورہ پر اعراب لگانیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ پانچ امور ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی وضاحت (۳) علی وجہ القربۃ کی قید کا فائدہ (۴) ضمیر کا مرجع (۵) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: اور پانی میں ایسے جانور کا مرجانا جس میں بہتا ہوا خون نہیں ہے نہیں خراب کرتا پانی کو جیسے چمھر اور مکھی اور بھڑ اور بچھو اور پانی میں ایسے جانور کا مرجانا جو پانی میں ہی زندگی بسر کرتا ہے یہ بھی پانی کو خراب نہیں کرتا جیسے مچھلی، مینڈک، کیڑا۔ اور ماء مستعمل کا استعمال جائز نہیں ہے۔ طہارت احداث میں اور ماء مستعمل ہر وہ پانی ہے جس سے دور کی گئی ہو نجاست یا استعمال کیا گیا ہو بدن میں قربت الہیہ کے طور پر۔

(۲) مسائل کی وضاحت: اس عبارت میں پانی کے مسائل کو ذکر کر رہے ہیں تو فرمایا کہ اگر پانی میں کوئی ایسا جانور مر جائے جس میں دم سائل (بہتا ہوا خون) نہیں ہے یا وہ جانور پانی میں ہی زندگی بسر کرتا ہے تو اس جانور کی موت کی وجہ سے پانی ناپاک یا خراب نہیں ہوگا۔

اس کے بعد ماء مستعمل کے حکم کا ذکر ہے کہ ماء مستعمل کو احداث سے پاکی حاصل کرنے کیلئے استعمال کرنا جائز نہیں ہے اگرچہ یہ پاک ہے جسے دوسرے الفاظ میں یوں تعبیر کرتے ہیں کہ ماء مستعمل طاہر ہے۔ مطہر نہیں ہے۔

اس کے بعد ماء مستعمل کی تعریف ذکر کی ہر وہ پانی جس سے ناپاکی دور کی گئی ہو یا اسے قربت الہیہ کے طور پر یعنی پہلے پاک ہونے کے باوجود دوبارہ وضو یا غسل کیلئے استعمال کیا گیا ہو وہ ماء مستعمل ہے۔

(۳) علی وجہ القربۃ کی قید کا فائدہ: اس قید کا فائدہ یہ ہے کہ اگر کسی شخص نے پاک

ہونے کی حالت میں دوبارہ وضو کیا لیکن ثواب حاصل کرنے کی نیت نہیں کی تو ماہ استعمال نہیں ہوگا۔
(۴) تنمیر کا مرجع۔ عبارت میں ایس لہ کی ضمیر مجرور کا مرجع ماموصول ہے جس سے مراد حیوان ہے۔

(۵) عبارت پر اعراب۔ کما مر فی السؤال آنفا۔

الشق الثانی: (و اولی الناس بالامامة اعلمهم بالسنة فان تساووا فافترأهم فان تساووا فاورعهم فان تساووا فافسئهم)
احق بالامامة بالترتیب بیان کریں صرف عورتوں کی جماعت جائز ہے یا نہیں۔ اگر ہے تو کس صورت میں متوضی کی متیم کے پیچھے، فاسل الرجالین کی ماح علی الخنن کے پیچھے اور مفترض کی متغفل کے پیچھے نماز صحیح ہے یا نہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں۔ (۱) احق بالامامة کی ترتیب (۲) عورتوں کی جماعت کا حکم اور صورت (۳) مذکورہ صورتوں میں اقتداء کا حکم۔

جواب: (۱) احق بالامامة کی ترتیب: اولاً جماعت کا حقدار وہ شخص ہے جو سنت کو سب سے زیادہ جاننے والا ہو اگر سب برابر ہوں، علم یا عدم علم میں تو پھر احق بالامامة وہ شخص ہے جو قرآن سب سے اچھا پڑھنے والا ہو اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو پھر جو سب سے زیادہ پرہیزگار ہو وہ مستحق ہے۔ اگر اس میں بھی سب برابر ہوں تو پھر جو شخص ان میں سب سے زیادہ عمر رسیدہ ہو وہ امامت کا حقدار ہے۔

(۲) عورتوں کی جماعت کا حکم و صورت: تنہا عورتوں کی جماعت مکروہ تحریمی ہے پھر بھی اگر وہ جماعت کروائیں تو پھر ان کی امامان کے درمیان میں ہی کھڑی ہوگی مثل ننگوں کے امام کے۔

(۳) مذکورہ صورتوں میں اقتداء کا حکم: متوضی کا اقتداء کرنا متیم کے پیچھے اور فاسل الرجالین کا اقتداء کرنا ماح علی الخنن کے پیچھے یہ دونوں اقتدائیں جائز ہیں اور مفترض کا متغفل کی اقتداء کرنا جائز نہیں ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾..... (القران افضل عندنا من التمتع والافراد)
قران، تمتع اور افراد کی تشریح اور فرق بیان کریں دم قران کیا ہوتا ہے۔ دم ادا نہ کرنے کی صورت میں کتنے روزے اور کیسے رکھے جاتے ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور توجہ طلب ہیں۔ (۱) حج قران، تمتع، افراد کی تشریح (۲) اقسام ثلاثہ میں فرق۔ (۳) دم قران کی تعریف۔ (۴) دم قران ادا نہ کرنے کی صورت میں کیا حکم ہے۔

﴿جواب﴾ (۲۱) حج قران، تمتع، افراد کی تشریح، اقسام ثلاثہ میں فرق۔
کما مر فی الشق الاول من السؤال الثاني ۱۴۲۵ھ۔

(۳) دم قران کی تعریف: حج قران کے شکرانہ میں یوم نحر کو جمرہ عقبی کی رمی کے بعد بکری یا گائے یا اونٹ کی قربانی کرنے کو دم قران کہتے ہیں۔

(۴) دم قران ادا نہ کرنے کی صورت میں کیا حکم ہے: دم قران ادا نہ کرنے کی صورت میں دس روزے لازم ہیں۔ تین ایام حج میں بائیں طور کہ آخری روزہ عرفہ کے دن ہو اور بقیہ سات روزے ایام تشریق کے بعد کسی بھی وقت رکھ سکتا ہے۔

﴿الشق الثاني﴾..... (ولايجوز بيع زراع من ثوب ولا بيع جذع من سقف وضربة القانص لا بيع المزبنة وهو بيع التمر على النخل بخرصة تمرأ ولايجوز البيع بالقاء الحجر والملاسة والمنايدة ولايجوز بيع ثوب من ثوبين)

سلیس ترجمہ کے بعد مسائل کی تشریح کریں۔ بیع کی مذکورہ اقسام کی تعریفات کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل تین امور ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) مسائل کی تشریح (۳) بیع کی اقسام مذکورہ کی تعریفات۔

﴿جواب﴾ (۳۲۱) عبارت کا ترجمہ، مسائل کی تشریح، بیع کی اقسام

مذکورہ کی تعریفات: کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثانی ۱۴۲۵ھ وفی الشق الثانی من السؤال الاول ۱۴۲۲ھ۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾: (الشفعة واجبة للخليط في نفس المبيع ثم للخليط في حق المبيع كالشرب والطريق ثم للجار وليس للشريك في الطريق والشرب والجار شفعة مع الخليط فان سلم الخليط فالشفعة للشريك في الطريق فان سلم اخذها الجار والشفعة تجب بعقد البيع وتستقر بالاشهاد وتملك بالاخذ اذا سلمها المشتري او حكم بها حاكم) ترجمہ و مطلب واضح کریں اقسام شفیع و ترتیب حقداران شفیع واضح لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کا مطلب (۳) اقسام شفیع (۴) ترتیب حقداران شفیع۔

﴿جواب﴾ (۲۳۱) عبارت کا ترجمہ، مطلب، اقسام شفیع و ترتیب حقداران شفیع: کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

﴿الشق الثانی﴾: (الهيئة تصح بالايجاب والقبول وتتم بالقبض فان قبض الموهوب له في المجلس بغير اذن الواهب جاز وان قبض بعد الافتراق لم تصح) عبارت کی تشریح کریں: بہہ میں رجوع جائز ہے یا نہیں رقبی کے متعلق فقہاء کا اختلاف بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں۔ (۱) عبارت کی تشریح (۲) بہہ میں رجوع کا حکم (۳) رقبی میں فقہاء کا اختلاف۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کی تشریح: اولاً بہہ کے ارکان کا ذکر ہے کہ بہہ ایجاب وقبول سے صحیح ہوتا ہے اور جب موهوب لہ موهوبہ چیز پر قبضہ کر لے تو بہہ مکمل ہو جاتا ہے اس کے

بعد ہیہہ کا ایک مسئلہ بیان کیا کہ اگر واہب نے کوئی چیز ہیہہ کی اور موہوب لہ نے واہب کی اجازت کے بغیر ہی مجلس عقد میں موہوبہ چیز پر قبضہ کر لیا تو ہیہہ مکمل ہو جائے گا اور یہ قبضہ کرنا صحیح ہوگا اور اگر مجلس درخواست ہوگئی واہب نے موہوبہ چیز موہوب لہ کے سپرد نہیں کی تو اب واہب کے جانے کے بعد موہوب لہ کا موہوبہ چیز پر قبضہ کرنا صحیح نہ ہوگا۔ اور یہ ہیہہ تام نہ ہوگا۔

(۲) ہیہہ میں رجوع کا حکم:- عند الاحناف ہیہہ سے رجوع کرنا جائز ہے اور امام شافعی فرماتے ہیں کہ اگر باپ نے بیٹے کو کوئی چیز ہیہہ کی ہے تو صرف وہی اس کے اندر رجوع کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی شخص اپنے ہیہہ سے رجوع نہیں کر سکتا۔

(۳) رقی میں فقہاء کا اختلاف:- امام ابو حنیفہؒ امام محمدؒ اور امام مالکؒ فرماتے ہیں کہ رقی ناجائز ہے کیونکہ اس میں جائین میں سے ہر ایک دوسرے کی موت کا منتظر رہتا ہے کہ کس وقت وہ مرے اور میں زمین کا مالک بن جاؤں۔ جبکہ امام ابو یوسفؒ امام شافعیؒ و امام احمدؒ کے نزدیک رقی جائز ہے۔

الوزقة الثالثة في الفقه

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾..... (ويجوز التيمم للصحيح المقيم اذا حضرت جنازة والولى غيره فخاف ان اشتغل بالطهارة ان تفوته صلاة الجنازة فله ان يتيمم ويصلى وكذلك من حضر العيد فخاف ان اشتغل بالطهارة ان تفوته العيد)

عبارت کا ترجمہ کریں، تیمم کی لغوی و شرعی تعریف بیان کریں نیز بتائیں کہ اگر نماز جمعہ فوت ہونے کا خطرہ ہو تو تیمم جائز ہے؟

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) تیمم کا لغوی و شرعی معنی (۳) جمعہ کے فوت ہونے کے خوف سے تیمم کا حکم۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- اور جائز ہے تیمم کرنا تندرست مقيم کیلئے جب

جنازہ حاضر ہو اور ولی اس کا غیر ہو۔ پس خوف ہوا سے کہ اگر مشغول ہو اور طہارت میں تو فوت ہو جائے گی جنازہ کی نماز پس جائز ہے اس کے لیے یہ کہ تیمم کر کے نماز پڑھ لے اور اسی طرح جو شخص حاضر ہو نماز عید میں پس اسے خوف ہو کہ اگر مشغول ہو طہارت میں تو نماز عید فوت ہو جائے گی۔

(۲) تیمم کا لغوی و شرعی معنی: لغت میں قصد کرنا اور شریعت میں پاک مٹی سے بنیت طہارت چہرہ اور ہاتھوں کا مسح کرنا۔

(۳) جمعہ کے فوت ہونے کے خوف سے تیمم کا حکم: جمعہ کے فوت ہونے کے خوف سے تیمم کرنا جائز نہیں ہے کیونکہ اس کا نائب نماز ظہر موجود ہے اور تیمم اس چیز کیلئے جائز ہوتا ہے جس کا نائب و خلیفہ نہ ہو۔

﴿الشق الثانی﴾..... (لا يجوز الصلوة عند طلوع الشمس ولا عند غروبها الا عصر يومه ولا عند قيامها في الظهيرة ولا يصلى على جنازه ولا يسجد للتلاوة ويكره ان يتنفل بعد صلاة الفجر حتى تطلع الشمس وبعد صلاة العصر حتى تغرب الشمس)

عبارت کا ترجمہ و تشریح کریں، یومہ کی ضمیر کا مرجع بیان کریں اور بتائیں کہ نماز فجر و عصر کے بعد سجدہ تلاوت نماز جنازہ اور فوت شدہ نمازوں کی قضاء جائز ہے یا نہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) ضمیر کا مرجع (۴) نماز فجر و عصر کے بعد سجدہ تلاوت نماز جنازہ فوت شدہ نمازوں کا حکم۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: نہیں ہے جائز نماز پڑھنا طلوع شمس کے وقت اور نہ غروب شمس کے وقت مگر اس دن کی عصر کی نماز اور دو پہر کو استواء شمس کے وقت اور نہیں نماز پڑھ سکتا جنازہ پر اور نہ سجدہ تلاوت کر سکتا ہے۔ اور مکروہ ہے نفل پڑھنا نماز فجر کے بعد طلوع شمس تک اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک۔

(۲) عبارت کی تشریح: اس عبارت میں نماز کے اوقات ممنوعہ کا ذکر ہے کہ تین

اوقات میں نماز پڑھنا منع ہے۔ طلوع شمس، غروب شمس اور استواء شمس کے وقت ان اوقات میں فرائض کی طرح نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بھی منع ہے اس کے علاوہ نماز فجر کے بعد طلوع شمس تک اور نماز عصر کے بعد غروب شمس تک کسی قسم کے نوافل بھی مکروہ ہیں۔

(۳) ضمیر کا مرجع :- یومہ کی ضمیر کا مرجع مصلیٰ ہے یعنی مصلیٰ اس دن کی عصر کی نماز

غروب کے وقت پڑھ سکتا ہے۔

(۴) نماز فجر وعصر کے بعد سجدہ تلاوت، نماز جنازہ، فوت شدہ نمازوں کا حکم :- ان

دونوں اوقات میں یہ تینوں افعال (سجدہ تلاوت، نماز جنازہ، فوت شدہ نمازوں کی قضاء) جائز ہیں۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۶۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾..... (وتكبير التشریق اوله عقیب صلوة الفجر من

یوم عرفة و آخره عقیب صلوة العصر من یوم النحر عند ابی حنیفہؒ وقال ابو یوسفؒ و محمدؒ الى صلوة العصر من آخر ایام التشریق)

عبارت کا ترجمہ و مسہ کی وضاحت فرمائیں۔ یوم عرفہ، یوم نحر اور ایام تشریق سے کون سے دن مراد ہیں۔ احناف کا کس امام کے قول پر عمل ہے، تکبیرات تشریق مرد و عورت دونوں پر لازم ہیں یا کسی ایک پر۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور کا جواب مطلوب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) مسئلہ کی وضاحت (۳) یوم عرفہ، یوم نحر و ایام تشریق کی مراد (۴) احناف کا عمل (۵) تکبیرات تشریق کا لزوم۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ :- تکبیرات تشریق کی ابتداء یوم عرفہ کی فجر کی نماز

کے بعد ہے اور اس کی انتہاء امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یوم النحر کی نماز عصر کے بعد ہے اور صاحبینؒ فرماتے ہیں کہ ایام تشریق کے آخری دن کی نماز عصر تک ہے۔

(۲) مسئلہ کی وضاحت :- اس عبارت میں تکبیرات تشریق کے وقت کا ذکر ہے کہ

تکبیرات تشریق کی ابتداء یوم عرفہ کی نماز فجر سے ہوگی اور اس کی انتہاء میں اختلاف ہے امام اعظمؒ کے

- نزدیک یوم النحر کی عصر کی نماز تک ہے اور صاحبینؒ کے نزدیک اسکی انتہاء تیرہ ذوالحجہ کی عصر تک ہے۔
- (۳) یوم عرفہ، یوم نحر وایام تشریق کی مراد:- یوم عرفہ سے مراد نویں ذوالحجہ، یوم النحر سے دسویں ذوالحجہ اور ایام تشریق سے گیارہویں، بارہویں اور تیرہویں ذوالحجہ کے ایام مراد ہیں۔
- (۴) احناف کا عمل:- احناف کا عمل تکبیرات تشریق میں صاحبینؒ کے قول پر ہے۔
- (۵) تکبیرات تشریق کا لزوم:- تکبیرات تشریق کا لزوم مرد و عورت دونوں پر ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... اذا اطلع المشتري على عيب في المبيع فهو بالخيار ان شاء اخذه بجميع الثمن وان شاء رده

ترجمہ کریں، مشتری بالغ سے نقصان کا معاوضہ لیکر معیوب بیع اپنے پاس رکھ سکتا ہے؟ خیار رویت، خیار شرط اور خیار عیب کی مثالوں سے وضاحت کریں۔

(خلاصہ سوال) (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) نقصان کا معاوضہ لینے کی صورت میں بیع کا حکم (۳) خیار رویت و خیار شرط و خیار عیب کی مثالوں سے وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- جب مطلع ہو مشتری بیع میں عیب پر تو اسے خیار ہے اگر چاہے تو لے لے اسے پورے ثمن کے ساتھ اور اگر چاہے تو اسے رد کر دے۔

(۲) نقصان کا معاوضہ لینے کی صورت میں بیع کا حکم:- مشتری نے بیع کے اندر عیب پایا تو مشتری نقصان کا معاوضہ لیکر بیع اپنے پاس نہیں رکھ سکتا، بلکہ چاہے تو پورے ثمن دے کر بیع رکھ لے۔ چاہے تو پوری بیع واپس کر دے۔

(۳) خیار رویت، خیار شرط و خیار عیب کی مثالوں سے وضاحت:- خیار رویت وہ خیار ہے جو مشتری کو بیع دیکھنے کے بعد حاصل ہو جیسے زید نے سائیکل بیچا اور بکر نے بلا دیکھے خرید لیا بعد میں اس نے اسے دیکھا تو کسی وجہ سے اسے پسند نہ آیا تو اسے خیار ہے کہ عقد کو ختم کر دے۔ خیار شرط وہ خیار ہے جو بالغ یا مشتری کو شرط لگانے کی وجہ سے حاصل ہو مثلاً زید نے بکر سے گھڑی خرید لی اور شرط لگا دی کہ مجھے خیار حاصل ہوگا اگر میرے گھر والوں کو پسند آگئی تو ٹھیک ہے ورنہ کل تک میں تمہیں واپس کر دوں گا۔ مجھے واپس کا خیار ہے۔ خیار عیب وہ خیار

ہے جو مشتری کو عیب کی وجہ سے حاصل ہو، مثلاً زید نے خالد سے ایک غلام (بکر) خریدا جب بعد میں اسے گھر لے آیا تو کچھ ایام کے بعد وہ بھاگ گیا، تو یہ بھاگنا عیب ہے لہذا زید کو خیار عیب حاصل ہے کہ اس کی وجہ سے غلام واپس کر دے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾..... (الاقالة جائزة في البيع للبائع والمشتري بمثل

الثلث الاول فان شرط اكثر منه او اقل منه فالشرط باطل ويرد بمثل الثمن

الاول وهي فسخ في حق المتعاقدين وبيع جديد في حق غيرهما)

عبارت کا ترجمہ و مسئلہ کی وضاحت کریں نیز اقالہ اگر غیر متعاقدين کیلئے بیع جدید ہے تو اس

کا کیا فائدہ ہوگا۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ممتحن تین امور کا طالب ہے۔ (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) مسئلہ کی وضاحت (۳) اقالہ کا غیر متعاقدين کیلئے بیع جدید ہونے کا فائدہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- اقالہ جائز ہے بیع میں بائع اور مشتری کیلئے ثمن

اول کی مثل کے ساتھ پس اگر اس سے زیادہ یا کم کی شرط لگادی تو شرط باطل ہے اور بیع واپس کی

جائے گی ثمن اول کی مثل کے ساتھ اور یہ اقالہ فسخ ہے متعاقدين کے حق میں اور بیع جدید ہے ان

کے غیر کے حق میں۔

(۲) مسئلہ کی وضاحت:- اس عبارت میں اقالہ کے متعلق مسئلہ ذکر کیا جا رہا ہے۔

اقالہ بیع کو ثابت ہونے کے بعد زائل و فسخ کرنے کو کہتے ہیں تو فرمایا کہ بائع و مشتری دونوں کیلئے

اقالہ کرنا درست ہے بشرطیکہ ثمن اول کی مثل پر اقالہ ہو یعنی پہلے جتنے ثمن میں چیز فروخت ہوئی

ہے۔ اب بھی اتنے ہی ثمن میں واپس ہو، اگر کسی یا زیادتی ثمن کی شرط لگادی گئی تو پھر یہ شرط باطل

ہوگی اور اقالہ بہر صورت ثمن اول کی مثل کے ساتھ ہی ہوگا۔ اور یہ اقالہ متعاقدين کیلئے فسخ ہے یعنی

وہ پہلی بیع کو ہی ختم کر رہے ہیں اور ان کے غیر کے حق میں یہ اقالہ بیع جدید سمجھا جائے گا۔ نہ کہ عقد

اول کا فسخ۔

(۳) اقالہ کا غیر متعاقدین کیلئے بیع جدید ہونے کا فائدہ:- غیر متعاقدین کیلئے

بیع جدید ہونے کا فائدہ یہ ہے کہ ان کو حق شفعہ حاصل ہوگا۔ اگر وہ زمین وغیرہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... (الشركة على ضريين شركة املاك وشركة

عقود فشرکة الاملاك الهین یرثها رجلان او یشتریا نها)

عبارت کا ترجمہ تحریر کریں، کیا شرکت املاک میں ایک شریک دوسرے کے حصہ میں تصرف

کر سکتا ہے؟ شرکت عقود کی اقسام اور اقسام شرکت عقود کی تعریف ذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) شرکت

املاک میں تصرف کی وضاحت۔ (۳) شرکت عقود کی اقسام (۴) اقسام شرکت عقود کی تعریف۔

﴿جواب﴾ (۴ تا ۳) عبارت کا ترجمہ، شرکت املاک میں تصرف کی

وضاحت، شرکت عقود کی اقسام مع تعریفات:- کما مر فی الشق الثانی من

السؤال الثالث ۱۴۲۲ھ۔



يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

صرف

علم الصيغه

فصول اكبرى

الورقة الرابعة في الصرف

السؤال الاول ﴿ ۱۴۲۵ ھ ﴾

﴿ الشق الاول ﴾ ثلاثی رباعی ثلاثی مجرد ثلاثی مزید فیہ رباعی مجرد رباعی مزید فیہ۔
 (۱) مذکورہ اصطلاحات میں سے ہر ایک کی تعریف اور مثال ذکر کریں۔ (۲) یہ بتلائیں کہ
 ثلاثی مزید مطلق بے ہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں۔ ابواب کے نام اور علامات تحریر کریں۔
 (خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ چیزیں مطلوب ہیں (۱) ثلاثی رباعی ثلاثی مجرد
 ثلاثی مزید فیہ رباعی مجرد رباعی مزید فیہ کی تعریف (۲) انکی امثلہ (۳) ثلاثی مزید مطلق بے ہمزہ
 وصل کے ابواب کی تعداد (۴) ابواب کے نام (۵) ابواب کی علامات۔

﴿ جواب ﴾ (۲۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعاریف و امثلہ: ثلاثی وہ ہے
 کہ جس میں حروف اصلی تین ہوں جیسے نَصَرَ يَنْصُرُ۔ رباعی وہ ہے کہ جس میں حروف اصلی
 چار ہوں جیسے بَعَثَ يَبْعَثُ۔ ثلاثی مجرد وہ ہے کہ جس کی ماضی میں صرف تین حرف ہوں
 اور تینوں اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ ہو جیسے نَصَرَ ضَرَبَ۔ ثلاثی مزید فیہ وہ ہے کہ
 جس کی ماضی میں تین حرف اصلی ہوں اور کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے اجْتَنَبَ اَكْرَمَ۔ رباعی
 مجرد وہ ہے کہ جس کی ماضی میں صرف چار حرف ہوں اور چاروں اصلی ہوں کوئی حرف زائد نہ
 ہو جیسے بَعَثَ دَخَرَ ج۔ رباعی مزید فیہ وہ ہے کہ جس کی ماضی میں چار حروف اصلی ہوں
 اور کوئی حرف زائد بھی ہو جیسے تَسَرَّبَل اِبْرَنْشَق۔

(۳) ثلاثی مزید مطلق بے ہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد: ثلاثی مزید مطلق
 بے ہمزہ وصل کے پانچ باب ہیں۔

(۴) ابواب کے نام: اَفْعَالٌ تَفْعِيلٌ مُفَاعَلَةٌ تَفْعُلٌ تَفَاعُلٌ۔

(۵) ابواب کی علامات: ۱ اَفْعَال کی علامت یہ ہے کہ ماضی اور امر میں ہمزہ قطعی
 ہوتا ہے۔ ۲ تَفْعِيل کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ مشدّد ہوتا ہے بغیر تا کہ فاء پر مقدم ہونے کے
 (یعنی فاکلمہ سے پہلے تا نہیں ہوتی) ۳ مُفَاعَلَةٌ کی علامت یہ ہے کہ فاء کے بعد الف زائد ہوتا ہے

بغیر تاء کے فاء پر مقدم ہونے کے۔ ۴۔ تَفَعَّل کی علامت یہ ہے کہ عین کلمہ مشدد ہوتا ہے اور تاء فاء کلمہ پر مقدم ہوتی ہے۔ ۵۔ تَفَاعَلَ کی علامت یہ ہے کہ فاء سے پہلے تاء اور فاء کے بعد الف کی زیادتی ہوتی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ اسم فاعل اور صفت مشبہ کی تعریف کیجئے۔ اور دونوں کے درمیان فرق کو مثالوں کے ذریعہ واضح کیجئے۔ نیز اسم فاعل کی گردان اور صفت مشبہ کے اوزان لکھنا نہ بھولیے۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) اسم فاعل اور صفت مشبہ کی تعریف (۲) اسم فاعل و صفت مشبہ میں فرق مع امثله (۳) اسم فاعل کی گردان (۴) صفت مشبہ کے اوزان۔

﴿جواب﴾ (۲۱) اسم فاعل و صفت مشبہ کی تعریف، اسم فاعل اور صفت

مشبہ میں فرق مع امثله۔ اسم فاعل اور صفت مشبہ میں کئی فرق ہیں (۱) صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو کسی ذات کے معنی مصدری کے ساتھ ثبوت کے طریقے پر (دائمی طور) پر موصوف ہونے پر دلالت کرے۔ اور اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو کسی ذات کے معنی مصدر کے ساتھ حدوث کے طریقے (غیر دائمی طور) پر موصوف ہونے پر دلالت کرے۔ اس کی وضاحت اور تشریح یہ ہے۔ صفت مشبہ میں اس ذات کے اندر اس صفت یعنی فعل کی طاقت موجود ہو خواہ بالفعل وہ کام کر رہا ہو یا نہ۔ اور اسم فاعل میں اس ذات کافی الحال اس صفت یعنی کام کے ساتھ موصوف ہونا ضروری ہے۔

(۲) صفت مشبہ ہمیشہ لازمی ہوتا ہے اگرچہ فعل متعدی سے آئے۔ یعنی صفت مشبہ کے بعد مفعول ذکر نہیں کیا جاتا۔ اور اسم فاعل فعل لازم سے لازمی ہوتا اور فعل متعدی سے متعدی ہوتا ہے۔
(۳) مثال سے فرق سَمَاعٌ کَلَامُكَ کہیں گے اور سَمِيعٌ کَلَامُكَ کہیں نہیں کہہ سکتے سامع اس وقت کہیں گے جب سن رہا ہو۔ جب نہ سن رہا ہو اس وقت سامع نہ کہیں گے اور سمع دونوں حالتوں میں کہیں گے خواہ کوئی آواز سن رہا ہو یا نہ۔

(۳) اسم فاعل کی گردان۔ فاعِلٌ فاعِلَانِ فاعِلُونَ فاعِلَيْنِ فاعِلَةٌ

فاعِلَتَانِ فاعِلَتَيْنِ فاعِلَاتٌ۔

(۴) صفت مشبہ کے اوزان :- صَعِبٌ صِفْرٌ ضَلَبٌ حَسَنٌ خَشِنٌ نَدَسٌ
زَنَمٌ بَلَرٌ حُطَمٌ جُنُبٌ أَحْمَرٌ كَابِرٌ كَبِيرٌ غَفُورٌ جَبَدٌ جَبَانٌ شَجَاعٌ
عَطْشَانٌ عَطْشَى حُبْلَى حَمْرَاءُ عَشْرَاءُ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ اِدْعَى اِذْكَرْ اِرْجَرْ يَعِدْ عِدَّةً۔

پہلے تین صیغوں میں کونسا قانون جاری ہوتا ہے؟ اور ان میں کتنی صورتیں جائز ہیں؟ مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔ اور آخری دو صیغوں میں کونسے قانون جاری ہوتے ہیں؟ وضاحت کیساتھ لکھیں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار چیزیں مطلوب ہیں۔ (۱) اِدْعَى اِذْكَرْ اِرْجَرْ میں جاری شدہ قانون کی نشاندہی۔ (۲) ان میں کتنی صورتیں جائز ہیں (۳) انکی مثالیں (۴) يَعِدْ عِدَّةً میں جاری ہونے والے قانون۔

﴿جواب﴾ (۱) اِدْعَى۔ اِذْكَر۔ اِرْجَرْ۔ از جر میں جاری شدہ قانون۔ صورتیں۔ امثلہ:- اگر باب افتعال کا فاعل کلمہ دال یا ذال یا زاء ہو تو تائے افتعال دال سے بدل جاتی ہے پھر اگر فاعل کلمہ بھی دال ہو تو دال کا دل میں ادغام کر دیں گے و جو بی طور پر جیسے اِدْعَى۔ اور اگر فاعل کلمہ ذال ہو تو اس کی تین حالتیں ہیں۔

۱ ذال کو دال سے بدل کر دال کا دال میں ادغام کر دیں گے۔ جیسے اِذْكَرْ

۲ دال کو ذال سے بدل کر ذال کا ذال میں ادغام کر دیں گے جیسے اِذْكَرْ

۳ بغیر ادغام کے پڑھیں گے جیسے اِذْكَرْ۔

اور اگر فاعل کلمہ زاء ہو تو پھر اس کی دو حالتیں ہیں۔

۱ دال کو زاء سے بدل کر زاء کا زاء میں ادغام کر دیں گے جیسے اِرْجَرْ۔

۲ بغیر ادغام کے پڑھیں گے جیسے اِرْجَرْ۔

(۴) يَعِدْ میں جاری ہونے والا قانون :- جو واؤ علامت مضارع مفتوحہ اور

کسرہ کے درمیان واقع ہو وہ واؤ رگر جاتی ہے۔ جیسے يَعِدْ (کہ اصل میں یَوْعِدْ تھا واؤ

علامہ مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوگئی لہذا اسکو گر ادیا یَعْدُ ہو گیا۔

عِدَّةً میں جاری ہو نیوالا قانون:- جو مصدر فَعْل کے وزن پر ہوا اور اس کا فاء کلمہ واؤ ہو تو اس واؤ کو حذف کر دیں گے اور عین کلمہ کو کسرہ دیدیں گے اور آخر میں ۱۰ بڑھادیں گے۔ جیسے عِدَّة (کہ اصل میں وَعْد تھا مصدر فَعْل کے وزن پر واقع ہوا اور اس کا فاء کلمہ واؤ تھی لہذا واؤ کو گر ادیا اور عین کلمہ کو کسرہ دیکر آخر میں تاء کا اضافہ کر دیا تو عِدَّة ہو گیا)۔

﴿الشق الثانی﴾ قِيَامًا. حِيَاض. حِيَاذ. مُضَي. مَقُول.

مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں اور یہ بتائیں کہ ان میں کونسے قواعد کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔ نیز مَقُول کی تعلیل میں اختلاف اور ثمرہ اختلاف کو بطر مصنف بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار چیزیں مطلوب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل (۲) صیغوں کی تعلیل (۳) ان صیغوں کے قواعد۔ (۴) مَقُول کی تعلیل میں اختلاف اور ثمرہ اختلاف۔

﴿جواب﴾ (۱) (۲) (۳) (۴) مذکورہ صیغوں کی اصل۔ تعلیل۔ قواعد:- قِيَامًا اصل میں قَوَامًا تھا۔ واؤ کسرہ کے بعد مصدر کا عین کلمہ واقع ہوئی۔ اور اس کے فعل میں تعلیل بھی ہوئی ہے لہذا واؤ کو یاء سے بدل دیا قِيَامًا ہو گیا۔ اور اس میں اسی قِيَامًا والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔ حِيَاض اصل میں حَوَاض تھا۔ واؤ جمع کا عین کلمہ واقع ہوئی اور یہ واؤ مفرد میں ساکن تھی لہذا اس واؤ کو یاء سے بدل دیا حِيَاض ہو گیا۔ اور اس میں اسی حِيَاض والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔ حِيَاذ اصل میں حَوَاز تھا۔ واؤ جمع کا عین کلمہ واقع ہوئی۔ اور یہ واؤ مفرد میں معل تھی لہذا اس واؤ کو یاء سے بدل دیا حِيَاذ ہو گیا۔ اور اس میں اسی حِيَاذ والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔ مُضَي اصل میں مُضَوًی تھا۔ واؤ اور یاء غیر مبدل کلمہ غیر ملحق میں جمع ہو گئیں اور ان میں سے پہلا ساکن تھا۔ لہذا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا۔ مُضَي ہو گیا۔ پھر باکی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدلاتو مُضَي ہو گیا۔ اور اس میں سَبِيذ والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔ مَقُول اصل میں مَقُولُ تھا۔ واؤ متحرک تھی ماقبل ساکن تھا لہذا واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دیدی پھر دو آؤ ساکن جمع ہو گئیں ایک کو گر ادیا تو مَقُول

ہو گیا۔ اور اس میں يَقُولُ والے قاعدہ کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔

(۴) مَقُول کی تعلیل میں اختلاف :- اس میں اختلاف ہے کہ ایسے مواقع میں آؤ

اول حذف ہوتا ہے یا دواؤ دوم۔ بعض کہتے ہیں کہ دوسرا حذف ہوتا ہے کیونکہ زائد ہے اور زائد حذف کا زیادہ مستحق ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اول۔ کیونکہ دوسرا علامت ہے اور علامت حذف نہیں ہوا کرتی۔ اکثر علماء صرف نے حذف دوم کو ترجیح دی ہے۔ مگر راقم کے نزدیک حذف اول رائج ہے۔ کیونکہ عموماً دستور یہی ہے کہ ایسے سائنین میں پہلا حذف ہوا کرتا ہے۔ خواہ وہ زائد ہو یا اصلی۔ لہذا اس کو اپنے نظائر سے جدا نہیں کرنا چاہیے۔

شمرہ اختلاف :- ایسے مواقع میں اختلاف بظاہر کچھ معلوم نہیں ہوتا۔ کیونکہ بہر کیف مَقُول ہو جاتا ہے۔ خواہ اول حذف ہو یا دوم۔

مولانا عصمت اللہ سہارنپوریؒ نے شرح خلاصۃ الحساب میں لفظ رخص کے منصرف یا غیر منصرف ہونے کے بیان میں بڑی اچھی بات لکھی ہے۔ اور وہ یہ کہ ایسے اختلافات کا نتیجہ مسائل فقہیہ میں نکل آتا ہے۔ مثلاً کسی شخص نے قسم کھائی کہ میں آج آؤ زائد کا تکلم نہیں کروں گا۔ پھر اس نے لفظ مَقُول کا تکلم کر لیا۔ تو جو صرفی حذف اول کے قائل ہیں ان کے مذہب پر یہ حاث ہو جائے گا۔ اور جو صرفی حذف دوم کے قائل ہیں ان کے مذہب پر حاث نہیں ہوگا۔ یا مثلاً بیوی سے کہا کہ آج اگر تو نے آؤ زائد کا تکلم کیا تو تجھے طلاق ہے تو بیوی نے لفظ مَقُول منہ سے نکال دیا تو جو صرفی حذف اول کے قائل ہیں ان کے مذہب پر طلاق واقع ہو جائے گی۔ اور جو صرفی حذف دوم کے قائل ہیں ان کے مذہب پر طلاق واقع نہیں ہوگی۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ باب افعال کی خاصیات میں سے تعدیہ تہییر

تعریض وجدان سلب اور بلوغ کی تعریف کریں۔ اور مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو چیزیں مطلوب ہیں (۱) باب افعال کی خاصیات

مذکورہ کی تعریفات (۲) مثلاً۔

﴿جواب﴾ (۲۱) تعریف وامثلہ: تعدیہ متعدی بنانا یعنی جو مصدر مجرد میں لازم ہے وہ باب افعال میں متعدی بن جاتا ہے۔ جیسے خَرَجَ زَيْدٌ نَكَالًا (مجرد میں یہ لازم ہے) اور اَخْرَجْتُهُ میں نے اس کو نکالا (باب افعال میں یہ متعدی ہے) اور جو مصدر مجرد میں متعدی بیک مفعول ہو وہ باب افعال میں آکر متعدی بدو مفعول بن جاتا ہے۔ جیسے حَفَرْتُ نَهْرًا میں نے نہر کھودی (مجرد میں یہ متعدی بیک مفعول ہے) اور اَحْفَرْتُ زَيْدًا نَهْرًا میں نے زید سے نہر کھدوائی (باب افعال میں یہ متعدی بدو مفعول ہے) تصییر کسی چیز کو صاحبِ ماخذ بنانا۔ جیسے اَشْرَكَكَ النَّفْلَ میں نے جوتی شراک دار بنائی شراک ماخذ ہے بمعنی تمہ۔ تعریض فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لے جانا جیسے اَبْعَثُ الْفَرَسَ میں گھوڑے کو بیچ کی جگہ لے گیا اس میں بیع ماخذ ہے۔ وجدان کسی شے کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے اَبْخَلْتُ زَيْدًا میں نے زید کو بخیل پایا۔ اس میں بخل ماخذ ہے۔ سلب کسی شے سے ماخذ کو دور کرنا۔ پھر سلب کی دو قسمیں ہیں (۱) اگر فعل لازم ہے تو سلب فاعل سے ہوگا۔ جیسے اَقْسَطُ زَيْدٌ نے اپنے آپ سے ظلم کو دور کیا۔ (۲) اور اگر فعل متعدی ہے تو سلب مفعول سے ہوگا جیسے شَكِيَّ وَاشْكَيْتُهُ اس نے شکایت کی میں نے اس کی شکایت کو دور کر دیا۔ بَلَوَّغَ ماخذ میں پہنچنا یا داخل ہونا۔ جیسے اَصْبَحَ زَيْدٌ زَيْدٌ صَبَحَ کے وقت پہنچا یہ بلوغ زامانی ہے۔ اَعْرَقَ عَمْرُوٌ عَمْرُوٌ و ملک عراق میں داخل ہوا۔ یہ بلوغ مکانی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ باب تفعّل کی کل خاصیات کتنی ہیں۔ ان میں سے صرف پانچ کو مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) باب تفعّل کی کل خاصیات کی تعداد (۲) پانچ خاصیات بمع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) باب تفعّل کی کل خاصیات:۔ باب تفعّل کی کل گیارہ خاصیات ہیں۔ (۲) پانچ خاصیات بمع امثلہ:۔ (۱) تَحَنَّبَ یعنی ماخذ سے پرہیز کرنا جیسے تحوّب زَيْدٌ زَيْدٌ گناہ سے بچا اس کا ماخذ حوّب ہے۔ (۲) لَبَسَ ماخذ یعنی ماخذ کو پہننا جیسے تَخَتَّمَ

زید نے انگوٹھی پہنی۔ اس کا ماخذ خاتم ہے۔ (۳) تَعَمَّلَ یعنی ماخذ کو کام میں لانا جیسے تخیم زید نے خیمہ کھڑا کیا یعنی اس کو کام میں لایا۔ (۴) تَحَوَّلَ یعنی کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ ہو جانا۔ جیسے تنصّر زید نصرانی ہو گیا (یہ عین ماخذ ہونے کی مثال ہے) تبخر زید زید دریا کی مثل ہو گیا (یہ مثل ماخذ ہونے کی مثال ہے)۔ (۵) صَيَّرَ یعنی صاحب ماخذ ہونا جیسے تمول زید۔ زید صاحب مال ہو گیا۔

الورقة الرابعة في الصرف

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ جامد مصدر اور مشتق میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔ نیز درج ذیل شعر میں اصطلاحات صرفیہ میں سے ہر ایک کی تعریف و اقسام مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

صحيح است و مثال است و مضاعف لفيف و ناقص و مهموز و اجوف
(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں۔ (۱) جامد مصدر مشتق کی تعریف و مثال (۲) شعر میں مذکورہ اصطلاحات کی تعریف و اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) جامد مصدر مشتق کی تعریف و امثلہ:- جامد وہ اسم ہے جو نہ مصدر ہو اور نہ مشتق ہو یعنی نہ وہ خود کسی اسم سے بنا ہو اور نہ اس سے کوئی دوسرا اسم بنا ہو جیسے رجل جعفر۔ مصدر وہ اسم ہے جو کسی کام پر دلالت کرے اور اس کے فارسی ترجمہ کے آخر میں لفظ دن یا تن ہو۔ بالفاظ دیگر وہ خود تو کسی اسم سے نہ بنا ہو مگر اس سے دوسرا اسم بنتے ہوں جیسے الضرب زدن القتل کشتن۔ مشتق وہ اسم ہے جو مصدر یا فعل سے نکلا ہو جیسے ضارب اور مخرج۔

(۲) شعر میں مذکورہ اصطلاحات کی تعریف و اقسام و امثلہ:- صحیح وہ کلمہ ہے جس کے حروف اصلی کے مقابلہ میں ہمزہ حرف علت اور دو حرف ایک ہی جنس کے نہ ہوں جیسے ضَرَبَ نَحَرَ ج۔ مثال وہ کلمہ ہے جس کے فاء کلمہ کی جگہ حرف علت ہوا گرافا کی جگہ واؤ ہو تو مثال واوی اور اگرا ہو تو مثال یائی ہے جیسے وَعَدَ يَسَرَ۔ اجوف وہ کلمہ ہے جس کے عین کلمہ کی

جگہ حروفِ علت ہوا اگر حرفِ علت واؤ ہو تو اجوف واوی اور اگرایا ہو تو اجوف یائی ہے جیسے قَالَ بَاعَ۔ ناقص وہ کلمہ ہے جس کے لام کلمہ کے مقابلہ میں حرفِ علت ہوا اگر حرفِ علت واؤ ہو تو ناقص واوی اور اگرایا ہو تو ناقص یائی ہے جیسے دَعَا۔ رَمَى۔ مہموز وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی میں سے کسی کے مقابلہ میں ہمزہ ہو۔ اگر فاء کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز الفاء ہے جیسے اَكَل۔ اگر مین کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز العین ہے جیسے سَقَلَ اور اگر لام کے مقابلہ میں ہمزہ ہو تو مہموز اللام ہے جیسے قَرَأ۔ مضاعف وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی کے مقابلہ میں دو حرف ایک جنس کے ہوں جیسے فَرَزْلزل۔ لفیف وہ کلمہ ہے جس کے حروفِ اصلی کے مقابلہ میں دو حروفِ علت ہوں۔ اگر دونوں حرفِ علت متصل ہوں تو اس کو لفیف ممترون کہتے ہیں جیسے طَوَى۔ اور اگر دونوں حرفِ علت الگ الگ ہوں تو اس کو لفیف مفروق کہتے ہیں جیسے وَقَى۔

﴿الشق الثانی﴾ اسم آلہ کی تعریف کر کے مثال سے واضح کریں۔ نیز اسم آلہ کے اوزان اور گردان لکھنا نہ بھولیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) اسم آلہ کی تعریف و مثال (۲) اسم آلہ کے اوزان (۳) اسم آلہ کی گردان۔

﴿جواب﴾ (۱) اسم آلہ کی تعریف و مثال: اسم آلہ وہ اسم ہے جو فعل کے صادر ہونے والے آلہ پر دلالت کرے جیسے مُنَصَّرٌ مدد کرنے کا آلہ مضرب مارنے کا آلہ۔

(۲) اسم آلہ کے اوزان: اسم آلہ عام طور پر تین وزن پر آتا ہے۔ مَفْعَلٌ مَفْعَلَةٌ مَفْعَالٌ۔ اور کبھی فاعل کے وزن پر بھی آجاتا ہے جیسے خَاتَمٌ مہر لگانے کا آلہ۔

(۳) اسم آلہ کی گردان: مُنَصَّرٌ مُنَصَّرَانِ مُنَصَّرَيْنِ مُنَاصِرٌ مُنَاصِرَتَانِ مُنَاصِرَتَيْنِ مُنَاصِرٌ مُنَاصِرَانِ مُنَاصِرَيْنِ مُنَاصِرٌ مُنَاصِرَتَانِ مُنَاصِرَتَيْنِ

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ ذیب آمن میر جاء قدفل۔
مذکورہ صیغوں کی اصل بتائیں اور تعلیل ذکر کریں۔ نیز انہیں جاری شدہ قواعد کی نشاندہی کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں۔ (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ ذیب اس میں ذُتِبَ تھا ہمزہ ساکن اس کا ماقبل متحرک تھا اس وجہ سے اس کو ماقبل کی حرکت کے موافق جوازاً حرف علت یا سے بدل دیا ذیب ہو گیا۔ آمَن اصل میں اَشْفَقَ تھا ہمزہ متحرک کے بعد ہمزہ ساکنہ تھا تو دو جوا ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت الف سے بدل دیا آمَن ہو گیا۔ مَيَّرَ اصل میں مَيَّرَ تھا ہمزہ منفردہ مفتوحہ کسرہ کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے جوازاً یاء سے بدل گیا مَيَّرَ ہو گیا۔ جَسَاءَ اصل میں جَسَايَ تھا یا الف زائد کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے ہمزہ ہو گئی۔ پھر دو ہمزہ متحرک ایک جگہ جمع ہوئے اول کسور تھا اس وجہ سے ثانی کو یاء سے بدل دیا جَسَايَ ہو گیا یا پر ضمہ دشوار تھا اس وجہ سے اسے ساکن کیا تو دو ساکن یا اور توین جمع ہو گئے تو یاء کو حذف کر دیا جاء ہو گیا۔ قَدْ فَلَحَ اصل میں قَدْ أَفْلَحَ تھا ہمزہ متحرک حرف ساکن غیر مدہ غیر یاء تصغیر کے بعد واقع ہو تو جوازاً اس کی حرکت ماقبل کو دے کر حذف کر دیا تو قَدْ فَلَحَ ہو گیا۔

(۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔ ذیب ہمزہ منفردہ ساکنہ جوازاً اپنے ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل جاتا ہے۔ آمَن ہمزہ متحرک کے بعد ہمزہ ساکنہ وجوہاً ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل جاتا ہے۔ مَيَّرَ ہمزہ منفردہ مفتوحہ ضمہ کے بعد واؤ سے اور کسرہ کے بعد یاء سے بدل جاتا ہے۔ جَسَاءَ دو متحرک ہمزہ میں سے ایک بھی کسور ہو تو ثانی ہمزہ وجوہی طور پر یاء سے بدل جاتا ہے اگر کوئی بھی ہمزہ کسور نہ ہو تو ثانی ہمزہ واؤ سے بدل جاتا ہے۔ قَدْ فَلَحَ ہمزہ متحرک حرف ساکنین غیر مدہ زائد اور غیر یاء تصغیر کے بعد واقع ہو تو اس کی حرکت جوازاً ماقبل کو دے کر اس کو حذف کر دیا جاتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ الرمی مصدر سے صرف صغیر کی گردان تحریر کریں نیز درج ذیل صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں۔ رَامَ رَامُونَ مَرَمِيٌّ أَرَامَ۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) الرمی سے صرف صغیر کی

گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل۔

﴿جواب﴾ (۱) الرمی سے صرف صغیر کی گردان :- رُمِيَ رَمِيًا فَهُوَ رَامٌ

وَرُمِيَ يُرْمَى رَمِيًا فَهُوَ مَرْمِيٌّ الْأَمْرُ مِنْهُ إِرَامٌ وَالنَّهْيُ عَنْهُ لَا تَرَامُ الظَّرْفُ مِنْهُ مَرْمِيٌّ وَالْأَلَةُ مِنْهُ مَرْمِيٌّ مَرْمَاةٌ مَرْمَاءٌ مَرْمِيَانِ مَرْمِيَيْنِ مَرَامٌ مَرَامِيٌّ وَافْعَلِ التَّفْضِيلُ مِنْهُ أَرَمِيٌّ أَرَمِيَانِ أَرَمُونَ أَرَامٌ وَالْمَوْثُ مِنْهُ رُمِيٌّ رُمِيَّانِ رُمِيٌّ وَرُمِيَّاتٌ۔

(۲) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل :- رَامَ اصل میں رَامِی تھا، یاء پر ضمہ دشوار تھا

اس کو گردا دیا تو یاء اور تنوین دوساکن جمع ہوئے یاء کو حذف کر دیا تو رَام ہو گیا۔ رَامُونَ اصل میں رَامِیُونَ تھا یاء کسرہ کے بعد واقع ہوئی اور اس کے بعد واو ہے تو ماقبل کو ساکن کر کے یاء کی حرکت اس کو دیدی اور یاء واو سے بدل گئی پھر دو واو ساکن جمع ہوئے ایک کو حذف کر دیا رَامُونَ ہو گیا مَرْمِیٌّ اصل میں مَرْمُوتِ تھا واو اور یاء اصلی غیر ملحق میں جمع ہو گئے انہیں سے اول ساکن تھا تو واو کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو بھی کسرہ سے بدل دیا مَرْمِیٌّ ہو گیا۔ اَرَامَ اصل میں اَرَامِی تھا جو اِ والے قاعدہ کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا اور تنوین عین کلمہ (میم) کے ساتھ مل گئی اَرَام ہو گیا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۶۲۶ھ

﴿الشق الاول﴾ باب تفعیل کی خاصیات میں سے تعدیہ و سلب اور باب

مفاعله کی خاصیات میں سے مشارکت اور موافقت مجرد کومثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثله مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ ﴿خاصیات کی وضاحت مع امثله﴾ تفعیل کی خاصیات (۱)

تعدیہ یعنی جو مجرد میں لازمی ہے وہ تفعیل میں متعدی ہو جائے گا جیسے نَزَلَ وہ اترنا مجرد میں لازم ہے نَزَلَتْہ میں نے اس کو اتارا تفعیل میں متعدی ہو گیا۔ (۲) سلب یعنی کسی شئی سے ماخذ کو دور کرنا جیسے قَرَرْتُ الْإِبِلَ میں نے اونٹ سے چھڑی کو دور کیا۔ اس کا ماخذ قَرَرْتُ ہے۔

مفاعله کی خاصیات (۱) مشارکت کہ دو شخصوں کا ملکر اس طرح کام کرنا کہ ہر ایک

کافعل دوسرے پر واقع ہو جیسے قَاتَلَ زَيْدٌ عَمْرُوًۢا کہ زید و عمر نے باہم قتال کیا یعنی دونوں نے ایک دوسرے سے لڑائی کی۔ (۲) موافقت مجرد یعنی مجرد کے ہم معنی ہوتا جیسے سافر زید ای سفر یعنی زید نے سفر کیا۔

﴿الشق الثانی﴾ باب نصر کی خاصیت بمع مثال تحریر کریں۔ نیز باب افعال کی کل خاصیت کتنی ہیں ان میں سے صرف تین مثالوں کے ساتھ لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل تین امور ہیں۔ (۱) باب نصر کی خاصیت بمع مثال (۲) باب افعال کی خاصیت کی تعداد (۳) تین خاصیات افعال کی وضاحت مع امثلہ۔
﴿جواب﴾ (۱) باب نصر کی خاصیت بمع مثال: اس باب کا مشہور خاصہ مغالبہ ہے یعنی دو شخصوں میں سے ایک کے غلبہ کو ظاہر کرنے کیلئے۔ جیسے خاصمنی زید فخصمته کہ زید نے میرے سے جھگڑا کیا پس میں جھگڑے میں اس پر غالب آ گیا۔

(۲) باب افعال کی خاصیت کی تعداد: باب افعال کی کل پندرہ خاصیات ہیں۔
(۳) تین خاصیات افعال کی وضاحت مع امثلہ: ۱۔ تعدیہ یعنی جو مجرد میں لازم ہے وہ افعال میں متعدی ہو جاتا ہے جیسے خَرَجَ زَيْدٌ نَکَلًا اَخْرَجَتْهُ زَيْدٌ میں نے زید کو نکالا۔ ۲۔ تصییر یعنی کسی چیز کو صاحب یا خد بنا نا جیسے اَلْحَمَّ زَيْدٌ صاحب لحم ہوا یا اَشْرَكَتِ النَّعْلُ میں نے جوئے کو شرک دار بنایا۔ ۳۔ الزام یعنی متعدی سے لازم کرنا جیسے اَحْمَدَ زَيْدٌ زید قابل تعریف ہوا۔

الورقة الرابعة فى الصرف

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنى

﴿الشق الاول﴾ امر حاضر معروف کس فعل سے بنتا ہے امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ مثالوں کے ذریعہ تفصیل سے تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) امر حاضر کا مشتق منہ (۲) امر حاضر بنانے کا طریقہ مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) امر حاضر کا مشتق منہ:۔ امر حاضر معروف فعل مضارع معروف سے بنتا ہے۔

(۲) امر حاضر بنانے کا طریقہ مع امثلہ:۔ امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ مضارع حاضر معروف سے علامت مضارع تا کو حذف کر دیں۔ پھر اگر تا کا مابعد متحرک ہو تو مضارع کے آخری حرف کو ساکن کر دو بشرطیکہ آخر میں حرف علت نہ ہو جیسے تعبد سے بعد اور اگر علامت مضارع کا مابعد ساکن ہو تو عین کلمہ کو دیکھو اگر عین کلمہ مضموم ہو تو شروع میں حمزہ مضموم لے آؤ جیسے تَنْصُرُ سے اَنْصُرُ اور اگر عین کلمہ مفتوح یا کسور ہو تو حمزہ کسور شروع میں لے آؤ جیسے تَضْرِبُ سے اَضْرِبُ اور تَفْتَحُ سے اِفْتَحُ۔ اور اگر مضارع کا آخری حرف حرف علت ہو تو وہ حذف ہو جاتا ہے جیسے تَدْعُو سے اَدْعُ اور تَرْمِي سے اِرْمِ۔

﴿الشق الثانی﴾ اسم تفضیل و اسم مبالغہ میں سے ہر ایک کی تعریف کریں اور دونوں کے درمیان کیا فرق ہے؟ مثال سے واضح کریں، نیز اسم مبالغہ کے اوزان تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) اسم تفضیل و مبالغہ کی تعریف (۲) اسم تفضیل و مبالغہ میں فرق مع مثال (۳) اسم مبالغہ کے اوزان۔

﴿جواب﴾ (۱) اسم تفضیل و مبالغہ کی تعریف:۔ اسم تفضیل وہ اسم ہے جو دوسرے کی بہ نسبت معنی فاعلیت یا معنی مفعولیت کی زیادتی پر دلالت کرے جیسے زید اضرب القوم کہ زید قوم سے زیادہ مارنے والا ہے زید اشهر القوم زید قوم سے مشہور تر ہے۔ اسم مبالغہ۔ مبالغہ کہتے ہیں زیادتی کو فاعلیت کے معنی کی زیادتی کے لیے جو صیغہ اور لفظ بنایا جائے اسے اسم مبالغہ کہتے ہیں۔

(۲) اسم تفضیل و مبالغہ میں فرق مع مثال:۔ اسم تفضیل میں معنی فاعلیت کی زیادتی کسی دوسرے کی طرف نسبت کے اعتبار سے ہوتی جیسے زید اضرب من بکر کہ زید بکر سے زیادہ مارنے والا ہے اور مبالغہ میں معنی کی زیادتی فی حد ذاتہ ہوتی ہے کسی کی طرف نسبت کرتے ہوئے نہیں ہوتی جیسے زید ضرب زید بہت زیادہ مارنے والا ہے۔

(۳) اسم مبالغہ کے اوزان:۔ مبالغہ کے لیے چار صیغے (وزن) مستعمل ہیں فَعَالٌ جیسے ضَرَابَ، فُعَالٌ جیسے طَوَّالٌ، فَعِلٌ جیسے حَذَرَ، فَعِيلٌ جیسے عَلِيمٌ۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ اگر باب افعال کا فاکلمہ وال یا ذال یا زاء ہو تو اس میں کتنی صورتیں جائز ہیں تمام صورتوں کو مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط فاعل افعال کا قاعدہ مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ فاعل افعال کا قاعدہ:۔ جوابہ کما مر فی الشق الاول من

السؤال الثاني ۱۴۲۵ھ۔

﴿الشق الثاني﴾ (رَأْسٌ أَمِنٌ مَيِّزٌ آوَادِمُ) مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل ذکر کریں اور ان میں جن قواعد کے تحت تعلیل ہوئی ہے ان کو تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل

(۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل:۔ رَأْسٌ اصل میں رَأْسٌ تھا

ہمزہ منفردہ ساکنہ تھا جواز اس کو ما قبل کی حرکت کے موافق حرف علت الف سے بدل دیا رَأْسٌ ہو گیا۔ آوَادِمُ اصل میں أَلَدِمُ تھا دو ہمزہ متحرکہ ایک جگہ جمع ہوئے کوئی بھی انہیں سے کسور نہ تھا اس وجہ سے ثانی کو واو سے بدل دیا آوَادِمُ ہو گیا۔

(۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔ رَأْسٌ (زیب والا قاعدہ) آَمِنٌ مَيِّزٌ آوَادِمُ (جاء

والا قاعدہ) کے قواعد و تعلیل کما مر فی الشق الاول فی السؤال الثاني ۱۴۲۴ھ۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ باب افعال کی خاصیات میں سے الزام تعریض و جدان اور

سلب کے معانی بتائیں اور پھر ہر ایک کی وضاحت مثال کے ذریعہ کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ خاصیات کے معانی و وضاحت بالامثلہ

مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ خاصیات افعال کے معانی و وضاحت بالا مثلاً: الزام یعنی متعدی سے لازم کرنا جیسے احمد زید زید قابل تعریف ہوا، مجرد میں حمد تعریف کرنا متعدی تھا۔ تعریض یعنی فاعل کا مفعول کو ماخذ کی جگہ لے جانا جیسے أَبَعْتُ الْفَرَسَ میں گھوڑے کو بیع کی جگہ لے گیا۔ أَبَعْتُ کا ماخذ بیع ہے۔ وجدان یعنی کسی شئی کو ماخذ کے ساتھ موصوف پانا جیسے أَبَخَلْتُ زَيْدًا میں نے زید کو بخیل پایا، أَبَخَلْتُ کا ماخذ بخل ہے۔ سلب یعنی کسی شئی سے ماخذ کو دور کرنا جیسے أَقْسَطُ زَيْدٌ نے اپنے نفس سے ظلم کو دور کیا۔ اور شکئی زید و اشکتیہ زید نے شکایت کی میں نے اس کی شکایت کو دور کیا۔

﴿الشق الثانی﴾ باب سمع فتح اور کرم کی خاصیات مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ ابواب کی خاصیات مع امثله مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ مذکورہ ابواب کی خاصیات مع امثله: باب سمع یہ زیادہ لازمی آتا ہے اور بیماری رنج و خوشی رنگ، عیب صورت جسمانی کے الفاظ اکثر اسی باب سے آتے ہیں جیسے سَقِمَ بیمار ہوا، حَزِنَ رنجیدہ ہوا، فَرِحَ خوش ہوا، عَوِرَ کانا ہوا۔ باب فَتَحَ اس بات کی خاصیت لفظی ہے کہ اس کے عین کلمہ یا لام کلمہ کی جگہ حرف حلقی ہوتا ہے جیسے مَنَعَ اس نے روکا، جَحَدَ اس نے انکار کیا، ذَهَبَ وہ گیا۔ باب كَزَمَ یہ باب ہمیشہ لازمی آتا ہے اور اس کے معنی میں خلقی و فطری صفات پائی جاتی ہیں جیسے حَسَنَ خوبصورت ہوا، كَبِرَ بڑا ہوا، صَغُرَ چھوٹا ہوا۔

الورقة الرابعة في الصرف

السؤال الاول ١٤٢٣ھ

﴿الشق الاول﴾ اسم ظرف کی تعریف و گردان ذکر کریں۔ مفتوح العین، مضموم العین، مکسور العین، ناقص، مثال اور مضاعف سے اسم ظرف کس کس وزن پر آتا ہے مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں۔ (۱) اسم ظرف کی تعریف و گردان

(۲) مذکورہ ابواب سے اسم ظرف کا وزن بمعِ امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اسم ظرف کی تعریف و گردان :- وہ اسم جو فعل کے صادر ہونے کی جگہ پر یا فعل کے صادر ہونے کے وقت پر دلالت کرے اس کو اسم ظرف کہتے ہیں اور اس کی گردان یہ ہے مَضْرِبٌ مَضْرِبَانِ مَضْرِبَيْنِ مَضَارِبٌ۔

(۲) مذکورہ ابواب سے اسم ظرف کا وزن بمعِ امثلہ :- وہ ابواب جن میں مضارع مفتوح العین اور مضموم العین ہے ان سے اور ناقص سے اسم ظرف مَفْعَلٌ (فتح العین) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَفْتَحٌ مَنَصْرُ مَزْمٰی اور مضارع مکسور العین اور مثال سے مَفْعَلٌ (بکسر العین) کے وزن پر آتا ہے جیسے مَضْرِبٌ مَوْقِعٌ اور مضاعف سے اسم ظرف صحیح کی طرح مفتوح العین اور مضموم العین سے مَفْعَلٌ کے وزن پر جیسے مَمْسٌ مَمَدٌ اور مکسور العین سے مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسے مَجْلٌ۔

﴿الشق الثانی﴾ اسم تفضیل اور مبالغہ میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے دونوں کے درمیان فرق واضح کریں نیز مبالغہ کے اوزان مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) اسم تفضیل و مبالغہ کی تعریف (۲) اسم تفضیل و مبالغہ میں فرق (۳) مبالغہ کے اوزان بمعِ امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اسم تفضیل و مبالغہ کی تعریف 'فرق' اوزان مبالغہ بمعِ امثلہ :- کما مر فی الشق الثانی من السؤال الاول ضمنی ۱۴۲۴ھ۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ ميعاد موسر خطايا يسع عدة لُمتن۔
مذکورہ صیغوں کی اصل بتائیں اور تعلیل ذکر کریں نیز بتائیں کہ انہیں کون سے قواعد کے تحت تعلیل ہوئی ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امور حل طلب ہیں (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل :- میعاد اصل میں موعاد تھا، واو ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد واقع ہوئی یا سے تبدیل کر دیا میعاد ہو گیا۔ موبسّر اصل میں مبسّر تھا یا ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واقع ہوئی واو سے تبدیل کر دیا موبسّر ہو گیا۔ خطایا اصل میں خطایٰ تھا یا الف جمع کے بعد طرف سے پہلے واقع ہوئی اس کو ہمزہ سے بدل دیا خطاء ہو گیا۔ پھر ہمزہ ثانیہ کو جاء والے قاعدہ سے یا سے بدلا خطاء ثی ہوا اب خطایا والے قاعدہ سے ہمزہ کو یا مفتوحہ سے اور یا کو الف سے بدل دیا خطایا ہو گیا۔ یسع اصل میں یوسع تھا واو علامت مضارع مفتوحہ اور ایسے کلمہ کے فتح کے درمیان واقع ہوئی جس کا لام کلمہ حرف حلقی ہے تو واو کو حذف کر دیا یسع ہو گیا۔ عدۃ اصل میں وعدۃ تھا فعل (مصدر) کے وزن پر واقع ہونے کی وجہ سے فاکلمہ واو حذف ہو گیا پھر عین کو کسرہ دے کر آخر میں تاء کو بڑھا دیا عدۃ ہو گیا۔ لمتن اصل میں لومتن تھا واو متحرک باقبل مفتوح واو کو الف سے بدل دیا۔ اجتماع ساکنین ہوا الف اور میم کے درمیان الف کو گر دیا لمتن ہو گیا پھر لام کے فتح کو ضمہ سے بدلاتا کہ معلوم ہو کہ گرنے والا حرف واو تھا لمتن ہو گیا۔

(۲) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی :- میعاد موبسّر (مقتل کا قاعدہ ۳) واو ساکن غیر مدغم کسرہ کے بعد یا ہو جاتا ہے۔ جیسے میعاد اور یا ساکن غیر مدغم ضمہ کے واو ہو جاتی ہے جیسے موبسّر اور الف ضمہ کے بعد واو اور کسرہ کے بعد یا ہو جاتا ہے جیسے قاتل اور محارب۔ خطایا (مہوز کا قاعدہ ۲) الف مفاعل کے بعد اگر ہمزہ یا سے پہلے واقع ہو تو یا مفتوحہ سے بدل جاتا ہے اور یا الف سے بدل جاتی ہے یسع (مقتل کا قاعدہ ۱) جو واو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان یا ایسے کلمہ کے فتح کے درمیان ہو جس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی ہو وہ واو گر جاتا ہے جیسے یسع یهب یسع۔ عدۃ (مقتل کا قاعدہ ۲) جو مصدر فعل کے وزن پر ہو اس کا فاء کلمہ واو ہو تو حذف ہو جاتا ہے اور عین کلمہ کو کسرہ دے کر آخر میں تاء بڑھا دیتے ہیں جیسے عدۃ زنة۔ سعة لمتن (مقتل کا قاعدہ ۷) کمال والا قاعدہ واو یا یا متحرک جب ان کا باقبل مفتوح ہو تو الف سے بدل جاتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾..... البیع مصدر سے اسم فاعل کی گردان تحریر کریں؛ درج ذیل صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل بیان کریں؛ انہیں جاری شدہ قواعد کی نشاندہی کریں۔ بِنِعْ یَبِیْعُ مَبِیْعٌ بَعْتُمْ۔ (خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) البیع سے اسم فاعل کی گردان؛ (۲) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل (۳) جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) البیع سے اسم فاعل کی گردان :- بائِع بائِعان بائِعین
بائِعون بائِعین بائِعۃ بائِعتان بائِعات۔

(۳۲) مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل اور جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔ **يَبِيعُ**
اس میں مقل کے قاعدہ ۹ کے تحت تعلیل ہوئی ہے کہ اگر ماضی مجہول کا عین کلمہ واؤ اور یاء ہو تو ما قبل کو
ساکن کر کے انکی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں۔ پھر اگر عین کلمہ واؤ ہو تو یاء بن جاتا ہے اور اگر یاء ہو تو
برقرار رہتی ہے جیسے **قِيلَ يَبِيعُ أَخِيْزَ يَبِيعُ** اس میں مقل کے قاعدہ ۸ کے تحت تعلیل ہوئی کہ واؤ
اور یاء متحرک کا ماقبل اگر ساکن ہو تو انکی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں۔ پھر اگر وہ حرکت فتح ہو تو واؤ اور یاء
کوالف سے بدل دیتے ہیں جیسے **يَقُولُ يَبِيعُ** يقال **يَبِيعُ** - **مَبِيعُ** (اسم ظرف) اصل میں
مَبِيعُ تھا قاعدہ ۸ کی وجہ سے تعلیل ہوئی۔ یا متحرک ماقبل ساکن یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی
مَبِيعُ ہو گیا۔ **مَبِيعُ** (اسم مفعول) اصل میں **مَبِئُوعُ** تھا۔ یاء کا ضمہ نقل کر کے ماقبل کو دیا یا ع ساکن
ما قبل مضموم یا ع کو واؤ سے بدل دیا دوساکن جمع ہوئے دونوں واؤ ایک کو گر ادیا **مَبُوعُ** ہو گیا۔ پھر یاء کے
ضمہ کو کسرہ سے بدلاتا کہ دلالت کرے کہ گرنے والا حرف یاء ہے **مَبُوعُ** ہوا۔ اب واؤ ساکن ماقبل
مکسور واؤ کو یا سے بدل دیا **مَبِيعُ** ہو گیا۔ **بِعْتَمُ** اس میں مقل کے قاعدہ ۷ کے تحت تعلیل ہوئی کہ
اصل میں **بِيعْتَمُ** تھا یا متحرک فتح کے بعد واقع ہوئی الف سے بدل دیا۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے
الف کو حذف کر دیا اور قاعدہ کو کسرہ دیدیا تاکہ حذف یاء پر دلالت کرے **بِعْتَمُ** ہو گیا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ١٤٢٣ هـ

﴿الشق الاول﴾..... باب نصر ضرب فتح کرم کی خاصیات تحریر کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ ابواب کی خاصیات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ مذکورہ ابواب کی خاصیات :- باب ضرب اس باب کا خاصہ مغالبہ ہے جبکہ مثال اجوف یا ئی اور ناقص یا ئی ہو اور مقابلہ کے بعد ذکر کریں بَايَعْنِي زَيْدٌ فَبِعَقْتِهِ زَيْدٌ مجھ سے بیع کی پس بیع میں اس پر غالب آ گیا۔ باب نھر کما مرّ فی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ - فتح کرم - کما مرّ فی الشق الثانی من السؤال الثالث ضمنی ۱۴۲۴ھ -

﴿الشق الثانی﴾ باب تفعیل کی خاصیات تعدیہ، تصحیر، سلب، ضرورت کو مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط تفعیل کی مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ

مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ :- تصحیر یعنی کسی چیز کو صاحب ماخذ بنانا جیسے وَتَرْتُ الْقَوْمَ میں نے کمان کو زورہ دار بنایا اس میں وَتَرْتُ کا ماخذ وتر ہے۔ ضرورت یعنی کسی چیز کا صاحب ماخذ ہونا جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شگوفہ دار ہو گیا۔ تعدیہ و سلب کما مرّ فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ -

الورقة الرابعة في الصرف

السؤال الاول ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ فعل سے جو اسماء مشتق ہوتے ہیں ان کے نام، تعریفیں اور امثلہ لکھیں۔ نیز بتائیں کہ اسم فاعل و صفت مشبہ میں معنوی اعتبار سے کیا فرق ہے۔ (خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر قابل توجہ ہیں (۱) اسماء مشتقة من الفعل کے نام و تعریف مع امثلہ۔ (۲) اسم فاعل و صفت مشبہ میں معنوی فرق۔

﴿جواب﴾ (۱) اسماء مشتقة من الفعل کے نام اور تعریف مع امثلہ :- فعل سے کل چھ اسم مشتق ہوتے ہیں اسم فاعل، اسم مفعول، اسم تفضیل، صفت مشبہ، اسم آلہ، اسم ظرف۔ (۱) اسم فاعل :- وہ اسم ہے جو کام کرنے والے پر دلالت کرے جیسے ضارب

مارنے والا ناصر مدد کر نیوالا۔

(۲) اسم مفعول :- وہ اسم جو ایسی ذات پر دلالت کرے جس پر فعل واقع ہوا ہے جیسے زید مضروب زید کو مارا پٹیا گیا۔

(۳) اسم تفضیل :- وہ اسم جو بہ نسبت دوسرے کے معنی فاعلیت کی زیادتی پر دلالت کرے جیسے زید اضرب القوم زید قوم سے زیادہ مارنے والا ہے۔

(۴) صفت مشبہ :- وہ اسم جو کسی ذات کے معنی مصدری کے ساتھ بطور ثبوت متصف ہونے پر دلالت کرے جیسے اللہ سمیع اللہ تعالیٰ بطور دوام و ثبوت سننے والا ہے۔

(۵) اسم آلہ :- وہ اسم جو صدور فعل کے آلہ پر دلالت کرے جیسے مِخْصَر مدد کرنے کا آلہ مِضْرَب مارنے کا آلہ۔

(۶) اسم ظرف :- وہ اسم جو صدور فعل کے وقت یا - پر دلالت کرے جیسے مَسْجِدُ سجدہ کرنے کی جگہ اور وقت۔

(۲) اسم فاعل و صفت مشبہ میں معنوی فرق :- کما مرّ فی الشق الثانی من

السؤال الاول ۱۴۲۵ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ فعل معلوم و مجہول، منفی و مثبت اور اسم کی تین قسمیں مصدر، مشتق، جامد ہر ایک کی تعریف مع مثال لکھیں۔ نیز اسم جامد کی حروف کی تعداد کے اعتبار سے کتنی اقسام ہیں۔ انکی امثلہ تفصیل سے قلمبند کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) فعل کی مذکورہ چار اقسام کی تعریف مع امثلہ (۲) اسم کی مذکورہ تین اقسام تعریف مع امثلہ (۳) اسم جامد کی اقسام باعتبار تعداد و حروف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) فعل کی مذکورہ چار اقسام کی تعریف مع امثلہ: فعل معلوم وہ فعل ہے جس کا کرنے والا معلوم ہو جیسے ضرب زید نے مارا اکل بکر بکرنے کھایا ان میں فعل کا فاعل معلوم ہے۔ فعل مجہول وہ فعل ہے جس کا فاعل معلوم نہ ہو جیسے ضرب

زید زید مارا گیا اس میں فعل کا فاعل معلوم نہیں ہے۔ فعل مثبت وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے ہونے کا ذکر ہو جیسے ضرب زید زید نے مارا نصر خالد خالد نے مدد کی انہیں کام کے ہونے کا ذکر ہے۔ فعل منفی وہ فعل ہے جس میں کسی کام کے نہ ہونے کا ذکر ہو جیسے ماضرب زید زید نے نہیں مارا الم یا کل اس نے نہیں کھایا انہیں کسی کام کے نہ ہونے کا ذکر ہے۔

(۲) اسم کی مذکورہ تین اقسام کی تعریف مع امثلہ:- کما مر فی الشق الاول

من السؤال الاول ۵۱۴۲۴۔

(۳) اسم جامد کی اقسام باعتبار تعداد حروف مع امثلہ:- اسم جامد کی حروف کی تعداد کے اعتبار سے چھ قسمیں ہیں (۱) ثلاثی مجرد جیسے فَرَسٌ رَجُلٌ وغیرہ۔ (۲) ثلاثی مزید فیہ جیسے حِمَارٌ جاسوس۔ (۳) رباعی مجرد جیسے جَعْفَرٌ دِرْهَمٌ (۴) رباعی مزید فیہ جیسے قِرْطَاسٌ عَنَکَبُوتٌ (۵) خماسی مجرد جیسے سَفَرَجَلٌ قَدْ عَمِلَ (۶) خماسی مزید فیہ جیسے قَبْعَثْرَى عَصْرُ قَوْطٍ۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۵۱۴۲۲

﴿الشق الاول﴾ درج ذیل الفاظ اصل میں کیا تھے انہیں کیا کیا تعلیلات ہوئی

ہیں۔ ذیب یعد اتقد او اصل قلن یقول دعی مرمی۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ الفاظ کی اصل و تعلیل مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ الفاظ کی اصل و تعلیل:- ذیب اصل میں ذب تھا ہمزہ منفردہ

ساکنہ کو ماقبل کی حرکت کے موافق یاء سے بدل دیا ذیب ہو گیا۔ یعد اصل میں یوعد تھا واو علامت مضارع مفتوحہ اور کسرہ کے درمیان واقع ہوئی اسے گرا دیا یعد ہو گیا۔ اتقد اصل میں اوْتَقَدَ تھا واو اصلی فاء افتعال کی جگہ واقع ہوئی تو اسے تاء سے بدل کر تاء کا تاء میں ادغام کر دیا اتقد ہو گیا۔ او اصل میں وو اصل تھا دو واو متحرک اول کلمہ میں جمع ہوئیں تو اول کو ہمزہ کر دیا او اصل ہو گیا۔ قلن اصل میں قولن تھا واو متحرک کا ماقبل مفتوح تھا الف سے بدل دیا پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے الف حذف ہو گیا اور فاء کلمہ کو ضمہ دیدیا تاکہ واو محذوف پر دلالت

کرے۔ یَقُولُ اصل میں یَقُولُ تھا واؤ متحرک کا ماقبل ساکن تھا تو اس کی حرکت ماقبل کو دیدی یَقُولُ ہو گیا ذَعَى اصل میں ذَعُو تھا واؤ طرف میں کسرہ کے بعد واقع ہوئی یاء سے تبدیل کر دیا ذَعَى ہو گیا۔ مَرَمَى اصل میں مَرَمَوِی تھا واؤ اور یاء ایک جگہ جمع ہوئے اول ساکن تھا واؤ کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا پھر یاء کی مناسبت سے ماقبل کے ضمہ کو بھی کسرہ سے بدل دیا مَرَمَى ہو گیا۔

﴿الشق الثانی﴾ درج ذیل الفاظ میں جاری ہونے والے قواعد ضبط تحریر میں

لائیں۔ بائع۔ امن۔ ازد جرتم۔ اضطبرتم۔ یظظلمون۔ یدعیان۔ مدکرون۔ یمد۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ الفاظ میں جاری شدہ قواعد مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ مذکورہ الفاظ میں جاری شدہ قواعد۔ بائع جو واؤ اور یاء فاعل کا عین کلمہ واقع ہوں وہ ہمزہ سے بدل جاتے ہیں بشرطیکہ فعل میں تعلیل ہوئی ہو جیسے قاتل بائع۔ اَمِنَ ہمزہ متحرک کے بعد ہمزہ ساکن و جو با ماقبل کی حرکت کے موافق حرف علت سے بدل جاتا ہے۔ جیسے اَمِنَ اوَمِنَ ایمانا۔ ازد جرتم و مدکرون۔ کما مَرَمَى فی الشق الاول من السؤال الثانی ضمنی ۱۴۲۴ھ۔ اضطبرتم یظظلمون۔ اگر افتعال کا فاء کلمہ صاؤ ضاؤ طاء طاء میں سے کوئی ایک ہو تو تائے افتعال طاء سے بدل جاتی ہے۔ پھر طاء طاء میں مدغم ہو جاتی ہے جیسے اِطْلَبَ اور طاء کبھی طاء ہو کر مدغم ہو جاتی ہے جیسے اِطْلَمَ اور کبھی بے ادغام ہی رہتی ہے جیسے اِظْلَمَ اور کبھی طاء کو طاء کر کے طاء میں مدغم کر دیتے ہیں جیسے اِظْلَمَ اور صاؤ ضاؤ کبھی بے ادغام رہتے ہیں جیسے اضطبر اضطرب اور کبھی طاء کو صاؤ یا ضاؤ سے بدل کر مدغم کر دیتے ہیں جیسے اِصْبَرَ اِضْرَبَ یدعیان جو واؤ کلمہ میں چوتھی جگہ یا زائد پر واقع ہو اور ضمہ و واؤ ساکن کے بعد نہ ہو وہ واؤ یاء سے بدل جاتا ہے جیسے یدعیان اَعْلَیْتُ اِسْتَعْلَیْتُ مَدَاعَى یَمْدُ اگر دو متجانس یا متقارب حروف ایک جگہ جمع ہوں اور اول کا ماقبل ساکن غیر ممدہ ہو تو اول کی حرکت ماقبل کو دے کر ادغام کر دیتے ہیں۔ جیسے یَمْدُ یَفْرُ یَعْضُ۔

السؤال الثالث ﴿ ۱۶۲۲ ھ ﴾

﴿ الشق الاول ﴾ مندرجہ ذیل ابواب کی خاصیات کی تشریح مع امثلہ لکھیں۔ افتعال

کی خاصیت اتخاذ تصرف تخییر اور استفعال کی خاصیت تحول اتخاذ قصر۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ خاصیات کی تشریح مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿ جواب ﴾ مذکورہ خاصیات کی تشریح مع امثلہ :- باب افتعال کی خاصیات

۱۔ اِتَّخَذَ اس کی متعدد صورتیں ہیں اول یہ کہ ماخذ بنانا جیسے احتجر اس نے حجر بنایا۔ ثانی یہ کہ ماخذ پکڑنا جیسے اجتنب اس نے جانب پکڑی۔ ثالث یہ کہ ماخذ میں لینا جیسے اعتصده اس نے اس کو بغل میں لیا۔ ۲۔ تَصَرَّفَ یعنی فعل حاصل کرنے میں کوشش کرنا جیسے اکتسب اس نے کسب میں کوشش کی۔ ۳۔ تَخَيَّرَ یعنی فاعل کا اپنے لیے کوشش کرنا جیسے اکتال الشعیر اس نے اپنے لیے بونا ہے۔

باب استفعال کی خاصیات ۱۔ تَحَوَّلَ یعنی کسی چیز کا عین ماخذ یا مثل ماخذ کے ہو جانا جیسے استحجر الطین گارا پتھر ہو گیا یا مثل پتھر کے ہو گیا۔ ۲۔ اِتَّخَذَ معنی گزر چکا ہے جیسے استوطن الهند اس نے ہند کو وطن بنالیا۔ ۳۔ قَصُرَ یعنی اختصار کی غرض سے مرکب سے ایک کلمہ اشتقاق کرنا جیسے استرجع اس نے انا لله وانا اليه راجعون پڑھا۔

﴿ الشق الثاني ﴾ مندرجہ ذیل ابواب کی خاصیات کی تشریح مع امثلہ لکھیں۔

تفعیل کی خاصیت الباس ماخذ تخلیط ماخذ اور مفاعله کی خاصیت

مشارکت موافقت مجرد اور تفعیل کی خاصیت اتخاذ مطاوعت فعل۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں صرف مذکورہ خاصیات کی تشریح مع امثلہ مطلوب ہے۔

﴿ جواب ﴾ مذکورہ خاصیات کی تشریح مع امثلہ :- باب تفعیل کی خاصیات

۱۔ الباس ماخذ یعنی ماخذ کا پہنانا جیسے جَلَسْتُ الفرس میں نے گھوڑے کو جھول پہنائی جُلّ ماخذ ہے۔ ۲۔ تخلیط ماخذ یعنی کسی شے کو ماخذ سے ملع کرنا جیسے ذَهَبْتُ السَّيْفَ میں نے تلوار کو سونے کا ملع کیا۔

باب مفاعله کی خاصیات (۲۱) مشارکت و موافقت مجرد - کما مر فی الشق

الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ -

باب تفعّل کی خاصیات ۱ اتخاذ اس کی متعدد صورتیں ہیں ماخذ بنانا جیسے تَبَوَّب اس

نے باب (دروازہ) بنایا ماخذ کو لینا جیسے تَجَنَّب اس نے جانب (طرف) کنارہ (کولیا) ماخذ میں

پکڑنا جیسے تَأَبَّط الصَّبِيّ بچے کو (ابط) بغل میں پکڑا۔ ۲ مطاوعتِ فَعَل مطاوعت کا

مطلب یہ ہے کہ ایک فعل کے بعد دوسرے فعل کا آنا اس بات کو ظاہر کرنے کے لیے کہ مفعول نے

فاعل کا اثر قبول کر لیا ہے۔ مطاوعتِ فَعَل کا مطلب یہ ہے کہ تفعیل کے بعد تفعّل کا اس لیے آنا

کہ مفعول نے فاعل کا اثر قبول کر لیا ہے جیسے قَطَعْتُهُ فَتَقَطَّعَ۔

الورقة الرابعة في الصرف

السؤال الاول ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بلا ہمزہ وصل کے کتنے باب ہیں۔ ابواب

کے نام اور علامات تحریر کریں نیز درج ذیل شعر میں مذکور اصطلاحات صرفیہ میں سے ہر ایک کی

تعریف و اقسام مثالوں کے ساتھ لکھیں۔

صحيح است ومثال است ومضاعف لفيف وناقص ومهموز واجوف

(خلاصہ سوال) اس سوال میں سائل امرین کا طالب ہے (۱) ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بلا

ہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد اِسماء و علامات (۲) شعر میں درج اصطلاحات صرفیہ کی تعریف و

اقسام مع امثله۔

﴿جواب﴾ (۱) ثلاثی مزید فیہ غیر ملحق بلا ہمزہ وصل کے ابواب کی تعداد

اسماء و علامات: - کما مر فی الشق الاول من السؤال الاول ۱۴۲۵ھ -

(۲) شعر میں درج اصطلاحات صرفیہ کی تعریف و اقسام مع امثله: - کما مر

فی الشق الاول من السؤال الاول ۱۴۲۴ھ -

﴿الشق الثاني﴾ بین مین قریب اور مین مین بعد میں سے ہر ایک کی تعریف

کر کے مثالوں سے واضح کریں۔ نیز درج ذیل صیغوں کی تعلیل واضح طور پر لکھیں اور بتائیں کہ انہیں کون کون سے قاعدے جاری ہوئے ہیں خَطِيئَةً اَتَقَدَّ اَدَّوْ۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ (۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل و جاری شدہ قواعد کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ:۔ بین بین قریب وبعید ہمزہ کو اپنے مخرج اور اپنی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین قریب کہلاتا ہے اور ہمزہ کو اپنے مخرج اور ماقبل والے حرف کی حرکت کے موافق حرف علت کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید کہلاتا ہے۔ جیسے لَوْمَ اس میں ہمزہ کے مخرج اور اس کی حرکت کے موافق حرف علت واو کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین قریب ہے اور ہمزہ کے مخرج اور اس کے ماقبل والے حرف کی حرکت کے موافق حرف علت الف کے مخرج کے درمیان پڑھنا بین بین بعید ہے۔

(۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل و جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:۔ خَطِيئَةً اصل میں خَطِيئَةً تھا (واو دِیاء مدہ زائدہ و یاءِ تضریر کے بعد ہمزہ جوازی طور پر ماقبل کی جنس سے تبدیل ہو کر اس میں مدغم ہو جاتا ہے) اس قاعدہ کے مطابق ہمزہ یاء مدہ کے بعد واقع ہوا تو ماقبل یاء کی جنس سے بدل کر یاء کا یا۔ میں ادغام ہوا خَطِيئَةً ہو گیا۔ خَطَايَا كَمَا مَرَّ فِي الشَّقِ الْاَوَّلِ مِنْ السَّوَالِ الثَّانِي ١٤٢٣ هـ۔ اَتَقَدَّ كَمَا مَرَّ فِي الشَّقِ الْاَوَّلِ مِنْ السَّوَالِ الثَّانِي ١٤٢٢ هـ۔ اصل میں اَدَّوْ تھا (واو مضموم و مکسور شروع میں اور مضموم درمیان میں جوازاً ہمزہ ہو جاتا ہے) اس قاعدہ کے مطابق واو مضموم درمیان کلمہ میں واقع ہوا تو ہمزہ سے تبدیل ہو گیا پس اَدَّوْ سے اَدَّوْ ہو گیا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ١٤٢١ هـ

﴿الشق الاول﴾ يدعيان مداعي حبلان حيكى طوبى۔
مذکورہ صیغوں کی اصل بتائیں و تعلیل ذکر کریں نیز انہیں کون کون سے قواعد کے تحت

تعلیل ہوئی ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط مذکورہ صیغوں کی اصل و تعلیل و جاری شدہ قواعد کی

نشاندہی مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل و جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:-

یدعیان - مداعی ان دونوں کی اصل یدعوان اور مداعیو ہے باقی تعلیل و قاعدہ کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثانی ۱۴۲۲ھ - حَبْلَانِ - اصل میں حبلی کا تشبیہ ہے (تشبیہ و جمع مؤنث سالم کے الف سے پہلے الف زائدہ یاء ہو جاتا ہے) اس قاعدہ کی وجہ سے حبلی کے آخر کا الف زائدہ الف تشبیہ سے پہلے واقع ہوا لہذا اے یاء سے بدل کر فتح دے دیا کیونکہ الف تشبیہ سے پہلے فتح ہونا ضروری ہے اور الف حرکت کو قبول نہیں کرنا اس وجہ سے یاء سے بدل کر فتح دید یا حبلیان ہو گیا۔ حیکی طوبی (جو یاء فُعْل جمع اور فُعْل مؤنث کا عین کلمہ واقع ہو صفت میں اس کے ماقبل کو کسرہ دیدیتے ہیں اور اسم میں بقاعدہ یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واؤ ہو جاتی ہے) مذکورہ قاعدہ کے مطابق حیکی اصل میں حیکی تھا یاء فُعْل مؤنث صفی کا عین کلمہ واقع ہوئی تو ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا حیکی ہو گیا اور طوبی اصل میں طینی تھا یاء ساکن غیر مدغم ضمہ کے بعد واقع ہوئی واؤ سے بدل دیا تو طوبی ہو گیا۔

﴿الشق الثانی﴾ یدعون ترمین تدعین مرمی تقویٰ۔

مذکورہ صیغوں کی اصل بتا کر تعلیل کریں۔ نیز انہیں جاری شدہ قواعد کی نشاندہی کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں صرف مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل و جاری شدہ قواعد کی

نشاندہی مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ مذکورہ صیغوں کی اصل تعلیل و جاری شدہ قواعد کی نشاندہی:-

یدعون ترمین (واؤ ضمہ کے بعد واقع ہو اور اس کے بعد واؤ ہو یا یاء کسرہ کے بعد واقع ہو اور اس کے بعد یاء ہو تو یہ ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر جاتے ہیں) یدعون ترمین اصل میں یدعون اور ترمین تھے ضمہ کے بعد واؤ تھا پھر اس کے بعد واؤ آیا۔ اور کسرہ کے بعد یاء تھی پھر اس

کے بعد یاء آئی تو دونوں مذکورہ قاعدہ کی روشنی میں ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کیوجہ سے حذف ہو گئے تو یدعون 'ترمین ہو گئے۔ تَدْعُونِ (اگر واؤ ضمہ کے بعد ہو اور اس کے بعد یاء ہو یا یاء کسرہ کے بعد ہو اور اس کے بعد واؤ ہو تو ماقبل کو ساکن کر کے واؤ اور یاء کی حرکت اسے دیدیتے ہیں پھر واؤ یاء ہو کر اور یاء واؤ ہو کر اجتماع ساکنین کیوجہ سے گرجاتے ہیں جیسے تدعین یرمون) تدعین اصل میں تَدْعُونِ تھا۔ واؤ ضمہ کے بعد واقع ہوا اور اس کے بعد یاء تھی تو ماقبل کے ضمہ کو حذف کر کے واؤ کا کسرہ اسے دیدیا اور واؤ کو یاء سے بدل دیا پھر اجتماع ساکنین کیوجہ سے ایک یاء کو گرا دیا تدمین ہو گیا۔ مَرَمِي كَمَامَرِ فِي الشَّقِ الْاَوَّلِ مِنَ السَّوَالِ الثَّانِي ۱۴۲۲ھ۔ تَقْوَى (جویاء فعلی کا عین کلمہ واقع ہو وہ واؤ ہو جاتی ہے) تقوی اصل میں تَقِيًا تھا مذکورہ قاعدہ کی روشنی میں یاء فعلی کا لام کلمہ واقع ہوئی اسے واؤ سے بدل دیا تَقْوَى ہو گیا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾.....باب افعال کی خاصیات میں سے تعدیہ تصییر

تعریض وجدان کومثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں باب افعال کی مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ

مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ افعال کی مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ: کما مر فی

الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

﴿الشق الثاني﴾.....باب افتعال کی چار خاصیات مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط باب افتعال کی چار خاصیات مع امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ افتعال کی خاصیات مع امثلہ: ۱۔ تصرف یعنی فعل حاصل

کرنے میں کوشش کرنا جیسے اکتسب اس نے کسب میں کوشش کی۔ ۲۔ تخییر یعنی فاعل کا اپنے

لیے کوشش کرنا۔ جیسے اکتال الشعیر اس نے اپنے لیے جونا پئے کیل کیے۔ ۳۔ مطاوعت

فعل جیسے غمته فاعتم میں نے اس کو غمگین کیا پس وہ غمگین ہوا۔ ۴۔ موافقت مجرد جیسے

اِبْتَلَجَ بمعنی بَلَغَ روشن ہوا۔

الورقة الرابعة في الصرف

السؤال الاول ﴿ ۱۴۲۰ ﴾

﴿ الشق الاول ﴾ اوزان مبالغہ لکھیں، امثلہ بھی بیان کریں، اسم تفضیل و مبالغہ میں فرق بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) مبالغہ کے اوزان و امثلہ (۲) اسم تفضیل و مبالغہ میں فرق۔

﴿ جواب ﴾ (۲۱) مبالغہ کے اوزان و امثلہ اسم تفضیل و مبالغہ میں فرق :-
کما مر فی الشق الثانی من السؤال الاول ضمنی ۱۴۲۴ھ۔

﴿ الشق الثاني ﴾ ميعاد خطايا موسر ائمه لاتخف خذ لمتن۔
مذکورہ صیغوں میں کون سے قاعدے جارے ہوئے۔ ہر صیغہ کی اصل و تعلیل بیان کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل و جاری شدہ قواعد کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿ جواب ﴾ مذکورہ صیغوں کی اصل، تعلیل و جاری شدہ قواعد کی وضاحت :-
اَيَّمةً اصل میں اَيَّمةً بروزن اَفْعَلَةٌ تھا یہ جمع ہے امام کی پہلے اس میں مضاعف کا قاعدہ جاری ہوا اَيَّمةً والا پہلی میم کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی اور میم کو میم میں ادغام کر دیا۔ اَيَّمةً ہو گیا پھر مذکورہ قاعدہ جَاءِ والا جاری کیا دو ہمزے ایک جگہ جمع ہوئے دوسرا کمزور تھا دوسرے کو یاء سے بدل دیا اَيَّمةً ہو گیا۔

لَا تَخَفْ اصل میں لَا تَخَوَّفَ تھا اَيَّقَالَ والا قاعدہ جاری ہوا واؤ متحرک ماقبل ساکن واؤ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دی واؤ اصل میں متحرک تھا اب ماقبل مفتوح ہوا واؤ کو الف سے بدل دیا ”دو ساکن جمع ہوئے الف اور فاء الف کو بوجہ اجتماع ساکنین گرا دیا لَا تَخَفْ ہو گیا۔

خَذْ اصل میں اَوْ خُذْ تھا دوسرے ہمزہ کو خلاف قیاس گرا دیا اب ہمزہ وصلی کی ضرورت

نہ رہی اس کو بھی گرا دیا خُذْ ہو گیا۔

میعاد، خطایا، موسر، لمتن۔ کما مر فی الشق الاول من السؤال الثاني

۵۱۴۲۳۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ ہفت اقسام کی تشریح کریں الدعاء والدعوة کی صرف صغیر لکھیں۔

نیز اسی سے امر حاضر معروف کی گردان لکھ کر صیغہ واحد مذکر حاضر کی تعلیل بھی بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) ہفت اقسام کی تشریح

(۲) الدعاء والدعوة مصدر سے صرف صغیر (۳) الدعاء والدعوة سے امر حاضر کی گردان

(۴) صیغہ واحد مذکر حاضر کی تعلیل۔

﴿جواب﴾ (۱) ہفت اقسام کی تشریح:۔ کما مر فی الشق الاول من

السؤال الاول ۵۱۴۲۴۔

(۲) الدعاء والدعوة سے صرف صغیر:۔ دَعَا يَدْعُوا دَعَاءً وَدَعْوَةً فَهُوَ

دَاعٌ وَدُعَى يَدْعَى دَعَاءً وَدَعْوَةً فَهُوَ مَدْعُوٌّ اَلْاَمْرُ مِنْهُ اُدْعُ وَالنَهْيُ عَنْهُ لَا تَدْعُ

الظَرْفُ مِنْهُ مَدْعَى وَالْآلَةُ مِنْهُ مَدْعَى مَدْعِيَانِ مَدَاعٍ وَمِدْعَاةٌ مَدْعَاتَانِ مَدَاعٍ

مَدْعَاءٌ مَدْعَاةٌ اِنْ مَدَاعِيَّ افْعَلِ التَّفْضِيلُ مِنْهُ اَدْعَى اَدْعِيَانِ اَدْعَوْنَ اَدَاعٍ

وَالْمُؤَنَّثُ مِنْهُ دُعِيٌّ دُعِيَّانِ دُعِيٌّ دُعِيَّاتٌ۔

(۳) الدعاء والدعوة سے امر حاضر معروف کی گردان:۔ اُدْعُ اَدْعُوا

اُدْعُوا اُدْعِيَّ اَدْعَوْا اَدْعَوْنَ۔

(۴) صیغہ واحد مذکر حاضر کی تعلیل:۔ اُدْعُ اصل میں اَدْعُوْ تھما سکون قوی کی وجہ

سے آخر سے واؤ حذف ہوا تو اُدْعُ ہو گیا۔

﴿الشق الثاني﴾ اسماء مشقہ کون کون سے ہیں۔ ہر ایک کی تعریف مع مثال بیان

کریں۔ نیز اسم فاعل و صفت مشبہ میں معنی کے اعتبار سے کیا فرق ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) اسماء مشتقہ کے اسماء و تعریف مع امثلہ (۲) اسم فاعل و صفت مشبہ میں معنوی فرق۔

(جواب) ﴿ (۱) اسماء مشتقہ کے اسماء و تعریف مع امثلہ :- کما مرّ فی الشق الاول من السؤال الاول ۱۴۲۲ھ -

(۲) اسم فاعل و صفت مشبہ میں معنوی فرق :- کما مرّ فی الشق الثاني من السؤال الاول ۱۴۲۵ھ -

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ باب تفعیل کی خاصیات میں سے تعدیہ سلب صیورت بلوغ کو مثالوں کے ساتھ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط باب تفعیل کی مذکورہ خاصیات کی وضاحت مع امثلہ مطلوب ہے۔

(جواب) ﴿ خاصیات تفعیل کی وضاحت مع امثلہ :- ۱ تعدیہ ۲ سلب۔ کما مرّ فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ - ۳ صیورت یعنی صاحب ماخذ ہونا جیسے نَوَّرَ الشَّجَرُ درخت شگوفہ دار ہو گیا۔ ۴ بلوغ یعنی ماخذ میں پہنچنا یا داخل ہونا جیسے خَيْمَ زَيْدٌ زید خیمہ میں داخل ہوا۔

﴿الشق الثاني﴾ باب تفعّل و مفاعله کی دو خاصیات مع امثلہ لکھیں۔ (خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط باب تفعّل و مفاعله کی دو خاصیات مع امثلہ مطلوب ہیں۔

(جواب) ﴿ باب تفعّل و مفاعله کی خاصیات مع امثلہ :- باب تفعّل کی خاصیت ۱ تکلف یعنی ماخذ کے حاصل کرنے میں تکلف و بناوٹ کرنا۔ جیسے تَجَوَّعَ زَيْدٌ زید بحکلف بھوکا بنا۔ ۲ تدریج یعنی کسی کام کو آہستہ آہستہ کرنا جیسے تَحَفَّظَ بَكْرٌ بکرنے تھوڑا تھوڑا یاد کیا۔

باب مفاعله کی خاصیت ۱۔ موافقتِ اَفْعَل جیسے باعدتہ بمعنی ابعَدتہ میں نے اس کو دور کیا۔ ۲۔ تصییر یعنی کسی شئی کو صاحبِ ماخذ بنانا جیسے عافاک اللہ اللہ تجھے عافیت والا بنائے۔

الورقة الرابعة في الصرف

السؤال الاول ﴿ ۱۴۱۹ ھ ﴾

﴿ الشق الاول ﴾..... صفت مشبہ کے اوزان اور اس کی گردان تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) صفت مشبہ کے اوزان

(۲) صفت مشبہ کی گردان۔

﴿ جواب ﴾ (۱) صفت مشبہ کے اوزان :- کما مرّ فی الشق الثانی من

السؤال الاول ۱۴۲۵ ھ۔

(۲) صفت مشبہ کی گردان :- حَسَنٌ حَسَنَانِ حَسَنَيْنِ حَسَنُونَ حَسَنَيْنِ

حَسَنَةً حَسَنَتَانِ حَسَنَتَيْنِ حَسَنَاتٌ۔

﴿ الشق الثانی ﴾..... اسم ظرف کی گردان و دیگر اوزان تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) اسم ظرف کی گردان (۲) اسم ظرف

کی اوزان۔

﴿ جواب ﴾ (۱) اسم ظرف کی گردان :- کما مرّ فی الشق الاول من السؤال

الاول ۱۴۲۳ ھ۔

(۲) اسم ظرف کی اوزان :- ظرف کبھی مَفْعِلٌ اور مَفْعُلٌ کی بجائے مَفْعَلَةٌ کے

وزن پر بھی آتا ہے جیسے مَكْحَلَةٌ بمعنی سرمہ دانی۔

السؤال الثاني ﴿ ۱۴۱۹ ھ ﴾

(الشق الاول) قِيلَ بَيْعٌ أُخْتِیرَ أَنْقِیدَ میں کوئے قاعدے کے تحت تعلیل

ہوئی ہے نیز تعلیل بھی ذکر کریں اور سَيِّدٌ مَرْمِیٌّ مُضَيٌّ کی تعلیل کیا ہے اور کس قاعدہ کے تحت

تعلیل ہوئی ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) جاری شدہ قاعدہ کی نشاندہی (۲) صیغوں کی تعلیل۔

﴿جواب﴾ (۱) جاری شدہ قاعدہ کی نشاندہی:۔ ماضی مجہول کا عین کلمہ واو یا یاء ہو تو ماقبل کو ساکن کر کے انکی حرکت ماقبل کو دیدیتے ہیں اور عین کلمہ اگر واو ہو تو اس کو یاء سے بدل دیتے ہیں جیسے قِيلَ بِيَعِ اخْتَبِرْ اَنْقَبِدْ۔

(۲) صیغوں کی تعلیل:۔ قِيلَ اصل میں قَوْلَ بِيَعِ اصل میں بِيَعِ اخْتَبِرْ اصل میں اخْتَبِرْ اور اَنْقَبِدْ اصل میں اَنْقَبُوْہ تھا اس مذکورہ قاعدہ کی روشنی میں واو اور یاء ماضی مجہول کا عین کلمہ واقع ہوئے تو ماقبل کی حرکت گرا کر واو اور یاء کا کسرہ ماقبل کو دیدیا پھر قَوْلَ اور اَنْقَبُوْہ میں واو کو یاء سے بدل دیا تو قِيلَ بِيَعِ اخْتَبِرْ اَنْقَبِدْ ہو گئے۔

(۱) جاری شدہ قاعدے کی وضاحت:۔ وہ واو اور یاء جو کسی حرف سے بدلی ہوئی نہ ہو اور غیر ملحق میں جمع ہو جائیں اور ان میں سے پہلا حرف ساکن بھی ہو تو واو کو یاء سے بدل کر دیا میں مدغم کر دیتے ہیں اور ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیتے ہیں جیسے سَيِّدٌ مَرْمِيٌّ مَضِيٌّ۔

(۲) صیغوں کی تعلیل:۔ سَيِّدٌ اصل میں سَيِّوْہ مَرْمِيٌّ اصل میں مَرْمُوْی اور مَضِيٌّ اصل میں مَضُوْی تھا۔ اس مذکورہ قاعدہ کی روشنی میں واو اور یاء غیر مبدل غیر ملحق میں جمع ہوئے اور انہیں سے اول ساکن تھا تو واو کو یاء سے بدل کر یاء کا یاء میں ادغام کر دیا اور یاء کی مناسبت سے مَرْمِيٌّ اور مَضِيٌّ میں ماقبل کے ضمہ کو کسرہ سے بدل دیا تو سَيِّدٌ مَرْمِيٌّ اور مَضِيٌّ ہو گیا۔

﴿الشق الثانی﴾ یدعیان اعلیت استعلیت میں جاری ہونے والا قاعدہ بیان کریں نیز دنیا و علیا میں کونسا قاعدہ جاری ہوا ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط دو قاعدوں کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ یدعیان اعلیت استعلیت میں جاری شدہ قاعدہ۔

کما مرّ فی الشق الثاني من السؤال الثاني ۱۴۲۲ھ۔

دنیا و علیا میں جاری شدہ قاعدہ:- جو اَوَّ فَعَلَى (بالضم) کا لام کلمہ واقع ہو وہ اسم جامد میں یا ہ ہو جاتا ہے اور صفت میں اپنے حال پر رہتا ہے۔ جیسے دنیا علیا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾.....باب سمع'کرم'فتح کی خاصیات تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں مذکورہ ابواب کی خاصیات کی وضاحت مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾:- کما مرّ فی الشق الثاني من السؤال الثالث ضمنی ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثاني﴾.....باب تفعیل کی خاصیات تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط باب تفعیل کی خاصیات مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ باب تفعیل کی خاصیات:- اس باب کی کل تیرہ خاصیات ہیں۔

(۱) تعدیہ (۲) سلب (۳) تصییر (۴) صیرورة (۵) بلوغ (۶) مبالغہ (۷) نسبت
به ماخذ (۸) الباس ماخذ (۹) تخلیط ماخذ (۱۰) تحویل (۱۱) قصر
(۱۲) موافقت مجرد وأَفْعَلْ وَتَفَعَّلْ (۱۳) ابتداء۔

تعدیہ و سلب:- کما مرّ فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

تصییر:- یعنی کسی چیز کو صاف یا خالص بنانا جیسے وترت القوس میں نے کمان کو توس وار بنایا۔

صیرورة بلوغ:- کما مرّ فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۰ھ۔

مبالغہ:- اس کی تین اقسام ہیں مبالغہ فی الفعل جیسے صرّح خوب ظاہر ہوا۔ مبالغہ

فی الفاعل جیسے مَوَتْ الْإِبِلُ اذنوں میں بہت مری پھیلی، مبالغہ فی المفعول جیسے قَطَّعْتَ الْغِیَابَ میں نے بہت کپڑے کاٹے۔

نسبت به ماخذ یعنی ماخذ کے ساتھ منسوب کرنا جیسے فَسَقْتُ زیداً میں نے زید کو

فسق سے منسوب کیا۔

الباس ماخذ تخلیط ماخذ:- کما مرّ فی الشق الثاني من السؤال

الثالث ۱۴۲۲ھ۔

تحويل: کسی چیز کو ماخذ یا مثل ماخذ بنانا جیسے نَصَرَ زَيْدٌ عمرو آ زید نے عمرو کو نصرانی بنایا اور خَيَّمَتْهُ میں نے اس کو خیمہ کی مثل بنایا۔

قصر یعنی اختصار کی غرض سے مرکب کا ایک کلمہ باب تفعیل بنالیا جائے جیسے هَلَّلَ اس نے لا الہ الا اللہ پڑھا موافقت فعل مجرد جیسے تمرته و تمرته کا ایک ہی معنی ہے میں نے اس کو کھجور دی موافقت اَفْعَلَ جیسے تَمَرُوا اتمر بمعنی ترکھور خشک ہو گئی موافقت تَفَعَّلَ جیسے تَرَسَّ وَتَتَرَسَّ بمعنی ڈھال کو کام میں لایا۔ ابتداء یعنی تفعیل میں یہ معنی ابتداء ہے جیسے کَلَمْتُهُ میں نے اس سے کلام کی، مجرد میں کلم بمعنی زخمی کرنا ہے۔

الورقة الرابعة في الصرف

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾..... (صفت مشبہ آن کہ دلالت کند بر اتصاف ذاتی بمعنی مصدری بوضع ثبوت)

عبارت مذکورہ کا ترجمہ کر کے صفت مشبہ کی تعریف سلیس اردو میں لکھیں۔ صفت مشبہ اور اسم فاعل میں کیا فرق ہے، اوزان صفت مشبہ کتنے ہیں۔ ان میں سے پانچ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) صفت مشبہ کی تعریف (۳) صفت مشبہ و اسم فاعل میں فرق (۴) اوزان صفت مشبہ کی تعداد (۵) پانچ اوزان صفت مشبہ کی مثال۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: صفت مشبہ وہ ہے جو دلالت کرے کسی ذات کے متصف ہونے پر معنی مصدری کے ساتھ بطور ثبوت۔

(۲) صفت مشبہ کی تعریف: صفت مشبہ و اسم فاعل میں فرق: کما مر فی

الشق الثانی من السؤال الاول ۱۴۲۵ھ۔

(۴) صفت مشبہ کے اوزان کی تعداد: اس کے اوزان بہت ہیں علم الصیغہ میں

۲۳ مذکور ہیں۔

(۵) پانچ اوزان صفت مشبہ کی مثال: فَعْلٌ فَعْلٌ فَعْلٌ فَعْلٌ فَعْلٌ۔

﴿الشق الثانی﴾..... اجوف کے مصدر البیع سے اسم فاعل کی گردان تحریر کریں۔
بیع اصل میں کیا تھا امر حاضر معروف کس طرح بنایا جاتا ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) البیع سے اسم فاعل کی گردان (۲) بیع کی اصل (۳) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ۔

﴿جواب﴾ (۱) البیع سے اسم فاعل کی گردان: کما مر فی الشق الثانی

من السؤال الثانی ۱۴۲۳ھ۔

(۲) بیع کی اصل: بعض کے نزدیک اس کی اصل تبیع تھی علامت مضارع تاکو گرا کر آخر سے ساکن کر دیا۔ پھر اجتماع ساکنین کی وجہ سے یاء کو حذف کر دیا پس بیع ہو گیا۔ اور بعض کے نزدیک اصل میں اینیع تھا یاء کی حرکت ماقبل کو دی تو ہمزہ وصلی کی ضرورت نہ رہی پھر یاء کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے گرا دیا پس بیع ہو گیا۔

(۳) امر حاضر معروف بنانے کا طریقہ: کما مر فی الشق الاول من

السؤال الاول ضمنی ۱۴۲۴ھ۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾..... اِدْعَى اِذْكَرْ اِزْجَرَ عِدَّةٌ قِيلَ۔

پہلے تین صیغوں میں کونسا قانون جاری ہوتا ہے اور کتنی صورتیں پڑھی جاسکتی ہیں اور آخری دو صیغوں میں کونسے قانون جاری ہوتے ہیں ہر ایک کی تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر قابل التفات ہیں (۱) مذکورہ صیغوں میں جاری شدہ قوانین (۲) پہلے تین صیغوں کو پڑھنے کی صورتیں۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ صیغوں میں جاری شدہ قوانین پہلے تین صیغوں کو

پڑھنے کی صورتیں: اِدْعَى اِذْكَرْ اِزْجَرَ میں جاری شدہ قانون اور پڑھنے کی صورتیں

نیز عدۃ میں جاری شدہ قانون کما مرّ فی الشق الاول من السؤال الثانی ۱۴۲۵ھ۔
 قیل اس میں جاری شدہ قانون کما مرّ فی الشق الاول من السؤال الثانی

۱۴۱۹ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ باب دعا' یدعو سے اسم فاعل و اسم مفعول کی گردان تحریر
 کریں داع اور داعون کی تعلیل صرفی بطرز مصنف بیان کریں۔
 (خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) دعا' یدعو سے اسم فاعل و
 اسم مفعول کی گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل بطرز مصنف۔

﴿جواب﴾ (۱) دعا' یدعو سے اسم فاعل و اسم مفعول کی گردان :- اسم
 فاعل داع داعیان داعون داعیۃ داعیتان داعیات۔

اسم مفعول مدعو مدعوان مدعوون مدعوۃ مدعوۃتان مدعوۃت۔

(۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل بطرز مصنف :- داع اصل میں داعو تھا بقاعدہ ۱۱
 واو طرف میں کسرہ کے بعد یاء ہو گئی۔ پھر بقاعدہ ۱۰ (جو واو یاء یفعل تفعل وغیرہ کا اہم کلمہ ہو
 ضمہ یا کسرہ کے بعد ہو تو ساکن ہو جاتا ہے) یاء ساکن ہو کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ اور
 تنوین عین کلمہ کے ساتھ مل گئی داع ہو گیا۔ داعون اصل میں داعوون تھا۔ واو بقاعدہ ۱۱ یاء
 ہو گئی داعیون ہو گیا پھر یاء کا ضمہ بقاعدہ ۱۰ اما قبل عین کو دیا تو یاء ساکن ماقبل مضموم ہوا بقاعدہ ۳ یاء
 کو واو سے بدل کر اجتماع ساکنین کی وجہ سے گر دیا۔ داعون ہو گیا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ باب تفعل و مفاعله کی کم از کم چار خاصیات بمع امثلہ تحریر کریں۔
 (خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط باب تفل و مفاعله کی چار خاصیات کی وضاحت
 مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ باب تفعل و مفاعله کی خاصیات کی وضاحت :- کما مرّ فی

السؤال الثالث ۱۴۲۵ھ ۱۴۲۴ھ ۱۴۲۰ھ۔

﴿الشق الثانی﴾..... ثلاثی مجرد کے باب نصر ينصر کی خاصیت لکھیں۔ باب افعال کی کل خاصیات کتنی ہیں۔ ان میں سے تین بمع امثله لکھیں۔ باب مفاعله کی خصوصیات کتنی ہیں۔ ان میں سے دو بمع امثله لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) باب نصر کی خاصیت (۲) باب افعال کی خاصیات کی تعداد دو تین کی وضاحت (۳) باب مفاعله کی خاصیات کی تعداد اور دو کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) باب نصر کی خاصیت:- کما مرّ فی الشق الثانی من

السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

باب افعال کی خاصیات کی تعداد اور تین کی وضاحت:- باب افعال کی کل پندرہ خاصیات ہیں۔ جن میں سے تین یہ ہیں۔ ۱ اعطاء ماخذ یعنی ماخذ دینا جیسے اشویقہ میں نے اس کو گوشت بھونے کیلئے دیا۔ ۲ مبالغہ یعنی ماخذ کو کثرت مقدار یا کیفیت میں بیان کرنا جیسے اسفر الصبح صبح خوب روشن ہوگئی۔ ۳ حینونت یعنی کسی چیز کا ماخذ کے وقت کو پہنچنا جیسے احصد الزرع کھیتی کٹنے کے وقت کو پہنچی۔

باب مفاعله کی خاصیات کی تعداد اور دو کی وضاحت:- باب مفاعله کی کل سات خاصیات ہیں توضیحه کما مرّ فی الاختبار ۱۴۲۴ھ۔ ۱۴۲۰ھ۔

الورقة الرابعة فی الصرف

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾..... مثال کے مصدر الوعد سے امر حاضر معروف کی گردان لکھیں عذ اصل میں کیا تھا، فعل امر حاضر معروف کون سے فعل سے بنتا ہے اور اس کا قاعدہ کیا ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) اَلْوَعْدُ سے امر حاضر کی گردان (۲) عذ کی اصل (۳) امر حاضر کا مشتق منہ اور بنانے کا قاعدہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اَلْوَعْدُ سے امر حاضر کی گردان:- عَذَّ عَذَا عَذْوَا عَذِيَّ

عَدَا عَدَنَ۔

(۲) عَدَا کی اصل:۔ عَدَا اصل میں تَعَدَا (واحد مذکر حاضر مضارع معروف) تھا علامت مضارع تاء کو اگر آخر سے ساکن کیا تو عَدَا ہو گیا۔

(۳) امر حاضر کس سے بنتا ہے اور بنانے کا طریقہ:۔ کما مر فی الشق

الاول من السؤال الاول ضمنی ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانی﴾..... اسم ظرف کی تعریف لکھیں، مختلف ابواب سے بنانے کا قاعدہ لکھیں۔ اَيْنَ الْمَفْرَ پر صاحب علم الصیغہ نے سوال و جواب بیان کیا ہے اس کو واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) اسم ظرف کی تعریف

(۲) اسم ظرف بنانے کا طریقہ (۳) اَيْنَ الْمَفْرَ پر سوال و جواب۔

﴿جواب﴾ (۱) اسم ظرف کی تعریف:۔ کما مر فی الشق الاول من

السؤال الاول ۱۴۲۳ھ۔

(۲) اسم ظرف بنانے کا طریقہ:۔ ثلاثی مجرد سے اسم ظرف بنانے کا طریقہ یہ ہے

کہ فعل مضارع کے صیغہ واحد مذکر حاضر سے علامت مضارع کو دور کر کے اس کی جگہ مفتوح لگا دو اور عین کلمہ اگر مضموم ہے تو اس کو زبردید دور نہ اپنی حالت پر چھوڑ دو اور آخری حرف پر تنوین کا اضافہ کر دو جیسے يَنْصُرُ سے مَنْصُرٌ اور يَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ اور يَسْمَعُ سے مَسْمَعٌ اور ثلاثی مجرد کے علاوہ سے اسم ظرف اس باب کے اسم مفعول کے وزن پر ہی آتا ہے۔ جیسے اَجْتَنَّبَ سے اسم مفعول وظرف مُجْتَنَّبٌ اور اِكْرَامَ سے مُكْرَمٌ۔

(۳) اَيْنَ الْمَفْرَ پر سوال و جواب:۔ علم الصیغہ میں جو اسم ظرف کا قاعدہ مذکور ہے

اس کا حاصل یہ ہے کہ مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے اور ناقص سے مطلقاً (ہر حال میں) اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اور مضارع مکسور العین اور مثال سے مطلقاً (ہر حال میں) اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اب مَفْرَ کی بحث یہ ہے کہ بعض صرفیوں نے کہہ دیا ہے کہ مضاعف سے بھی اسم ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے مطلقاً کا مطلب ہے ہر حال میں

خواہ مضارع مفتوح العین ہو یا مضموم العین ہو یا مکسور العین ہو اسم ظرف مَفْعَلٌ (مفتوح العین) ہی آئے گا۔ اور انہوں نے لفظ مَفْعَرٌ جو قرآن مجید میں واقع ہے ”أَيُّنَ الْمَفْعَرُ“ میں اس سے استدلال کیا ہے۔ کہ یہ باوجودیکہ باب ضرب بـ یضرب سے ہے جس کا مضارع مکسور العین ہے اس سے اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آیا ہے۔ معلوم ہوا کہ مضاعف میں اسم ظرف مطلقاً مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ پھر مصنفؒ نے اس استدلال کا جواب دیا ہے۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ یہ قول صحیح نہیں بلکہ مضاعف سے اسم ظرف صحیح کی طرح مضارع مفتوح العین اور مضموم العین سے مَفْعَلٌ کے وزن پر اور مکسور العین سے مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے جیسا کہ قرآن مجید میں حتیٰ يَنْبَغِ الْهَدْيُ مَجْلَةً یہ باب ضَرْبَ يَضْرِبُ سے مَفْعِلٌ کے وزن پر ہے۔ اور این الْمَفْعَرُ کا جواب مصنفؒ نے یہ دیا ہے کہ یہ اسم ظرف کا صیغہ نہیں بلکہ یہ مصدر میسی ہے جو مَفْعَلٌ کے وزن پر ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ القول سے اسم فاعل، اسم مفعول اور اسم ظرف کی گردان لکھیں۔ قُلْ قِيلَ يُقَالُ کی تعلیل بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں۔ (۱) القول سے اسم فاعل، مفعول و ظرف کی گردان (۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل۔

﴿جواب﴾ (۱) القول سے اسم فاعل، اسم مفعول، و ظرف کی گردان۔ اسم فاعل کی گردان قَائِلٌ قَائِلَانِ قَائِلُونَ قَائِلَةٌ قَائِلَتَانِ قَائِلَاتٌ۔

اسم مفعول کی گردان مَقُولٌ مَقُولَانِ مَقُولُونَ مَقُولَةٌ مَقُولَتَانِ مَقُولَاتٌ۔ اسم ظرف کی گردان مَقَالٌ مَقَالَانِ مَقَاوِلٌ۔

(۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل۔ قِيلَ کما مر فی الشق الاول من السؤال

الثانی ۱۴۱۹ھ۔

یُقَالُ اصل میں یَقُولُ تھا واد متحرک ماقبل ساکن تھا واد کافتحہ ماقبل کو دے کر واد کو الف سے بدل دیا، یُقَالُ ہو گیا۔

‘ قَلَّ تَقُولُ ’ سے بنا ہے بایں طور کہ علامت مضارع تاء کو گرانے کے بعد آخر سے ساکن کیا تو دو ساکن جمع ہو گئے واؤ اور لام واؤ کو حذف کر دیا قُل ہو گیا۔ اور بعض اَقُول سے بناتے ہیں بایں طور کہ واؤ متحرک ماقبل ساکن تھا واؤ کی حرکت ماقبل کو دیکر واؤ کو اجتماع ساکنین کی وجہ سے حذف کر دیا اور ہمزہ وصلی استغناء کی وجہ سے حذف ہو گیا قُل ہو گیا۔

﴿الشق الثانی﴾ (قاعدہ اگر فائے افتعال صاد و ضاد و طاء و ظا باشد تائے افتعال بطا بديل شود پس طاء مدغم شود وجوباً چوں اَطْلَبْ۔
مذکورہ قاعدہ کی وضاحت کریں اس قاعدہ کے مطابق اِظْلَمَ اِضْرَبَ اِصْبَرُ کی تعلیل بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) قاعدہ کی وضاحت (۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل۔

﴿جواب﴾ (۱) مذکورہ قاعدہ کی وضاحت:۔ کما مر فی الشق الثانی من

السؤال الثانی ۱۴۲۲ھ۔

(۲) مذکورہ صیغوں کی تعلیل:۔ اِظْلَمَ اصل میں اِظْلَمَ اِضْرَبَ اصل میں اِضْرَبَ اور اِصْبَرُ اصل میں اِصْبَرُ تھا افتعال کا فاء کلمہ طاء ضاد اور صاد واقع ہوئے ان کو طاء سے بدل دیا پھر طاء کو فاء افتعال (طاء ضاد صاد) سے بدل کر ہم جنس میں مدغم کر دیا پس اِظْلَمَ اِضْرَبَ اور اِصْبَرُ ہو گئے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ باب افعال کی خاصیات میں سے وجدان سلب اور الزام کے معانی بتائیں اور مثالوں کے ذریعہ وضاحت کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) باب افعال کی خاصیات میں سے وجدان سلب الزام کے معانی (۲) انکی امثلہ۔

﴿جواب﴾ کما مر فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ

ضمنی -

﴿الشق الثانی﴾.....باب تفعیل کی خاصیات میں سے تعدیہ سلب

صیرورت کی مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) مذکورہ خاصیات کی تعاریف

(۲) امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۲۱) تعاریف وامثلہ:- تعدیہ سلب کما مر فی الشق

الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

صیرورت کما مر فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۰ھ۔



يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نحو

هداية النحو

الورقة الخامسة في النحو

السؤال الاول ﴿ ١٤٢٥ ھ ﴾

﴿ الشق الاول ﴾ (اما التركيب فشرطه ان يكون علماً بلا اضافة

ولا اسناد كـ بعلبك فـ عبد الله منصرف و معديكرب غير منصرف و شاب قـ رناها مبنی)

(۱) درج بالا عبارت کا ترجمہ کر کے واضح تشریح کریں۔ (۲) یہ بتائیں کہ مندرجہ ذیل

کلمات کے غیر منصرف ہونے کے کیا اسباب ہیں۔ یشکر۔ سقر۔ مقالید۔ حذیفہ۔ ارقم۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین چیزیں مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت مذکورہ کا ترجمہ۔

(۲) عبارت کی تشریح۔ (۳) مندرجہ ذیل کلمات کے غیر منصرف ہونے کے اسباب۔

﴿ جواب ﴾ (۱) عبارت مذکورہ کا ترجمہ۔ لیکن ترکیب پس اس کی شرط یہ ہے وہ

بغیر اضافت اور بغیر اسناد کے علم ہو۔ جیسے بعلبك پس عبد الله منصرف ہے اور معديكرب غیر

منصرف ہے اور شَاب قَرْنَاهَا مبنی ہے۔

(۲) عبارت مذکورہ کی تشریح۔ اس عبارت میں ترکیب کے غیر منصرف کا سبب بننے

کی شرائط کا ذکر ہے۔ ان شرائط کی ضرورت اس لیے محسوس ہوئی کہ جو مطلق ترکیب ہے یعنی دو یا

زیادہ کلموں کو جوڑ کر حاصل ہوتی ہے وہ ایک عارضی چیز ہے۔ کمزور ہے۔ اور زوال پذیر ہے اور

کمزور چیز غیر منصرف کا سبب نہیں بن سکتی اس کو قوی کرنے کیلئے شرائط لگائی گئی ہیں۔ پہلی وجودی

شرط ہے کہ علم ہو یہ شرط اس لیے لگائی تاکہ وہ تغیر سے محفوظ ہو جائے۔ دوسری شرط عدی ہے کہ

ترکیب اضافی نہ ہو کیونکہ اضافت سے غیر منصرف، منصرف ہو جاتا ہے یا منصرف کے حکم میں

ہو جاتا ہے تیسری عدی شرط ترکیب اسنادی نہ ہو یہ شرط اس لیے لگائی کہ ترکیب اسنادی بغیر علیت

کے سبب نہیں ہوتی اور جب علم بنتی ہے تو مبنی ہو جاتی ہے اور مبنی غیر منصرف کی ضد ہے۔ کیونکہ غیر

منصرف معرب کی قسم ہے وہ معرب جو مبنی کی ضد ہے۔ لہذا مبنی غیر منصرف کی ضد ہوا۔ پھر مصنف

نے چار مثالیں ذکر کی ہیں دو مثالیں شرائط کے پائے جانے کی وجہ سے غیر منصرف کی ہیں بَعْلَبْك،

مَعْدِيكَرَب پہلی مثال بعل۔ بك سے مرکب ہے۔ دوسری مَعْدِي۔ كرب سے مرکب ہے۔

بغیر اضافت اور اسناد کے یہ دونوں اجتماعی مثالیں ہیں اور دو مثالیں شرائط نہ پانے کی وجہ سے احترازی مثالیں ہیں۔ (۱) عبد اللہ والی مثال میں علم ہونے کے ساتھ بلا اضافت والی شرط نہ پائی جانے کی وجہ سے منصرف ہے۔ (۲) شَابَ قَرْنَاهَا میں بلا اسناد کی شرط نہ پائے جانے کی وجہ سے غیر منصرف ہونے کی بجائے مبنی ہے۔

(۳) مندرجہ ذیل کلمات کے غیر منصرف ہونے کے اسباب: يَشْكُرُ۔ یہ آدمی کا نام ہے۔ وزن فعل اور علمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ سَقَرُ۔ یہ دوزخ کے ایک طبقہ کا نام ہے۔ اس میں تانیث معنوی اور علمیت ہے تانیث معنوی کے غیر منصرف کا سبب بننے کیلئے ایک علمیت شرط ہے۔ اور دوسری شرط ثلاثی متحرک الاوسط ہونا ہے۔ مَقَالِيدُ۔ اس میں غیر منصرف ہونے کا سبب جمع منتہی الجموع ہے جو دو سیہوں کے قاسم مقام ہے۔ حَذِيفَةُ۔ اس میں تانیث لفظی (تانیث بالتاء) اور معرفہ ہے۔ اَرْقَمُ۔ اس میں وزن فعل اور علمیت ہے۔ وزن فعل اور معرفہ کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... (فان كان الفعل لفظاً و جاز العطف يجوز فيه الوجهان النصب والرفع نحو جئت انا وزيداً وزيدٌ وان لم يجز العطف تعين النصب نحو جئت وزيداً وان كان الفعل معنىً و جاز العطف تعين العطف نحو مال زيد وعمرو وان لم يجز العطف تعين النصب نحو مالك وزيداً وما شانك وعمرو لان المعنى ماتصنع)

(۱) مذکورہ عبارت کا ترجمہ کر کے بے غبار تشریح کریں (۲) اور یہ بتائیں کہ عبارت میں مذکورہ مسئلے کا تعلق کس بحث سے ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت مذکورہ کا ترجمہ۔ (۲) عبارت کی بے غبار تشریح۔ (۳) مسئلہ مذکورہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: پس اگر فعل لفظی ہو اور عطف جائز ہو تو اس میں دو وجہیں جائز ہوں گی۔ یعنی نصب اور رفع جیسے جِئْتُ اَنَا وَزَيْدٌ وَزَيْدٌ اور اگر عطف جائز نہیں تو

نصب متعین ہوگی۔ جیسے جِئْتُ وَزَيْدًا (میں زید کے ساتھ آیا) اور اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز ہو تو عطف متعین ہے جیسے مَالِزَيْدٍ وَعَمْرٍ و اور اگر عطف جائز نہیں تو نصب متعین ہوگی جیسے مَالِكٌ وَزَيْدًا وَمَاشَانُكَ وَعَمْرٍ و اس لیے کہ تینوں مثالوں میں مَا کا معنی ہے مَا تَصْنَعُ۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں مصنف نے مفعول مع کے اعراب کی تفصیل کو بیان کیا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ اگر مفعول مع کا عامل (فعل ناصب) لفظی ہو اور واؤ کے مابعد کا فعل کے معمول پر عطف جائز ہو یعنی عطف سے کوئی مانع نہ ہو تو اس وقت مفعول مع پر دو وجہیں جائز ہیں ایک تو نصب مفعولیت کی بنا پر اور دوسری رفع بوجہ عطف کے۔ جیسے جِئْتُ اَنَا وَزَيْدًا وَزَيْدًا اس مثال میں ”جِئْتُ“ فعل لفظی ہے اور واؤ کے مابعد یعنی زید کا ”تُ“ ضمیر بارز متصل پر عطف جائز ہے اس لیے کہ ضمیر منفصل کے ساتھ اس کی تاکید لائی گئی ہے۔ جو کہ عطف کے جواز کے لیے ضروری ہے۔ تو زید کو بنا بر مفعول مع ہونے کے منصوب پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور ضمیر مرفوع بارز پر عطف کرتے ہوئے مرفوع پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور اگر مفعول مع کا فعل ناصب لفظی ہو اور مفعول مع (واؤ کے مابعد) کا فعل کے معمول پر عطف جائز نہ ہو تو بنا بر مفعولیت کے نصب متعین ہوگی۔ کیونکہ ضابطہ ہے کہ اسم ظاہر کا عطف ضمیر مرفوع متصل پر اس وقت جائز ہوتا ہے جب اس کی تاکید ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ ہو رہی ہو۔ لہذا جِئْتُ وَزَيْدًا میں نصب متعین ہوگی اور زید کو ”تُ“ ضمیر متکلم پر معطوف نہیں کریں گے۔

اگر مفعول مع کا فعل ناصب معنوی ہو یعنی ایسا فعل ہو جو لفظوں میں موجود نہ ہو لیکن لفظ کے معنی سے سمجھا جا رہا ہو اور واؤ کے مابعد کا فعل کے معمول پر عطف جائز ہو تو اس وقت عطف متعین ہوگا یعنی عطف سے کوئی مانع نہ ہو تو اس وقت عطف متعین ہوگا تو اس وقت مفعول مع ہونے کی وجہ سے نصب جائز نہ ہوگی جیسے مَالِزَيْدٍ وَعَمْرٍ و اس مثال میں عمر و منصوب بنا بر مفعول مع نہ ہوگا عمر و زید پر معطوف ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا۔ کیونکہ فعل معنوی ضعیف عامل ہے اور مخفی بھی ہے اور زید میں لام جارہ لفظوں میں عامل موجود ہے جو قوی ہے تو عامل لفظی اور قوی کے ہوتے ہوئے ضعیف اور مخفی کو عمل دینا جائز نہیں۔ لہذا عَمْرٍ و زَيْدٍ پر معطوف ہو کر مجرور ہوگا۔

اور اگر فعل معنوی ہے لیکن واؤ کے مابعد کا فعل کے معمول پر عطف جائز نہ ہو تو اس وقت نصب متعین ہے مفعول معد ہونے کی وجہ سے اور عامل ضعیف مخفی کو عمل دیں گے کیونکہ اس کے بغیر چارہ کار نہیں۔ بیسے مَالِكَ و زَيْدًا و مَاشَانِكَ و عمروا و دونوں مثالوں میں زید و عمرو کا عطف ک ضمیر پر ناجائز ہے۔ کیونکہ قاعدہ ہے کہ ضمیر مجرور پر عطف اس وقت جائز ہے جبکہ اس کے جار کا اعادہ ہو (خواہ وہ جار حرف جر ہو یا مضاف ہو) چونکہ یہاں دونوں مثالوں میں جار کا اعادہ نہیں ہوا ہے اس لیے یہاں عطف ممتنع ہوا ہے۔

لان المعنى ماتصنع :- اس عبارت میں مصنف نے ان مثالوں میں فعل کے معنوی ہونے کی وجہ بیان فرمائی ہے کہ مَالِكَ و زَيْدًا اور مَاشَانِكَ و عمروا میں مفعول معد کا عامل لفظی نہیں معنوی ہے اس لیے کہ مَا استفہامیہ ہے اور استفہام اکثر فعل کا ہوتا ہے لہذا اس سے فعل سمجھا جائے گا تو مَالِكَ و زَيْدًا کا معنی ماتصنع و زَيْدًا اور مَاشَانِكَ و عمروا کا معنی ماتصنع و عمروا اور مالزید و عمروا کا معنی ماتصنع زیدًا و عمروا ہے۔

(۳) مسئلہ مذکور کا تعلق کس مسئلہ سے ہے :- مسئلہ مذکور کا تعلق مفعول معد کی بحث کے ساتھ ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ (عِطْفُ الْبَيَانِ تَابِعٌ غَيْرُ صِفَةٍ يُؤْضِحُ مَتَّبِعَةً وَهُوَ أَشْهَرُ اسْمَى شَيْئِي نَحْوُ قَامَ أَبُو حَفْصٍ عَمْرٌ وَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عَمَرَ وَلَا يَلْتَبِسُ بِالْبَدَلِ لَفْظًا فِي مِثْلِ قَوْلِ الشَّاعِرِ)

أَنَا ابْنُ التَّارِكِ الْبَكْرِيِّ بَشْرٍ

عَلَيْهِ الطَّيْرُ تَرْقُبُهُ وَقَوْعًا

(۱) مذکورہ عبارت پر اعراب لگا کر تشریح کریں۔ بدل اور عطف بیان کے درمیان لفظی اور معنوی فرق واضح کریں (۳) نیز یہ بتائیں کہ فی مثل قول الشاعر میں ”مثل“ سے کیا مراد ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب۔

(۲) عبارت کی تشریح۔ (۳) بدل اور عطف بیان کے درمیان لفظی معنوی فرق۔ (۴) مثل سے مراد۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب: کما مر فی السؤال انفاً۔

(۲) عبارت کی تشریح: اس عبارت میں مصنف نے عطف بیان کی تعریف ذکر کی

ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو (بلکہ اسم ہو) اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور وہ شی کے دو ناموں میں سے مشہور نام ہو۔ اس تعریف میں لفظ تابع بمنزلہ جنس کے ہے سارے توابع کو شامل ہے۔ غیر صفة فصل اول ہے ”یوضح مبتوعہ“ یہ فصل ثانی ہے اس سے عطف بیان کے علاوہ باقی تمام توابع خارج ہو گئے۔ کیونکہ وہ اپنے متبوع کی وضاحت نہیں کرتے نیز صاحب مفصل کے بیان کے مطابق ”وہو اشہر اسمی شئی“ یہ بھی تعریف کا حصہ ہے کہ عطف بیان دو ناموں میں سے مشہور نام ہونا چاہیے۔ پھر مصنف نے اس کی دو مثالیں ذکر فرمائیں ہیں پہلی مثال نام کے اشہر ہونے کی ہے اور دوسری مثال کنیت کے زیادہ مشہور ہونے کی ہے۔

(۳) بدل اور عطف بیان کے درمیان لفظی اور معنوی فرق۔ عطف بیان اور

بدل میں معنوی فرق یہ ہے کہ بدل میں تابع مقصود ہوتا ہے اور عطف بیان میں متبوع مقصود ہوتا ہے اور یہ اس کو بیان کرنے والا ہوتا ہے۔ یہ فرق واضح تھا اس لیے مصنف نے ذکر نہیں کیا۔ لفظی فرق: یہ فرق چونکہ مخفی تھا اس کو مصنف نے اس شعر میں ذکر کیا ہے۔

انا ابن التارک البکری بشر الخ

شعر کی تشریح: شعر کی تشریح سمجھنے سے قبل ذرا شعر کا ترجمہ دیکھ لیں تاکہ تشریح سمجھنے میں آسانی ہو (میں بیٹا ہوں ایسے شخص کا جو چھوڑنے والا ہے بکری بشر (بہادر) کو اس حال میں کہ اس پر پزندے واقع ہونے کا انتظار کر رہے ہیں یعنی میرا باپ اس قدر بہادر ہے کہ وہ بکری بشر جیسے بہادر شخص کو بھی اس طرح شکست فاش دیتا ہے کہ پزندے اس پر انتظار کر رہے ہوتے ہیں کہ کس وقت اس کی روح پرواز کرے اور ہم اس کو نوچیں)

اب تشریح کا حاصل یہ ہے کہ بشر البکری سے عطف بیان ہے اگر ہم اس کو عطف بیان نہ

بنائیں بلکہ بدل بنائیں اور الکبریٰ کو مبدل منہ بنائیں تو پھر اس میں ایک خرابی لازم آئیگی کیونکہ ضابطہ ہے کہ بدل تکرارِ عامل کے حکم میں ہوتا ہے یعنی جو عامل مبدل منہ کا ہوتا ہے وہی عامل بدل کا بھی ہوتا ہے لہذا التارک جیسے الکبریٰ کی طرف مضاف ہے اسی طرح بشر کی طرف بھی مضاف ہوگا تو تقدیر عبارت ہوگی التشارك بشر۔ تو یہ ترکیب الضارب زید کی مثل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ بخلاف عطف بیان بنانے کے کہ اس میں عامل مکرر نہیں ہوتا اس وجہ سے وہ ترکیب صحیح ہوگی۔

(۴) مثل سے مراد: مثل سے مراد ہر وہ ترکیب ہے جس میں عطف بیان کا متبوع معرف باللام ہو اور وہ متبوع کسی صفت معرف باللام کا مضاف الیہ ہو جیسے یہ شعر ہے اس میں بشر عطف بیان ہے اور اس کا متبوع الکبریٰ معرف باللام ہے اور یہ متبوع التارک صفت معرف باللام کا مضاف الیہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... (وَأَعْلَمَ أَنَّهُ إِذَا أُرِيدَ إِضَافَةُ مُعْنَى إِلَى الْمُعْنَى يَعْزَبُ عَنِ الْأَوَّلِ بِلَفْظِ الْجَمْعِ كَقَوْلِهِ تَعَالَى فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا وَفَاقَطَعُوا أَيْدِيَهُمَا لِكِرَاهَةِ اجْتِمَاعِ التَّنْيِيتَيْنِ فِيمَا تَأَكَّدُ الْإِتِّصَالُ بَيْنَهُمَا لَفْظًا وَمَعْنَى)

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کیجیے۔ (۲) عبارت میں مذکورہ مسئلہ کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کیجیے؟ (۳) نیز شنی کی تعریف لکھنا نہ بھولیے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) مذکورہ مسئلہ کا مطلب (۴) شنی کی تعریف۔

﴿جواب﴾ (۱) اعراب:۔ کما مر فی السؤال۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور جان تو یہ بات کہ جب ارادہ کیا جائے شنیہ کی اضافت کا شنیہ کی طرف تو تعبیر کیا جاتا ہے پہلے لفظ کو جمع کے لفظ کے ساتھ۔ جیسے اللہ تعالیٰ کا قول فَقَدْ صَغَتْ قُلُوبُكُمَا اور فَاقَطَعُوا أَيْدِيَهُمَا۔

(۳) عبارت کا مطلب:۔ عبارت کا حاصل یہ ہے کہ جب کسی شنیہ والے لفظ کی شنیہ

والے لفظ کی طرف اضافت کی جائے تو ایسی صورت میں پہلے تثنیہ والے لفظ کو تثنیہ کی بجائے جمع کے لفظ کے ساتھ تعبیر کیا جاتا ہے جیسے فقد صغت قلوبکما اور فاقطعوا ایدیہما۔ ان دونوں مثالوں میں کما اور ہما کی طرف تثنیہ کی اضافت کرتے وقت قلوب اور ایدی کی جمع کے ساتھ ذکر کیا۔ نہ کہ تثنیہ کے صیغہ کے ساتھ۔

(۴) تثنی کی تعریف: تثنی وہ اسم ہے جس کے آخر میں حالت رفعی نہیں الف اور نون مکسورہ ہو اور حالت نصبی اور جری میں یاء ماقبل مفتوح اور نون مکسورہ لاحق کیا گیا ہو تاکہ دلالت کرے اس بات پر کہ اس جیسا اور بھی اس کے ساتھ ہے۔ جیسے رَجُلَانِ - رَجُلَیْنِ۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۶۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ (۱) مفعول بہ کی تعریف کر کے مثال کے ذریعے واضح کریں۔

(۲) درج ذیل الفاظ کی جمع بنائیے اور ان میں سے ہر ایک لفظ کو مفعول بہ کے طور پر مناسب جملوں میں استعمال کیجیے۔

القلم - الجبل - المجتہد - الزائر - الخباز - السیّارہ - الساعة

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امر مطلوب ہیں۔ (۱) مفعول بہ کی تعریف

(۲) مفعول بہ کی مثال (۳) مذکورہ الفاظ کی جمع (۴) مذکورہ الفاظ کو جملوں میں استعمال کرنا۔

﴿جواب﴾ (۱-۲) مفعول بہ کی تعریف و مثال: مفعول بہ وہ اسم ہے اس چیز کا

جس پر فاعل کا فعل واقع ہو جیسے ضَرَبَ زَيْدٌ عَمْرًا۔

(۳) مذکورہ الفاظ کی جمع: - الْأَقْلَامُ - الْجِبَالُ - الْمُجْتَهِدُونَ - الزَّائِرُونَ -

الْخَبَاوِزُ - السَّيَّارَاتُ - السَّاعَاتُ۔

(۴) مذکورہ الفاظ کو جملوں میں استعمال کریں: (۱) وَضَعْتُ الْقَلَمَ -

(۲) رَأَيْتُ الْجِبَلَ - (۳) طَلَبْتُ الْمُجْتَهِدَ - (۴) لَقِيتُ الزَّائِرَ - (۵) أَنْظَرُوا

الْخَبَاوِزَ - (۶) رَأَيْتُ السَّيَّارَةَ - اشتريت الساعة۔

﴿الشق الثانی﴾ امر کے کہتے ہیں۔ امر کی کتنی قسمیں ہیں امر حاضر کس سے بنتا ہے۔

مضارع حاضر سے امر حاضر بنانے کا کیا طریقہ ہے مثالوں کے ذریعہ وضاحت سے تحریر کریں۔
نیز درج ذیل افعال امر کو مناسب جملوں میں استعمال کیجیے۔

أَخْرِجْ إِغْسِلَا أَكْرِمُوا اجْلِسْ اِعْلَمَنْ اُسْكُنْ لِيَعْلَمْ

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں۔ (۱) امر کی تعریف (۲) امر کی اقسام (۳) امر حاضر کس سے کیسے بنتا ہے۔ (۴) امر حاضر کی مثالوں سے وضاحت۔ (۵) درج ذیل افعال کو جملوں میں استعمال کرنا۔

﴿جواب﴾ (۱) امر کی تعریف: امر کا لغوی معنی ہے حکم کرنا اور اصطلاح صرف میں امر اس فعل کو کہتے ہیں جس میں کسی کام کا حکم دیا جائے۔ جیسے اضْرِبْ۔
(۲) امر کی اقسام: امر کی دو قسمیں ہیں امر حاضر امر غائب۔ حاضر کو حکم کریں تو امر حاضر ہے۔ غائب کو حکم کریں تو امر غائب ہے۔

(۳-۴) امر حاضر کا قاعدہ: امر حاضر معروف مضارع حاضر معروف سے بنتا ہے۔ اس کے بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ مضارع حاضر معروف سے علامت مضارع تا کو گرا دیں گے بعد اگر پہلا حرف متحرک ہو تو آخر سے ساکن کردوا اگر حرف علت نہ ہو جیسے تَعْلَمُ سے عَلِمَ اور تَضَعُ سے ضَعُ۔

اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دو۔ جیسے تَقِيْ سے قِ۔

اگر علامت مضارع دور کرنے کے بعد پہلا حرف ساکن رہتا ہے تو عین کلمہ کو دیکھو۔ اگر عین کلمہ مفتوح ہے یا مکسور ہے تو ہمزہ وصل مکسور شروع میں لگا دو۔

اگر حرف علت نہ ہو جیسے تَسْمَعُ سے اِسْمَعُ اور تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ۔ اور اگر حرف علت ہو تو گرا دو۔ جیسے تَرْمِيْ سے اِزِمْ اور تَخْشِيْ سے اِخْشْ۔

اگر عین کلمہ مضموم ہے تو ہمزہ وصل مضموم شروع میں لگا دو۔ اگر حرف علت نہ ہو۔ جیسے تَنْصُرُ سے اَنْصُرْ۔ اور اگر حرف علت ہو تو اس کو گرا دو جیسے تَذْعُوْ سے اَذْعُ۔

(۵) جملوں میں استعمال: أَخْرِجْ زَيْدًا مِنَ الدَّارِ إِغْسِلَا ثِيَابَكُمْمَا أَكْرِمُوا

أَخَاكُمُ اجْلِسْ فِي الْمَسْجِدِ. اِعْلَمَنَّ وَقْتُ التَّعْلِيمِ. اُسْكُنِي الْآنَ. لِيَعْلَمَ زَيْدٌ
عَمْرُوًا فَاضْلًا۔

الورقة الخامسة في النحو

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ (أَمَّا الْوَصْفُ فَلَا يَجْتَمِعُ مَعَ الْعِلْمِيَّةِ أَصْلًا
وَشَرْطُهُ أَنْ يَكُونَ وَصْفًا فِي أَصْلِ الْوَضْعِ فَلَا سَوْدَ وَ أَرْقَمَ غَيْرُ مُنْصَرَفٍ وَإِنْ
صَارَ اسْمَيْنِ لِلْحَيَّةِ لِأَصَالَتِهِمَا فِي الْوَصْفِيَّةِ وَأَرْبَعٍ فِي مَرَرْتُ بِنِسْوَةِ أَرْبَعٍ
مُنْصَرَفٍ مَعَ أَنَّهُ صِفَةٌ وَوَزْنُ الْفِعْلِ لِعَدَمِ الْإِصَالَةِ فِي الْوَصْفِيَّةِ)

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر واضح تشریح کریں (۲) غیر منصرف کی تعریف و حکم لکھنا نہ ہو لیے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب

(۲) عبارت کی تشریح (۳) غیر منصرف کی تعریف (۴) غیر منصرف کا حکم۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب: کما مر فی السؤال۔

(۲) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں غیر منصرف کے اسباب میں سے ایک سبب

وصف کو بیان فرما رہے ہیں کہ وصف اور علمیت ایک ہی اسم میں اکٹھے ہو کر اس کو غیر منصرف بنادیں
ایسا نہیں ہو سکتا۔ اس لیے کہ یہ آپس میں دونوں ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ آگے وصف کے مؤثر
ہونے کی شرط کو بیان فرمایا کہ یہ اس وقت مؤثر ہوگی جبکہ اس کلمہ کو واضع نے وضع ہی وصفت کیلئے
کیا ہو۔ لہذا اسود اور ارقم کی وضع ہی وصفت کیلئے ہے۔ اس وجہ سے یہ غیر منصرف ہیں۔
اگرچہ بعد میں یہ چتکبرے اور سیاہ سانپ کے ساتھ خاص ہو گئے ہیں۔ اور لفظ اربع جو کہ
مررت بنسوة اربع میں واقع ہے یہ اگرچہ معنی و معنی پر دلالت کر رہا ہے مگر اس کی اصل وضع
وصف کیلئے نہیں ہے۔ اس وجہ سے یہ منصرف ہے۔

(۳) غیر منصرف کی تعریف:۔ غیر منصرف وہ اسم ہے جس میں اسباب منع صرف میں

سے دو سبب یا ایک ایسا سبب پایا جائے جو دو اسباب کے قائم مقام ہو۔ جیسے عمر آسمیں دو سبب عدل و علم

پائے جاتے ہیں اور حراء میں ایک سبب تانیث بالالف الحمد وہ ہے جو دو اسباب کے قائم مقام ہے۔
(۴) غیر منصرف کا حکم :- غیر منصرف کا حکم یہ ہے کہ اسپر کسرہ اور تنوین داخل نہیں ہو سکتے۔

﴿الشق الثانی﴾ (وَأَعْلَمَ أَنَّ لَهُمْ قِسْمًا آخَرَ مِنَ الْمُبْتَدَأِ لَيْسَ مُسْنَدًا إِلَيْهِ وَهُوَ صِفَةٌ وَقَعَتْ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ نَحْوُ مَا قَائِمٌ زَيْدٌ أَوْ بَعْدَ حَرْفِ الْإِسْتِفْهَامِ نَحْوُ أَقَائِمٌ زَيْدٌ بِشَرْطِ أَنْ تَرْفَعَ تِلْكَ الصِّفَةُ اسْمًا ظَاهِرًا نَحْوُ مَا قَائِمٌ الذِّيدَانِ وَأَقَائِمٌ الذِّيدَانِ بِخِلَافِ مَا قَائِمَانِ الذِّيدَانِ)

(۱) عبارت پر اعراب لگائیں۔ (۲) عبارت مذکورہ کی روشنی میں مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف اور شرائط وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔ نیز مثالوں کی ترکیب لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف (۳) مبتدا کی قسم ثانی کی شرائط (۴) امثلہ کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال۔

(۲) مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف :- مبتدا کی قسم ثانی ہر وہ صفت کا صیغہ ہے جو مسند الیہ نہ ہو اور حرف نفی یا حرف استفہام کے بعد واقع ہو اور مابعد والے اسم کو رفع دے۔

(۳) مبتدا کی قسم ثانی کی شرائط :- مذکورہ تعریف سے چار شرائط معلوم ہوئیں۔

(۱) مبتدا صفت کا صیغہ ہو اسم نہ ہو (۲) مسند ہو مسند الیہ نہ ہو (۳) حرف نفی یا استفہام کے بعد واقع ہو (۴) مابعد والے اسم ظاہر کو رفع دے۔ یعنی اس کا فاعل اسم ظاہر ہو ضمیر نہ ہو۔ جیسے ما قَائِمٌ زید۔ ما قَائِمٌ الزیدان۔ ا قَائِمٌ زید۔ ا قَائِمٌ الزیدان۔ اگر ان چار شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو وہ مبتدا نہیں بن سکتا۔ جیسے ما قَائِمَانِ الزیدان یہاں صیغہ صفت اسم ظاہر کی بجائے ضمیر کو رفع دینے کی وجہ سے مبتدا کی قسم ثانی نہیں بن سکتا۔

(۴) امثلہ کی ترکیب :- ما قَائِمٌ زید۔ ما حرف نفی قائم صیغہ اسم فاعل زید اس کا

فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

ماقائم الزیدان مَا حرف نفي قَائِمٌ اسم فاعل الزیدانِ اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

اقائم زیدَ آ ہمزہ استفہام قَائِمٌ صیغہ اسم فاعل زیدَ اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

آقائم الزیدان آ استفہام قَائِمٌ اسم فاعل زیدانِ اس کا فاعل اسم فاعل اپنے فاعل سے ملکر شبہ جملہ ہوا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ (الثالث ما اضمر عامله على شريطة التفسير وهو كل اسم بعده فعل اوشبهه يشتغل ذلك الفعل عن ذلك الاسم بضميره او متعلقه بحيث لو سلط عليه هو او مناسبه لنصبه نحو زيدا ضربته)
(۱) عبارت کا ترجمہ کر کے مکمل تشریح کریں (۲) یہ بتائیں کہ اس عبارت کا تعلق کس بحث سے ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت کا تعلق کس مسئلہ سے ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: تیسرا مقام وہ اسم ہے کہ چھپا دیا گیا ہو اس کا عامل تفسیر کی شرط پر اور وہ تیسرا مقام ہر وہ اسم ہے کہ اس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل اعراض کر رہا ہو اس اسم سے اس کی ضمیر یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کی وجہ سے۔ بایں طور کہ اگر مسلط کر دیا جائے اس فعل کو یا اس کے کسی مناسب کو اس اسم پر تو وہ اس کو نصب دیدے جیسے زید ا ضربتہ۔

(۲) عبارت کی تشریح: مفعول بہ کے فعل کو جن چار جگہ پر حذف کرنا واجب ہے ان مقامات میں سے تیسرے مقام کا ذکر ہے کہ وہ اسم جس کے بعد فعل یا شبہ فعل یعنی اسم فاعل یا اسم مفعول ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم مذکور کی ضمیر میں عمل کرنے کی وجہ سے خود اس اسم میں عمل نہ کر رہا ہو۔ بایں طور کہ اگر اس فعل یا شبہ فعل یا اس کے کسی مناسب کو ضمیر کی بجائے خود اس اسم پر

مسلط کر دیا جائے یعنی اس اسم سے پہلے ذکر کر دیا جائے تو وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کو بھی نصب ہی دے جیسے زید ا ضربتہ میں ضربت کو ہضمیر کی بجائے زیداً سے پہلے ذکر کر دیا جائے تو وہ زیداً کو نصب ہی دیگا اس وجہ سے زیداً کے فعل کو حذف کر دیا۔

(۳) عبارت کا تعلق کس مسئلہ سے ہے:- مذکورہ تشریح سے یہ بھی معلوم ہو گیا کہ اس عبارت کا تعلق مفعول بہ کے فعل کو حذف کرنے کے وجوہی مقامات کی بحث سے ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ (واعلم ان المعطوف في حكم المعطوف عليه اعني اذا كان الاول صفة لشيئي او خبرا لامرا وصلة او حالا فالثاني كذلك ايضا والضابطة فيه انه حيث يجوز ان يقام المعطوف مقام المعطوف عليه جاز العطف وحيث لا فلا)

(۱) عبارت کا ترجمہ کریں (۲) عبارت کی تشریح کرتے ہوئے اس میں مذکورہ ضابطہ کی وضاحت مثال سے کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ۔ (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت میں مذکورہ ضابطہ کی وضاحت بالمثال۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- اور جان تو یہ کہ معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے۔ یعنی جب اول کسی چیز کی صفت ہو یا کسی امر کی خبر ہو یا صلہ یا حال ہو تو ثانی بھی اسی طرح ہوگا۔ اور ضابطہ اس میں یہ ہے کہ جس وقت جائز ہو معطوف کو معطوف علیہ کے قائم مقام بنانا تو عطف جائز ہوگا۔ اور جس وقت یہ جائز نہ ہو تو عطف بھی جائز نہ ہوگا۔

(۲) عبارت کی تشریح:- اس عبارت میں معطوف کے بارے میں بتا رہے ہیں کہ معطوف معطوف علیہ کے حکم میں ہوتا ہے یعنی اگر معطوف علیہ کسی چیز کی صفت ہے یا کسی مبتدا کی خبر ہے یا کسی موصول کا صلہ ہے یا کسی ذوالحال کا حال ہے تو معطوف بھی وہی ہوگا۔ جیسے زید عالم و فاضل میں عالم خبر ہے تو فاضل بھی خبر ہے جاء نی زید العالم و الفاضل میں العالم صفت ہے تو الفاضل بھی صفت ہے۔

(۳) عبارت میں مذکورہ ضابطہ کی وضاحت بالمثال :- اس عبارت میں عطف کے جواز و عدم جواز کا ضابطہ بیان فرمایا کہ جس جگہ پر معطوف کو معطوف علیہ کے قائم مقام بنانا جائز ہوگا وہاں عطف بھی جائز ہوگا اور جہاں معطوف کو معطوف علیہ کے قائم مقام بنانا درست نہ ہوگا وہاں عطف بھی درست نہ ہوگا جیسے زید عالم و فاضل میں فاضل کو عالم کا قائم مقام بنانا درست ہے اس وجہ سے یہاں عطف بھی درست ہے۔ اور جہاں اس طرح قائم مقام بنانا درست نہ ہوگا وہاں عطف بھی درست نہ ہوگا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ (حروف الجر حروف وضعت لافضاء الفعل او شبهه او معنى الفعل الى ماتليه نحو مرتت بزيد وانا مار بزيد وهذا فى الدار ابوك)

(عبارت کا ترجمہ کر کے تشریح کریں (۲) آخری دو مثالوں کی ترکیب لکھیں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) آخری دو مثالوں کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ :- حروف جر وہ حروف ہیں جو وضع کیے گئے ہوں فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کو اس چیز تک پہنچانے کیلئے جو ان سے ملی ہوئی ہو۔ جیسے مرتت بزيد۔ انا مار بزيد۔ هذا فى الدار ابوك۔

(۲) عبارت کی تشریح :- اس عبارت میں حروف جر کی تعریف بیان کی ہے کہ حروف جر وہ حروف ہیں جو فعل یا شبہ فعل یا معنی فعل کو کھینچ کر اپنے مدخل تک پہنچانے کیلئے وضع کیے گئے ہوں یعنی وہ انکے آپس میں ملنے کو واضح کریں جیسے مرتت بزيد فعل کی مثال ہے انا مار بزيد شبہ فعل کی مثال ہے هذا فى الدار ابوك معنی فعل کی مثال ہے۔ ان امثلہ میں سے اول اور ثانی میں باء نے مرد کو زید کے ساتھ ملا دیا اور تیسری مثال میں فی نے هذا کو الدار کے ساتھ ملا دیا۔

(۳) آخری دو مثالوں کی ترکیب :- انا مار بزيد۔ انا ضمير مبتدا مار صیغہ

اسم فاعل ضمیر فاعل بـ جارہ زید مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا مار کے۔ اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

هذا في الدار ابوك هذا اسم اشاره بمعنى اشير فعل کے۔ اشير فعل اسمیں انا ضمیر مستتر اس کا فاعل فی جارہ الدار مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہو فعل کے۔ فعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر مبتدا ابوک مضاف و مضاف الیہ ملکر خبر مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿الشق الثاني﴾ (ولا تزداد من في الكلام الموجب خلافا

للكوفيين واما قولهم قد كان من مطر وشبهه فمتاؤل)

(۱) عبارت کا ترجمہ و مطلب و ضاحت کے ساتھ تحریر کریں (۲) کلام موجب کی تعریف

کریں۔ قد کان من مطر کی تاویل واضح طور پر لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت

کا مطلب (۳) کلام موجب کی تعریف (۴) قد کان من مطر کی تاویل۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ: اور نہیں زائد کیا جاتا لفظ من کلام موجب میں

خلاف ہے یہ کوفیوں کے اور بہر حال ان کا قول قد کان من مطر اور اس کی مثل تاویل شدہ ہے۔

(۲) عبارت کا مطلب: کلام غیر موجب میں لفظ من کے زائد ہونے پر اتفاق

ہے مگر کلام موجب میں اختلاف ہے بصریوں کے نزدیک کلام موجب میں من زائد نہیں ہوتا

اور کوفیوں کے نزدیک اس میں بھی زائد ہوتا ہے۔ اور ان کی دلیل یہی قد کان من مطر والا قول

ہے کہ یہ قول اہل عرب میں مستعمل ہے کلام موجب ہے اور من زائد ہے تو مصنف نے اس کا

جواب دیا کہ یہ قول تاویل شدہ ہے اس کو دلیل بنانا درست نہیں ہے۔

(۳) کلام موجب کی تعریف: کلام موجب وہ کلام ہے جس میں نفی نہی استفہام نہ ہو۔

(۴) قد کان من مطر کی تاویل: (۱) یہ من تبیینہ ہے زائد نہیں اصل میں تھا

قد کان شیئ من مَطَر (۲) یہ من تبیینہ ہے من بعض کے معنی میں ہے ای قد کان

بعض مَطَر من زائد نہیں (۳) یہ حکایت واقعہ ہے کہ سائل نے سوال کیا اهل کان من مطر

تو مجیب نے جواب دے دیا قد کان من مطر۔

الورقة الخامسة في النحو

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾..... معرب بنی اعراب محل اعراب اور عامل کی تعریف کر کے ہر ایک کو مثال سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امور مطلوب ہیں (۱) تعاریف (۲) امثلہ

﴿جواب﴾ (۱-۲) تعاریف و امثلہ:- معرب ہر وہ اسم ہے جو ترکیب میں واقع ہو یعنی اپنے غیر کے ساتھ ملا ہوا ہو اور بنی الاصل کے مشابہ نہ ہو۔ جیسے زیدہ جو کہ قائم زیدہ میں واقع ہے یہ غیر کے ساتھ ملا ہوا بھی ہے اور بنی الاصل کے مشابہ بھی نہیں ہے۔ مبسنی ہر وہ اسم ہے جو اپنے غیر کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو یا غیر کے ساتھ ملا ہوا ہو مگر بنی الاصل کے مشابہ ہو جیسے زید اکیلانی ہے کہ کسی غیر کے ساتھ ملا ہوا نہیں ہے اسی طرح ہولاء جو کہ قائم ہولاء میں ہے یہ اگرچہ غیر کے ساتھ ملا ہوا ہے مگر بنی الاصل کے مشابہ ہے کہ حروف کی طرح مشارالہ کا محتاج ہے۔ اعراب وہ حرف یا حرکت جس سے معرب کا آخر تبدیل ہو محل اعراب معرب کا آخری حرف جس پر اعراب آئے۔ عامل وہ چیز جس کی وجہ سے معرب کے آخری حرف کی حرکت تبدیل ہو جیسے قائم زیدہ میں قائم عامل زیدہ معرب آخری حرف دال محل اعراب اور ضمہ اعراب ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... جمع مذکر سالم اور جمع مؤنث سالم کے اعراب کو مثالوں کے ساتھ لکھیں۔ نیز اسماء ستہ مکمرہ کی تعریف اور اعراب مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) جمع مذکر سالم کا اعراب مع امثلہ

(۲) جمع مؤنث سالم کا اعراب مع امثلہ (۳) اسماء ستہ مکمرہ کی تعریف (۴) ان کا اعراب (۵) امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) جمع مذکر سالم کا اعراب مع امثلہ:- اسکی حالت رفعی میں واؤ ماقبل

مضموم حالت نھی و جری میں یا ماقبل مکسور ہوتی ہے جیسے جاء نسی مسلمون۔ رأیت

مسلمین۔ مررت بمسلمین۔

(۲) جمع مؤنث سالم کا اعراب مع امثله: اسکی حالتِ رفعی میں ضمہ اور حالتِ نصبی

و جری میں کسرہ ہوتا ہے جیسے جاءنی مسلمات۔ رأیت مسلمات۔ مررت بمسلمات۔

(۳) اسماءِ ستہ مکبرہ کی تعریف: وہ چھ اسماء جن میں چار شرائط ہوں (۱) مکبرہ ہوں

مصرفہ نہ ہوں (۲) واحد ہوں تنثیہ جمع نہ ہوں (۳) مضاف ہوں غیر مضاف نہ ہوں (۴) یاء متکلم کے ماسوا کی طرف مضاف ہوں۔

(۴-۵) اعراب و امثله: حالتِ رفعی واؤ کے ساتھ۔ حالتِ نصبی الف کے ساتھ۔

حالتِ جری یاء کے ساتھ۔ جیسے جاءنی ابوک۔ رأیت اباک۔ مررت بأبیک۔

فوائد قیود: اگر یہ اسماء مکبرہ نہ ہوں مصرفہ ہوں تو انکا اعراب جاری مجرئی صحیح

والا ہوگا۔ یعنی حالتِ رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالتِ نصبی فتح کے ساتھ۔ حالتِ جری کسرہ کے ساتھ۔

جیسے جاءنی أخی رأیت أخیاً۔ مَرَرْتُ بِأَخِي۔ اور اگر یہ اسماء مفرد نہ ہوں تنثیہ ہوں تو

تنثیہ والا اعراب جاری ہوگا یعنی حالتِ رفعی الف کے ساتھ حالتِ نصبی و جری یاء باقبل مفتوح کے

ساتھ جیسے جاءنی اخوان۔ رأیت اخوین۔ مررت باخوین اور اگر یہ اسماء مفرد نہ ہوں جمع

ہوں تو جمع مکر مصرف والا اعراب جاری ہوگا یعنی حالتِ رفعی ضمہ کے ساتھ۔ حالتِ نصبی فتح کے

ساتھ۔ حالتِ جری کسرہ کے ساتھ جیسے جاءنی آباء رأیت آباءً۔ مررت بآباء۔ اور اگر یہ

اسماء مضاف نہ ہوں تو بھی یہی مذکورہ اعراب آئیں گے جیسے جاءنی اب رأیت اباً۔ مررت

بأب۔ اور اگر یہ اسماء یاء متکلم کی طرف مضاف ہوں تو غلامی والا اعراب جاری ہوگا یعنی حالتِ رفعی

ضمہ تقدیری کے ساتھ حالتِ نصبی فتح تقدیری اور حالتِ جری کسرہ تقدیری کے ساتھ جیسے جاءنی

ابی رأیت ابی مررت بأبی۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۶ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾..... (و جمع التکسیر کا المؤمنت الغیر الحقیقی)

عبارت مذکورہ کا مطلب بیان کریں اور یہ بتائیں کہ فاعل کے فعل کو کن صورتوں میں مذکر یا مؤنث

لایا جاتا ہے اور کن صورتوں میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت کا مطلب (۲) فعل کو

مذکر مؤنث لانے کی صورتیں۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا مطلب :- اگر فعل کا فاعل جمع تکسیر واقع ہو خواہ مظہر ہو یا مضمّر ہوا سکے فعل کو مذکر مؤنث لانے میں وہی قاعدہ ہے جو فاعل کے مؤنث غیر حقیقی ہونے کی صورت میں ہے۔ یعنی اگر فاعل جمع تکسیر مضمّر ہو تو فعل کو مؤنث اور فاعل کے مطابق دونوں طرح لاسکتے ہیں جیسے الرجال قامت والرجال قاموا۔ اور اگر فاعل جمع تکسیر مظہر ہو اور فعل فاعل میں فاصلہ ہو یا نہ ہو بہر صورت اس کے فعل کو مذکر مؤنث دونوں طرح لاسکتے ہیں جیسے قام اليوم رجال۔ قامت اليوم رجال۔ قام الرجال۔ قامت الرجال۔

(۲) فعل کو مذکر مؤنث لانے کی صورتیں :- تین صورتوں میں فاعل کے فعل کو مؤنث لانا واجب ہے۔ (۱) فاعل مؤنث حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے قامت هند (۲) فاعل مؤنث حقیقی مضمّر ہو جیسے هند قامت (۳) فاعل مؤنث غیر حقیقی مضمّر ہو جیسے الشمس کورت۔ چھ صورتوں میں فاعل کے فعل کے مذکر مؤنث دونوں طرح لانا جائز ہے (۱) فاعل مؤنث حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے ضرب اليوم هند۔ ضربت اليوم هند۔ (۲) فاعل مؤنث غیر حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے طلعت اليوم شمس طلعت اليوم شمس۔ (۳) فاعل مؤنث غیر حقیقی مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے طلعت الشمس طلعت الشمس۔ (۴) فاعل جمع تکسیر مضمّر ہو جیسے الرجال قامت الرجال قاموا۔ (۵) فاعل جمع تکسیر مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے قام اليوم رجال۔ قامت اليوم رجال (۶) فاعل جمع تکسیر مظہر ہو اور فعل فاعل کے درمیان فاصلہ نہ ہو جیسے قامت الرجال قام الرجال۔

﴿الشق الثانی﴾ مبتدا کی قسم اول و ثانی کی تعریف مثالوں کے ساتھ لکھیں اور دونوں کے درمیان فرق واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مبتدا کی قسم اول کی تعریف و

مثال (۲) مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف ومثال (۳) دونوں قسموں کے درمیان فرق۔

﴿جواب﴾ (۱) قسم اول کی تعریف ومثال:۔ مبتدا ہر وہ اسم ہے جو عوامل لفظیہ سے خالی ہو اور مسند الیہ ہو، اس سے تین شرطیں معلوم ہوں گی (۱) مبتدا اسم ہوگا فعل یا حرف نہیں ہوگا (۲) عوامل لفظیہ سے خالی ہوگا۔ (۳) مسند الیہ ہوگا۔ مسند نہ ہوگا۔ جیسے زید جو زید عالم میں واقع ہے اسمیں تینوں شرطیں موجود ہیں اس وجہ سے یہ مبتدا ہے۔

(۲) مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف ومثال:۔ کما مر فی الشق الثانی من

السوال الاول ۱۴۲۴ھ۔

(۳) دونوں قسموں کے درمیان فرق:۔ مبتدا کی قسم اول و ثانی میں تین فرق بیان

کیے جاتے ہیں۔

(۱) مبتدا کی قسم اول معمول ہے اور قسم ثانی عامل ہے۔

(۲) مبتدا کی قسم اول مسند الیہ ہوتی ہے اور قسم ثانی مسند ہوتی ہے۔

(۳) مبتدا کی قسم اول کا عامل معنوی ہوتا ہے اور قسم ثانی خود عامل ہے۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ (وَأَنَّ وَقَعَ الْخَبْرُ بَعْدَ إِلَّا نَحْوَ مَا زِيدُ إِلَّا قَائِمٌ

أَوْ تَقَدَّمَ الْخَبْرُ عَلَى الْأِسْمِ نَحْوَ مَا قَائِمٌ زِيدُ أَوْ زِيدَتْ إِنْ بَعْدَ مَا نَحْوَ مَا لَنْ زِيدُ قَائِمٌ بَطَلُ الْعَمَلِ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ و مطلب بیان کریں اور یہ بتائیں کہ عبارت میں مذکور مسئلہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب

(۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مطلب (۴) مذکورہ مسئلہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السوال آئفًا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ اور اگر واقع ہو خبر الا کے بعد جیسے ما زید الا قائم یا خبر

مقدم ہو جائے اسم پر جیسے ماقائم زید یا زائد ہو جائے لفظ ان ماکے بعد جیسے ما ان زید قائم تو عمل باطل ہو جائے گا۔

(۳) عبارت کا مطلب :- اس عبارت میں ما ولا مشبہتین بلیس کی خبر کے اعراب کا بیان ہے۔ اولاً یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ ما ولا مشبہتین بلیس کے عمل کے بارے میں اہل حجاز اور بنو تمیم کا اختلاف ہے۔ بنو تمیم تو ان کو عمل نہیں دیتے ان کے ہاں ما ولا کی خبر مرفوع ہی ہوتی ہے ابتداء عامل کی وجہ سے۔ اور اہل حجاز ان کو عمل دیتے ہیں ان کے نزدیک ما ولا کے بعد دو اسموں میں سے پہلا اسم ما ولا کا اسم ہونے کی وجہ سے مرفوع ہوگا۔ اور دوسرا اسم ما ولا کی خبر ہونے کی بنا پر منصوب ہوگا۔ عبارت مذکورہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ تین صورتیں ایسی ہیں کہ ان میں اہل حجاز کے نزدیک بھی ما ولا کا عمل باطل ہو جاتا ہے۔

۱۔ جب ان کی خبر الا کے بعد واقع ہو جائے جیسے ما زید الا قائم

۲۔ جب ما ولا کی خبر ان کے اسم پر مقدم ہو جائے۔ ماقائم زید

۳۔ ماکے بعد لفظ ان (بکسر الہمزہ) کو زائد کیا گیا ہو۔ ما ان زید قائم

(۴) مسئلہ مذکورہ کا تعلق :- اس مسئلہ کا تعلق ما ولا کے عمل کی بحث کے ساتھ ہے۔

﴿الشَّقِ الثَّانِي﴾ (وَإِذَا عَطَفَ عَلَى الضَّمِيرِ الْمَرْفُوعِ الْمُتَّصِلِ

يَجِبُ تَأْكِيدُهُ بِالضَّمِيرِ الْمُنْفَصِلِ نَحْوُ ضَرَبْتُ أَنَا وَزَيْدٌ إِلَّا إِذَا فُصِّلَ نَحْوُ

ضَرَبْتُ الْيَوْمَ وَزَيْدٌ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ و مطلب بیان کریں نیز عبارت میں ذکر کردہ قیود کے فوائد لکھنا نہ بھولیے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب

(۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کا مطلب (۴) قیودات کے فوائد۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ :- اور جب عطف کیا جائے ضمیر مرفوع متصل پر تو واجب ہے

اس کی تاکید لانا ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ جیسے ضربت انا وزید۔ مگر جب کہ ضمیر مرفوع متصل اور اس کے معطوف کے درمیان فصل واقع ہو جائے جیسے ضربت الیوم وزید۔

(۳) عبارت کا مطلب :- اس عبارت میں عطف کے بارے میں ایک ضابطہ بیان کیا ہے وہ یہ کہ جب ضمیر مرفوع متصل پر کسی اسم کا عطف کرنا مقصود ہو تو پہلے ضمیر مرفوع متصل کی ضمیر مرفوع منفصل کے ساتھ تاکید لائیں گے اس کے بعد اس پر عطف کریں گے جیسے ضربت انا وزید اور اگر ضمیر مرفوع متصل اور اس کے معطوف کے درمیان کسی اور لفظ کے آنے کی وجہ سے فصل واقع ہو گیا ہے تو پھر بغیر تاکید کے اس پر عطف کرنا جائز ہے جیسے ضربت الیوم وزید۔

(۴) فوائد قیود :- اس ضابطہ میں دو قیود ہیں (۱) مرفوع (۲) متصل۔ مرفوع کہہ کر منصوب و مجرور سے احتراز ہے کہ ان پر بغیر تاکید کے عطف جائز ہے جیسے ضربتک وزید۔ مررت بک وبزید اور متصل کہہ کر ضمیر منفصل سے احتراز ہے کہ اس پر بھی بغیر تاکید کے عطف جائز ہے جیسے انا وزید ذاہبان۔

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ غیر منصرف کی تعریف اور اس کا حکم بیان کریں۔ نیز اسباب منع صرف میں سے صرف تانیث کی قسمیں ذکر کریں اور پھر ہر ایک قسم کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرائط ذکر کرتے ہوئے مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) غیر منصرف کی تعریف و حکم (۲) تانیث کی اقسام (۳) اقسام تانیث کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرائط و امثله۔

﴿جواب﴾ (۱) غیر منصرف کی تعریف و حکم :- کما مر فی الشق الاول من

السؤال الاول ۱۴۲۴ھ۔

(۲) تانیث کی اقسام :- تانیث کی چار اقسام ہیں (۱) لفظی (۲) معنوی (۳) بالالف

المقصودہ (۴) بالالف الحمد و وہ۔

(۳) اقسام تانیث کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرائط و امثلہ: تانیث لفظی کیلئے علمیت شرط ہے یعنی جس اسم میں تانیث لفظی ہوگی اس میں دوسرا سبب علمیت والا پایا جائیگا تو وہ اسم غیر منصرف ہوگا ورنہ نہیں جیسے جاء نی طلحة۔ اور تانیث معنوی کیلئے دو شرطیں ہیں (۱) علمیت (۲) وہ اسم ثلاثی متحرک الاوسط ہو جیسے سَقَرَ یا زائد علی الثلاثہ ہو جیسے زینب۔ اگر ثلاثی ساکن الاوسط ہے تو پھر وہ عجمی ہو جیسے مَآءٌ وَجُورٌ گو یا دوسری شرط کی تین شقوں میں سے کسی ایک شق کا پایا جانا ضروری ہے۔ اور تانیث بالالف المقصورہ والحمدودہ بغیر کسی شرط کے منع صرف میں مؤثر ہیں اور یہ ایک سبب ہی دو کے قائم مقام ہے جیسے حُبلی۔ حمراء۔

﴿الشق الثانی﴾ (الثَّانِي التَّحْذِيرُ وَهُوَ مَعْمُولٌ بِتَقْدِيرِ اتَّقِ تَحْذِيرًا مِمَّا بَعْدَهُ تَحْوَائِكَ وَالْأَسَدَ أَصْلُهُ اتَّقِكَ وَالْأَسَدَ أَوْ ذِكْرَ الْمُحْذَرِّ مِنْهُ مُكْرَّرًا نَحْوَ الطَّرِيقِ الطَّرِيقِ)

(۱) عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں (۲) عبارت کی مکمل تشریح کریں۔ نیز یہ بتائیں کہ عبارت میں ذکر کردہ مسئلہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح (۴) مذکورہ مسئلہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب: کما مرّ فی السؤال آئفًا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: دوسرا مقام تحذیر ہے اور وہ اتقِ مقدر کا معمول ہوتا ہے ڈراتے ہوئے اس چیز سے جو اس کے بعد ہے جیسے ایاک والاسد اس کی اصل اتقک والاسد ہے یا ذکر کر دیا جائے محذرم نہ کو مکرر (دوبارہ) جیسے الطريق الطريق۔

(۳) عبارت کی تشریح: مفعول بہ کے فعل کو جہاں پر حذف کرنا واجب مقامات میں سے دوسرا مقام تحذیر ہے یعنی کسی چیز سے ڈرانا۔ تو جب کسی کو کسی چیز سے ڈرانا عصور ہوتا ہے وہاں فقط محذرم نہ (مفعول بہ) کو ذکر کر دیا جاتا ہے اور اس کے فعل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور وہ فعل عموماً اتق امر حاضر کا صیغہ ہوتا ہے۔ جیسے ایاک والاسد اصل میں اتق نفسك من

الإلهد والاسد من نفسك تھا۔ اور تخذیر کا دوسرا طریقہ یہ ہے کہ محذرم نہ کو مکرر ذکر کر دیا جائے۔ جیسے الطريق الطريق اصل میں اتق الطريق اتق الطريق تھا۔ دونوں جگہ پر فعل کو حذف کر دیا اور فقط مفعول یہ کو ذکر کر دیا گیا۔

(۴) مذکورہ مسئلہ کا تعلق کس بحث سے ہے۔ مذکورہ تشریح سے یہ بات بھی معلوم ہوگئی کہ مذکورہ مسئلہ کا تعلق مفعول بہ کے فعل کو وجوبی طور پر حذف کرنے کی بحث سے ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۷۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾..... (اعلم ان الاضافة على قسمين معنوية ولفظية)
اضاف معنوية اور لفظية میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں اور ہر ایک کا فائدہ بیان کریں نیز یہ بتائیں کہ اضاف معنویہ کے کتنے طریقے ہیں۔ مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اضاف معنویہ کی تعریف و مثال (۲) اضاف لفظیہ کی تعریف و مثال (۳) اضاف لفظیہ و معنویہ کے فوائد (۴) اضاف معنویہ کے طریقے مع امثلة۔

﴿جواب﴾ (۱) اضاف معنویہ کی تعریف و مثال:- اگر مضاف صفت کا صیغہ نہ ہو یا صفت کا صیغہ ہو مگر اپنے معمول کی طرف مضاف نہ ہو تو یہ اضاف معنویہ ہے جیسے غلام زید۔ کتاب عمرو۔

(۲) اضاف لفظیہ کی تعریف و مثال:- اگر مضاف صفت کا صیغہ ہو اور اپنے معمول کی طرف مضاف ہو تو یہ اضاف لفظیہ ہے۔ جیسے ضارب زید۔

(۳) اضاف لفظیہ و معنویہ کے فوائد:- اضاف لفظیہ فقط لفظوں میں تخفیف کا فائدہ دیتی ہے۔ تعریف و تخصیص کا نہیں۔ اور تخفیف صرف مضاف میں بھی ہو سکتی ہے۔ صرف مضاف الیہ میں بھی ہو سکتی ہے اور مضاف مضاف الیہ دونوں میں بھی ہو سکتی ہے۔ اور اضاف معنویہ تعریف و تخصیص کا فائدہ دیتی ہے۔ اگر معرفہ کی طرف اضاف ہو تو تعریف کا فائدہ دیتی ہے جیسے غلام زید اور اگر نکرہ کی طرف اضاف ہو تو تخصیص کا فائدہ دیتی ہے جیسے غلام رجل۔

(۴) اضافتِ معنویہ کے طریقے مع امثلہ:۔ اضافتِ معنویہ کے دو طریقے ہیں۔

(۱) مضاف صفت کا صیغہ نہ ہو جیسے غلام زید۔

(۲) مضاف صفت کا صیغہ تو ہو لیکن مضاف الیہ اس کا معمول نہ ہو جیسے کریم البلد۔

قتیل کربلا۔

﴿الشق الثانی﴾..... صفت مشبہ کی تعریف کر کے یہ بتائیں کہ صفت مشبہ کیا عمل کرتا ہے اور اسکے عمل کیلئے کیا شرائط ہیں۔ صفت مشبہ کی کتنی صورتیں ہیں تمام صورتیں ان کے احکام سمیت مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) صفت مشبہ کی تعریف (۲) صفت مشبہ کا عمل (۳) صفت مشبہ کے عمل کی شرائط (۴) صفت مشبہ کی تمام صورتیں مع احکام و امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) صفت مشبہ کی تعریف :- صفت مشبہ وہ اسم ہے جو فعل لازمی یعنی مصدر سے مشتق ہو تاکہ وہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ یہ فعل بطریق دوام و ثبوت قائم ہے جیسے جَاءَ نَبِيٌّ زَيْنٌ الْحَسَنُ وَجْهٌ۔

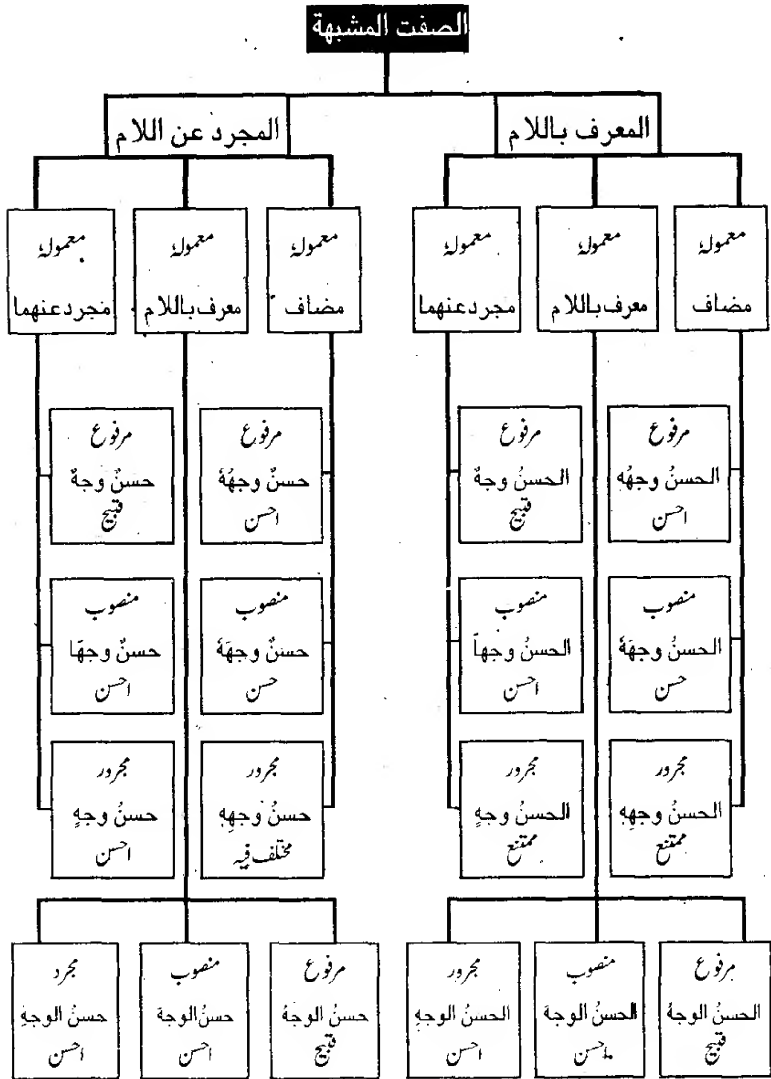
(۲) صفت مشبہ کا عمل :- یہ اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے۔ بلکہ اس سے بھی زائد عمل کرتا ہے کہ اپنے فاعل کو رفع دیتا ہے اور کوئی شبیہ مفعول ہو تو اس کو نصب بھی دیتا ہے۔

(۳) صفت مشبہ کے عمل کی شرائط :- صفت مشبہ کے عمل کی شرط یہ ہے کہ ان چھ چیزوں میں سے کسی ایک چیز پر اعتماد کرنے والا ہو۔ (۱) مبتدا (۲) ذوالحال (۳) موصول (۴) موصوف (۵) ہمزہ استفہام (۶) حرف نفی۔ اعتماد کا مطلب یہ ہے کہ صفت مشبہ سے قبل ان چھ چیزوں میں سے کوئی ایک چیز واقع ہو اور صفت مشبہ کا اس سے کوئی تعلق ہو۔ یعنی اگر پہلے مبتدا ہے تو صفت مشبہ خبر بنے۔ اگر پہلے ذوالحال ہے تو صفت مشبہ حال بنے اگر پہلے موصول ہے تو صفت مشبہ صلہ بنے۔ الخ۔

(۴) صفت مشبہ کی تمام صورتیں مع احکام و امثلہ :- صفت مشبہ کی اٹھارہ

صورتیں ہیں جن میں سے نو احسن ہیں۔ دو حسن ہیں۔ چار قبیح ہیں۔ دو ممتنع ہیں اور ایک مختلف فیہ ہے جنکی تفصیل ذیل کے نقشہ میں موجود ہے۔

صفت مشبہ کی کہانی . نقشہ کی زبانی



﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾..... وَيَجُوزُ الْعَطْفُ عَلَى اسْمٍ إِنَّ الْمَكْسُورَةَ بِالرَّفْعِ
وَالنَّصْبِ بِإِعْتِبَارِ الْمَحَلِّ وَاللَّفْظِ مِثْلُ إِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ وَعَمَرُوْا وَعَمَرُوا
عبارت پر اعراب لگائیں۔ عبارت کا مطلب واضح طور پر تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت

کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال آیفًا۔

(۲) عبارت کا مطلب:- اِنَّ کے اسم پر جب کئی دوسرے اسم کا عطف کیا جائے تو
اس کو مرفوع و منصوب دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔ مرفوع اس لیے کہ وہ محلاً مبتدا ہے اور مبتدا
مرفوع ہوتا ہے اور منصوب اس لیے کہ وہ لفظاً اِنَّ کا اسم ہے اور اِنَّ کا اسم منصوب ہوتا ہے۔ جیسے
اِنَّ زَيْدًا قَائِمٌ وَعَمَرُوْا وَعَمَرُوا۔

﴿الشق الثانی﴾..... حروف تنبیہ کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں ہر ایک کا موقع
استعمال اور مثال تحریر کریں نیز درج ذیل شعر کا ترجمہ و ترکیب لکھیں۔

اما والذي ابكى واضحك والذي - امات واخينى والذي امره الامر -

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حروف تنبیہ کتنے اور کون سے
ہیں (۲) ہر ایک کا موقع استعمال مع مثال (۳) شعر کا ترجمہ (۴) شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) حروف تنبیہ کتنے اور کون سے ہیں:- حروف تنبیہ تین ہیں

آلا - آما - ہا۔

(۲) ہر ایک کا موقع استعمال مع مثال:- آلا اور آما دونوں جملہ پر داخل ہوتے ہیں

جیسے آلا اِنَّهُمْ هُمُ السَّفَهَاءُ۔ اما والذي ابكى الخ۔ اور ہا مفرد و جملہ دونوں پر داخل ہوتا
ہے مفرد کی مثال هذا هو لاء جملہ کی مثال ها زيد قائم۔ ہا افعل۔

(۳) شعر کا ترجمہ:- خبر و اقسام ہے اس ذات کی جو رلاتی ہے اور ہنساتی ہے اور اس

ذات کی جو مارتی اور زندہ کرتی ہے اور اس ذات کی جس کا امر حکم ہے۔

(۴) شعر کی ترکیب :- اَمَّا حَرْفُ تَنْبِيْهِ وَاَوْ قِسْمِيْهِ الَّذِيْ اِسْمٌ مُّوَصَّلٌ اِبْكِيْ فَعَلٌ وَّ فاعِلٌ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف علیہ وَاَوْ عاطفہ اَضْحَك بھی جملہ ہو کر معطوف معطوف علیہ و معطوف ملکر صلہ۔ اسم موصول صلہ ملکر معطوف علیہ وَاَوْ عاطفہ الَّذِيْ امات و احیی بھی اسی طرح معطوف علیہ و معطوف ملکر معطوف اول وَاَوْ عاطفہ الَّذِيْ اسم موصول امرہ مضاف و مضاف الیہ ملکر مبتدا امر خبر۔ مبتدا خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر صلہ۔ موصول صلہ ملکر معطوف ثانی معطوف علیہ دونوں معطوفوں سے ملکر جملہ معطوفہ ہو کر قسم۔

الورقة الخامسة في النحو

السؤال الاول ١٤٢٢ هـ

﴿الشق الاول﴾ غیر منصرف جمع مؤنث سالم جمع مذکر سالم۔ اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب مثالوں سے لکھیں۔ نیز لاحول و لا قوۃ الا باللہ میں کتنی وجوہ پڑھنا جائز ہیں اور وہ کون کون سی ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) غیر منصرف جمع مؤنث سالم جمع مذکر سالم۔ اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ (۲) لاحول و لا قوۃ الا باللہ کی وجوہ کی تعداد و نشاندہی۔ ﴿جواب﴾ (۱) غیر منصرف کا اعراب مع امثلہ :- حالت رفعی میں ضمہ اور حالت نصی و جری میں فتح لفظی جیسے جاءنی عمر۔ رأیت عمر مررت بعمر۔

جمع مؤنث سالم جمع مذکر سالم اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ :- کما مر فی

الشق الثاني من السؤال الاول ١٤٢٤ هـ ضمنی۔

(۲) لاحول و لا قوۃ الا باللہ کی وجوہ کی تعداد و نشاندہی :- لاحول

و لا قوۃ الا باللہ میں پانچ وجوہ پڑھنا جائز ہیں (۱) دونوں اسم مثنیٰ برفتح ہوں اس بناء پر کہ دونوں جگہ لافعی جنس کا ہو جیسے لاحول و لا قوۃ الا باللہ (۲) دونوں اسموں کا رفع مبتدا ہونے کی وجہ سے ہو اور لادونوں جگہ زائدہ ہو جیسے لاحول و لا قوۃ الا باللہ (۳) پہلا اسم مثنیٰ برفتح ہو اس

بناءً پر کہ لافنی جنس کا ہوا اور دوسرے اسم پر نصب مع التثوین ہوا اور لازائدہ ہونفی کی تاکید کیلئے اور قوۃ کا عطف ہو حول کے لفظ پر جیسے لاحول ولا قوۃ الا باللہ (۴) پہلا اسم مبنی بر فتح ہو اس بناء پر کہ لافنی جنس کا ہوا اور دوسرا اسم مرفوع مع التثوین ہوا اور لازائدہ ہونفی کی تاکید کیلئے اور قوۃ کا عطف ہو حول کے کُل پر جیسے لاحول ولا قوۃ الا باللہ (۵) پہلا اسم مرفوع مع التثوین ہو اس بناء پر کہ لا بمعنی لیس ہوا اور دوسرا اسم مبنی بر فتح ہو اس بناء پر کہ لافنی جنس کا ہو۔ جیسے لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ مگر پہلے اسم کا رفع ضعیف ہے اس لیے کہ لا بمعنی لیس قلیل ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... الحال لفظ يدل على هيئة الفاعل او المفعول به حال کی تعریف کرنے کے بعد زید فی الدار قائماً اور هذا زید قائماً کی ترکیب کریں۔ نیز فان الماء ماء ابی وجدی۔ وبیری ذو حفرت وذو طویت۔ کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ یہ شعر کس کی مثال ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) حال کی تعریف (۲) مذکورہ جملوں کی ترکیب (۳) شعر کا ترجمہ (۴) شعر کے مثل لہ کی تعیین۔

﴿جواب﴾ (۱) حال کی تعریف :- حال وہ لفظ ہے جو فاعل یا مفعول یا دونوں کی صدور فعل یا وقوع فعل کے وقت والی حالت کو بیان کرے کہ کس حالت میں یہ فعل فاعل سے صادر ہوا یا مفعول بہ پر واقع ہوا ہے۔ جیسے جاء نسی زیداً راكباً اکباً اکباً زیداً فاعل سے حال ہے اور ضربت عمرو مشدوداً اس میں مشدوداً عمرو مفعول بہ سے حال ہے اور لقیۃ بکر را کبین اس میں را کبین فاعل و مفعول بہ دونوں سے حال ہے۔

(۲) مذکورہ جملوں کی ترکیب :- زید فی الدار قائماً۔ زید مبتدائی جارہ الدار مجرور جار مجرور ملکر متعلق ہوا استقر فعل مقدر کے استقر فعل ہو ضمیر متشدد وال حال قائماً حال۔ ذو الحال حال ملکر فاعل۔ فعل اپنے فاعل اور متعلق سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر خبر۔ مبتدأ خبر ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

هذا زید قائماً۔ هذا اسم اشارہ بمعنی اشیر فعل اس میں انا ضمیر فاعل زید

ذوالحال قائماً حال۔ ذوالحال حال ملکر مفعول بہ فعل فاعل ومفعول بہ ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

(۳) شعر کا ترجمہ۔

شعر

فان الماء ماء ابی وجدی وبیری ذو حَفَرْت وذو طَوَيْتُ
ترجمہ:- پس تحقیق پانی جس کے بارے میں جھگڑا ہے میرے باپ اور میرے دادا کا پانی
ہے۔ یعنی مجھ کو وراثت میں ملا ہے اور کنواں جس کے بارے میں نزاع ہے میرا کنواں ہے جس کو
میں نے کھودا ہے اور جس کی میں نے منڈیر بنائی ہے یعنی مدور کیا ہے۔

(۴) مثل لہ کی نشاندہی:- یہ شعر اس بات کی مثال کے لیے لایا گیا ہے کہ ذُو بمعنی

الذی اسم موصول ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾..... منادی کی تعریف کریں۔ اس کے اقسام و اعراب مع مثالوں

کے لکھیں۔ نیز بتائیں کہ منادی مرغم کیا ہوتا ہے اور اس کا اعراب۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) منادی کی تعریف (۲) منادی

کی اقسام مع اعراب و امثله (۳) منادی مرغم کی تعریف (۴) منادی مرغم کا اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) منادی کی تعریف:- منادی وہ اسم ہے جس پر حرف ندا کو داخل

کر کے کسی کو پکارا جائے درانحالیکہ حرف ندا مفلوظ ہو۔ جیسے یا زید۔ یا عبد اللہ۔

(۲) منادی کی اقسام مع اعراب و امثله:- منادی کی پانچ اقسام ہیں (۱) منادی مفرد

معرفہ۔ یعنی وہ منادی جو مضاف وشبہ مضاف نہ ہو نیز نکرہ بھی نہ ہو یہ منادی علامت رفع پر مبنی ہوتا

ہے جیسے یا زید۔ یا زیدان۔ یا زیدون (۲) منادی مستغاث باللام۔ مظلوم آدمی جب کسی کو

فریاد مدد کیلئے بلائے اور اس منادی پر لام داخل ہوتا ہے اور یہ منادی مجرور ہوتا ہے جیسے یا لزیذ۔

(۳) منادی مستغاث بالالف۔ اسمیں بھی مظلوم آدمی کسی کو فریاد مدد کیلئے بلاتا ہے اور اس

منادی کے بعد الف ہوتا ہے یہ منادی منصوب ہوتا ہے جیسے یا زیداہ۔ (۴) منادی مضاف و

شبہ مضاف۔ یعنی وہ منادی جو کسی دوسرے اسم کی طرف مضاف ہو یا اپنے معنی کے تام ہونے میں

دوسرے اسم کی طرف محتاج ہو یہ منادی منصوب ہوتا ہے جیسے یا عبد اللہ یا طالعا جبلاً۔
 (۵) نکرہ غیر معین۔ یعنی وہ منادی جو حرف ندا کے داخل ہونے کے بعد بھی نکرہ ہی رہے یہ اس وقت ہوتا ہے جب ناپید نکرہ سے ندا کرے اور یہ منادی بھی منصوب ہوتا ہے۔ جیسے یا رجلًا خذیددی۔
 (۳) منادی مرخم کی تعریف: کہ منادی کے آخر کو تخفیف کی غرض سے بغیر کسی قاعدہ و قانون کے حذف کرنا جیسے یا مَلِک سے یا مَال۔ اکسین بغیر کسی قاعدہ کے کاف کو حذف کر دیا گیا ہے۔

(۴) منادی مرخم کا اعراب:۔ منادی مرخم پر دو طرح سے اعراب پڑھا جاسکتا ہے (۱) ضمہ منادی مستقل ہونے کی وجہ سے اور محذوف کو بمنزل نسیباً منسیباً کے سمجھتے ہوئے جیسے یا مالُ نیا حارُ (۲) حرکتِ اصلیه۔ کہ جو اس حرف کی اصلی حرکت ہے وہی پڑھنا جیسے یا مالِ یا حارِ۔

﴿الشق الثانی﴾ (واعلم ان لهم قسمًا آخر من المبتدأ ليس مسندًا اليه وهو صفة وقعت بعد خرف النفي او بعد حرف الاستفهام)
 مبتدا کی قسم ثانی کی تعریف ذکر کرنے کے بعد مثال سے وضاحت کیجیے۔ نیز بتائیں کہ ماقائمان الزیدان میں ثانی قسم مبتدا کی پائی جاتی ہے یا نہیں اگر نہیں پائی جاتی تو اس کی وجہ کیا ہے۔
 (خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) ثانی قسم مبتدا کی تعریف و مثال (۲) ماقائمان الزیدان ثانی قسم مبتدا ہے یا نہیں (۳) ثانی قسم مبتدا نہ ہونے کی وجہ۔
 ﴿جواب﴾ (۱-۲-۳):۔ کما مر فی الشق الثانی من السؤال الاول

-۵۱۴۲۴

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ (واعلم ان اعراب المستثنى على اربعة اقسام.....)
 مستثنی کے اعراب کی چاروں اقسام بیان کیجیے۔ مستثنی کے منصوب ہونے کی صورتوں کو مثالوں سے واضح کریں۔ کلام موجب وغیر موجب میں فرق لکھنا نہ بھولیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مستثنیٰ کا اعراب (۲) مستثنیٰ کے منصوب ہونے کی صورتیں مع امثلہ (۳) کلام موجب وغیر موجب میں فرق۔

﴿جواب﴾ (۱) مستثنیٰ کا اعراب :- مستثنیٰ کا اعراب چار قسم پر ہے

۱۔ منصوب یہ نو مقامات میں ہوتا ہے (۱) مستثنیٰ متصل الّا کے بعد کلام موجب میں واقع ہو جیسے جاء نى القوم الا زيدا (۲) مستثنیٰ منقطع الّا کے بعد واقع ہو جیسے جاء نى القوم الا حمزا۔ (۳) مستثنیٰ متشبی منہ پر مقدم ہو جیسے ما جاء نى الا زيدا احد (۴) مستثنیٰ لفظ خلا کے بعد واقع ہو جیسے جاء نى القوم خلا زيدا (۵) تا (۹) مستثنیٰ لفظ عدا کے بعد ماضی کے بعد عدا کے بعد لیس کے بعد لا یكون کے بعد واقع ہو جیسے جاء نى القوم عدا زيدا۔ جاء نى القوم ما خلا زيدا۔ جاء نى القوم ما عدا زيدا جاء نى القوم ليس زيدا جاء نى القوم لا يكون زيدا۔

۲۔ منصوب یا ما قبل سے بدل :- یہ ایک مقام میں ہوتا ہے وہ یہ کہ مستثنیٰ الّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور ہو جیسے ما جاء نى احد الا زيدا وزيد۔
۳۔ عامل کے مطابق :- یہ بھی ایک مقام میں ہوتا ہے وہ یہ کہ مستثنیٰ الّا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو ما جاء نى الا زيد ما رأيت الا زيدا ما مررت الا بزيدا۔

۴۔ مجرور :- یہ چار مقام میں ہوتا ہے (۱) تا (۴) مستثنیٰ غیر 'سواء' 'سوى' 'حاشا' کے بعد واقع ہو جیسے جاء نى القوم غير زيد سواء زيد سوى زيد حاشا زيد۔

(۲) مستثنیٰ کے منصوب ہونے کی صورتیں مع امثلہ :- کما مر آتفا۔

(۳) کلام موجب وغیر موجب میں فرق :- کلام موجب وہ کلام ہے جس میں حرف نفی نہیں استفہام نہ ہو جیسے جاء نى القوم الا زيدا اور غیر موجب وہ کلام ہے جس میں حرف نفی نہیں استفہام میں سے کوئی ایک حرف واقع ہو جیسے ما جاء نى الا زيد وغیرہ۔

﴿الشق الثانی﴾.....حروف المصدر ثلاثة۔

حروف مصدر کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں انہیں فرق واضح کیجیے۔ اور درج ذیل شعر کا ترجمہ و ترکیب بھی لکھیں۔

يسر المرأة مذهب الليالي وكان ذهابهن له ذهابا
(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور مطلوب ہیں (۱) حروف مصدر کی تعداد (۲)
حروف مصدر کی نشاندہی (۳) حروف مصدر میں فرق (۴) شعر کا ترجمہ (۵) شعر کی ترکیب۔
﴿جواب﴾ (۱-۲) حروف مصدر کی تعداد و نشاندہی:- حروف مصدر تین ہیں
(۱) مَا جیسے ضاقت عليهم الارض بما رحبت (۲) اَنْ جیسے فما كان جواب قومه
الا اَنْ قالوا۔ (۳) اَنْ جیسے علمت انك قائم۔

(۳) حروف مصدر میں فرق:- حرف ما اور ان جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں اور اَنْ
جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے جیسا کہ مذکورہ امثلہ میں گزرا۔ اور اگر اَنْ کے ساتھ ما کا فہ لاحق
ہو جائے تو پھر یہ جملہ اسمیہ و فعلیہ دونوں پر داخل ہو سکتا ہے۔

(۴) شعر کا ترجمہ:- خوش کرتا ہے مرد کو راتوں کا گزرنہ۔ حالانکہ راتوں کا گزرنہ اس کا
گزرنہ ہے۔ یعنی آدمی عیش و عشرت میں راتیں گزار کر خوش ہوتا ہے حالانکہ اسے یہ معلوم نہیں کہ
راتوں کے گزرنے سے اسکی اپنی زندگی گزرتی جا رہی ہے اور ختم ہوتی جا رہی ہے۔

(۵) شعر کی ترکیب:- يسر فعل المرأة مفعول به ما مصدرية ذهب الليالي
فعل و فاعل ملکہ جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر بتاویل مصدر ذوالحال واو حالہ کان ناقصہ ذہابہن
مضاف مضاف الیہ ملکہ کان کا اسم لہ جار مجرور ملکہ متعلق مقدم ہوا ذہابا مصدر کے۔ ذہابا
مصدر اپنے متعلق سے ملکہ کان کی خبر۔ کان اپنے اسم و خبر سے ملکہ جملہ اسمیہ ہو کر حال۔ ذوالحال
اپنے حال سے ملکہ فاعل ہوا يسر فعل کا۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکہ جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

الورقة الخامسة في النحو

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾..... اسباب منع صرف میں سے عدل کی تعریف اور اسکی اقسام مثالوں کے ساتھ واضح کریں نیز یہ بتائیں کہ عدل اسباب منع صرف میں سے کن کے ساتھ جمع ہوتا ہے اور کن کے ساتھ جمع نہیں ہوتا۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عدل کی تعریف (۲) عدل کی اقسام مع امثله (۳) عدل کے ساتھ جمع ہونے اور نہ ہونے والے اسباب منع صرف کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) عدل کی تعریف:- ایک لفظ کا اپنی اصلی قانونی شکل و صورت سے نکل کر دوسری غیر قانونی شکل و صورت میں جانا عدل ہے اور عدل بغیر کسی شرط کے منع صرف میں موثر ہے۔

(۲) عدل کی اقسام مع امثله:- عدل کی دو اقسام ہیں (۱) تحقیقی یعنی جس کے اصلی صیغہ کی دلیل ہو جیسے ثلاث اور مثلث۔ انکی اصل ثلاثہ ثلاثہ ہے (۲) تقدیری یعنی جس کے اصلی صیغہ کی دلیل نہ ہو جیسے عمر، زفر وغیرہما۔

(۳) عدل کے ساتھ جمع ہونے اور نہ ہونے والے اسباب منع صرف کی نشاندہی:- عدل وزن فعل کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتا۔ یعنی دونوں سبب ملکر ایک اسم کو غیر منصرف نہیں بنا سکتے اور عدل علیت اور وصف کے ساتھ جمع ہو سکتا ہے۔ علیت کے ساتھ جمع ہونے کی مثال عمر۔ زفر، وصف کے ساتھ جمع ہونے کی مثال ثلاث، مثلث، آخر، جمع۔

﴿الشق الثانی﴾..... اسم فاعل کی تعریف کر کے یہ بتائیں کہ ثلاثی مجرد اور غیر ثلاثی مجرد سے اسم فاعل کس وزن پر آتا ہے۔ اسم فاعل کیا عمل کرتا ہے اس کے عمل کیلئے کیا شرائط ہیں۔ تفصیل سے مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) اسم فاعل کی تعریف مع امثله (۲) اسم فاعل کا وزن (۳) اسم فاعل کا عمل (۴) اسم فاعل کے عمل کی شرائط۔

﴿جواب﴾ (۱) اسم فاعل کی تعریف بمع امثلہ:۔ اسم فاعل وہ اسم ہے جو فعل یعنی مصدر سے مشتق ہوتا کہ وہ اس ذات پر دلالت کرے جس کے ساتھ یہ فعل بطریق حدوث قائم ہے۔ نہ کہ بطریق دوام۔ جیسے زید ضارب اس میں ضارب ضرب کے زید کے ساتھ بطریق حدوث قائم ہونے پر دلالت کر رہا ہے۔

(۲) اسم فاعل کا وزن:۔ ثلاثی مجرد سے اسم فاعل فاعل کے وزن پر آتا ہے جیسے ضارب۔ ناصر اور ثلاثی مجرد کے علاوہ بقیہ ابواب سے اسکے بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ فعل مضارع معروف کے واحد مذکر غائب کے صیغہ میں علامت مضارع یاء کی جگہ میم مضموم لگا دو اور آخری حرف کے ماقبل پر اگر کسرہ نہ ہو تو اس کو کسرہ بھی دیدو جیسے یُکرم سے مکرم اور یستخرج سے مستخرج۔ یدحرج سے مدحرج۔

(۳) اسم فاعل کا عمل:۔ اسم فاعل اپنے فعل معروف والاعمل کرتا ہے یعنی اگر لازمی ہو تو فقط فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر متعدی ہو تو مفعول کو نصب بھی دیتا ہے جیسے اول کی مثال زید قائم ابوہ اور ثانی کی مثال زید ضارب ابوہ عمروا۔

(۴) اسم فاعل کے عمل کی شرائط:۔ اسم فاعل کے عمل کی دو شرطیں ہیں (۱) حال یا استقبال کے معنی میں ہو (۲) مبتدا۔ ذوالحال۔ موصوف۔ موصول۔ ہمزہ استفہام۔ حرف نفی میں سے کسی ایک چیز پر اعتماد کرنے والا ہو یعنی اگر مبتدا کے بعد ہو تو خبر بنے جیسے زید قائم ابوہ۔ ذوالحال کے بعد ہو تو حال بنے جیسے جاءنی زید ضارب ابوہ عمروا۔ موصول کے بعد ہو تو صلبنے جیسے مررت بالضارب ابوہ عمروا۔ اسی طرح بقیہ امثلہ الخ۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾..... (وَاعْلَمَ أَنَّ لَهُمْ قِسْمًا آخَرَ مِنَ الْمُبْتَدَأِ لَيْسَ مُسْتَدًا إِلَيْهِ وَهُوَ صِفَةٌ وَقَعَتْ بَعْدَ حَرْفِ النَّفْيِ نَحْوُ مَا قَائِمٌ زَيْدٌ أَوْ حَرْفِ الِاسْتِفْهَامِ نَحْوُ أَقَائِمٌ زَيْدٌ بِشَرْطِ أَنْ تَرْفَعَ تِلْكَ الصِّفَةُ اسْمًا ظَاهِرًا نَحْوُ مَا قَائِمٌ الرَّيْدَانِ وَأَقَائِمُ الرَّيْدَانِ بِخِلَافِ مَا قَائِمَانِ الرَّيْدَانِ)

عبارت پر اعراب لگا کر ترجمہ کریں۔ عبارت مذکورہ کی مکمل تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲)

عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب: کما مرّ فی السؤال آنفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ:۔ جان تو یہ بات کہ انکے (نحاة کے) نزدیک ایک دوسری قسم

ہے مبتدا کی جو مسند الیہ نہیں ہوتا اور وہ صفت کا صیغہ ہے جو واقع ہو حرف نفی کے بعد جیسے ما قائم

زید یا واقع ہو حرف استفہام کے بعد جیسے اقائم زید۔ اس شرط کے ساتھ کہ رفع دے وہ صفت

کا صیغہ اسم ظاہر کو جیسے ما قائم الزیدان۔ اقائم الزیدان۔ بخلاف ما قائم ان

الزیدان کے۔

(۳) عبارت کی تشریح:۔ کما مرّ فی الشق الثانی من السؤال الاول

۔ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الثانی﴾ ولا يلتبس بالبدل لفظاً فی مثل قول الشاعر

انا ابن التارک البکری بشر علیہ الطیر ترقبه وقوعاً

عطف بیان کی تعریف کر کے مثال سے واضح کریں عبارت مذکورہ میں فی مثل قول الشاعر

میں مثل سے کیا مراد ہے۔ شعر مذکور کی اس طرح تشریح کریں جس سے بدل اور عطف بیان کے

درمیان فرق واضح ہو جائے۔ نیز پورے شعر کی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور قابل توجہ ہیں (۱) عطف بیان کی تعریف۔

(۲) مثل سے مراد (۳) شعر کی تشریح (۴) شعر کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ (۱) عطف بیان کی تعریف:۔ عطف بیان وہ تابع ہے جو صفت نہ ہو

بلکہ اسم ہو اور اپنے متبوع کی وضاحت کرے اور وہ شئی کے دو ناموں میں سے ایک مشہور نام ہو

جیسے قام ابو حفص عمر۔ اس میں عمر ابو حفص متبوع کا تابع ہے اور صفت نہیں بلکہ

اسم ہے اور ابو حفص سے زیادہ مشہور ہے۔

(۲-۳) مثل سے مراد۔ شعر کی تشریح:۔ کما مر فی الشق الاول من

السؤال الثاني ۱۴۲۵ھ۔

(۴) شعر کی ترکیب:۔ انا ضمیر مبتدا ابن مضاف التارك مضاف الیه مضاف البكری معطوف علیہ بشر معطوف بعطف بیان۔ معطوف علیہ اپنے معطوف سے ملکر التارك کا مضاف الیه ہو کر ذوالحال علیہ جار مجرور ملکر متعلق ہوا کائنات اسم فاعل کے۔ کائنات اسم فاعل اسمیں ہو ضمیر ذوالحال۔ الطیر مبتدا ترقب فعل ہی ضمیر مستتر ذوالحال ء ضمیر مفعول بہ وقوعاً ہی ضمیر کا حال۔ ذوالحال حال ملکر فاعل ہوا ترقب فعل کا۔ فعل اپنے فاعل و مفعول بہ سے ملکر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر کائنات کی ہو ضمیر کا حال ذوالحال اپنے حال سے ملکر فاعل ہوا کائنات کا۔ کائنات اسم فاعل اپنے فاعل و متعلق سے ملکر شبہ جملہ ہو کر خبر ہوئی الطیر مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہو کر البكری بشر کا حال۔ ذوالحال حال ملکر التارك کا مضاف الیه۔ مضاف مضاف الیه ملکر ابن کا مضاف الیه۔ مضاف مضاف الیه ملکر خبر ہوئی مبتدا کی۔ مبتدا اپنی خبر سے ملکر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾..... (وَاعْلَمَ أَنَّ لَمْ تَقْلِبُ الْمُضَارِعَ مَا ضِيًّا مَنْفِيًّا وَلَمَّا كَذَلِكَ إِلَّا أَنَّ فِيهَا تَوْقَعًا بَعْدَهُ وَدَوًّا مَاقْبَلَهُ نَحْوُ قَامَ الْأَمِيرُ لَمَّا يَرْكَبُ وَأَيْضًا يَجُوزُ حَذْفُ الْفَعْلِ بَعْدَ لَمَّا خَاصَّةً تَقُولُ نَدِمَ زَيْدٌ وَلَمَّا أَيْ وَلَمَّا يَنْفَعُهُ النَّدَمُ وَلَا تَقُولُ نَدِمَ زَيْدٌ وَلَمْ)

عبارت پر اعراب لگا کر سلیس ترجمہ کریں۔ عبارت کی تشریح کرتے ہوئے لہذا اور لم کے درمیان فرق کو واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں۔ (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا ترجمہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:۔ کما مر فی السؤال آتفا۔

(۲) عبارت کا ترجمہ: اور جان تو یہ بات کہ لَمْ تبدیل کر دیتا ہے مضارع کو ماضی منفی سے اور لَمَّا بھی اسی طرح۔ مگر یہ کہ لَمَّا میں وقوع ہوتی ہے اس کے بعد اور دوام ہوتا ہے اس سے پہلے۔ جیسے قام الامیر لَمَّا یرکب اور نیز جائز ہے فعل کو حذف کرنا لَمَّا کے بعد خاص طور پر کہے گا تو نَدِمَ زیدٌ وَلَمَّا ای وَلَمَّا یَنْفَعُهُ الندم اور نہیں کہہ سکتا تو نَدِمَ زیدٌ وَلَمْ۔

(۳) عبارت کی تشریح: اس عبارت میں مصنف لَم اور لَمَّا کے معنوی عمل کو بیان کر رہے ہیں کہ یہ دونوں الفاظ فعل مضارع پر داخل ہو کر اس کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتے ہیں۔ جیسے لَمْ یدھب زیدٌ لَمَّا یرکب الامیر۔ اس کے بعد مصنف لَمَّا اور لَمْ کے درمیان فرق کو بیان کر رہے ہیں کہ لَمَّا دائمی طور پر ماضی میں فعل کے وقوع کی نفی کرتا ہے مگر مستقبل میں اس فعل کے وقوع کی توقع ہوتی ہے مثلاً قام الامیر لَمَّا یرکب کہ امیر کھڑا ہے ابھی تک گھوڑے پر سوار نہیں ہوا مگر توقع ہے کہ غریب گھوڑے پر سوار ہو جائے گا۔ اور لَمْ بھی ماضی میں فعل کے وقوع کی نفی کرتا ہے مگر اس میں وقوع فعل کی توقع نہیں ہوتی جیسے لَمْ یدھب زید۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ لَمْ کے بعد فعل کو حذف کرنا جائز نہیں ہے اور لَمَّا کے بعد فعل کو حذف کرنا جائز ہے۔ لہذا نَدِمَ زیدٌ وَلَمَّا کہنا صحیح ہے مگر نَدِمَ زیدٌ وَلَمْ کہنا صحیح نہیں ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... حروف الایجاب..... الخ۔

حروف ایجاب کتنے ہیں اور کون کون سے ہیں۔ ہر ایک کا موقع استعمال اور مثال تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) حروف ایجاب کی تعداد

(۲) حروف ایجاب کی نشاندہی (۳) حروف ایجاب کا موقع استعمال مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱-۲) حروف ایجاب کی تعداد و نشاندہی: حروف ایجاب چھ ہیں

نعم، بلی، اجل، حیر، اِنَّ، ای۔

(۳) حروف ایجاب کا موقع استعمال مع امثلہ: نعم کلام سابق کی تقریر کیلئے آتا

ہے خواہ کلام مثبت ہو منفی ہو استفہامیہ ہو جیسے اجاء زیدٌ؟ نعم۔ اما جاء زیدٌ؟ نعم۔

بلی کلام سابق کی نفی کو مثبت بنانے کیلئے آتا ہے خواہ نفی خبراً ہو یا استفہاماً۔ جیسے
 الست بربکم؟ قالوا بلی۔ لم یقم زید بلی ای قام زید۔ اَجَلٌ حَبِیرٌ اِنَّ یہ تینوں خبر
 کی تصدیق کیلئے آتے ہیں خواہ خبر نفیاً ہو یا اثبات جیسے جاء زید یا ماجاء زید کے جواب
 میں اجل جیران کہنا یعنی تو نے جو بھی کہا ہے وہ ٹھیک ہے اور یہ حروف استفہام کے بعد نہیں
 آتے۔ اِنی استفہام کے بعد اثبات کیلئے آتا ہے۔ اور اسکو قسم لازم ہے مگر قسم والے فعل کو ذکر نہیں
 کریں گے جیسے اَجاء زید؟ ای واللہ۔ یعنی ہاں اللہ کی قسم۔

الورقة الخامسة فی النحو

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾..... ہدایۃ النحو کے مطابق اسباب منع صرف میں سے جمع کے منع
 صرف میں مؤثر ہونے کی شرطیں تفصیل کے ساتھ بیان کرتے ہوئے پوری بحث کو مثالوں کے
 ذریعہ واضح کریں نیز بتائیں کہ نیچے ذکر کی گئی مثالوں میں کون منصرف ہے اور کون غیر منصرف ہے
 اور کون کیا ہے وجہ بھی ضرور لکھیں۔ بعلبک - معدیکرب - تغلب - حبلی - صیاقلة -
 یعمل ندمان - شاب قرناھا۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر قابل التفات ہیں (۱) جمع کے منع صرف میں
 مؤثر ہونے کی شرائط مع امثلہ (۲) امثلہ مذکورہ میں کون منصرف کون غیر منصرف اور کون کچھ اور
 ہے اور اسکی وجہ۔

﴿جواب﴾ (۱) جمع کے منع صرف میں مؤثر ہونے کی شرائط مع امثلہ:-
 جمع کے غیر منصرف میں مؤثر ہونے کی دو شرائط ہیں (۱) وہ لفظ جمع ملتصق الجموع کے وزن پر ہو
 یعنی ایسی جمع ہو کہ اس کے بعد مزید جمع تکمیل اس لفظ کی نہ آ سکے۔ (۲) اس صیغہ کے آخر میں ایسی
 تاء نہ ہو جو وقف کرنے کی صورت میں حاء بن جائے۔ باقی جمع ملتصق الجموع کے اوزان کون
 سے ہیں تو اسکے بعد مصنف ان اوزان کی علامات بیان کر رہے ہیں کہ شروع میں دو حرف متحرک
 ہوں اور پھر الف جمع کے بعد بھی دو حرف متحرک ہوں جیسے مساجد۔ یا الف جمع کے بعد ایک حرف

مشدد ہو جیسے دواب۔ یا الف جمع کے بعد تین حرف ہوں مگر درمیان والا حرف ساکن ہو جیسے مصانع۔

(۲) امثلہ مذکورہ میں کون منصرف، کون غیر منصرف اور کون کچھ اور ہے۔
 بعلبک ومعديکرب ترکیب وعلیت کیوجہ سے غیر منصرف ہیں۔ تغلب وزن فعل وعلیت کیوجہ سے غیر منصرف ہے۔ حبلی تانیث بالالف المقصورہ کیوجہ سے غیر منصرف ہے۔ صیقلۃ۔ تاکو قبول کرنے کیوجہ سے منصرف ہے۔ یعمل اگرچہ اکس وزن فعل ہے مگر تاکو قبول کرنے کیوجہ سے منصرف ہے جیسے ناقة یعلمۃ۔ ندمان جو کہ ندیم سے مشتق ہے اگرچہ اس میں الف و نون زائد تان ہیں مگر اس کی مؤنث فعلاۃ کے وزن پر آنے کیوجہ سے یہ منصرف ہے شاب قرناھا جنی ہونے کیوجہ سے منصرف کی بحث سے خارج ہے کیونکہ وہ معرب کی بحث ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... وجمع التکسیر کا مؤنث الغیر الحقیقی کا مطلب لکھیں اور مثال کے ذریعہ سمجھائیں کہ جمع تکسیر فاعل ہو تو فعل کو کس کس طریقہ پر استعمال کر سکتے ہیں۔ مؤنث غیر حقیقی کس کو کہتے ہیں مثال سے بیان کریں۔ فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا کب ضروری ہے اور کب ضروری نہیں مثالیں لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور حل طلب ہیں (۱) عبارت کا مطلب (۲) جمع تکسیر فاعل ہو تو فعل کا استعمال مع امثلہ (۳) مؤنث غیر حقیقی کی تعریف مع مثال (۴) فاعل کو مفعول پر مقدم کرنے کی صورتیں مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا مطلب: کما مر فی الشق الاول من السؤال

الثانی ۱۴۲۴ هـ ضمنی۔

(۲) جمع تکسیر فاعل ہو تو فعل کا استعمال مع امثلہ: کما مر فی الشق الاول

من السؤال الثانی ۱۴۲۴ هـ ضمنی۔

(۳) مؤنث غیر حقیقی کی تعریف مع مثال: وہ مؤنث جس کے مقابلہ میں جانتار

مذکر نہ ہو جیسے الشمس اور الارض۔

(۴) فاعل کو مفعول پر مقدم کرنے کی صورتیں مع امثلہ :- جب فاعل و مفعول دونوں اسم مقصور ہوں اور دونوں میں التباس کا خوف ہو تو فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب ہے جیسے ضرب موسیٰ عیسیٰ۔ اگر دونوں میں سے کوئی اسم مقصور نہیں جیسے ضرب عمروا زید یا ایک اسم مقصور ہے ایک نہیں جیسے ضرب موسیٰ زید یا دونوں اسم مقصور ہیں مگر التباس کا خوف نہیں جیسے اکل الکُمثریٰ یحییٰ۔ ان تینوں صورتوں میں فاعل کو مفعول پر مقدم کرنا واجب نہیں ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾..... مفعول مع کی تعریف مع مثال لکھیں اور جِئْتُ اَنَا وَزَيْدًا وَزَيْدٌ۔ جِئْتُ وَزَيْدًا۔ مَالِزَيْدٌ وَعَمْرُو۔ مَالِكَ وَزَيْدًا۔ مَا شَانُكَ وَعَمْرُو۔ جو مثالیں مصنف نے ذکر کی ہیں آپ ان پر اعراب لگائیں اور ان کو ذکر کرنے سے مصنف کا مقصد تفصیل سے بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مفعول مع کی تعریف مع مثال (۲) مذکورہ امثلہ پر اعراب (۳) امثلہ کو ذکر کرنے کا مقصد۔

﴿جواب﴾ (۱) مفعول مع کی تعریف مع مثال :- مفعول مع وہ اسم ہے جو واد یعنی مع کے بعد ذکر کیا جائے اور یہ اس بات کو ظاہر کرے کہ مفعول مع فعل مذکور کے معمول کے ساتھ شریک ہے خواہ وہ معمول فاعل ہو یا مفعول بہ ہو جیسے جِئْتُ اَنَا وَزَيْدًا اس مثال میں زید فعل کے معمول (فاعل) کے ساتھ آنے میں شریک ہے۔ ضربت زیداً وَعَمْرُو۔ اس مثال میں عمروا فعل کے معمول (مفعول بہ) کے ساتھ مار کھانے میں شریک ہے۔

(۲) مذکورہ امثلہ پر اعراب :- کما مر فی السوال آنفاً۔

(۳) امثلہ کو ذکر کرنے کا مقصد :- اگر مفعول مع کا فعل لفظاً موجود ہو اور اس کے فاعل پر عطف بھی جائز ہو تو اس کے مفعول مع کو مرفوع و منصوب دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں جِئْتُ اَنَا وَزَيْدًا وَزَيْدٌ اسی کی مثال ہے۔ اگر ضمیر مرفوع متصل کی تاکید نہ لائی گئی ہو تو اس پر عطف

درست نہیں لہذا ایسے اسم کو مرفوع نہیں پڑھ سکتے۔ مفعول معہ ہونے کی وجہ سے فقط منصوب ہی پڑھیں گے۔ جئت وزیدا اسی کی مثال ہے اگر فعل معنوی ہو اور اس کے معمول پر عطف جائز ہو تو وہاں دوسرے اسم کا عطف ہی ہو سکتا ہے اس کو مفعول معہ نہیں بنا سکتے مالا زید و عمرو اسی کی مثال ہے۔ اگر فعل معنوی ہو اور عطف جائز نہ ہو تو پھر مفعول معہ ہونے کی وجہ سے فقط منصوب ہی پڑھیں گے مالک وزیدا۔ ماشانک وعمرو اسی کی مثال ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... جمع مذکر سالم کی تعریف مع مثال بیان کیجیے۔ منقوص و مقصور جیسے قَاضُونَ وَدَاعُونَ وَمُصْطَفُونَ۔ پر پہلے تو اعراب لگائیں پھر بتائیں کہ ان مثالوں میں سے پہلی دو میں یا کو اور تیسری مثال میں الف کو کیوں گرایا گیا ہے۔ مصنف کے قول و اما قولہم سنون وارضون وثبون وقلون فشاذا کا کیا مطلب ہے اور ان الفاظ کے معانی کیا ہیں۔ (خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور کا جواب مطلوب ہے (۱) جمع مذکر سالم کی تعریف و مثال (۲) مذکورہ الفاظ پر اعراب (۳) مذکورہ الفاظ میں یا اور الف کو حذف کرنے کی وجہ (۴) عبارت مذکورہ کا مطلب (۵) مذکورہ الفاظ کے معانی۔

﴿جواب﴾ (۱) جمع مذکر سالم کی تعریف و مثال:- جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جس میں واحد کا صیغہ سلامت ہو جیسے مسلمون۔ اسمیں واحد کا صیغہ مسلم سلامت ہے فقط آخر میں واؤ اور نون کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

(۲) مذکورہ الفاظ پر اعراب:- کما مر فی السؤال آتفا۔

(۳) مذکورہ الفاظ میں یا اور الف کو حذف کرنے کی وجہ:- قاضون وداعون۔ اصل میں قاضون اور داعون تھے یا پر ضمہ ثقیل تھا۔ ماقبل کی حرکت دور کر کے یا کا ضمہ اس کو دے دیا دوسرا کن جمع ہو گئے یا اور واؤ کو یا حذف کر دیا قاضون وداعون ہو گئے۔ مصطفون اصل میں مصطفیون تھا یا متحرک تھا ماقبل مفتوح تھا یا کو الف سے بدل دیا۔ دوسرا کن جمع ہو گئے الف اور واؤ۔ الف کو حذف کر دیا اور حذف شدہ الف پر دلالت کیلئے ماقبل کو مفتوح ہی رکھا مصطفون ہو گیا۔ گو یا دونوں جگہ یا اور الف التقاء ساکنین کی وجہ سے حذف ہوئے۔

(۳) عبارت مذکورہ کا مطلب :- عبارت مذکورہ کے مطلب کو سمجھنے سے قبل ایک بات بطور تمہید ذہن نشین کر لیں تاکہ مطلب سمجھنے میں آسانی ہو۔ عرب کا ضابطہ ہے کہ جس لفظ کی جمع مذکر سالم لانی ہے اس کے لیے تین شرائط ہیں۔ (۱) وہ لفظ مذکر ہو اس میں علامت ثانیت نہ ہو (۲) وہ ذوی العقول میں سے ہو۔ (۳) علم ہو اگر کسی اسم میں ان شرائط میں سے کوئی شرط نہ پائی جائے تو اس اسم کی جمع مذکر سالم نہیں آسکتی اس ضابطہ پر اعتراض ہوا کہ تمہارا یہ ضابطہ درست نہیں ہے اس لیے کہ سنون ارضون ثبون قُلون میں یہ شرائط نہیں پائی جاتیں کیونکہ ارضون ارضۃ کی جمع ہے سنون سنۃ کی جمع ہے قُلون قلة کی جمع ہے ثبون ثبة کی جمع ہے ان تمام کے مفرد کے صیغہ میں تا ثانیت موجود ہے مگر اس کے باوجود انکی جمع مذکر سالم آرہی ہے لہذا تمہارا ضابطہ درست نہیں ہے تو اس عبارت میں مصنفؒ نے اسی تمہید میں ذکر کیے گئے اعتراض کا جواب دیا کہ یہ جو ان الفاظ کی جمع مذکر سالم لانی گئی ہے یہ خلاف قاعدہ اور شاذ ہے اس کے ذریعہ سے اعتراض کرنا درست نہیں ہے۔

(۵) مذکورہ الفاظ کے معانی :- سنون - سنۃ کی جمع ہے بمعنی سال - ارضون ارضۃ یا ارض کی جمع ہے بمعنی زمین - ثبون - ثبة کی جمع ہے بمعنی گروہ و جماعت قُلون قلة کی جمع ہے بمعنی گلی ڈنڈا۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ (ولا تزاد من فی الکلام الموجب خلافا للکوفیین واما قولهم قد کان من مطرو وشبهه فمتأول) عبارت کا مطلب بیان کیجیے کلام موجب کی تعریف - نحاۃ کوفہ کا اختلاف قد کان من مطر وغیرہ کی تاویل واضح طور پر لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور مطلوب ہیں (۱) عبارت کا مطلب (۲) کلام موجب کی تعریف (۳) نحاۃ کوفہ کا اختلاف (۴) قد کان من مطر کی تاویل۔

﴿جواب﴾ (۱-۲-۳) عبارت کا مطلب، کلام موجب کی تعریف، قد

كان من مطرٍ کی تاویل :- کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثالث

۵۱۴۲۴-

(۳) نحاۃ کوفہ کا اختلاف :- نحاۃ کوفہ کا نحاۃ بصرہ کے ساتھ اس بات میں اتفاق ہے کہ

”مِنْ“ کلام غیر موجب میں زائد ہوتا ہے۔ البتہ اس بات میں اختلاف ہے کہ کلام موجب میں بھی ”مِنْ“ زائد ہوتا ہے یا نہیں۔ نحاۃ بصرہ کے نزدیک ”مِنْ“ زائد نہیں ہوتا اور نحاۃ کوفہ کے نزدیک کلام موجب میں بھی ”مِنْ“ زائد ہوتا ہے وہ دلیل کے طور پر یہ قول پیش کرتے ہیں ”قَدْ كَانَ مِنْ مَطَرٍ“ کہ یہ کلام موجب ہے اور اس میں مِنْ زائد ہے۔

مصنف چونکہ بصری میں ان کے نزدیک مِنْ زائد نہیں آ سکتا اس لیے مصنف اَمَّا قَوْلُهُمْ

قَدْ كَانَ مِنْ مَطَرٍ وَشِبْهَهُ فَمَتَأَوَّلَ سے اس قول کا جواب دے رہے ہیں۔

الشق الثانی ﴿حروف تنبیہ کون سے ہیں۔ یہ جملہ پر داخل ہوتے ہیں یا مفرد

پر بھی۔ تفصیل سے لکھیں۔ شعر

اما والذی ابکی واضحک والذی امات واحینی والذی امرہ الامر

اس شعر کو مصنف نے کس لیے پیش کیا ہے، اما کیا ہے، اما کے بعد واؤ کونسا ہے، شعر کا

مطلب کیا ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چھ امور توجہ طلب ہیں (۱) حروف تنبیہ کی نشاندہی

(۲) حروف تنبیہ کس پر داخل ہوتے ہیں (۳) شعر کو ذکر کرنے کا مقصد (۴) اما کیا ہے (۵) اما

بعد واؤ کی نشاندہی (۶) شعر کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۲-۱) حروف تنبیہ کی نشاندہی۔ حروف تنبیہ کس پر داخل

ہوتے ہیں :- کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثالث ۵۱۴۲۳۔

(۳) شعر کو ذکر کرنے کا مقصد :- مصنف نے اس شعر کو بطور مثال ذکر کیا ہے کہ

اَمَّا جَوْحُفٌ تَنْبِيْهٌ هِیَ یَہِیَ جَمْلَہُ اسْمِیَہِ پَر دَاخِلُ ہِیَ۔

(۴) اَمَّا کیا ہے :- اَمَّا حروف تنبیہ میں سے ایک حرف ہے جس کا معنی عام طور پر یہ کیا

جاتا ہے۔ آگاہ رہو سن لو۔ مخاطب کو متوجہ کرنے کے لیے۔

(۵) اَمَّا کے بعد واؤ کی نشاندہی۔۔ شعر مذکورہ میں اما کے بعد جو واؤ ذکر کی گئی ہے یہ

واؤ تسمیہ ہے۔

(۶) شعر کا مطلب:- اس شعر میں شاعر مخاطب کو خبردار کرتے ہوئے کہتا ہے کہ آگاہ رہو قسم ہے اس ذات کی جو رلاتی ہے اور ہنساتی ہے اور قسم ہے اس ذات کی جو مارتی ہے اور زندہ کرتی ہے اور قسم ہے اس ذات کی جس کا امر حکم ہے۔ اور جواب قسم اگلے شعر میں ہے۔

الورقة الخامسة فى النحو

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾..... (الرَّابِعُ أَنْ يَكُونَ الرَّفْعُ بِالْوَاوِ وَالنَّصْبُ بِالْأَلِفِ وَالْجَرُّ بِالْيَاءِ وَيُخْتَصُّ بِالْأَسْمَاءِ السَّتَّةِ مُكَبَّرَةً مُوَحَّدَةً مُضَافَةً إِلَى غَيْرِ يَاءِ الْمُتَكَلِّمِ)

عبارت پر اعراب لگائیں عبارت کا خلاصہ بیان کریں۔ اسماء ستہ مکبرہ کی تعریف و مثال دیں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین باتوں کا جواب مطلوب ہے (۱) عبارت پر اعراب
(۲) عبارت کا خلاصہ (۳) اسماء ستہ مکبرہ کی تعریف مع مثال۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال آنفا۔

(۲) عبارت کا خلاصہ:- اس عبارت میں اسماء ستہ مکبرہ کی شرائط اور انکے اعراب کو

بیان کیا گیا ہے۔ تفصیلہ مر فی الشق الثانی من السؤال الاول ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

(۳) اسماء ستہ مکبرہ کی تعریف و مثال:- کما مر فی الشق الثانی من

السؤال الاول ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

﴿الشق الثانی﴾..... (وَيَجُوزُ حَذْفُهُ عِنْدَ وُجُودِ قَرِينَةٍ نَحْوِ السَّمَنِ

مَنْوَانِ بِدَرْهِمٍ وَالْبُرِّ الْكُرْبِسِيِّينَ دِرْهَمًا وَقَدْ يَتَقَدَّمُ الْخَبَرُ عَلَى الْمُبْتَدَأِ وَيَجُوزُ لِلْمُبْتَدَأِ الْوَاحِدُ أَخْبَارًا كَثِيرَةً)

عبارت کا سلیس ترجمہ و تشریح کیجئے اور مثالیں بھی دیجئے۔ عبارت پر اعراب لگائیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور غور طلب ہیں۔ (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) عبارت کی تشریح مع امثلہ (۳) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- اور جائز ہے ضمیر کو حذف کرنا قرینہ کے پائے

جانے کے وقت جیسے السمن منوان بدرهم۔ اور البر الکربستین درهما۔ اور کبھی مقدم ہوتی ہے خبر مبتدا پر اور جائز ہے کہ ایک مبتدا کیلئے متعدد خبریں ہوں۔

(۲) عبارت کی تشریح مع امثلہ:- اس عبارت میں مصنف نے مبتدا و خبر کے متعلق

چند مسائل بیان کیے ہیں۔ (۱) جب مبتدا کی خبر جملہ ہو تو اس خبر کے اندر ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو مبتدا کی طرف لوٹے۔ تو اس کے بارے میں پہلا مسئلہ بیان کیا کہ قرینہ کے پائے جانے کے وقت خبر سے ضمیر کو حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے السمن منوان بدرهم اور البر الکربستین درهما ان دونوں مثالوں میں خبر جملہ واقع ہو رہی ہے اس لیے اس میں ضمیر کا ہونا ضروری ہے مگر قرینہ کی وجہ سے اس ضمیر کو حذف کر دیا گیا ہے وہ قرینہ یہ ہے کہ جو آدمی السمن اور البر کی آواز لگا رہا ہے وہ منوان بدرهم اور الکربستین درهما کے ذریعہ بھاؤ بھی اسی چیز کا بتلا رہا ہے۔ نہ کہ کسی اور چیز کا۔ تو تقدیر عبارت تھی السمن منوان منه بدرهم اور البر الکربمنہ بستین درهما۔ تو قرینہ کی وجہ سے منہ ضمیر کو حذف کر دیا۔

(۲) مبتدا خبر پر مقدم ہوتا ہے دوسرا مسئلہ اس کے بارے میں بیان کیا کہ کبھی ضرورت کی

وجہ سے خبر کو مبتدا پر مقدم بھی کر سکتے ہیں جیسے فی الدار رجل۔

(۳) عام طور پر مبتدا کی ایک ہی خبر ہوتی ہے تیسرا مسئلہ اس کے بارے میں بیان کیا کہ

ایک ہی مبتدا کیلئے متعدد خبریں لانا بھی جائز ہے جیسے زید عالم فاضل حافظ۔

(۳) عبارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال آنفا۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾..... (وَفَائِدَةُ النَّعْتِ تَخْصِيصُ الْمُبْعُوثِ إِنْ كَانَ نَكْرًا

تَبَيَّنَ نَحْوُ جَاءَ نِي رَجُلٍ عَالِمٍ وَتَوْضِيحُهُ إِنْ كَانَا مَعْرِفَتَيْنِ نَحْوُ جَاءَ نِي زَيْدٍ
الفاضل وقد يكون للتأكيد

عبارت کا سلیس ترجمہ و تشریح کیجئے اور پوری عبارت پر اعراب لگائیے۔ اس عبارت کا تعلق توابع میں سے کس تابع سے ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور قابل التفات ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت پر اعراب (۴) مذکورہ عبارت کے تابع کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- اور نعت کا فائدہ منعت کی تخصیص ہے اگر وہ دونوں نکرہ ہوں جیسے جاء نی رجل عالم اور منعت کی توضیح ہے اگر وہ دونوں معرفہ ہوں جیسے جاء نی زيد الفاضل اور کبھی نعت تاکید کیلئے بھی ہوتی ہے۔

(۲) عبارت کی تشریح:- مذکورہ عبارت میں مصنف نعت (صفت) کو ذکر کرنے کے فوائد بیان کر رہے ہیں کہ جب منعت (موصوف) کے بعد نعت کو ذکر کیا جائے تو اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔ تو عبارت کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر نعت اور منعت دونوں نکرہ ہوں تو نعت کا فائدہ منعت میں تخصیص پیدا کرنا ہے یعنی منعت کے افراد میں سے بعض افراد کو خاص کرنا ہے جیسے جاء نی رجل عالم۔ اس میں رجل تمام مردوں کو شامل تھا عالم نعت نے اس میں سے اہل علم کو خاص کر دیا کہ آنے والا عالم ہے جاہل نہیں۔ اور اگر نعت اور منعت دونوں معرفہ ہوں تو نعت کا فائدہ توضیح ہوگا یعنی منعت کی وضاحت کرنا مقصود ہوگا جیسے جاء نی زيد الفاضل اس میں الفاضل نعت کو ذکر کرنے سے قبل ابہام تھا کہ نامعلوم کونسا زید آیا ہے تو فاضل سے اس کی وضاحت ہوگی کہ جو زید فاضل ہے وہ آیا ہے کوئی اور نہیں۔ اور کبھی نعت ان فوائد کے علاوہ تاکید کیلئے بھی آتی ہے جیسے نفخة واحدة۔ اس میں واحدة تاکید کیلئے ہے کیونکہ وحدت نفخة کی تاء سے پہلے ہی مفہوم ہو رہی ہے۔

(۳) عبارت پر اعراب:- کما مرّ فی السؤال آیفأ۔

(۴) مذکورہ عبارت کے تابع کے نشاندہی:- مذکورہ عبارت کا تعلق توابع کی اقسام

میں سے نعت سے ہے۔

﴿الشق الثاني﴾ (واعلم انه اذا اريد اضافة مثنى الى المثنى يعبر

عن الاول بلفظ الجمع كقوله تعالى فقد صغت قلوبكما وفاقطعوا ايديهما)
ترجمہ و مطلب بیان کیجیے۔ اس قاعدہ میں لفظ اول کو جمع کے ساتھ لانے کی کیا وجہ ہے
وضاحت کیجیے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) عبارت کا مطلب (۳) ضابطہ میں لفظ اول کو جمع لانے کی وجہ۔

﴿جواب﴾ (۱-۲) عبارت کا ترجمہ و عبارت کا مطلب :- كما امر في الشق

الثاني من السؤال الثاني ۱۴۲۵ھ۔

(۳) ضابطہ میں لفظ اول کو جمع لانے کی وجہ :- وجہ یہ ہے کہ جن دو چیزوں میں

اتصال قوی ہو ان میں مماثلین کا جمع ہونا ناپسند سمجھا جاتا ہے۔ چونکہ اضافت لفظی میں مضاف اور
مضاف الیہ کے درمیان اتصال قوی پایا جاتا ہے لفظاً بھی اور معنی بھی لفظاً تو اس طرح کہ مضاف کا
لفظ مضاف الیہ کے لفظ کے ساتھ متصل ہوتا ہے اور معنی اس طرح کہ مضاف کا معنی مضاف الیہ کا
جزو ہوتا ہے۔ اس لیے اس میں دو تشبیہ کا جمع ہونا ناپسند ہے اور تشبیہ کے چھوڑ دینے سے التباس بھی
لازم نہیں آتا۔ اور اضافت معنوی کو اضافت لفظی پر محمول کیا گیا ہے۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾ (حُرُوفُ الْجَزْرِ حُرُوفٌ وَصُغَتْ لِإِفْضَاءِ الْفِعْلِ

أَوْ شَبَّهَهُ أَوْ مَعْنَى الْفِعْلِ إِلَى مَا تَلِيهِ نَحْوُ مَرَرْتُ بَرِيدٍ وَأَنَا مَارٌّ بِرِيدٍ وَهَذَا فِي
الدَّارِ أَبُوكَ)

عبارت کا ترجمہ و تشریح کریں۔ عبارت پر اعراب لگائیں۔ آخری مثال کی نحوی ترکیب کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور کا حل مطلوب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) عبارت کی تشریح (۳) عبارت پر اعراب (۴) آخری مثال کی ترکیب۔

﴿جواب﴾ کما مر فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔
 ﴿الشق الثانی﴾..... حروف تھضیض کن کو کہتے ہیں اور وہ کتنے ہیں۔ انکی ایک ایک مثال دیجئے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور قابل التفات ہیں (۱) حروف تھضیض کی تعریف (۲) حروف تھضیض کی تعداد (۳) حروف تھضیض کی امثله۔
 ﴿جواب﴾ (۱) حروف تھضیض کی تعریف :- حروف تھضیض وہ حروف کہلاتے ہیں جو مضارع پر داخل ہوں تو فعل پر براہیختہ کریں اور اگر ماضی پر داخل ہوں تو فعل کے ترک پر ملامت کریں جیسے هَلَا تَاكُلُ - هَلَا ضَرِبْتَ -
 (۲) حروف تھضیض کی تعداد :- حروف تھضیض چار ہیں هَلَا - اَلَا - لَوْمًا - لَوْلَا -
 (۳) حروف تھضیض کی امثله :- هَلَا تَاكُلُ - اَلَا تَضْرِبُ زَيْدًا - لَوْمًا تَنْظُرُ - لَوْلَا تَمْشِي -

الورقة الخامسة في النحو

السؤال الاول ﴿ ۱۴۱۸ ھ ﴾

﴿الشق الاول﴾..... اَلْفَاعِلُ كُلُّ اِسْمٍ قَبْلَهُ فِعْلٌ اَوْ صِفَةٌ اُسْنَدٌ اِلَيْهِ عَلٰى مَعْنٰى اَنَّهُ قَامَ بِهِ لَا وَقَعَ عَلَيْهِ نَحْوُ قَامَ زَيْدٌ وَزَيْدٌ ضَارِبٌ اَبُوهُ عَمْرُوًا
 عبارت پر اعراب لگائیں۔ عبارت کا خلاصہ بیان کریں۔ خط کشیدہ قید کا کیا فائدہ ہے۔
 (خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) عبارت کا خلاصہ (۳) خط کشیدہ قید کا فائدہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب :- کما مر فی السؤال اِنْقَابًا۔
 (۲) عبارت کا خلاصہ :- اس عبارت میں فاعل کی تعریف اور امثله سے انکی وضاحت بیان کی گئی ہے۔ جس کا حاصل یہ ہے کہ فاعل ہر وہ اسم ہے جس سے پہلے فعل یا صفت کا صیغہ ہو اور وہ فعل یا صفت کا صیغہ اس اسم کی طرف مسند ہو یا بن طور کہ وہ اس اسم کے ساتھ قائم ہو۔ اس اسم پر

واقع نہ ہو۔ جیسے قدام زید۔ یہ فاعل سے قبل فعل کی مثال ہے اور زید ضارب ابوہ عمروا فاعل سے قبل صفت کے صیغہ کی مثال ہے اور یہ فعل اور صفت کا صیغہ فاعل کے ساتھ قائم ہیں اس پر واقع نہیں ہیں۔

(۳) خط کشیدہ قید کا فائدہ:- لا وقع علیہ کی قید سے مصنف کی غرض مفعول مالم۔ اسم فاعلہ (تابع فاعل) کو فاعل کی تعریف سے خارج کرنا ہے کیونکہ وہ بھی اسم ہوتا ہے اس سے قبل بھی فعل یا صفت کا صیغہ ہوتا ہے اور وہ اس کی طرف منسوب بھی ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ قائم نہیں ہوتا بلکہ اس پر واقع ہوتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... (هَذَا إِذَا كَانَ الْفَعْلُ مُسْنَدًا إِلَى الْمَظْهَرِ وَإِنْ كَانَ مُسْنَدًا إِلَى الْمُضْمَرِ آتَتْ أَبَدًا نَحْوُ الشَّمْسِ طَلَعَتْ)

اعراب لگائیں۔ بتائیں کہ فعل کو مؤنث لانے کیلئے کتنی اور کونسی شرائط ہیں۔ کن صورتوں میں مؤنث لانا ضروری ہے اور کن صورتوں میں جائز ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں پانچ امور کا حل مطلوب ہیں (۱) عبارت پر اعراب (۲) فعل کو مؤنث لانے کی شرائط کی تعداد (۳) شرائط کی نشاندہی (۴) وجوبی طور پر فعل کو مؤنث لانے کی صورتوں کی نشاندہی (۵) جوازی طور پر فعل کو مؤنث لانے کی صورتوں کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت پر اعراب:- کما مر فی السؤال آتفا۔

(۲-۳) فعل کو مؤنث لانے کی شرائط کی تعداد و نشاندہی:- فاعل کے فعل کو مؤنث لانے کی چھ شرائط ہیں اگر ان میں سے کوئی ایک شرط بھی پائی جائے تو فعل کو مؤنث لایا جائے گا۔ (۱) فاعل مؤنث حقیقی مظہر ہو (۲) فاعل مؤنث حقیقی مضمر ہو (۳) فاعل مؤنث غیر حقیقی مضمر ہو۔ (۴) فاعل مؤنث غیر حقیقی مظہر ہو۔ (۵) فاعل جمع تکسیر مظہر ہو۔ (۶) فاعل جمع تکسیر مضمر ہو۔ (۴-۵) وجوبی و جوازی طور پر فعل کو مؤنث لانے کی صورتوں کی نشاندہی:-

کما مر فی الشق الاول من السؤال الثانی ۱۴۲۴ ھ ضمنی۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾ (الف) (واعلم ان المعطوف فی حکم المعطوف
علیه اعنی اذا کان الاول صفة لشیئی او خبر الامر او صلة او حالا فالثانی
کذلک ایضاً)

(ب) (والضابطة فيه انه حيث يجوز ان يقام المعطوف مقام
المعطوف عليه جاز العطف وحيث لا فلا)

(ج) (والعطف على معمولي عاملين مختلفين جائز ان كان المعطوف
عليه مجزوراً مقدماً و المعطوف كذلك)

عبارت کے تین حصے ہیں ہر حصہ کے مفہوم کو امثلہ کے ساتھ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک امر ہی توجہ طلب ہے عبارت کا مفہوم مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ عبارت کا مفہوم مع امثلہ (الف ب)۔ کما مر فی الشق

الثانی من السوال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

(ج)۔ عبارت کے تیسرے حصہ کا حاصل یہ ہے کہ ایک ہی جگہ پر دو مختلف عاملوں کے دو
مختلف معمولوں پر دو اسموں کا عطف کرنا جائز ہے۔ بشرطیکہ معطوف علیہ مجرور مقدم ہو معطوف علیہ
منصوب و مرفوع پر اور معطوف بھی اسی طرح ہو یعنی اس میں بھی معطوف مجرور مقدم ہو معطوف
منصوب و مرفوع پر جیسے فی الدار زید و الحجرۃ عفرۃ۔ اس مثال میں الدار اور زید دو
مختلف عاملوں کے دو مختلف معمول ہیں الدار کا عامل فی جارہ ہے اور زید کا عامل ابتدا (عامل رافع)
ہے اور انہیں شرط بھی پائی جا رہی ہے کہ معطوف علیہ مجرور (الدار) مقدم ہے معطوف علیہ مرفوع
(زید) پر اب ان پر دو مختلف اسم الحجرۃ اور عمر کا عطف کرنا درست ہے اسلئے کہ انہیں بھی شرط
موجود ہے کہ معطوف مجرور (الحجرۃ) مقدم ہے معطوف مرفوع عمر پر تو یہ دو مختلف عاملوں کے دو
مختلف معمولوں پر دو مختلف اسموں کا عطف کرنا درست ہوا۔

﴿الشق الثاني﴾..... (اسم الفاعل اسم مشتق من فعل ليدل على من

قام به الفعل بمعنى الحدث)

اسم فاعل کی تعریف لکھیں۔ اسم فاعل کے صیغے کیسے بنائے جاتے ہیں۔ اسم فاعل کا عمل اور عمل کی شرائط کیا ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں چار امور کا حل طلب کیا گیا ہے (۱) اسم فاعل کی تعریف (۲) اسم فاعل بنانے کا طریقہ (۳) اسم فاعل کا عمل (۴) اسم فاعل کے عمل کی شرائط۔

﴿جواب﴾ كما مرّ في الشق الثاني من السؤال الاول ۱۴۲۱ھ۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾..... المنصوب عامله خمسة احرف۔

جو حروف فعل کو نصب دیتے ہیں انہیں بیان کرنے کے بعد بتائیں کہ ان کتنی جگہ مقدر ہو کر فعل کو نصب دیتا ہے ہر ایک کی مثال بھی تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر قابل التفات ہیں (۱) حروف نواصب کی نشاندہی (۲) ان ناصب کے مقدر ہونے کے مقامات مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) حروف نواصب کی نشاندہی: حروف ناصب چار ہیں (۱) اَنْ (۲) لَنْ (۳) كَيْ (۴) اِذَنْ۔

(۲) اَنْ ناصب کے مقدر ہونے کے مقامات کی نشاندہی مع امثلہ: اَنْ ناصب سات جگہ مقدر ہو کر فعل کو نصب دیتا ہے۔ (۱) حتی کے بعد جیسے اسلمت حتى ادخل الجنة (۲) اس لام کے بعد جولا م کے معنی میں ہو جیسے قام زيد ليذهب (۳) لام محمد کے بعد یعنی جولا م کا ن منفیہ کے بعد ہو جیسے ما كان الله ليعذبهم (۴) جو فامر۔ نہی۔ نفی۔ تمنی۔ عرض استفہام کے بعد واقع ہو اس فاعل کے بعد بھی اَنْ مقدر ہوتا ہے امر کی مثال اسلم فتسلم۔ نہی کی مثال لا تعص فتعذب۔ نفی کی مثال ماترورنا فنكرمك۔ تمنی کی مثال ليت لي مالا فانفق۔ عرض کی مثال الاتنزل بنا فتصيب خيرا۔ استفہام کی مثال هل تعلم

فتنحو۔ (۵) جو واؤ مذکورہ چھ چیزوں کے بعد واقع ہو اس واؤ کے بعد بھی ان مقدر ہوتا ہے۔ اس کی امثلہ بھی یہی ہیں۔ صرف فاک کی جگہ پر واؤ کو ذکر کر دیا جائے۔ (۶) اس واؤ کے بعد جو اِلا آن یا الی آن کے معنی میں ہو جیسے لاحتسبناک او تعطينی حقی۔ (۷) واؤ عاطفہ کے بعد بشرطیکہ معطوف علیہ اسم صریح ہو جیسے اعجبنی قیامک وتخرج۔

﴿الشق الثانی﴾..... حرف توقع کا دوسرا نام کیا ہے یہ کتنے معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ امثلہ کے ساتھ وضاحت کریں۔ نیز شعر پر اعراب لگائیں ترجمہ کریں، مثل لہ کی وضاحت کریں۔
يَسْرُ الْمَرْءُ مَا ذَهَبَ اللَّيَالِي وَكَانَ ذَهَابُهُنَّ لَهُ ذَهَابًا
(خلاصہ سوال) اس سوال میں درج ذیل امور حل طلب ہیں (۱) حرف توقع کا دوسرا نام (۲) حروف توقع کے معانی مع امثلہ (۳) شعر پر اعراب (۴) شعر کا ترجمہ (۵) شعر کے مثل لہ کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) حرف توقع کا دوسرا نام: حرف توقع کا دوسرا نام حرف تقریب ہے کیونکہ یہ ماضی کو حال کے قریب کر دیتا ہے۔

(۲) حرف توقع کے معانی مع امثلہ:۔ (۱) قد جب ماضی پر داخل ہو تو قرب والا معنی ادا کرتا ہے جیسے قد ركب الامير (۲) کبھی ماضی پر داخل ہو کر تاکید والا معنی بھی ادا کرتا ہے جیسے هل قام زيد کے جواب میں کہا جائے قد قام زيد (۳) جب فعل مضارع پر داخل ہو تو تقلیل والا معنی ادا کرتا ہے جیسے ان الكذوب قد يصدق (۴) کبھی فعل مضارع پر داخل ہو کر تحقیق والا معنی بھی ادا کرتا ہے جیسے قد يعلم الله المعوقين۔

(۳) شعر پر اعراب:۔ کما مرّ فی السؤال آتفا۔

(۴) شعر کا ترجمہ:۔ خوش کرتا ہے آدمی کو راتوں کا گزرنہ۔ حالانکہ راتوں کا گزرنہ اسی کا

گزرنا ہے۔

(۵) شعر کے مثل لہ کی نشاندہی:۔ اس ما کی مثال ہے جو فعل کو مصدر کے معنی میں

کر دیتا ہے۔

الورقة الخامسة في النحو

﴿السؤال الاول﴾ ١٤١٧ھ

﴿الشق الاول﴾ مسائلها ثمانية عشر: صفت مشبہ کے اٹھارہ مسائل ہیں ایک مثالی نقشہ بنا کر صرف یہ بتاؤ کہ انہیں ممتنع - مختلف فیہ - قبیح - حسن - احسن کون ہیں تفصیل میں نہ جائیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں صفت مشبہ کے اٹھارہ مسائل کی وضاحت نقشہ کی مدد سے اور ممتنع و مختلف فیہ وغیرہ صورتوں کی نشاندہی مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثانی ١٤٢٣ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ افعال مدح و ذم کا فاعل کتنے طریقوں پر استعمال ہوتا ہے جب انکا فاعل مضمّر ہوتا ہے تو اس کی تمیز دو قسم کی ہوتی ہے۔ بتائیے وہ کونسی ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو باتوں کا جواب مطلوب ہے (۱) افعال مدح و ذم کے فاعل کے استعمال کے طریقوں کی تعداد (۲) فاعل مضمّر ہونے کی صورت میں دو قسم کی تمیز کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) افعال مدح و ذم کے فاعل کے استعمال کے طریقوں کی تعداد:-

افعال مدح و ذم کا فاعل تین طریقوں پر استعمال ہوتا ہے۔

۱۔ کبھی اس کا فاعل اسم معرف باللام ہوتا ہے جیسے نعم الرجل زید۔

۲۔ کبھی اس کا فاعل معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے جیسے نعم غلام الرجل زید۔

۳۔ کبھی اس کا فاعل ضمیر ہوتا ہے۔

(۲) فاعل مضمّر ہونے کی صورت میں تمیز کی نشاندہی:- جب اس کا فاعل مضمّر

ہو تو اس کی تمیز کا لانا ضروری ہے اور وہ تمیز دو طرح کی ہوتی ہے۔ (۱) اس کی تمیز نکرہ منصوبہ کے

ساتھ ہوگی۔ جیسے نعم رجلاً زید۔ (۲) اس کی تمیز ما کے ساتھ لائی جائے گی جو شیعناً کے

معنی میں ہوگی۔ جیسے فینعمنا ہی اصل میں تھا نفعنا ماہی۔ پہلی میم کو ساکن کر کے دوسری میم

میں ادغام کر دیا پھر اجتماع ساکنین ہوا عین اور ميم کے درمیان عین کو کسرہ دید یا فین عَمَّا ہو گیا
فَنِعْمًا ہی کا معنی ہوگا نِعَمَ شَيْئًا ہی۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ بتائیے کہ منادی کب معنی برضم ہوتا ہے اور کب مجرور ہوتا ہے
اور کب منصوب ہوتا ہے مثالوں کے ساتھ بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر کا حل مطلوب ہے کہ منادی کے معنی برضم و
مجرور و منصوب ہونے کے مقامات کی نشاندہی مع امثلہ کریں۔

﴿جواب﴾ كما مرّ في الشق الاول من السؤال الثاني ۱۴۲۲ھ۔

﴿الشق الثاني﴾ مندرجہ ذیل چیزوں کی تعریف بیان کریں۔

حال، مفعول له، مفعول معه، مفعول فيه، مفعول مطلق۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی چیز مطلوب ہے کہ مذکورہ اشیاء کی تعریف کریں۔

﴿جواب﴾ مذکورہ اشیاء کی تعریف: حال، كما مرّ في الشق الثاني من

السؤال الاول ۱۴۲۲ھ۔

مفعول له - مفعول له وہ اسم ہے جس کی وجہ سے فعل مذکور (جو اس سے قبل موجود ہے)

واقع ہوا ہو یعنی جو اسم فعل مذکور کا سبب بنا ہو جیسے ضربتہ ناديباً اس میں تادياً مفعول له ہے

کہ اس کی وجہ سے ضرب والا فعل واقع ہوا ہے۔ مفعول معه - كما مرّ في الشق الاول

من السؤال الثاني ۱۴۲۰ھ۔ مفعول فيه - مفعول فيه وہ اسم ہے جس میں فعل مذکور واقع

ہوا ہو خواہ وہ زمان ہو یا مکان ہو زمان کی مثال صليت يوم الجمعة۔ مکان کی مثال صليت

في المسجد۔ مفعول مطلق - مفعول مطلق وہ مصدر ہے جو فعل مذکور کے معنی میں ہو۔ خواہ

اس فعل کے مادہ سے ہو یا نہ ہو۔ فعل مذکور کے مادہ سے ہو اس کی مثال ضربت ضرباً۔ فعل

مذکور کے مادہ سے نہ ہو فقط ہم معنی ہو اس کی مثال قعدت جلوساً۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ عطف بیان کی تعریف اور مثال بیان کرنے کے بعد ولا یتبس بالبدل لفظاً فی مثل قول الشاعر۔

انا ابن التارك البكرى بشر
عليه الطير ترقبه وقوعا
کی مکمل تشریح کیجئے اور شعر کا مطلب لکھیے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے (۱) عطف بیان کی تعریف مع مثال (۲) عبارت کی تشریح (۳) شعر کا مطلب۔

﴿جواب﴾ کما مر فی الشق الاول من السؤال الثاني ۱۴۲۵ھ وفی الشق الثاني من السؤال الثاني ۱۴۲۱ھ۔

﴿الشق الثاني﴾ اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب اور مثالیں تحریر کیجئے۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی چیز طلب کی گئی ہے کہ اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ بیان کریں۔

﴿جواب﴾ (۱) اسماء ستہ مکبرہ کا اعراب مع امثلہ۔ کما مر فی الشق الثاني من السؤال الاول ۱۴۲۴ھ ضمنی۔



يَا حَيُّ بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ يَا قَيُّومُ

منطق

تيسير المنطق
ايساغوجي
مرقات

الورقة السادسة في المنطق

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ علم منطق کی تعریف، موضوع اور غرض و غایہ تحریر کریں کلی ذاتی و کلی عرضی کی تعریف کریں اور دونوں میں فرق مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) علم منطق کی تعریف، موضوع، غرض و غایہ (۲) کلی ذاتی و عرضی کی تعریف (۳) کلی ذاتی و عرضی میں فرق بالامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) علم منطق کی تعریف، موضوع، غرض و غایہ:۔ تعریف ہو علم بقوانين تعصم مراعاتها الذهن عن الخطاء في الفكر، کہ منطق ایسے قوانین کا علم ہے جنکی رعایت کرنا ذہن کو فکر میں واقع ہونے والی غلطی سے بچاتا ہے۔ موضوع وہ معلوم شدہ تصورات و تصدیقات جن سے نامعلوم تصور و تصدیق کا علم حاصل ہو غرض و غایہ معلومات کو ترتیب دینے میں ذہن کو غلطی سے بچانا۔

(۲-۳) کلی ذاتی و عرضی کی تعریف و فرق بالامثلہ:۔ کلی ذاتی وہ کلی ہے جو اپنی جزئیات کی عین حقیقت ہو یا حقیقت کا جزء ہو اول کی مثال انسان ہے کہ وہ اپنی جزئیات زید، بکر خالد کی پوری حقیقت ہے اور ثانی کی مثال حیوان ہے کہ وہ اپنی جزئیات انسان، فرس، بقر کی حقیقت کا جزء ہے۔

کلی عرضی وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو کر ان کو لاحق ہو جیسے ضاحک اپنے افراد زید بکر خالد کی حقیقت سے خارج ہو کر اس کو لاحق ہے کیونکہ انسان کی حقیقت صرف حیوان ناطق ہے، ضاحک حقیقت سے خارج ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ (حجت، قضیہ، حملیہ، شرطیہ، موجبہ، سالبہ، موضوع، محمول) اصطلاحات مذکورہ میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال ذکر کریں اور بتائیں کہ حملیہ کی کتنی قسمیں ہیں۔ تمام اقسام کو مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں سائل تین امور کا طالب ہے (۱) اصطلاحات مذکورہ کی

تعریف مع الامثله (۲) قضیہ حملیہ کی اقسام (۳) حملیہ کی اقسام کی تعریف مع الامثله۔

﴿جواب﴾ (۱) اصطلاحات مذکورہ کی تعریف مع الامثله:۔ حجت وہ معلوم

شدہ تصدیقات جن کو ترتیب دینے سے کسی نامعلوم تصدیق کا علم ہو مثلاً النعالم متغیر وکل متغیر حادث فالعالم حادث اس میں اول دو تصدیقات کو ترتیب دیا تو تیسرے نامعلوم تصدیق کا علم ہوا۔ قضیہ وہ قول جس میں صدق و کذب کا احتمال ہو جیسے جاء زید اس میں صدق و کذب دونوں احتمال میں ممکن ہے کہ زید آیا ہو اور ممکن ہے کہ زید نہ آیا ہو۔

حملیہ وہ قضیہ جس میں ایک شئی کو دوسری شئی کیلئے ثابت کرنے کا یا ایک شئی کو دوسری شئی سے نفی کا حکم لگایا گیا ہو جیسے زید قائم میں زید کیلئے قیام کے ثبوت کا حکم ہے اور زید لیس بقائم میں زید سے قیام کی نفی کا حکم لگایا گیا ہے۔

شرطیہ وہ قضیہ ہے جس میں ثبوت شئی یا نفی شئی عن شئی کا حکم نہ ہو بلکہ دو قضیوں سے ملکر بنے۔ جیسے ان كانت الشمس طالعة فالنهار موجود۔

موجبہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں ایک شئی کو دوسری شئی کیلئے ثابت کرنے کا حکم لگایا گیا ہو جیسے زید قائم اس میں قیام کو زید کیلئے ثابت کیا گیا ہے۔

سالبہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس میں ایک شئی کی دوسری شئی سے نفی کا حکم لگایا گیا ہو جیسے زید لیس بقائم اس میں قیام کی زید سے نفی کی گئی ہے۔

موضوع قضیہ حملیہ کے جزاء اول کو موضوع کہتے ہیں جیسے زید عالم میں زید موضوع ہے۔

محمول قضیہ حملیہ کے جزاء ثانی کو محمول کہتے ہیں جیسے زید عالم میں عالم محمول ہے۔

(۲) قضیہ حملیہ کی اقسام:۔ موضوع کے اعتبار سے قضیہ حملیہ کی چار اقسام ہیں۔

شخصیہ طبعیہ، محصورہ، مہملہ۔

(۳) حملیہ کی اقسام کی تعریف مع الامثله:۔ شخصیہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا

موضوع شخص معین ہو جیسے زید قائم۔

طبعیہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کی حقیقت پر ہو نہ کہ افراد پر جیسے

الصبر مفتاح الفرج۔

محصورہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کے افراد پر ہو جنکی تعداد کلا یا بعضاً بیان کی گئی ہو جیسے تمام انسان جاندار ہیں یا بعض حیوان انسان ہیں۔
مہملہ وہ قضیہ حملیہ ہے جس کا موضوع کلی ہو اور حکم کلی کے افراد پر ہو جن کی تعداد کلا یا بعضاً بیان نہ کی گئی ہو جیسے انسان محنتی ہیں اس میں یہ نہیں بتلایا کہ تمام انسان محنتی ہیں یا بعض۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾..... (فالمفرد اما کلی وهو الذی لا یمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشریکة فیہ کالانسان واما جزئی وهو الذی یمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشریکة فیہ کزید)

مفرد کی تعریف و اقسام مع امثلہ تحریر کریں۔ عبارت مذکورہ کا مطلب واضح کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے (۱) مفرد کی تعریف
(۲) مفرد کی اقسام مع امثلہ (۳) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) مفرد کی تعریف:- وہ لفظ جس کے جزء سے معنی کے جزء پر دلالت کا قصد نہ ہو جیسے ہمزہ استفہام۔

(۲) مفرد کی اقسام مع امثلہ:- مفرد کی چار اقسام ہیں (۱) لفظ کا جزء نہ ہو جیسے ہمزہ استفہام اس کا کوئی جزء نہیں۔ (۲) لفظ کا جزء ہو معنی دار نہ ہو جیسے انسان لفظ کے اجزاء ہیں الف، نون، سین، الف، نون، مگر معنی دار نہیں (۳) لفظ کا جزء ہو معنی دار بھی ہو مگر معنی مقصودی کے جزء پر دلالت نہ ہو جیسے خلیل الرحمن جب کسی کا نام ہو لفظ کے اجزاء ہیں خلیل، رحمن، معنی دار بھی ہیں، خلیل کا معنی دوست اور رحمن کا معنی بہت رحم کرنے والا۔ مگر نام رکھتے وقت یہ معنی مقصود نہیں ہوتا۔ بلکہ فقط معنی علمی مقصود ہوتا ہے۔ (۴) لفظ کا جزء ہو معنی دار بھی ہو معنی مقصودی کے جزء پر دلالت بھی کرتا ہو مگر دلالت کا قصد نہ کیا گیا ہو جیسے حیوان ناطق جب کسی کا نام ہو اس لیے کہ لفظ کا جزء بھی ہے۔ حیوان اور ناطق، معنی دار بھی ہے حیوان کا معنی جاندار اور ناطق کا معنی عقلمند اور معنی مقصودی کے

جزء پر دلالت بھی ہے کیونکہ اس شخص کی حقیقت حیوان مطلق ہی ہے مگر نام رکھتے وقت اس دلالت کا ارادہ نہیں کیا گیا۔

(۳) عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں مصنف کی غرض مفرد کی قسموں کو بیان کرنا ہے کہ مفرد کی دو قسمیں ہیں (۱) کلی (۲) جزئی۔ اس کے بعد ہر ایک کی تعریف بیان کی ہے جس کا حاصل یہ ہے۔

کلی:۔ وہ مفہوم ہے کہ اس کا نفس تصور اس میں شرکت کے واقع ہونے سے مانع نہ ہو جیسے انسان اس کا تصور اس میں شرکت سے مانع نہیں ہے۔

جزئی:۔ وہ مفہوم ہے کہ اس کا نفس تصور اس میں شرکت سے مانع ہو جیسے زید اس کا تصور اس میں شرکت سے مانع ہے۔

❖ الشق الثانی ❖ اولیات، فطریات، حدسیات، مشاہدات، تجربات اور متواترات میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں نیز قیاس برہانی کی تعریف و مثال ذکر کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) مذکورہ قضایا کی تعریف مع امثلہ
(۲) قیاس برہانی کی تعریف و مثال

❖ جواب ❖ (۱) مذکورہ قضایا کی تعریف مع امثلہ:۔ اولیات۔ وہ قضایا ہیں کہ موضوع و محمول کے ذہن میں آنے سے ہی عقل ان کو تسلیم کر لے کسی دلیل کی ضرورت نہ ہو جیسے کل اپنے جزء سے بڑا ہوتا ہے۔

فطریات:۔ وہ قضایا ہیں کہ جب وہ ذہن میں آویں تو ان کی دلیل ذہن سے غائب نہ ہو جیسے چار جفت ہے اور تین طاق ہے چار کے جفت ہونے کی دلیل اس کے ساتھ ذہن میں آتی ہے کہ یہ دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

حدسیات:۔ وہ قضایا ہیں کہ جنگلی دلیلوں کی طرف ذہن جاوے مگر صغریٰ کبریٰ کو ترتیب دینے کی ضرورت نہ ہو جیسے کسی نے مفتی سے پوچھا کہ چوہا کنویں میں گر پڑا ہے تو کتنے ڈول نکالیں تو اس نے فوراً بغیر صغریٰ کبریٰ کو ملائے فوراً کہا کہ تیس ڈول نکالے جائیں۔

مشاہدات :- وہ قضایا ہیں کہ جن میں حکم حواس ظاہرہ یا باطنہ کے ذریعہ سے لگایا جاوے جیسے سورج روشن ہے سورج پر روشن ہونے کا حکم آنکھ کے ذریعہ سے لگایا گیا ہے۔

تجربیات :- وہ قضایا ہیں کہ جن میں بار بار تجربہ کے بعد عقل حکم لگائے جیسے تم نے گل بنفشہ کو کئی بار دیکھا کہ وہ زکام کیلئے نفع کرتا ہے تو تم نے کلی طور پر حکم لگا دیا کہ گل بنفشہ زکام کیلئے نافع ہے۔

متواترات :- وہ قضایا ہیں کہ جن میں حکم اتنی بڑی جماعت کے کہنے یا خبر دینے کی وجہ سے لگایا گیا ہو کہ عقل ان کے جھوٹ پر متفق ہونے کو محال سمجھے جیسے مکرمہ موجود ہے۔

(۶) قیاس برہانی کی تعریف ومثال :- قیاس برہانی وہ قیاس ہے جو مقدمات یقینیہ سے مرکب ہو خواہ وہ مقدمات یقینیہ بدیہی ہوں یا نظری جیسے محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور ہر اللہ کا رسول واجب الاطاعت ہے پس محمد ﷺ واجب الاطاعت ہیں۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۵ھ

﴿الشق الاول﴾ (الدلالة التضمنية والالتزامية لا توجدان بدون المطابقة وذلك لان الجزء لا يتصور بدون الكل وكذا اللازم بدون الملزوم والتابع لا يوجد بدون المتبوع والمتابعة قد توجد بدونهما لجواز ان يوضع اللفظ لمعنى بسيط لاجزاء له ولا لازم له)

عبارت میں مذکورہ دلالت کی تینوں قسموں کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔ اور عبارت کا مطلب وضاحت کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) دلالت کی اقسام ثلاثہ کی تعریف مع امثلہ (۲) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۱) دلالت کی اقسام ثلاثہ کی تعریف مع امثلہ :-

دلالت مطابقی :- وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ اپنے پورے معنی موضوع لہ پر دلالت کرے جیسے لفظ انسان کی دلالت حیوان ناطق کے مجموعہ پر مطابقی ہے۔

دلالت تضمنی :- وہ دلالت لفظیہ ہے جس میں لفظ اپنے معنی موضوع لہ کے جزء پر

دلالت کرے جیسے لفظ انسان کی دلالت فقط حیوان یا فقط ناطق پر تفسمی ہے۔

دلالت التزامی:۔ وہ دلالت لفظیہ وضعیہ ہے جس میں لفظ ایسے معنی خارج پر دلالت

کرے جو معنی موضوع لہ کو لازم ہو جیسے لفظ غمی کی دلالت بصر پر التزامی ہے۔

(۲) عبارت کا مطلب:۔ اس عبارت میں مصنف نے دو دعوے کیے ہیں اول یہ کہ

دلالت تفسمی اور التزامی دلالت مطابقی کے بغیر نہیں پائی جائیں گی گویا دلالت مطابقی، دلالت

تفسمی اور التزامی کو لازم ہے جہاں بھی دلالت تفسمی و التزامی پائی جائیگی وہاں پر دلالت مطابقی

ضرور پائی جائیگی۔ اس لیے کہ مطابقی کل ہے اور تفسمی جزء ہے اور جزء کل کے بغیر نہیں پایا جاتا

اسی طرح لازم بغیر ملزم کے نہیں پایا جاتا ہے اور التزامی لازم ہے اور مطابقی ملزم ہے الغرض

تفسمی اور التزامی (جزء و لازم) تابع ہیں اور مطابقی متبوع ہے اور تابع بغیر متبوع کے نہیں پایا

جاتا، دوم یہ کہ دلالت مطابقی دلالت تفسمی و التزامی کے بغیر بھی پائی جاسکتی ہے اس لیے کہ ممکن ہے

کہ کوئی لفظ ایسا ہو جو معنی بسیط کیلئے موضوع ہو جس کا کوئی جزء اور لازم نہ ہو تو یہاں پر لفظ کی

دلالت مطابقی تو متحقق ہو سکتی ہے مگر تفسمی اور التزامی نہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ (وللفصل نسبة الى النوع فيسمى مقوما

لدخوله في قوام النوع وحقيقته ونسبة الى الجنس فيسمى مقسما لانه يقسم

الجنس ويحصل قسماله كالناطق فهو مقوم للانسان لان الانسان هو

الحيوان الناطق ومقسم للحيوان لان بالناطق حصل للحيوان قسمان

احدهما الحيوان الناطق والآخر الحيوان الغير الناطق)

فصل کی تعریف مع امثلہ بیان کریں عبارت مذکورہ کی واضح تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور کا حل مطلوب ہے۔ (۱) فصل کی تعریف

(۲) فصل کی اقسام مع امثلہ (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) فصل کی تعریف:۔ فصل وہ کل ذاتی ہے جو اجائی شئی ہو فی

ذاتہ کے جواب میں واقع ہو یعنی جب کسی شئی کی ذات اور حقیقت کے بارے میں سوال کیا

جائے تو جو کلی اس کے جواب میں واقع ہو وہ فصل ہے جیسے الانسان ای شئی هو فی ذاته
فیقال حیوان ناطق۔

(۲) فصل کی اقسام: فصل کی دو قسمیں ہیں فصل قریب، فصل بعید۔

فصل قریب: کسی ماہیت کی وہ فصل ہے جو اسے جنس قریب کے مشارکات سے ممتاز
کردے مثلاً ناطق انسان کیلئے فصل قریب ہے کہ جنس قریب یعنی حیوان ہونے میں انسان کے
ساتھ جتنے بھی شریک تھے ناطق نے ان سب سے انسان کو علیحدہ اور ممتاز کر دیا۔

فصل بعید: کسی ماہیت کی وہ فصل ہے جو اسے جنس بعید کے مشارکات سے ممتاز کر دے
جیسے حساس انسان کیلئے فصل بعید ہے کہ جنس بعید یعنی جسم نامی ہونے میں جتنی بھی چیزیں انسان
کے ساتھ شریک تھیں حساس نے ان سب سے انسان کو علیحدہ و ممتاز کر دیا۔

(۳) عبارت کی تشریح: اس عبارت میں مصنف نسبت کے اعتبار سے فصل کی تقسیم
فرما رہے ہیں کہ فصل کی کبھی نوع کی طرف نسبت کیجاتی ہے اور کبھی جنس کی طرف، نوع کی طرف
نسبت کرتے ہوئے اسے مقوم کہتے ہیں اس لیے کہ نوع کی طرف نسبت کرتے ہوئے فصل نوع
کے قوام اور حقیقت میں داخل ہوتی ہے مثلاً ناطق (فصل) کی نسبت انسان (نوع) کی طرف
کریں تو ناطق انسان کی حقیقت اور قوام میں داخل ہونے کی وجہ سے اس کے لیے مقوم ہے۔

فصل کی جنس کی طرف نسبت کرتے ہوئے اسے مقسم کہتے ہیں اس لیے کہ جب فصل کی
نسبت جنس کی جانب کی جائے تو فصل جنس کو تقسیم کر دیتی ہے مثلاً ناطق (فصل) کی نسبت جب
حیوان (جنس) کی طرف کی تو ناطق نے حیوان کو دو قسموں یعنی حیوان ناطق اور حیوان غیر ناطق
میں تقسیم کر دیا۔ اس وجہ سے اسے مقسم کہتے ہیں۔

الورقة السادسة فی المنطق

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ مفرد اور مرکب کی تعریف کریں اور مثالوں سے واضح کریں
مفرد کی کتنی قسمیں ہیں تفصیل سے تحریر کریں نیز بتائیں کہ درج ذیل الفاظ میں کونسا مفرد ہے اور

کونسا مرکب؟ اسلام آباد، عبدالرحمن، رمضان کا روزہ، عصر کی نماز، دہلی کی جامع مسجد خدا کا گھر ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) مفرد و مرکب کی تعریف مع

الامثلہ (۲) مفرد کی اقسام (۳) الفاظ مذکورہ میں مفرد و مرکب کی تعین۔

﴿جواب﴾ (۱) مفرد و مرکب کی تعریف بالامثلہ۔ مفرد:- وہ لفظ کہ جس کے

جزء سے معنی کی جزء پر دلالت کا قصد نہ کیا گیا ہو جیسے ہمزہ استفہام

مرکب:- وہ لفظ کہ جس کے جزء سے معنی کی جزء پر دلالت کا قصد کیا گیا ہو جیسے زید عالم

زید قائم۔

(۲) مفرد کی اقسام:- کما مر فی الشق الاول من السؤال الثاني ۱۴۲۵ھ۔

(۳) الفاظ مذکورہ میں مفرد و مرکب کی تعین:- اسلام آباد، رمضان کا روزہ، عصر کی نماز، دہلی کی جامع مسجد خدا کا گھر ہے۔ مرکب ہے۔

﴿الشق الثاني﴾ جنس قریب جنس بعید، فصل قریب، فصل بعید میں سے ہر ایک

کی تعریف کریں اور مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے جنس قریب و بعید فصل قریب و

بعید کی تعریف مع الامثلہ۔

﴿جواب﴾ جنس قریب:- کسی ماہیت کی وہ جنس ہے کہ اس کی جزئیات میں سے جس

جزئی کو بھی اس ماہیت کے ساتھ ملا کر لفظ ماہو سے سوال کریں تو جواب میں وہی جنس واقع ہو

جیسے حیوان، انسان کی جنس قریب ہے کہ حیوان کی جزئیات میں سے جس جزئی کو بھی انسان کے

ساتھ ملا کر ماہو سے سوال کریں تو جواب میں حیوان ہی آتا ہے مثلاً الانسان والفرس ماہما

یا الانسان والبقر والغنم ماہم تو اب جواب میں حیوان ہی آئے گا۔

جنس بعید:- کسی ماہیت کی وہ جنس ہے کہ اس کی جزئیات میں سے کسی جزئی کو اس

ماہیت کے ساتھ ملا کر ماہو سے سوال کریں تو کبھی تو جواب میں واقع ہو اور کبھی واقع نہ ہو جیسے

جسم نامی انسان کی جنس بعید ہے کہ جسم نامی کی جزئیات میں سے کسی جزئی مثلاً درخت کو ہم انسان

کے ساتھ ملا کر ماہو سے سوال کریں تو جواب میں جسم نامی آتا ہے مگر انسان کے ساتھ جب فرس کو ملا کر سوال کریں تو جواب میں جسم نامی نہیں بلکہ حیوان آتا ہے۔

فصل قریب و فصل بعید: حکما مرفی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ (والاشکال اربعة.....)

اشکال اربعہ میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال ذکر کریں، درج ذیل اصطلاحات کی تشریح کریں حد اوسط، اصغر، اکبر، صغریٰ، کبریٰ۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) اشکال اربعہ کی تعریف مع الامثلہ (۲) اصطلاحات مذکورہ کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) اشکال اربعہ کی تعریف مع الامثلہ۔ شکل اول:۔ وہ شکل جس میں حد اوسط صغریٰ میں محمول اور کبریٰ میں موضوع ہو جیسے العالم متغیر و کل متغیر حادث فالعالم حادث۔

شکل ثانی:۔ وہ شکل کہ جس میں حد اوسط صغریٰ کبریٰ دونوں میں محمول ہو جیسے۔ ہر انسان حیوان ہے، اور کوئی پتھر حیوان نہیں نتیجہ کوئی انسان پتھر نہیں۔

شکل ثالث:۔ وہ شکل کہ جس میں حد اوسط صغریٰ کبریٰ دونوں میں موضوع ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے، بعض انسان کا تب ہیں نتیجہ بعض جاندار کا تب ہیں۔

شکل رابع:۔ وہ شکل کہ جس میں حد اوسط صغریٰ میں موضوع اور کبریٰ میں محمول ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے اور بعض کا تب انسان ہیں نتیجہ بعض جاندار کا تب ہیں۔

(۲) اصطلاحات مذکورہ کی تشریح:۔ حد اوسط قیاس میں جو چیز مکرر ہو، اصغر قیاس سے حاصل ہونے والے نتیجہ کا موضوع اصغر ہے، اکبر نتیجہ کا محمول اکبر ہے صغریٰ قیاس کے جس مقدمہ میں اصغر ہو وہ صغریٰ ہے، کبریٰ قیاس کے جس مقدمہ میں اکبر ہو وہ کبریٰ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ (واما القیاس الاستثنائی فالشرطیۃ

الموضوعة فيه ان كانت متصلة فاستثناء المقدم ينتج عين التالى كقولنا ان كان هذا انسانا فهو حيوان لكنه انسان فيكون حيوانا واستثناء نقيض التالى ينتج نقيض المقدم كقولنا ان كان هذا انسانا فهو حيوان لكنه ليس بحيوان فلا يكون انسانا)

قياس استثنائى كى تعريف كريں عبارت كا ترجمہ كر كے واضح تشریح كريں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال كا حاصل تين امور هيں (۱) قياس استثنائى كى تعريف

(۲) عبارت كا ترجمہ (۳) عبارت كى تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) قياس استثنائى كى تعريف :- وه قياس جود قضيوں سے مركب هو

اور پہلا قضیہ شرطیہ هو اور دونوں قضیوں ميں حرف لكن هو اور نتیجہ یا نقيض نتیجہ اپنی پوری ہیئت اور ترتیب كے ساتھ قياس ميں مذکور هو تو اسے قياس استثنائى كہتے هيں عين نتیجہ كے مذکور هونے كى مثال جيسے اگر زيد انسان هے تو وه حيوان هے ليكن وه انسان هے نتیجہ پس وه حيوان هے نقيض نتیجہ كے مذكور هونے كى مثال جيسے اگر زيد انسان هے تو وه حيوان هے ليكن وه حيوان نهيں نتیجہ پس زيد انسان نهيں۔

(۲) عبارت كا ترجمہ :- قياس استثنائى ميں جو قضیہ شرطیہ هوتا هے اگر وه متصل هو تو عين

مقدم كا استثناء كرنے سے نتیجہ عين تالى آئے گا جيسے ہمارا قول كہ اگر يہ انسان هے تو حيوان بهي هے ليكن وه انسان هے پس وه حيوان هے اور تالى كى نقيض كا استثناء كرنے سے نتیجہ مقدم كى نقيض آئے گا جيسے ہمارا قول كہ اگر يہ انسان هے تو حيوان بهي هے ليكن وه حيوان نهيں هے پس وه انسان نهيں۔

(۳) عبارت كى تشریح :- اس عبارت ميں قياس استثنائى ميں قضیہ متصل هونے كى

صورت ميں جو نتیجہ حاصل هوتا هے اس كو بيان فرما رہے هيں تو فرمایا كہ اگر قياس استثنائى ميں قضیہ متصل هو تو عين مقدم كا استثناء كرنے سے نتیجہ عين تالى آئے گا جيسے ان كاں هذا انسانا فهو حيوان لكنه انسان ميں استثناء عين مقدم هے لہذا نتیجہ بهي عين تالى (فيكون حيوانا) آئے گا اور اگر استثناء تالى كى نقيض كا كريں تو نتیجہ مقدم كى نقيض آئے گا جيسے ان كاں هذا انسانا فهو حيوان لكنه ليس بحيوان ميں استثناء تالى كى نقيض كا هے تو نتیجہ بهي نقيض

مقدم (فہو لیس بانسان) آئیگا۔

انکے علاوہ بقیہ دو صورتیں یعنی نقیض مقدم اور عین تالی کے استثناء سے نتیجہ حاصل نہیں ہوتا۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ

﴿الشق الاول﴾ عکس مستوی کی تعریف کریں، موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ، سالبہ جزئیہ کا عکس مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں۔ (۱) عکس مستوی کی تعریف (۲) مذکورہ قضایا کا عکس بالامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عکس مستوی کی تعریف :- کسی قضیہ کا عکس مستوی یہ ہے کہ اس کے جزء اول کو جزء ثانی اور جزء ثانی کو جزء اول کر دیا جائے بشرطیکہ وہ قضیہ صدق و کذب اور ایجاب و سلب میں اپنی حالت پر برقرار رہے جیسے کل انسان حیوان اس کا عکس بعض حیوان انسان ہے اس میں پہلا قضیہ سچا ہے اور موجبہ ہے تو اس کا عکس بھی سچا اور موجبہ ہے۔ (۲) مذکورہ قضایا کا عکس بالامثلہ :- موجبہ کلیہ کا عکس مستوی موجبہ جزئیہ آتا ہے جیسے کل انسان حیوان کا عکس مستوی بعض حیوان انسان آتا ہے موجبہ جزئیہ کا عکس مستوی بھی موجبہ جزئیہ ہی آتا ہے جیسے بعض انسان حیوان کا عکس مستوی بعض حیوان انسان آتا ہے سالبہ کلیہ کا عکس مستوی سالبہ کلیہ ہی آتا ہے جیسے کوئی انسان پتھر نہیں اس کا عکس مستوی کوئی پتھر انسان نہیں آتا ہے سالبہ جزئیہ کا عکس مستوی لازمی طور پر نہیں آتا کیونکہ اس میں صدق و کذب کے لحاظ سے اختلاف واقع ہو جاتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ استقراء و تمثیل کی تعریف کریں اور ہر ایک کو مثال سے واضح کریں۔ (خلاصہ سوال) اس سوال میں سائل ایک ہی امر کا طالب ہے استقراء و تمثیل کی تعریف

بالامثلہ۔

﴿جواب﴾ استقراء کسی کلی کی بہت ساری جزئیات میں کوئی خاص بات دیکھ کر اس خاص بات کا حکم کلی کے تمام افراد پر لگا دینا استقراء کہلاتا ہے جیسے مثلاً ملتان کی ایک کلی ہے آپنے بہت

سے ملتانوں سے ملاقات کی تو انہیں خوش اخلاق پایا تو آپ نے پوری کھلی یعنی تمام ملتانوں پر حکم لگا دیا کہ ملتانوں خوش اخلاق ہیں۔

تمثیل :- ایک جزئی کے حکم کو دوسری جزئی میں ثابت کرنا ان کے درمیان کسی علت مشترکہ کی بناء پر یعنی کسی خاص جزئی میں کسی علت کی وجہ سے کوئی حکم پایا گیا پھر وہی علت کسی دوسری جزئی میں بھی پائی گئی تو اس علت مشترکہ کی بناء پر پہلی جزئی کا حکم دوسری جزئی میں ثابت کرنا تمثیل کہلاتا ہے مثلاً شراب حرام ہے۔ آپ نے اس کی حرمت کی وجہ تلاش کی تو معلوم ہوا کہ حرمت کی علت نشہ ہے پھر یہی وجہ آپ کو بھنگ میں بھی ملی تو آپ نے علت مشترکہ (نشہ) کی بناء پر حرمت کا حکم بھنگ میں بھی لگا دیا۔

فائدہ :- اسی تمثیل کو فقہاء کی اصطلاح میں قیاس کہتے ہیں۔

الورقة السادسة فی المنطق

السؤال الاول ﴿ ۱۴۲۴ ھ ضمنی ﴾

﴿ الشق الاول ﴾ شرطیہ متصلہ شرطیہ منفصلہ، متصلہ لزومیہ، متصلہ اتفاقیہ کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے مذکورہ قضایا کی تعریف مع الامثلہ۔
﴿ جواب ﴾ مذکورہ قضایا کی تعریف بالا مثلہ :- شرطیہ متصلہ وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں دو قضیوں اور نسبتوں کے درمیان اتصال یا عدم اتصال کا حکم ہو جیسے اگر سورج نکلا ہے تو دن موجود ہے اس میں طلوع شمس اور وجود نہار کے درمیان اتصال کا حکم ہے اسے موجبہ متصلہ کہتے ہیں اور ایسی بات نہیں کہ اگر سورج نکلا ہے تو رات موجود ہے اس میں طلوع شمس اور وجود لیل کے درمیان عدم اتصال کا حکم ہے اسے سالبہ متصلہ کہتے ہیں۔

شرطیہ منفصلہ :- وہ قضیہ شرطیہ ہے جس میں دو نسبتوں کے درمیان جدائی کے ثبوت یا جدائی کی نفی کا حکم لگایا گیا ہو جیسے انسان نیک بخت ہے یا بد بخت اس میں دو نسبتوں کے درمیان جدائی کے ثبوت کا حکم ہے اسے موجبہ منفصلہ کہتے ہیں۔ اور ایسا نہیں کہ زید یا تو انسان ہے یا ناطق

ہے اس میں زید کے انسان ہونے اور ناطق ہونے کے درمیان جدائی کی نفی کا حکم ہے اسے سالبہ منفصلہ کہتے ہیں۔

متصلہ لزومیہ :- وہ قضیہ متصلہ ہے جس میں دو نسبتوں کے درمیان اتصال یا عدم اتصال کا حکم ان دونوں کے درمیان کسی علاقہ اور تعلق کی وجہ سے ہو جیسے اگر سورج نکلا ہے تو دن موجود ہے اس میں وجود نہار کا حکم طلوع شمس کی وجہ سے ہے کیونکہ وجود نہار کی علت طلوع شمس ہے تو ان دونوں میں اتصال ہوا۔

متصلہ اتفاقیہ :- وہ قضیہ متصلہ ہے جس میں دو نسبتوں کے درمیان اتصال یا عدم اتصال کا حکم کسی علاقہ کی وجہ سے نہ ہو بلکہ اتفاقاً ہو جیسے اگر انسان ناطق ہے تو گدھانا حق ہے اس میں دونوں قضیوں کے درمیان کوئی تعلق نہیں ہے بلکہ اتفاقاً دونوں جمع ہو گئے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ قول شارح 'حجت' قضیہ 'موضوع' 'محمول' 'مقدم' تالی 'مذکورہ' اصطلاحات میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال ذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر حل طلب ہے مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ مذکورہ اصطلاحات کی تعریف مع امثلہ :- **حجت قضیہ**

موضوع 'محمول' - تعریفها کما مر فی الشق الثانی من السؤال الاول ۱۶۲۵ھ۔
قول شارح :- دو یا زیادہ معلوم شدہ تصورات کو ترتیب دے کر جب کسی نامعلوم تصور کو معلوم کریں تو ان پہلے سے معلوم شدہ تصورات کو معرف اور قول شارح کہتے ہیں جیسے تمہیں حیوان اور ناطق کا علم ہے انکو ملانے سے تمہیں انسان کا علم ہوا تو حیوان اور ناطق کو انسان کا معرف اور قول شارح کہیں گے۔

مقدم 'تالی' :- قضیہ شرطیہ جن دو قضیوں سے ملکر بنتا ہے ان میں سے اول کو مقدم اور ثانی کو تالی کہتے ہیں جیسے ان کانت الشمس طالعة فالنہار موجود میں ان کانت الشمس طالعة مقدم اور فالنہار موجود تالی ہے۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۲۶ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾..... (والعرضی اما ان یمتنع انفکاکه عن الماهیة

وهو العرض اللازم او لا یمتنع وهو العرض المفارق)

عبارت کا ترجمہ و تشریح کریں، خاصہ اور عرض عام کی تعریف اور مثال ذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں سائل تین امور کا طالب ہے (۱) عبارت کا ترجمہ

(۲) عبارت کی تشریح (۳) خاصہ و عرض عام کی تعریف و مثال۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- اور کلی عرضی یا تو ممتنع ہوگا اس کا جدا ہونا ماہیت

سے اور وہ عرض لازم ہے اور یا ممتنع نہیں ہوگا اور وہ عرض مفارق ہے۔

(۲) عبارت کی تشریح:- اس عبارت سے مصنف کی غرض کلی عرضی کی اقسام کو بیان کرنا

ہے کہ کلی عرضی کی دو قسمیں ہیں عرض لازم و عرض مفارق۔

اگر کلی عرضی کا اپنی ماہیت سے جدا ہونا ممتنع ہو اور وہ بالکل اپنی ماہیت سے جدا نہ ہو تو یہ عرض

لازم ہے جیسے زوجیت اربعہ کو لازم ہے اس سے بالکل جدا نہیں ہو سکتی اور اگر کلی عرضی کا اپنی ماہیت

سے جدا ہونا ممتنع نہ ہو بلکہ وہ اپنی ماہیت سے جدا ہو سکتی ہو تو یہ عرض مفارق ہے جیسے چہرے پر غصہ

کی سرخی۔ یہ چہرہ کو لازم نہیں ہے اس سے جدا بھی ہوتی ہے۔

(۳) خاصہ و عرض عام کی تعریف و مثال:- خاصہ وہ کلی عرضی ہے جو صرف

ایک ہی حقیقت کے افراد کے ساتھ خاص ہو کسی اور حقیقت میں نہ پائی جائے جیسے ضاحک ہونا

انسان کا خاصہ ہے۔ عرض عام وہ کلی عرضی ہے جو کئی حقیقتوں کے افراد پر بولی جائے کسی

حقیقت کے ساتھ خاص نہ ہو جیسے تنفس ہونا انسان کے ساتھ خاص نہیں حیوان کے بقیہ افراد پر

بھی یہ کلی بولی جاتی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... ولا یتحقق ذلك الاختلاف فی المخصوصتین

الآبعد اتفاقهما فی الموضوع والمحمول والزمان والمكان والاضافة والقوة

والفعل والجزء والکل والشرط)

تناقض کی تعریف کرنے کے بعد عبارت مذکورہ کی وضاحت مثالوں کی روشنی میں کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) تناقض کی تعریف (۲) عبارت کی

وضاحت مع الامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) تناقض کی تعریف: تناقض دو قضیوں کا ایجاب و سلب کے اعتبار

سے اس طور پر مختلف ہونا کہ یہ اختلاف بالذات اس بات کا تقاضا کرے کہ ان دونوں قضیوں میں سے لامحالہ ایک قضیہ سچا ہے اور دوسرا جھوٹا ہے جیسے زید عالم ہے زید عالم نہیں اب ان میں لامحالہ جو واقع نفس الامر کے مطابق ہوگا وہ سچا ہوگا اور دوسرا لامحالہ جھوٹا ہوگا۔

(۲) عبارت کی وضاحت مع الامثلہ: اس عبارت سے مصنف کی غرض دو قضیہ

مخصوصہ کے درمیان تناقض کے متحقق ہونے کی شرائط کو بیان کرنا ہے تو کل یہ آٹھ شرائط ہیں۔

(۱) موضوع: دونوں قضیوں کا موضوع ایک ہو جیسے زید آیا ہے زید نہیں آیا ان میں

زید موضوع ہے۔

(۲) محمول: دونوں قضیوں کا محمول ایک ہو جیسے زید آیا ہے زید نہیں آیا ان میں آنا محمول ہے۔

(۳) مکان: دونوں قضیوں کا مکان (جگہ) ایک ہو جیسے زید مسجد میں ہے زید مسجد میں

نہیں ان میں مسجد مکان ہے۔

(۴) زمان: دونوں قضیوں کا زمان (وقت) ایک ہو جیسے زید صبح آیا زید صبح نہیں آیا ان

میں صبح زمان ہے۔

(۵) شرط: دونوں قضیوں کی شرط ایک ہو جیسے اگر زید میرے پاس آیا تو میں اسے ماروں

گا اگر زید میرے پاس آیا تو میں اسے نہیں ماروں گا ان میں زید میرے پاس آیا شرط ہے۔

(۶) اضافت: دونوں قضیوں کی اضافت ایک ہو جیسے زید بکر کا باپ ہے زید بکر کا باپ

نہیں ان میں بکر کا باپ ہونا اضافت ہے۔

(۷) قوت و فعل: دونوں قضیوں میں قوت و فعل ایک ہو یعنی دونوں قضیوں میں بالفعل

کام کا ثبوت نفی ہو یا بالقوۃ ثبوت نفی ہو جیسے زید بالفعل کاتب ہے زید بالفعل کاتب نہیں۔

(۸) جزء و کل :- دونوں قضیوں میں جزء و کل ایک ہو جیسی کا کل جسم کا لاہے جیسی کا کل جسم کا لا نہیں اگر یہ تمام شرائط ثنائیہ میں دونوں قضیے متحد و متفق ہوں پھر تو ان میں تقاض ہوگا ورنہ نہیں جیسے زید آیا، مگر نہیں آیا! ان میں موضوع متحد نہیں لہذا تقاض نہیں اسی طرح زید کل آیا زید آج نہیں آیا ان میں زمان متحد نہیں لہذا تقاض نہیں۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۴۲۴ھ ضمنی

﴿الشق الاول﴾ جزئی حقیقی و جزئی اضافی کی تعریف کریں اور بتائیں کہ دونوں کے درمیان کوئی نسبت ہے؟ مثال سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) جزئی حقیقی و اضافی کی تعریف (۲) جزئی حقیقی و اضافی میں نسبت مع الامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) جزئی حقیقی و اضافی کی تعریف :- جزئی حقیقی وہ مفہوم جس کا نفس تصور اس میں وقوع شرکت سے مانع ہو جیسے زید یہ متعین شخص ہے اس میں شرکت ممتنع ہے۔ جزئی اضافی :- وہ جزئی جو اعم کے تحت داخل ہو کر اخص ہو اگرچہ بالذات وہ عام ہی ہو جیسے انسان یہ حیوان کے تحت داخل ہونے کی وجہ سے جزئی ہے کیونکہ حیوان کے تحت متعدد جزئیات بقدر غنم وغیرہ داخل ہیں۔

(۲) جزئی حقیقی و اضافی میں نسبت مع الامثلہ :- جزئی حقیقی و اضافی کے درمیان عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔ لہذا دو مادے ہوں گے ایک اجتماعی اور ایک افتراقی 'مادہ اجتماعی کی مثال زید ہے کہ یہ جزئی حقیقی و اضافی دونوں ہے حقیقی اس لیے کہ اس کے تصور میں شرکت ممتنع ہے 'اضافی اس لیے کہ یہ عام (انسان) کے تحت خاص ہے 'مادہ افتراقی کی مثال انسان ہے کہ یہ جزئی حقیقی نہیں اس لیے کہ اس کا تصور شرکت سے مانع نہیں ہے اور جزئی اضافی ہے اس لیے کہ عام (حیوان) کے تحت خاص ہے 'الحاصل ان میں عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ جنس سافل جنس متوسط، جنس عالی میں سے ہر ایک کی تعریف و مثال ذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر حل طلب ہے، مذکورہ اصطلاحات کی تعریف و مثال۔

﴿جواب﴾ مذکورہ اصطلاحات کی تعریف و مثال :- جنس سافل وہ جنس ہے جس کے اوپر کوئی جنس ہو مگر اس کے نیچے کوئی جنس نہ ہو جیسے حیوان اس کے اوپر جنس (جسم نامی) موجود ہے مگر اس کے نیچے کوئی جنس نہیں ہے بلکہ اس کے نیچے نوع (انسان) ہے۔

جنس متوسط :- وہ جنس ہے جس کے اوپر بھی جنس ہو اور نیچے بھی جنس ہو جیسے جسم نامی جنس متوسط ہے کیونکہ اس کے اوپر جسم مطلق اور نیچے حیوان ہے اور یہ دونوں جنس ہیں۔

جنس عالی :- وہ جنس ہے جس کے نیچے جنس ہو مگر اوپر کوئی جنس نہ ہو جیسے جوہر کہ اس کے اوپر کوئی جنس نہیں ہے اور اس کے نیچے جسم مطلق جنس ہے اس کو جنس الاجناس بھی کہتے ہیں۔

الورقة السادسة فى المنطق

السؤال الاول ١٤٢٣ھ

﴿الشق الاول﴾ قضیہ مخصوصہ، قضیہ طبعیہ، قضیہ مہملہ، موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ، سالبہ جزئیہ میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالیں ذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے مذکورہ قضایا کی تعریف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ مذکورہ قضایا کی تعریف مع امثلہ :- قضیہ مخصوصہ طبعیہ

محصورہ مہملہ تعریفها کما مر فی الشق الثانی من السؤال الاول ١٤٢٥ھ۔

مذکورہ قضایا میں سے قضیہ محصورہ کی چار اقسام ہیں :- موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ، سالبہ جزئیہ۔

موجبہ کلیہ :- وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے تمام افراد کے

لیے ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے۔

موجبہ جزئیہ :- وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں محمول کا ثبوت موضوع کے بعض افراد

کے لیے ہو جیسے بعض جاندار انسان ہیں۔

سالبہ کلیہ :- وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں محمول کی نفی موضوع کے تمام افراد سے ہو

جیسے کوئی پتھر انسان نہیں۔

سالبہ جزئیہ :- وہ قضیہ محصورہ ہے جس میں محمول کی نفی موضوع کے بعض افراد سے ہو جیسے بعض انسان مسلمان نہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ قول شارح کی تعریف و مثال لکھیں قول شارح کی کتنی اقسام ہیں ہر ایک کو مثال کے ساتھ بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ساک دو امر کا طالب ہے (۱) قول شارح کی تعریف و مثال (۲) قول شارح کی اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) قول شارح کی تعریف و مثال :- كما مرّ في الشق الثاني من السؤال الاول ۱۴۲۴ هـ ضمنی۔

(۲) قول شارح کی اقسام مع امثلہ :- قول شارح و معرف کی چار اقسام ہیں حد تام حد ناقص رسم تام رسم ناقص ۔ حد تام کسی شے کا وہ معرف ہے جو اس شے کی جنس قریب و فصل قریب سے مرکب ہو جیسے حیوان ناطق انسان کا حد تام ہے۔

حد ناقص :- کسی شے کا وہ معرف ہے جو اس شے کی جنس بعید اور فصل قریب سے مرکب ہو جیسے جسم ناطق یا صرف ناطق انسان کا حد ناقص ہے۔

رسم تام :- کسی شے کا وہ معرف ہے جو اس شے کی جنس قریب اور خاصہ سے مرکب ہو جیسے حیوان ضاحک انسان کا رسم تام ہے۔

رسم ناقص :- کسی شے کا وہ معرف ہے جو اس شے کی جنس بعید اور خاصہ سے مرکب ہو یا صرف خاصہ سے ہو جیسے جسم ضاحک یا صرف ضاحک انسان کا رسم ناقص ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ (فالمفرد اما کلی وهو الذی لا یمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشریکة فیہ کالانسان واما جزئی وهو الذی یمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشریکة فیہ کزید والکلی اما ذاتی وهو الذی یدخل

تحت حقيقة جزئياته كالحيوان بالنسبة الى الانسان والفرس)
کلی ذاتی و عرضی کی تعریف کر کے دونوں کے درمیان فرق واضح کریں، مذکورہ عبارت کی مکمل تشریح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) کلی ذاتی و عرضی کی تعریف (۲) کلی ذاتی و عرضی میں فرق (۳) عبارت کی تشریح۔

﴿جواب﴾ (۱) کلی ذاتی و عرضی کی تعریف :- کلی ذاتی وہ کلی ہے جو اپنی جزئیات کی عین حقیقت ہو جیسے انسان اپنے افراد زید بکر خالد کی عین حقیقت ہے یا حقیقت کا جزء ہو جیسے حیوان اپنے افراد انسان، بقر، غنم کی حقیقت کا جزء ہے۔

کلی عرضی :- وہ کلی ہے جو اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو کر ان کو لاحق ہو جیسے ضاحک یہ اپنے افراد زید بکر خالد کی حقیقت سے خارج ہو کر ان کو لاحق ہے کیونکہ ان کی حقیقت حیوان ناطق ہے۔

(۲) کلی ذاتی و عرضی میں فرق :- مذکورہ تعریفات سے ان میں فرق بھی واضح ہو گیا کہ کلی ذاتی اپنی افراد کی عین حقیقت یا جزء حقیقت ہوتی ہے اور عرضی اپنے افراد کی حقیقت سے خارج ہو کر ان کو لاحق ہوتی ہے۔

(۳) عبارت کی تشریح :- فالمرءے کزید تک عبارت کی تشریح کما مر فی الشق الاول من السؤال الثانی ۱۴۲۵ھ۔ والکلی الخ اس عبارت میں مصنف نے کلی ذاتی کی تعریف کی ہے جس کی وضاحت امر اول میں ہو چکی ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ اشکال اربعہ کی تعریف و امثلہ ذکر کریں درج ذیل عبارت کی وضاحت مثالوں کے ذریعہ کریں۔

(والثانی یرتد الی الاول بعکس الکبریٰ والثالث یرتد الیہ بعکس الصغریٰ والرابع یرتد الیہ بعکس الترتیب وبعکس المقدمتین)

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) اشکال اربعہ کی تعریف مع امثلہ

(۲) عبارت کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اشکال اربعہ کی تعریف و امثلہ: - کما مر فی الشق الاول

من السؤال الثانی ۱۶۲۴ھ -

(۲) عبارت کی وضاحت مع امثلہ: - اس عبارت میں مصنف شکل ثانی، ثالث،

رابع سے شکل اول بنانے کا طریقہ بتا رہے ہیں وجہ اس کی یہ ہے کہ شکل اول سے نتیجہ آسانی سے اخذ ہوتا ہے۔ شکل ثانی سے شکل اول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ کبری کا عکس نکال کر اس کو صغریٰ کے ساتھ ملائیں تو شکل اول بن جائے گی جیسے ہر انسان جاندار ہے اور کوئی پتھر جاندار نہیں نتیجہ کوئی انسان پتھر نہیں تو کبری کا عکس نکالا شکل اول بن گئی ہر انسان جاندار ہے کوئی جاندار پتھر نہیں نتیجہ کوئی انسان پتھر نہیں شکل ثالث سے شکل اول بنانے کا طریقہ یہ ہے کہ صغریٰ کا عکس نکال کر اس کو کبریٰ کے ساتھ ملائیں تو شکل اول بن جائے گی جیسے ہر انسان جاندار ہے اور کوئی انسان پتھر نہیں نتیجہ کوئی جاندار پتھر نہیں تو صغریٰ کا عکس نکالا شکل اول بن گئی بعض جاندار انسان ہیں اور کوئی انسان پتھر نہیں نتیجہ بعض جاندار پتھر نہیں شکل رابع سے شکل اول بنانے کے دو طریقے ہیں اول یہ کہ دونوں مقدموں کی ترتیب بدل دیجائے یعنی صغریٰ کو کبریٰ اور کبریٰ کو صغریٰ کی جگہ پر رکھ دیا جائے جیسے کوئی انسان پتھر نہیں اور بعض حیوان انسان ہیں نتیجہ بعض حیوان پتھر نہیں ان دونوں مقدموں کی ترتیب بدلی تو شکل اول بن گئی جیسے بعض حیوان انسان ہیں اور کوئی انسان پتھر نہیں نتیجہ بعض حیوان پتھر نہیں دوسرا طریقہ یہ کہ دونوں مقدموں کا عکس کیا جائے جیسے ہر انسان جاندار ہے اور بعض لکھنے والے انسان ہیں نتیجہ بعض جاندار لکھنے والے ہیں دونوں مقدموں کا عکس کیا تو شکل اول بن گئی، جیسے بعض جاندار انسان ہیں اور بعض انسان لکھنے والے ہیں نتیجہ بعض جاندار لکھنے والے ہیں۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۶۲۳ھ

﴿الشق الاول﴾ دلالت لفظیہ وضعیہ کی تعریف کر کے مثال سے واضح کریں نیز

دلالت لفظیہ وضعیہ کی کئی قسمیں ہیں ان کو مع امثلہ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ دو امر ہیں (۱) دلالت لفظیہ وضعیہ کی تعریف مع

مثال (۲) دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) دلالت لفظیہ وضعیہ کی تعریف و مثال:۔ دلالت لفظیہ وضعیہ وہ دلالت ہے جس میں دال لفظ ہو اور دلالت وضع کی وجہ سے ہو جیسے لفظ زید کی دلالت ذات زید پر اگر وضع نہ ہوتی تو لفظ زید ذات زید پر دلالت نہ کرتا۔

(۲) دلالت لفظیہ وضعیہ کی اقسام مع امثلہ:۔ کما مر فی الشق الاول من

السوال الثالث ۵۱۴۲۵۔

﴿الشق الثانی﴾ مشترک، منقول، منقول شرعی، منقول عرفی، منقول اصطلاحی حقیقت و مجاز میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے مذکورہ اصطلاحات کی

تعریف و امثلہ۔

﴿جواب﴾ مذکورہ اصطلاحات کی تعریف و امثلہ:۔ مشترک وہ لفظ مفرد ہے جو متعدد معانی کیلئے الگ الگ طور پر وضع کیا گیا ہو جیسے لفظ عین، آکلہ، آفتاب، چشمہ، سونا سب کیلئے علیحدہ طور پر وضع کیا گیا ہے۔

منقول:۔ وہ لفظ مفرد ہے جو اپنے اصلی معنی میں متروک ہو کر کسی مناسبت کی وجہ سے دوسرے معنی میں مشہور ہو گیا ہو جیسے لفظ دابہ ہرز میں پر چلنے والے جانور کیلئے موضوع ہے مگر بعد میں صرف چوپائے کیلئے استعمال ہونے لگا۔ پھر اس منقول کی تین اقسام ہیں۔ منقول شرعی، منقول عرفی، منقول اصطلاحی۔

منقول شرعی:۔ وہ منقول ہے جس کے نقل کرنے والے ارباب شرع ہوں جیسے لفظ صلوٰۃ کا اصل معنی دعا ہے مگر ارباب شرع نے ارکان مخصوصہ (نماز) کی طرف نقل کر دیا کیونکہ اس میں بھی دعا ہوتی ہے۔

منقول عرفی:۔ وہ منقول ہے جس کے نقل کرنے والے عام لوگ ہوں جیسے لفظ دابہ کو نقل کیا گیا صرف چوپائے کیلئے کیونکہ وہ بھی زمین پر چلتے ہیں۔

منقول اصطلاحی :- وہ منقول ہے جس کے نقل کرنے والے مخصوص لوگ ہوں جیسے اسم کا اصل معنی بلندی تھا پھر نحو یوں نے ایسے کلمہ کی طرف نقل کر دیا جو مستقل بالمفہومیت ہو اور اس میں تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ نہ پایا جائے۔

حقیقت :- وہ لفظ مفرد ہے جو اپنے معنی موضوع لہ میں مستعمل ہو جیسے لفظ اسد کا استعمال شیر کیلئے۔

مجاز :- وہ لفظ مفرد ہے جو معنی موضوع لہ کے غیر میں مستعمل ہو جیسے لفظ اسد کا استعمال بہادر شخص کیلئے۔

الورقة السادسة في المنطق

﴿السؤال الاول﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ اعلم ان العلم يطلق على معان.....

علم کے پانچ معانی کی وضاحت کریں اور ان میں فرق لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل ایک ہی امر ہے علم کے پانچ معانی اور انہیں فرق۔

﴿جواب﴾ علم کے پانچ معانی اور انہیں فرق :- (۱) حصول صورة

الشئى فى العقل - یعنی شئی کی صورت کے قوت مدرکہ میں حاصل ہونے کا نام علم ہے۔

(۲) الصورة الحاصلة من الشئ عند العقل - یعنی شئی کی وہ صورت جو ذہن کے پاس

حاصل ہونے والی ہے وہ علم ہے (۳) الحاضر عند المدرك - یعنی وہ چیز جو مدرکہ کے پاس

حاضر ہو وہ علم ہے (۴) قبول النفس لتلك الصورة یعنی نفس کا اس صورت کو قبول کرنا علم

ہے۔ (۵) الاضافة الحاصلة بين العالم و المعلوم یعنی علم وہ نسبت ہے جو عالم اور

معلوم کے درمیان حاصل ہونے والی ہے۔

فرق :- بعض حضرات کے ہاں شئی کی صورت کے ذہن میں حاصل ہونے (معنی مصدری)

کا نام علم ہے اور بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ ذہن میں شئی کی حاصل شدہ صورت کا نام علم ہے۔ اور

بعض نے کہا کہ شئی کی حاصل شدہ صورت کا نام علم نہیں بلکہ بذات خود جو شئی ذہن کے پاس حاضر

ہے اس کا نام علم ہے۔ بعض نے کہا کہ محض شئی کے حاصل ہونے کا نام بھی علم نہیں بلکہ نفس کے اس کو قبول کرنے کا نام علم ہے۔ بعض نے کہا کہ نہیں بلکہ علم وہ نسبت اور تعلق ہے جو عالم اور معلوم کے درمیان ہوتا ہے۔

﴿الشق الثانی﴾..... (اعلم ان النسبة بين الكلين تتصور على انحاء اربعة)

ہر کلی کی دوسری کلی کے ساتھ چار نسبتوں میں سے ایک نسبت ضرور ہوگی چار نسبتیں کون کون سی ہیں ہر ایک کو مثال سے واضح کرتے ہوئے بتائیں کہ فرس و انسان میں کون سی نسبت ہے۔
(خلاصہ رسوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) نسبت کی اقسام اربعہ کی تعریف و امثلہ (۲) فرس و انسان میں نسبت کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) نسبت کی اقسام اربعہ کی تعریف و مثال :- نسبت کی چار اقسام ہیں تساوی، تباين، عموم و خصوص مطلق، عموم و خصوص من وجہ۔

تساوی دو کلیوں کے درمیان وہ نسبت ہے کہ دونوں کلیوں میں سے ہر ایک کلی دوسری کلی کے ہر ہر فرد پر صادق آئے جیسے انسان و مطلق کہ ان میں سے ہر ایک کلی دوسری کے ہر ہر فرد پر صادق ہے جن دو کلیوں کے درمیان یہ نسبت ہے ان کو تساویین کہتے ہیں۔

تباين دو کلیوں کے درمیان وہ نسبت ہے کہ دونوں کلیوں میں سے کوئی کلی بھی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہ آئے جیسے انسان و پتھر کہ ان میں سے کوئی کلی دوسری کے کسی فرد پر صادق نہیں ہے جن دو کلیوں کے درمیان یہ نسبت ہو ان کو متباينین کہتے ہیں۔

عموم و خصوص مطلق :- دو کلیوں کے درمیان وہ نسبت ہے کہ ان میں سے ایک کلی تو دوسری کے تمام افراد پر صادق ہو مگر دوسری پہلی کے بعض افراد پر صادق ہو اور بعض پر صادق نہ ہو جیسے حیوان اور انسان کہ حیوان انسان کے تمام افراد پر صادق ہے مگر انسان حیوان کے بعض افراد پر صادق ہے اور بعض پر صادق نہیں ہے ان میں سے جو کلی دوسری کے تمام افراد پر صادق ہو اس کو عام مطلق اور جو دوسری کے بعض افراد پر صادق ہو اس کو اخص مطلق کہتے ہیں۔

عموم وخصوص من وجہ: دو کلیوں کے درمیان وہ نسبت ہے کہ ان میں سے ہر ایک کلی دوسری کلی کے بعض افراد پر صادق ہو اور بعض پر صادق نہ ہو جیسے حیوان اور ایض، کہ ان میں سے ہر ایک کلی دوسری کے بعض افراد پر صادق ہے اور بعض پر نہیں مثلاً بطخ میں ہر کلی صادق ہے اور کالی بھیسن میں صرف حیوان صادق ہے اور سفید پتھر میں صرف ایض صادق ہے اور انہیں سے ہر ایک کلی اعم من وجہ اور اخص من وجہ کہلاتی ہے۔

(۲) فرس و انسان میں نسبت کی وضاحت: فرس و انسان میں نسبت بتاؤں ہے اس لیے کہ انہیں سے کوئی بھی کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر صادق نہیں ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ درج ذیل اصطلاحات کی تشریح کریں اور ہر ایک کو مثال سے واضح کریں۔ الحد التام الحد الناقص الرسم التام الرسم الناقص الحد الاوسط الصغرى الكبرى الكل الجزئى المقدم التالى۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں صرف اصطلاحات کی تعریف و مثال مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ اصطلاحات کی تعریف و مثال۔ الحد التام الحد الناقص الرسم التام الرسم الناقص تعريفها كامر في الشق الثاني من السؤال الاول ۱۴۲۳ھ۔ الحد الاوسط الصغرى الكبرى: تعريفها كامر في الشق الاول من السؤال الثاني ۱۴۲۴ھ۔

الكل الجزئى: تعريفهما كامر في الشق الاول من السؤال الثاني ۱۴۲۵ھ۔ المقدم التالى: تعريفهما كامر في الشق الثاني من السؤال الاول ۱۴۲۶ھ ضمنى۔

﴿الشق الثاني﴾ (العكس المستوى ويقال له العكس المستقيم ايضاً)۔ عكس مستوى کی تعریف لکھیں موجبہ کلیہ، موجبہ جزئیہ، سالبہ کلیہ، سالبہ جزئیہ کا عکس مثالوں کے ساتھ لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) عکسِ مستوی کی تعریف۔
(۲) مذکورہ قضایا کا عکس مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۲۱) عکسِ مستوی کی تعریف مذکورہ قضایا کا عکس: - کما مر فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۲ھ

﴿الشق الاول﴾ والاشكال اربعة۔

اشكال اربعہ میں سے شکل اول و ثالث کی مثال لکھیں۔ نیز استقراء و تمثیل کی بھی وضاحت کریں۔
(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر کا جواب مطلوب ہے (۱) اشكال اربعہ میں سے شکل اول اور ثالث کی مثال (۲) استقراء و تمثیل کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) شکل اول و ثالث کی مثال: - کما مر فی الشق الاول من السؤال الثاني ۱۴۲۴ھ۔

(۲) استقراء و تمثیل کی وضاحت: - کما مر فی الشق الثاني من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثاني﴾ البرهان قسمان۔

برهان کی دو قسمیں کون کون سی ہیں ہر ایک کی وضاحت کریں۔ نیز قیاسِ خطابي و شعري میں فرق واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) اقسامِ برهان کی وضاحت
(۲) قیاسِ خطابي و شعري میں فرق۔

﴿جواب﴾ (۱) اقسامِ برهان کی وضاحت: - برهان کی دو قسمیں ہیں دلیل لَمْبِي دلیل اِنْبِي۔ دلیل لَمْبِي - قیاس کے ذریعہ سے ہمیں جو نتیجہ کا علم ہوتا ہے اس کی وجہ اور علت حدِ اوسط ہوتی ہے، پھر حدِ اوسط حقیقت میں اس علم کی علت بھی ہے یا نہیں، تو اگر حدِ اوسط حقیقت میں بھی اس علم کی علت ہو تو اسے دلیل لَمْبِي کہتے ہیں جیسے زمین دھوپ والی ہے اور ہر دھوپ

والی چیز روشن ہوتی ہے نتیجہ زمین روشن ہے تو اس مثال میں ہم نے زمین کے روشن ہونے کی علت ”دھوپ والی ہونا“ نکالی ہے جو کہ حقیقت میں بھی اس کی علت ہے اسے دلیل لیتی کہتے ہیں۔

دلیل انی :- اگر حدِ اوسط حقیقت میں علت نہ ہو بلکہ صرف ہمارے علم میں علت ہو تو اس کو دلیل انی کہتے ہیں جیسے کمرہ روشن ہے اور ہر روشن چیز دھوپ والی ہوتی ہے نتیجہ کمرہ دھوپ والا ہے اس مثال میں ہم نے کمرہ کے دھوپ والا ہونے کی علت اس کا روشن ہونا بنائی حالانکہ حقیقت میں یہ علت نہیں بلکہ معاملہ برعکس ہے کہ روشن ہونے کی علت دھوپ والا ہونا ہے تو اسے دلیل انی کہتے ہیں۔

(۲) قیاس خطابی و شعری میں فرق :- قیاس خطابی وہ قیاس جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو کسی قابل اعتبار رہنما اور شخصیت کے نزدیک مقبول ہوں یا جنکے متعلق غالب گمان صحیح ہونے کا ہو جیسے زراعت نفع کی شئی ہے اور ہر نفع کی شئی قابل اختیار ہے پس زراعت قابل اختیار ہے۔

قیاس شعری :- وہ قیاس جو ایسے مقدمات سے مرکب ہو جو جن کر طبیعت خوش یا غمزدہ ہو خواہ وہ مقدمات سچے ہوں یا جھوٹے ہوں جیسے زید چاند ہے اور ہر چاند روشن ہے پس زید روشن ہے۔ الغرض قیاس خطابی کی بناء ان مقدمات پر ہوتی ہے جنکے متعلق غالب گمان صحیح ہونے کا ہو اور قیاس شعری میں یہ ضروری نہیں اس میں دونوں طرح کے مقدمات ہو سکتے ہیں۔

الورقة السادسة في المنطق

السؤال الاول ١٤٢١ھ

الشق الاول ﴿..... علم منطق کی تعریف، موضوع و غرض و غائیہ تحریر کریں نیز درج ذیل اصطلاحات کی وضاحت کریں وال، داول، دالت، موضوع، موضوع لہ، وضع۔﴾

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) علم منطق کی تعریف، موضوع، غرض و غائیہ (۲) اصطلاحات کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) علم منطق کی تعریف، موضوع، غرض و غائیہ :- کما مر فی

الشق الاول من السؤال الاول ۱۴۲۵ھ۔

(۲) اصطلاحات کی وضاحت۔ دال، مدلول، دلالت۔ کسی شئی کا اس طور پر ہونا کہ اس کے علم سے دوسری نامعلوم چیز کا علم خود بخود ہو جائے تو اسے دلالت کہتے ہیں اور جس چیز سے علم ہوا اس کو دال اور جس چیز کا علم ہوا اس کو مدلول کہتے ہیں مثلاً دھوئیں سے آگ کا علم ہوتا دلالت ہے اور دھواں دال ہے اور آگ مدلول ہے۔

موضوع، موضوع لہ وضع۔ ایک شئی کو دوسری شئی کے ساتھ اس طور پر خاص کرنا کہ جب بھی پہلی چیز بولی یا محسوس کی جائے تو دوسری شئی کا علم خود بخود ہو جائے اسے دلالت کہتے ہیں اور جس شئی کو خاص کیا ہے اس کو موضوع اور جس کے لیے خاص کیا گیا ہے اس کو موضوع لہ کہتے ہیں مثلاً لفظ چاقو کو پھل اور دستہ کیلئے وضع کیا گیا ہے کہ چاقو بولنے سے ذہن فوری پھل اور دستہ کی طرف منتقل ہوتا ہے۔ تو لفظ چاقو کو پھل اور دستہ کیلئے خاص کرنا وضع ہے۔ لفظ چاقو موضوع اور پھل و دستہ موضوع لہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ تساوی تباين، عموم خصوص مطلق، عموم و خصوص من وجه مذکورہ چاروں نسبتوں کی تعریف کر کے مثالوں کے ذریعہ واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر مطلوب ہے کہ نسبت کی اقسام اربعہ کی تعریف و امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) نسبت کی اقسام اربعہ کی تعریف و امثلہ:۔ كما مر في الشق

الثاني من السؤال الاول ۱۴۲۲ھ۔

السؤال الثاني ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾ تناقض کی تعریف کر کے تناقض کی شرائط بیان کریں نیز درج ذیل عبارت کا مطلب تحریر کریں۔

(والمحصورتان لا يتحقق التناقض بينهما الا بعد اختلافهما في الكلية والجزئية لان الكليتين قد تبكذبان كقولنا كل انسان كاتب ولا شيء من

الانسان بکاتب والجزئیتین قد تصدقان کقولنا بعض الانسان کاتب
وبعض الانسان لیس بکاتب)

(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ تین امور ہیں (۱) تناقض کی تعریف (۲) تناقض کی
شرائط (۳) عبارت کا مطلب۔

﴿جواب﴾ (۲۱) تناقض کی تعریف و شرائط: کما مر فی الشق الثانی من
السوال الثانی ۱۴۲۴ ھ ضمنی۔

(۳) عبارت کا مطلب: اس عبارت میں مصنف دو قضیہ محصورہ کے درمیان تناقض
کے متحقق ہونے کی ایک زائد شرط بیان کر رہے ہیں کہ دو قضیہ محصورہ میں مذکورہ آٹھ شرائط کے علاوہ
ایک زائد شرط یہ ہے کہ دونوں قضیوں میں کیت کے اعتبار سے بھی اختلاف ہو یعنی اگر ایک کلیہ ہے
تو دوسرا جزئیہ ہو کیونکہ اگر دونوں قضیہ کیت میں مختلف نہ ہوں تو کبھی کلیہ ہونے کی صورت میں
دونوں جھوٹے ہوتے ہیں جیسے ہر انسان کاتب ہے اور کوئی انسان کاتب نہیں اور کبھی جزئیہ ہونے
کی صورت میں دونوں سچے ہوتے ہیں جیسے بعض انسان کاتب ہیں اور بعض انسان کاتب نہیں
حالانکہ ایک کا صادق اور دوسرے کا کاذب ہونا ضروری ہے لہذا دو قضیہ محصورہ کے درمیان تناقض
کے تحقق کی نو شرطیں ہوں گی۔

﴿الشق الثانی﴾ اشکال اربعہ میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال سے
واضح کریں نیز درج ذیل عبارت کی وضاحت مثالوں کی روشنی میں کریں۔

(والثانی یرتد الی الاول بعکس الکبری والثالث یرتد الیہ بعکس
الصغری والرابع یرتد الیہ بعکس الترتیب وبعکس المقدمتین)

(خلاصہ سوال) اس عبارت میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) اشکال اربعہ کی تعریف مع
امثلہ (۲) عبارت کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اشکال اربعہ کی تعریف مع امثلہ: کما مر فی الشق الاول
من السوال الثانی ۱۴۲۴ ھ۔

(۲) عبارت کی وضاحت مع امثلہ:- کما مر فی الشق الثانی من السؤال

الاول ۱۴۲۳ھ-

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۱ھ

﴿الشق الاول﴾..... جزئی حقیقی، متواطی، مشکک میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثالوں سے واضح کریں، نیز متواطی اور مشکک کی وجہ تسمیہ ذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) جزئی حقیقی، متواطی، مشکک کی تعاریف مع الامثلہ (۲) متواطی اور مشکک کی وجہ تسمیہ۔

﴿جواب﴾ (۱) اصطلاحات مذکورہ کی تعاریف وامثلہ:- لفظ مفرد (جس کا ایک معنی ہے) اس کی تین قسمیں ہیں۔ جزئی حقیقی، کلی متواطی، کلی مشکک، جزئی حقیقی کی تعریف یہ ہے کہ اگر لفظ مفرد کا معنی شخص معین ہو تو اسے علم کہتے ہیں اور اسی کو جزئی حقیقی بھی کہا جاتا ہے۔ بلکہ اس کا نام جزئی حقیقی رکھنا اولیٰ ہے تاکہ علم کے علاوہ اسمائے اشارہ اور ضمائر کو بھی شامل ہو جائے۔ جیسے زیدٌ هذا هو۔

کلی متواطی:- لفظ مفرد (متحد المعنی) کا معنی اگر شخص معین نہ ہو بلکہ اس کے بہت سے افراد ہوں اور وہ معنی ان تمام افراد پر یکساں طور پر صادق آئے ان میں اولویت، اولیت وغیرہ کا کوئی فرق نہ ہو تو اسے کلی متواطی کہتے ہیں۔ جیسے انسان اس کا صدق اپنے تمام افراد پر بکر پر یکساں ہے۔

کلی مُشکک:- لفظ مفرد (متحد المعنی) کا معنی جب شخص معین نہ ہو بلکہ اس کے بہت سے افراد ہوں اور وہ معنی ان تمام افراد میں یکساں طور پر صادق نہ آوے بلکہ ان میں اولویت، اولیت وغیرہ کے اعتبار سے فرق ہو تو وہ کلی مشکک ہے جیسے وجود نسبت کرتے ہوئے باری تعالیٰ کی طرف اور ممکن کی طرف دوسری مثال بیاض کی نسبت کرتے ہوئے برف کی طرف اور ہاتھی دانت کی طرف۔

(۲) متواطی اور مشکک کی وجہ تسمیہ:- متواطی مشتق ہے تو اطا سے اس کا معنی ہے موافقت کرنا، یہ کلی چونکہ اپنے تمام افراد میں یکساں پائی جاتی ہے۔ اس لیے اس کو متواطی کہتے ہیں۔

مشکل مشتق ہے تشکیک سے اس کا معنی ہے شک میں ڈالنا یہ کلی اپنے دیکھنے والے کو شک میں ڈال دیتی ہے متواہلی یا مشترک ہونے میں کیونکہ اس کے افراد اصل معنی میں شریک ہوتے ہیں اور اولویت وغیرہ کی وجہ سے مختلف ہوتے ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾..... قیاس استثنائی و اقترانی میں سے ہر ایک کی تعریف کر کے مثال سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل ایک ہی امر ہے قیاس استثنائی و اقترانی کی تعریف و امثلہ۔

﴿جواب﴾ قیاس استثنائی کی تعریف و مثال: کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثانی ۱۴۲۴ھ۔

قیاس اقترانی کی تعریف و مثال:۔ قیاس اقترانی وہ قیاس ہے جو ایسے دو قضیوں سے مرکب ہو جنکے درمیان حرف لیکن نہ ہو اور نتیجہ یا نقیض نتیجہ بعینہ پہلے سے قیاس میں موجود نہ ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے اور ہر جاندار جسم والا ہے نتیجہ ہر انسان جسم والا ہے۔

الورقة السادسة فی المنطق

السؤال الاول ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾..... عکس مستوی کی تعریف لکھیں موجب کلیہ موجب جزئی، سالبہ کلیہ سالبہ جزئیہ کا عکس مثالوں کے ذریعہ واضح کر کے لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر حل طلب ہیں (۱) عکس مستوی کی تعریف (۲) مذکورہ قضایا کا عکس مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) عکس مستوی کی تعریف۔ مذکورہ قضایا کا عکس: کما مر فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانی﴾..... استقراء، تمثیل کی تعریف اور ہر ایک کی مثال لکھیں، انسان ہر فرس کے درمیان کوئی نسبت ہے اور شاة و حیوان کے درمیان کوئی نسبت ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) استقراء و تمثیل کی تعریف مع امثلہ (۲) انسان و فرس اور شاة و حیوان میں نسبت کی وضاحت۔

﴿جواب﴾ (۱) استقراء و تمثیل کی تعریف و امثلہ:- کما مرّ فی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

(۲) انسان و فرس میں نسبت:- انسان اور فرس کے درمیان نسبت بتائیں ہے کیونکہ ان میں سے کوئی بھی کلی دوسری کلی کے کسی فرد پر بھی صادق نہیں ہے۔

شاة و حیوان میں نسبت:- شاة اور حیوان کے درمیان نسبت عموم خصوص مطلق ہے کیونکہ حیوان تو شاة کے تمام افراد پر صادق ہے مگر شاة حیوان کے بعض افراد پر صادق ہے اور بعض پر صادق نہیں۔

﴿السؤال الثانی﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾..... قضیہ حملیہ کی اقسام و امثلہ لکھیں، جنس خاصہ کلی ذاتی میں یا کلی عرضی؟ نیز ذاتی اور عرضی میں فرق بھی بیان کریں۔

﴿جواب﴾ اس سوال میں تین امور حل طلب ہیں (۱) قضیہ حملیہ کی اقسام و امثلہ (۲) جنس و خاصہ کی وضاحت (۳) کلی ذاتی و عرضی میں فرق۔

﴿جواب﴾ (۱) قضیہ حملیہ کی اقسام و امثلہ:- کما مرّ فی الشق الثانی من السؤال الاول ۱۴۲۰ھ۔

(۲) جنس و خاصہ کی وضاحت:- جنس کلی ذاتی اور خاصہ کلی عرضی ہے۔

(۳) کلی ذاتی و عرضی میں فرق:- کما مرّ فی الشق الاول من السؤال

الثانی ۱۴۲۳ھ۔

﴿الشق الثانی﴾..... قضیہ شرطیہ منفصلہ کی اقسام مع امثلہ تحریر کریں، قضیہ مہملہ و مخصوصہ میں فرق بیان کریں، مثال بھی لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) قضیہ شرطیہ منفصلہ کی اقسام مع

امثلہ (۲) قضیہ مہملہ و مخصوصہ میں فرق مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) قضیہ شرطیہ منفصلہ کی اقسام :- قضیہ شرطیہ منفصلہ کی تین قسمیں

ہیں۔ حقیقیہ مانعہ الجمع مانعہ الخلو۔

حقیقیہ :- وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے کہ جس کے دونوں قضيوں کے درمیان اس قسم کی

جدائی ہو کہ وہ دونوں نہ تو ایک شئی میں جمع ہو سکیں اور نہ ہی معدوم ہو سکیں جیسے یہ عدد جفت ہے یا طاق ہے۔ اب یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی عدد جفت بھی ہو اور طاق بھی ہو اور یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ کوئی عدد نہ جفت ہو اور نہ طاق ہو۔

مانعۃ الجمع :- وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے کہ جس کے دونوں قضيوں میں اس قسم کی جدائی

ہو کہ وہ دونوں ایک شئی میں جمع تو نہ ہو سکیں مگر معدوم ہونا ممکن ہو جیسے وہ شئی درخت ہے یا پتھر ہے اب یہ ممکن نہیں کہ کوئی شئی درخت بھی ہو اور پتھر بھی ہو البتہ دونوں معدوم ہو سکتے ہیں کہ وہ شئی نہ درخت ہو اور نہ پتھر ہو بلکہ لوہا ہو۔

مانعۃ الخلو :- وہ قضیہ شرطیہ منفصلہ ہے کہ جس کے دونوں قضيوں کے درمیان اس قسم

کی جدائی ہو کہ دونوں ایک شئی سے معدوم تو نہ ہو سکیں البتہ دونوں کا جمع ہونا ممکن ہو جیسے زید پانی میں ہے یا ڈوبنے والا نہیں یہ دونوں جمع ہو سکتے ہیں کہ زید پانی میں بھی ہو اور ڈوبنے والا بھی نہ ہو (تیر رہا ہو) البتہ دونوں معدوم نہیں ہو سکتے کہ زید پانی میں نہ ہو اور ڈوبنے والا ہو۔

(۲) قضیہ مہملہ و مخصوصہ میں فرق مع امثلہ :- قضیہ مخصوصہ میں موضوع شخص معین

ہوتا ہے جیسے زید قائم اور مہملہ میں موضوع کلی ہوتا ہے اور حکم کلی کے افراد پر ہوتا ہے جنکی تعداد کثرت یا بعضاً بیان نہیں کی گئی ہوتی جیسے انسان ممتحن ہیں۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۲۰ھ

﴿الشق الاول﴾ (فَإِنَّ الْفِعْلَ أَعْمُ مِنَ الْكَلِمَةِ لَا تَرَى أَنَّ نَحْوُ

أَضْرَبَ نَضْرِبَ وَأَمْثَالُهُ فَعَلٌ عِنْدَ النَّحَاةِ وَيَسَّ بِكَلِمَةٍ عِنْدَ الْمُنْطَقِيِّينَ لِأَنَّ الْكَلِمَةَ مِنْ أَقْسَامِ الْمُفْرَدِ وَنَحْوُ أَضْرَبَ مَثَلًا لَيْسَ بِمُفْرَدٍ بَلْ هُوَ مُرَكَّبٌ لِدَلَالَةِ

جُزْءُ اللَّفْظِ عَلَى جُزْءِ الْمَعْنَى

اس عبارت کا ترجمہ و تشریح کریں اور پوری عبارت پر اعراب بھی لگائیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل تین امور ہیں (۱) عبارت کا ترجمہ (۲) عبارت کی

تشریح (۳) عبارت پر اعراب۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کا ترجمہ:- پس بے شک فعل اعم۔ کلمہ سے کیا نہیں دیکھتے کہ اَضْرِبُ اور نَضْرِبُ اور اس کی مثل فعل ہے نحو یوں کے نزدیک اور نہیں ہے کلمہ منطقیوں کے نزدیک کیونکہ کلمہ مفرد کی اقسام میں سے ہے اور جیسے اَضْرِبُ مثلاً نہیں ہے مفرد بلکہ وہ مرکب ہے۔ بوجہ دلالت کرنے لفظ کے جزء کی معنی کے جزء پر۔

(۲) عبارت کی تشریح:- اس عبارت میں مصنف وہم کا ازالہ کر رہے ہیں وہ وہم یہ ہے کہ بعض حضرات نے یہ سمجھ لیا کہ کلمہ مناطقہ کے نزدیک وہی ہے جو نحو یوں کے نزدیک فعل ہے تو مصنف اس وہم کو دور کر رہے ہیں کہ کلمہ اور فعل میں نسبت تساوی نہیں بلکہ عموم و خصوص مطلق کی نسبت ہے فعل کلمہ سے اعم مطلق ہے اس لیے کہ اَضْرِبُ اور نَضْرِبُ وغیرہ نحو یوں کے نزدیک فعل ہیں مگر مناطقہ کے نزدیک کلمہ نہیں ہیں کیونکہ کلمہ مفرد کی اقسام میں سے ہے اور اَضْرِبُ و نَضْرِبُ مفرد نہیں بلکہ مرکب ہیں کیونکہ لفظ کی جزء معنی کی جزء پر دلالت کر رہی ہے اس لیے کہ حمزہ اور نون متکلم پر دلالت کرتے ہیں اور ضرب معنی مصدری پر دلالت کرتے ہیں۔ لہذا یہ فعل ہیں مگر کلمہ نہیں، معلوم ہوا کہ ان میں نسبت عموم و خصوص مطلق ہے۔

(۳) عبارت پر اعراب:- کما مرّ فی السؤال آنفا۔

﴿الشق الثانی﴾..... موجبات کہتے ہیں، بیٹہ و مرکبہ کو علیحدہ بیان کریں نیز ضروریہ مطلقہ، دائمہ مطلقہ، مشروطہ عامہ، عرفیہ عامہ کی تعریف و مثالیں بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) موجبات بیٹہ و مرکبہ کی وضاحت (۲) مذکورہ موجبات کی تعریف و امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) موجبات بیٹہ و مرکبہ کی وضاحت:- مشہور موجبات پندرہ

ہیں جن میں سے آٹھ بسیطہ اور سات مرکبہ ہیں۔

موجہات بسیطہ :- (۱) ضروریہ مطلقہ (۲) دائمہ مطلقہ (۳۰) مشروطہ عامہ (۴) عرفیہ عامہ (۵) وقتیہ مطلقہ (۶) منتشرہ مطلقہ (۷) مطلقہ عامہ (۸) ممکنہ عامہ

موجہات مرکبہ :- (۱) مشروطہ خاصہ (۲) عرفیہ خاصہ (۳) وجودیہ لازوریہ (۴) وجودیہ لادائمہ (۵) وقتیہ (۶) منتشرہ (۷) ممکنہ خاصہ۔

(۲) مذکورہ موجہات کی تعریف و امثلہ :- ضروریہ مطلقہ :- وہ قضیہ موجہ بسیطہ ہے جس میں ثبوت محمول للموضوع یا سلب محمول عن الموضوع کے ضروری ہونے کا حکم لگایا گیا ہو جب تک ذات موضوع موجود ہو جیسے الانسان حیوان بالضرورۃ کہ جب تک انسان کی ذات موجود ہے اس وقت تک وہ ضرور حیوان ہوگا۔

دائمہ مطلقہ :- وہ قضیہ موجہ بسیطہ ہے جس میں ثبوت محمول للموضوع یا سلب محمول عن الموضوع کے دائمی ہونے کا حکم ہو جب تک ذات موضوع موجود ہو جیسے کل فلک متحرك بالادوام کہ فلک جب تک موجود رہے گا اس کے لیے حرکت کا ثبوت دائمی ہے۔

مشروطہ عامہ :- وہ قضیہ موجہ بسیطہ ہے جس میں ثبوت محمول للموضوع یا سلب محمول عن الموضوع کے ضروری ہونے کا حکم ہو جب تک کہ ذات موضوع وصف عنوانی کے ساتھ متصف ہو جیسے کل کاتب متحرك الاصابع بالضرورۃ مادام کاتباً۔ اس میں موضوع (کاتب) کیلئے تحریک اصابع کے ضروری ہونے کا حکم ہے جب تک کہ وہ وصف عنوانی یعنی کاتبیت کے ساتھ متصف ہے۔

عرفیہ عامہ :- وہ قضیہ موجہ بسیطہ ہے جس میں ثبوت محمول للموضوع یا سلب محمول عن الموضوع کے دائمی ہونے کا حکم لگایا گیا ہو جب تک کہ ذات موضوع وصف عنوانی کے ساتھ متصف ہو جیسے بالادوام کل کاتب متحرك الاصابع مادام کاتباً۔ اس میں ذات موضوع کیلئے تحریک اصابع کے دائمی ہونے کا حکم ہے جب تک کہ وہ وصف عنوانی یعنی کاتبیت کے ساتھ متصف ہے۔

الورقة السادسة في المنطق

﴿السؤال الاول﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاول﴾ قضية شرطية کی تعریف کریں قضیہ متصل کیا ہے اس کی واضح مثال تحریر کریں قضیہ منفصلہ کسے کہتے ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) قضیہ شرطیہ اور منفصلہ کی تعریف (۲) قضیہ متصل کی وضاحت مع مثال۔

﴿جواب﴾ (۱) قضیہ شرطیہ کی تعریف :- کما مر فی الشق الثانی من السؤال الاول ١٤٢٥ھ۔

(۲) قضیہ متصلہ کی وضاحت مع مثال وقضیہ منفصلہ کی تعریف :- کما مر فی الشق الاول من السؤال الاول ١٤٢٤ھ ضمنی۔

﴿الشق الثانی﴾ قضیہ شرطیہ منفصلہ کی اقسام مانعۃ الجمع اور مانعۃ الخلو کی تعریف وامثلہ ذکر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں ایک ہی امر حل طلب ہے کہ قضیہ مانعۃ الجمع ومانعۃ الخلو کی تعریف وامثلہ۔

﴿جواب﴾ مانعۃ الجمع ومانعۃ الخلو کی تعریف وامثلہ :- کما مر فی الشق الثانی من السؤال الاول ١٤٢٠ھ۔

﴿السؤال الثانی﴾ ١٤١٩ھ

﴿الشق الاول﴾ درج ذیل عبارت کی شرح مطلوب ہے۔

(الحد قول دال على ماهية الشيء وهو الذي يتركب عن جنس الشيء وفصله القريبين كالحیوان الناطق بالنسبة الى الانسان وهو الحد التام۔ والحد الناقص وهو الذي يتركب من جنسه البعيد وفصله القريب كالجسم

الناطق با النسبة الى الانسان)

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط عبارت کی شرح مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ عبارت کی شرح:۔ اس عبارت میں مصنف کی غرض حدتام اور حد ناقص کی

تعریف بیان کرنا ہے تفصیلہ کما مر فی الشق الثانی من السؤال الاول ۱۴۲۳ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ (فالمفرد اما کلی وهو الذی لا یمنع نفس تصور

مفهومه عن وقوع الشریکة فیہ کالانسان واما جزئی وهو الذی یمنع نفس

تصور مفهومه عن وقوع الشریکة فیہ کزید)

عبارت مذکورہ بالا کی شرح مطلوب ہے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط عبارت کی شرح حل طلب ہے۔

﴿جواب﴾ عبارت کی شرح:۔ کما مر فی الشق الاول من السؤال الثانی

۱۴۲۵ھ۔

السؤال الثالث ۱۴۱۹ھ

﴿الشق الاول﴾ کلیات خمسہ میں فصل کوئی کلی ہے اس کی واضح تعریف مع مثال

تحریر کریں اس کی دونوں قسمیں مع امثلہ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) فصل کی تعریف و مثال

(۲) اقسام فصل کی وضاحت مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۲۱) فصل و اقسام فصل کی تعریف و امثلہ:۔ کما مر فی الشق

الثانی من السؤال الثالث ۱۴۲۵ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ عرض لازم و عرض مفارق کی تعریف مع امثلہ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں صرف عرض لازم و مفارق کی تعریف و امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ عرض لازم و مفارق کی تعریف و امثلہ:۔ کما مر فی الشق الاول

من السؤال الثانی ۱۴۲۴ھ ضمنی۔

الورقة السادسة في المنطق

﴿السؤال الاول﴾ ١٤١٨ھ

﴿الشق الاول﴾ عکس مستوی کی تعریف و مثال لکھیں، موجبہ کلیہ سالبہ جزئیہ سالبہ کلیہ کا عکس کیا ہوگا۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر مطلوب ہیں (۱) عکس مستوی کی تعریف و مثال (۲) مذکورہ قضایا کا عکس۔

﴿جواب﴾ (۲۱) عکس مستوی کی تعریف و مثال مذکورہ قضایا کا عکس :- کما مر فی الشق الاول من السؤال الثالث ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ قیاس کی تعریف اور مثال لکھیں، قیاس کی کتنی اقسام ہیں صرف نام لکھیں۔ بعض مسلمان نمازی ہیں، ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے مثال مذکورہ میں اصغر اکبر حد اوسط صغریٰ کبریٰ کو پہچان کر لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں تین امور مطلوب ہیں (۱) قیاس کی تعریف و مثال (۲) اقسام قیاس کے نام (۳) مذکورہ مثال میں اصطلاحات کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) قیاس کی تعریف و مثال :- قیاس دو یا زیادہ قضیوں کا وہ قول مرکب ہے کہ اگر اس کو مان لیا جائے تو ایک اور قضیہ ماننا ضروری ہو جیسے ہر انسان جاندار ہے ہر جاندار جسم والا ہے اس قیاس سے ہمیں تیسرا قضیہ ماننا پڑا کہ ہر انسان جسم والا ہے۔

(۲) اقسام قیاس کے نام :- قیاس کی دو قسمیں ہیں۔ قیاس استثنائی، قیاس اقترانی۔

(۳) مذکورہ مثال میں اصطلاحات کی نشاندہی :- بعض مسلمان نمازی ہیں، ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے اس مثال میں ”نمازی“ نمازی“ حد اوسط ہے ”بعض مسلمان نمازی ہیں“ صغریٰ ہے ”ہر نمازی اللہ کا پیارا ہے“ کبریٰ ہے ”مسلمان“ اصغر ہے اور ”پیارا“ اکبر ہے۔

﴿السؤال الثاني﴾ ۱۴۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾..... (ثم اللفظ اما مفرد وهو الذى لا يراد بالجزء منه دلالة على جزء معناه كالانسان واما مؤلف وهو الذى لا يكون كذلك كقولك رامى الحجارة. فالمفرد اما كلى وهو الذى لا يمنع تصور مفهومه عن وقوع الشركة فيه كالانسان واما جزئى وهو الذى يمنع نفس تصور مفهومه عن وقوع الشركة فيه كزید)

عبارت مذکورہ بالا کی ایسی تشریح کریں کہ مطلب واضح ہو جائے۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط عبارت کی تشریح مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ عبارت کی تشریح:- اس عبارت میں مصنف نے ثم اللفظ الخ سے لفظ مفرد مرکب کی تعریف کی ہے توضیحہ کما مر فی الشق الاول من السؤال الاول ۱۴۲۴ھ۔ اس کے بعد المفرد الخ سے کلی اور جزئی کی تعریف کی ہے توضیحہ کما مر فی الشق الاول من السؤال الثاني ۱۴۲۴ھ۔

﴿الشق الثاني﴾..... (واعلم ان النسبة بين الكلين تتصور على انحاء اربعة)

نسبت کی چاروں اقسام مثالوں کے ساتھ بیان کریں جنس قریب و جنس بعید کی تعریف بالامثلہ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) نسبت کی اقسام اربعہ کی وضاحت (۲) جنس قریب و بعید کی تعریف مع امثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) نسبت کی اقسام اربعہ کی وضاحت:- کما مر فی الشق الثاني من السؤال الاول ۱۴۲۲ھ۔

(۲) جنس قریب و بعید کی تعریف و امثلہ:- کما مر فی الشق الثاني من

السؤال الاول ۱۴۲۴ھ۔

﴿السوال الثالث﴾ ۱۶۱۸ھ

﴿الشق الاول﴾..... (اما التصور فهو عند المتكلمين الادراك الخالي عن الحكم والمراد بالحكم نسبة امر الى امر آخر ايجابا او سلبا وان شئت قلت ايقاعا او انتزاعا وقد يفسر الحكم بوقوع النسبة او لا وقوعها كما اذا تصورت زيد او حده او قائما وحده من دون ان تثبت القيام لزيد او تسلبه عنه اما التصديق فهو على قول الحكماء عبارة عن الحكم المقارن للتصورات فالتصورات الثلاثة شرط لوجود التصديق ومن ثم لا يوجد تصديق بلا تصور والامام الرازي يقول انه عبارة عن مجموع الحكم وتصورات الاطراف)

عبارت کی تشریح کریں، متکلمین اور حکماء سے کون مراد ہیں، تصدیق کی تعریف میں حکماء اور امام رازی کا کیا اختلاف ہے واضح کر کے راجع قول تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا خلاصہ چار امور ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) متکلمین اور حکماء کی وضاحت (۳) تصدیق کی تعریف میں اختلاف کی وضاحت (۴) راجع قول کی نشاندہی۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کی تشریح:- مصنف ”علم کی تقسیم فرما رہے ہیں کہ علم کی دو قسمیں ہیں۔ تصور تصدیق پھر تصور کی تعریف فرمائی کہ وہ ”ادراک خالی عن الحكم“ ہوتا ہے یعنی کسی چیز کا ایسا علم کہ اس میں شوبہ یا سلبا کوئی حکم نہ لگایا گیا ہو۔ جیسے زید کا علم یا کتاب کا علم کہ جب ہم ان چیزوں کا تصور کرتے ہیں تو ان کی اکیلی صورت ہی ذہن میں آتی ہے اور کوئی چیز ذہن میں نہیں آتی۔ اس کو تصور کہتے ہیں اس کو تصور فقط تصور سازج یعنی سادہ بھی کہتے ہیں۔ پھر مصنف نے المراد بالعلم سے حکم کی مراد سمجھائی ہے۔ کہ ایک چیز کی دوسری چیز کی طرف نسبت ايجاباً ہو یا سلباً ہو جیسے زید آیا ہے اور زید نہیں آیا پہلے کو موجبہ اور دوسرے کو سالبہ کہتے ہیں۔ اس کو یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ ایک چیز کی دوسری چیز کی طرف نسبت ايقاعاً یا انتزاعاً اور حکم کو کبھی وقوع لا وقوع سے بھی تعبیر کر دیتے ہیں تصور کی مثال اکیلے زید کا علم یا اکیلے قائم کا علم بغیر اس کے کہ قیام کو اس کے لیے

ثابت کیا جاوے یا قیام کی اس سے نفی کی جاوے پھر مصنفؒ نے تصدیق کو بیان کیا ہے اور اس میں چونکہ امام رازیؒ اور حکما کا اختلاف تھا مصنفؒ نے اس اختلاف کو ذکر کیا ہے۔ اختلاف کے سمجھنے سے پہلے بطور تمہید کے یہ سمجھ لیں کہ تصدیق ایسے علم کا نام ہے جس میں کسی قسم کا حکم لگایا گیا ہو۔ مثلاً آپ نے کہا زید قائم اور زید کے کھڑا ہونے کا یقین بھی کر لیا تو آپ کو تین چیزوں کا علم حاصل ہوا زید کا علم جسے محکوم علیہ کہتے ہیں اور قائم کا علم جسے محکوم یہ کہتے ہیں اور ان دونوں کے درمیان ربط کا علم جسے فارسی میں ”ہست“ اور ”نہست“ سے تعبیر کرتے ہیں اور اردو میں ”ہے“ اور ”نہیں“ سے تعبیر کرتے ہیں اس کو نسبت حکمیہ کہتے ہیں۔ ان تین علموں کو ”تصورات ثلاثہ“ کہتے ہیں۔ اب ان تینوں علموں کے یقین اور اذعان کو حکم کہتے ہیں۔ اور کبھی نسبت حکمیہ کو بھی حکم کہہ دیتے ہیں تو تصدیق میں چار چیزیں حاصل ہو گئیں۔

اب اختلاف سمجھیے کہ تصدیق صرف حکم کا نام ہے یا تصورات ثلاثہ اور حکم کے مجموعے کا نام ہے۔ حکماء کہتے ہیں کہ تصدیق صرف حکم کا نام ہے جو تصورات ثلاثہ کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ اور تصورات ثلاثہ تصدیق کے لیے شرط ہیں اور اس کی حقیقت سے خارج ہیں کیونکہ شرط کسی شئی کی اس سے خارج ہوتی ہے اور امام رازیؒ کہتے ہیں تصدیق، تصورات ثلاثہ اور حکم کے مجموعے کا نام ہے۔ یعنی تصورات ثلاثہ تصدیق کے لیے شرط ہیں یعنی اس کا جزء ہیں اور اس میں داخل ہیں۔

(۲) متکلمین اور حکماء کی وضاحت: علم کلام اور علم عقائد والے حضرات کو متکلمین کہتے ہیں اور فلاسفہ کو حکماء کہتے ہیں۔

(۳) تصدیق کی تعریف میں اختلاف کی حقیقت: اس بڑی میں حکماء اور امام رازیؒ کے اقوال میں فرق مطلوب ہے۔ چنانچہ اس میں چند طرح پر فرق کیا جاتا ہے۔ (۱) تصدیق حکماء کے نزدیک بسیط ہے اور امام رازیؒ کے نزدیک مرکب ہے۔

(۲) حکماء کے مذہب کے مطابق محکوم علیہ، محکوم یہ، نسبت حکمیہ کا تصور (تصورات ثلاثہ) تصدیق کیلئے شرط ہیں اور تصدیق سے خارج ہیں اور امام رازیؒ کے قول کے مطابق تصدیق کا شطر اور جزء ہیں اور تصدیق میں داخل ہیں۔

(۳) حکماء کے مذہب کے مطابق حکم ہی نفس تصدیق ہے اور امام رازیؒ کے مذہب کے مطابق حکم تصدیق کا جزء ہے اور اس میں داخل ہے نفس تصدیق نہیں۔

(۴) رائج قول کی نشاندہی: صاحب سلم العلوم نے حکماء کی رائے سے اتفاق کیا ہے لہذا یہی رائج معلوم ہوتا ہے (مخلص من التوضیحات)

﴿الشق الثانی﴾ برہان کی تعریف اور اس کی دونوں قسمیں لمی اور انی کو مثالوں سے واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) برہان کی تعریف (۲) اقسام برہان کی وضاحت بالامثلہ۔

﴿جواب﴾ (۱) برہان کی تعریف: کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

(۲) اقسام برہان کی وضاحت بالامثلہ: کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثالث ۱۴۲۲ھ۔

الورقة السادسة فی المنطق

السؤال الاول ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ مفرد کی چار قسمیں کون سی ہیں ہر ایک کو مثالوں کے ساتھ لکھیں نیز عبد الرحمن ظہر کی نماز رمضان کا روزہ مفرد کی کون سی قسمیں ہیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) مفرد کی اقسام کی وضاحت بالامثلہ (۲) الفاظ مذکورہ میں اقسام مفرد کی تعیین۔

﴿جواب﴾ (۱) مفرد کی اقسام کی وضاحت بالامثلہ: کما مر فی الشق الاول من السؤال الثانی ۱۴۲۵ھ۔

(۲) الفاظ مذکورہ میں اقسام مفرد کی تعیین: ان میں سے پہلی مثال میں مفرد کی تیسری قسم پائی جاتی ہے۔ کہ لفظ کا جزء ہے اور معنی دار بھی ہے لفظ کا جزء معنی کے جزء پر دلالت بھی

کرتا ہے۔ لیکن جو معنی تمہیں مقصود ہیں ان پر دلالت نہیں کرتا دوسری دو مثالیں مرکب کی ہیں۔

﴿الشق الثانی﴾ قضیہ شرطیہ کی کل کتنی قسمیں ہیں ہر ایک کا نام لکھیں۔ قضیہ حقیقیہ منفصلہ کی تعریف مثال کے ساتھ لکھیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) قضیہ شرطیہ کی اقسام کی تعداد دو اسماء (۲) قضیہ حقیقیہ منفصلہ کی تعریف و مثال۔

﴿جواب﴾ (۱) قضیہ شرطیہ کی اقسام کی تعداد و اسماء:۔ قضیہ کی دو قسمیں ہیں (۱) قضیہ شرطیہ متصل (۲) قضیہ شرطیہ منفصلہ۔

(۲) قضیہ حقیقیہ منفصلہ کی تعریف و مثال:۔ کما مر فی الشق الثانی من السؤال الثانی ۱۴۲۰ھ۔

﴿السوال الثانی﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾ (موضوع کل علم مایبحث فیہ عن عوارضہ الذاتية له کبدن الانسان للطلب والکلمة والکلام لعلم النحو)

عبارت کی تشریح کریں، منطق کی تعریف، موضوع، غرض و غایۃ بیان کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال کا حاصل دو امر ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) منطق کی تعریف موضوع، غرض و غایۃ۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کی تشریح:۔ اس عبارت میں مصنف ”موضوع کی تعریف کر رہے ہیں کہ ہر علم کا موضوع وہ چیز ہوتی ہے جس کے عوارض ذاتیہ سے اس علم کے اندر بحث کی جائے مثلاً علم طب میں بدن انسانی کے احوال سے بحث ہوتی ہے اس وجہ سے اس کا موضوع بدن انسانی ہے اور علم نجومیں کلمہ اور کلام کے احوال سے بحث ہوتی ہے تو علم نحو کا موضوع کلمہ اور کلام ہے۔

(۲) منطق کی تعریف، موضوع، غرض و غایۃ:۔ کما مر فی الشق الاول من

السوال الاول ۱۴۲۰ھ۔

﴿الشق الثانی﴾ (معرف الشئی مایحمل علیہ لافادۃ تصوره

وهو على اربعة اقسام)

معرف کی چاروں اقسام مثالوں کے ساتھ تحریر کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط معرف کی اقسام اربعہ کی تعریف و امثلہ مطلوب ہیں۔

﴿جواب﴾ معرف کی اقسام اربعہ کی وضاحت مع امثلہ:- کما مر فی الشق

الثانی من السؤال الاول ۱۴۲۳ھ۔

﴿السؤال الثالث﴾ ۱۴۱۷ھ

﴿الشق الاول﴾..... (الحملیة ضربان۔ موجبة وهی التي حکم فیها

بثوت شئی لشئی وسالبة وهی التي حکم فیها بنفی شئی من شئی نحو

الانسان حیوان والانسان لیس بفرس)

عبارت مذکورہ کی تشریح کریں، نیز قضیہ حملیہ کتنی چیزوں سے مرکب ہوتا ہے مثال سے

واضح کریں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں دو امر توجہ طلب ہیں (۱) عبارت کی تشریح (۲) قضیہ

حملیہ کے اجزاء مع مثال۔

﴿جواب﴾ (۱) عبارت کی تشریح:- اس عبارت میں قضیہ حملیہ کی دو قسمیں موجبة

وسالبة کی تعریف کا بیان ہے کہ قضیہ حملیہ موجبة وہ قضیہ ہے جس میں ایک شئی کیلئے دوسری شئی کو

ثابت کیا گیا ہو یعنی موضوع کیلئے محمول کو ثابت کیا گیا ہو جیسے الانسان حیوان اس میں

انسان کیلئے حیوانیت کو ثابت کیا گیا ہے اور قضیہ حملیہ سالبة وہ قضیہ ہے جس میں ایک شئی کی دوسری

شئی سے نفی کا حکم لگایا گیا ہو یعنی موضوع سے محمول کا سلب ہو جیسے الانسان لیس بفرس اس

میں انسان سے فرس کی نفی کی گئی ہے۔

(۲) قضیہ حملیہ کے اجزاء مع مثال:- قضیہ حملیہ تین اجزاء سے مرکب ہوتا ہے

(۱) محکوم علیہ جس کو موضوع کہتے ہیں (۲) محکوم بہ جس کو محمول کہتے ہیں (۳) وہ جزء جو رابطہ پر

دالالت کرے جیسے زید هو قائم اس میں زید محکوم علیہ ہے هو رابطہ اور قائم محکوم بہ ہے۔

﴿الشق الثانی﴾ (القضية الموجبة وكذا السالبة تنقسمان الى معدولة وغير معدولة فالمعدولة ما يكون فيه حرف السلب جزء من الموضوع او من المحمول او كليهما)

عبارت کی مکمل تشریح کریں اور مثال سے سمجھائیں۔

(خلاصہ سوال) اس سوال میں فقط عبارت کی تشریح مع مثال مطلوب ہے۔

﴿جواب﴾ عبارت کی تشریح مع مثال :- اس عبارت میں مصنف ”قضية موجبة و سالبة کی تقسیم کر رہے ہیں کہ ان کی دو قسمیں ہیں معدولة اور غير معدولة۔

قضية معدولة وہ قضیہ ہے جس میں حرف سلب موضوع یا محمول یا دونوں کا جزء ہو حرف سلب صرف موضوع کا جزء ہو جیسے اللّاحی جماد اللّاحی لیس بعالم اور حرف سلب صرف محمول کا جزء ہو جیسے زید لا عالم اور العالم لیس بلا حی۔ اور حرف سلب موضوع و محمول دونوں کا جزء ہو جیسے لّاحی لا عالم اور اللّاحی لیس بلا جماد ان تینوں مقامات میں اول مثال موجبة معدولة کی ہے اور ثانی مثال سالبة معدولة کی ہے اور ان تمام مثالوں میں مثل لہ کے مطابق حرف سلب لاکھیں موضوع کا جزء ہے کہیں محمول کا اور کہیں دونوں کا جزء ہے۔

ہماری کتب گاہ

- 061-4543544 مولوی محمد طاسین مدرسہ خیر فاطمہ بہاولپور روڈ ملتان
- 061-4544965 مکتبہ امدادیہ عقب جامعہ خیر المدارس ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
- 061-4541093 مکتبہ حقانیہ عقب جامعہ خیر المدارس ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
- 061-4543841 کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
- 061-4545783.P.P مکتبہ عثمانیہ متصل جامعہ خیر المدارس اورنگزیب روڈ ملتان
- 0300-6385515 مدنی بک سنٹر 78/D مین مارکیٹ ٹی چوک شاہ کن عالم کالونی ملتان
- 061-6536776 طارق بک سنٹر زود فتر وفاق المدارس العربیہ کچا چانک ملتان
- 042-7228272 مکتبہ سید احمد شہید 10 الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور
- 042-7224228 مکتبہ رحمانیہ اقراء سنٹر غرنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
- 042-7243991 ادارہ اسلامیات 190 انارکلی لاہور
- 041-8715856 مکتبہ الغارانی نزد جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد
- 051-5771798 مکتبہ رشیدیہ مدینہ کلاتھ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی
- 0997-304708 دینی اسلامی کتب خانہ بالمقابل حبیب بینک کشمیر روڈ مانسہرہ
- 0992-340112 اسلامیہ کتب خانہ اڈہ گامی ایبٹ آباد
- 091-2551359 مکتبہ تاج القرآن قصہ خوانی بازار پشاور
- 081-2662263 مکتبہ رشیدیہ سرکی روڈ کوئٹہ
- 021-4927159 اسلامی کتب خانہ متصل بنوری ٹاؤن کراچی
- 021-2623782 قدیمی کتب خانہ بالمقابل آرام باغ کراچی
- 0300-9371712 مولانا عبدالرحمن جانی مکتبہ دارالقرآن سرورقی لین چھوٹی گھٹی حیدر آباد
- 0333-7115845 قاری عبدالباسط رحیمی محکم جامعہ اشرفیہ والس روڈ سکھر

اس کے علاوہ ملک کے دیگر بڑے کتب خانوں پر

علوم اسلامیہ کی ترویج و اشاعت اور ترقی کا معیاری ادارہ

مدرسہ خیر فاطمہ

بانی مدرسہ حضرت ابراہیم علیہ السلام (مدرسہ جامعہ خیر المدارس ملتان)

الحمد للہ مدرسہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان سے باقاعدہ ملحق ہے اور ملک کی عظیم دینی درسگاہ جامعہ خیر المدارس ملتان کے اساتذہ کرام اور مشائخ عظام کی زیر نگرانی ترقی کی راہ پر گامزن ہے۔ جس میں بچوں اور بچیوں کیلئے قرآن کریم حفظ و ناظرہ کا تجوید کی تعلیم کا بہترین انتظام ہے۔ اس کے علاوہ وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق بچیوں کے درس نظامی کے چار سالہ کورس کا بھی انتظام ہے۔ جس میں ترجمہ تفسیر، حدیث، فقہ، صرف و نحو اور دیگر علوم اسلامیہ کی معیاری تعلیم دی جاتی ہے۔ لہذا آئیے اس پر فتن دور میں اپنی پیاری اولاد کو جہالت کے گھٹاؤپ اندھیروں سے نکال کر علم کی روشنی سے ہمکنار کرنے میں ہمارے شانہ بشانہ قدم بڑھائیے اور عند اللہ اپنی ذمہ داریوں سے سبکدوش ہو جائیے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی رضامندی کی توفیق عطا فرمائیں۔ آمین

ضروریات ابتدائی طور پر دس مرلہ کی بلڈنگ میں مدرسہ کا کام شروع کیا گیا ہے۔ جس میں طالبات کے درجہ حفظ و ناظرہ و درس نظامی کی کلاسیں زیر تعلیم ہیں۔ لیکن طلباء و طالبات کی تیزی سے بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر درجہ بالا کلاسوں اور رہائشی کمروں اور اساتذہ کے رہائشی مکانات کیلئے مدرسہ کے متصل ایک کنال کا پلاٹ خریدنے اور تعمیر کرنے کا ارادہ ہے۔

لہذا محترم حضرات سے پرزور اپیل ہے کہ اپنی نیک دعاؤں میں ادارہ کو ضروریاد رکھیں اور اپنے عطیات و کتب و صدقات اور چرہ مجاہدے قربانی سے مدرسہ ہذا کا ضرورتاً تعاون فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

تعمیر کے لئے اینٹیں، سیمنٹ، سریا، بجری، کی صورت میں بھی تعاون کیا جاسکتا ہے۔

رہنمائی: مولانا محمد حسین رحیم خاں مدرسہ خیر فاطمہ، سٹی ایب آباد
 Mob: 0300-6357913